37

امورِ حیوانات

جلد دوم

محکمہ زراعت حکومت مغربی پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

2534

امورِ حیوانات

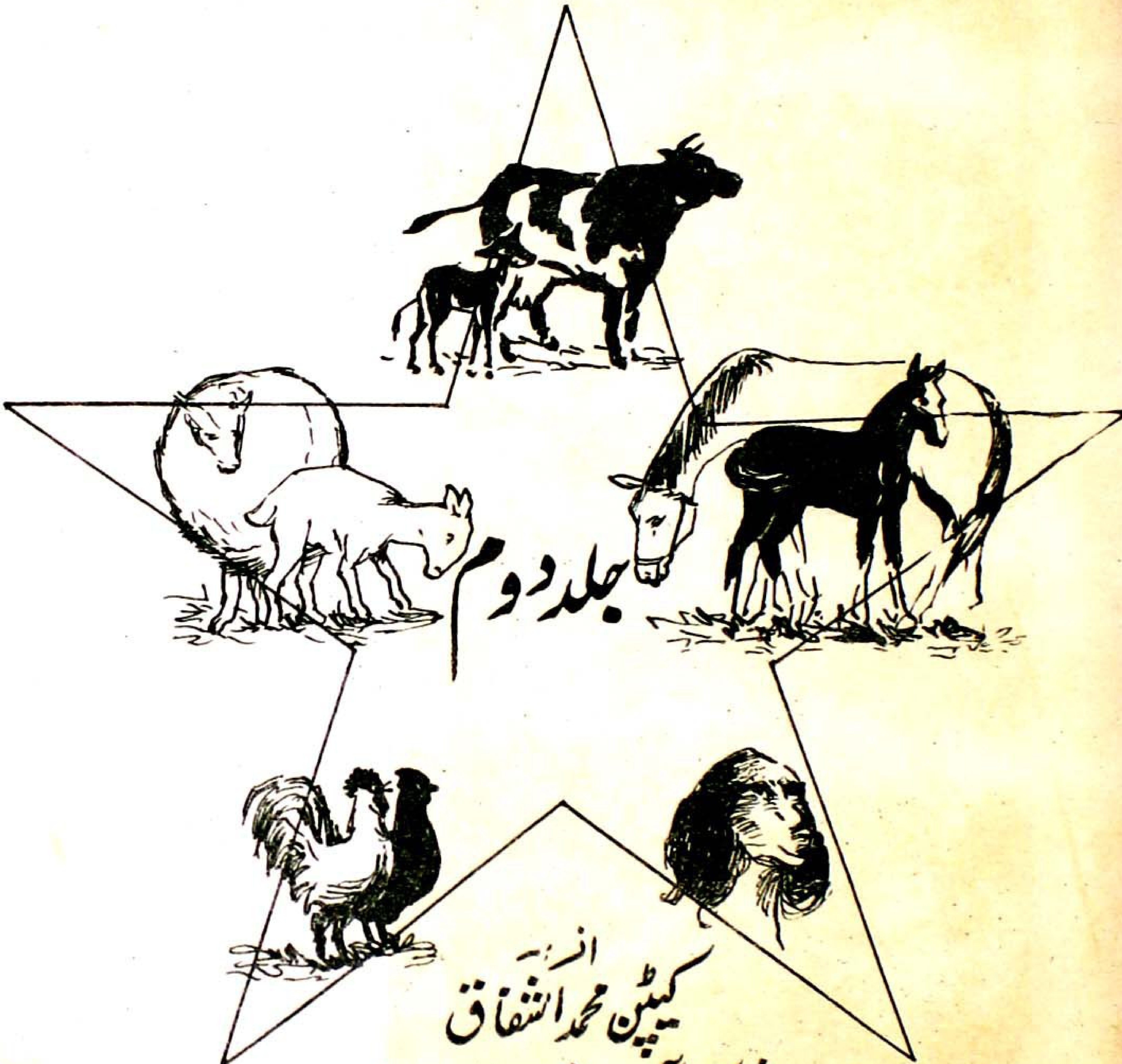

جلد دوم

از:-

کیپٹن محمد اشفاق

پرنسپل کالج آف اینمل ہسبنڈری - لاہور

شائع کردہ:- بیورو آف ایگریکلچرل انفارمیشن، مغربی پاکستان - لاہور

بار اوّل

قیمت:- دو روپے پچاس پیسے

Marfat.com

60674

Marfat.com

2534

ترتیب

گھوڑے کے جسم کے مختلف حصے ۔ ۹

جانوروں پر قابو پانا ۔ ۱۵

گھوڑے کی آنکھ کا معائنہ کرنا ۔ گھوڑے کے نتھنوں کا معائنہ کرنا ۔ گھوڑے کا منہ کھولنا ۔

جسمانی درجہ حرارت ۔ ۳۱

نبض ۔ تنفس ۔

جانوروں کو دوا پلانا ۔ ۳۵

جانوروں کو پانی پلانا ۔ جانوروں کو نہلانا ۔
بھیڑوں کو ادویہ کے محلول میں ڈبونا ۔ فٹ باتھ.

اصطبل کا روزانہ کام ۔ ۴۷

Marfat.com

گھوڑوں کے لئے بچھالی ۔ گھوڑوں کی مالش کرنا ۔

برینڈنگ ۔ ۵۳

ڈیٹوانگ ۔ بیل کو آختہ کرنا ۔ بیلے کو آختہ کرنا ۔
بچھڑوں میں سینگوں کی پیدائش کو روکنا ۔

رہائشی عمارات ۔ ۵۹

روشنی اور ہوا کی فراہمی کے انتظامات ۔ مویشیوں
کے لئے رہائشی عمارات ۔ گھوڑوں کے اصطبل ۔
کتوں کے کینل ۔ شفاخانہ حیوانات کی عمارت ۔

کلیبدی گاؤں ۔ ۷۱

دودھ ۔ ۷۵

پالتو جانوروں کی عمر بلحاظ دانت ۔ ۸۳

مویشیوں کی نسلیں ۔ ۹۳

بھیڑوں کی نسلیں ۔ ۱۰۷

۱۰۰ اشاخ بھیڑوں اور نین شاخ مینڈھوں کے
ریوڑ کا اقتصادی جائزہ ۔ بھیڑوں کے بارے میں
اہم معلومات ۔

جانوروں کی خوراک ۔ ۱۲۵

مویشیوں کی خوراک ۔ بچھڑوں کی خوراک ۔ گھوڑوں کی
خوراک ۔ بھیڑوں کی خوراک ۔ چارے
چارہ محفوظ کرنا یا سائیلج بنانا ۔ مختلف جانوروں
کی خوراک میں لحمیات کی شرح ۔

مرغبانی ۔ ۱۵۳

Marfat.com

برائلر پالنا، ایک نفع بخش صنعت ۔

علم وضع حمل ۔ ۱۸۷

مادہ کے اعضائے تولید تناسل ۔ ویگ ۔
تشخیص حمل ۔ ولادت طبعی ۔ ولادت غیر طبعی
یا ڈسٹوکیا ۔ بچے کو کاٹ کر نکالنا ۔ اپیڈیورل
انستھیزیا ۔ بانجھ پن ۔ سوزش رحم ۔ جیر کا
رک جانا ۔ پرولیپس یوٹرائی ۔

مصنوعی تخم ریزی ۔ ۲۳۱

گوشت کا معائنہ ۔ ۲۴۳

- مذبح ۔

جگہ کا انتخاب ۔ مذبح کالونی ۔ آرام گاہ ۔
مذبح خاص ۔ ذبح ہونے والے جانوروں کی جگہ ۔
ذبح کی جگہ ۔ گوشت لٹکانے کی جگہ ۔ انتڑیوں
کے لئے کمرہ ۔ کھالوں کے لئے کمرہ ۔ ناکارہ گوشت
جلانے کی جگہ ۔ تجربہ گاہ ۔ دفتر ۔ ڈسپنسری ۔
سٹور ۔ رہائشی کوارٹر ۔ مذبح کی صفائی ۔

- ذبح سے پہلے معائنہ ۔

مویشیوں میں طریق کار ۔ بچھڑوں میں اور بھیڑ بکری میں ۔
ذبح سے پہلے آرام دینے کی اہمیت ۔ سفر کے
دوران جسمانی وزن میں عارضی کمی ۔

- ذبح کے دوران معائنہ ۔

ذبح کا طریقہ ۔ ہنگامی مذبح

Marfat.com

- ذبح کے بعد نعش کا معائنہ ۔

تمام جسم کا سرسری معائنہ ۔ جسم کے مختلف اعضا کا
تفصیلی معائنہ ۔ پیٹ کے اعضا ۔ چھاتی کے اعضا
امراض جن میں گوشت ضائع کر دیا جائے ۔ خاکہ
امراض مخصوص علامات اور گوشت کے بارہ میں فیصلہ۔
ذبح کے بعد معائنہ کے دوران احتیاط ۔

- عمدہ گوشت ۔
- گوشت محفوظ کرنا ۔

دھوپ میں خشک کرنا ۔ خشک نمک سے محفوظ کرنا۔
نمک کے محلول میں محفوظ کرنا ۔ سردخانوں میں
محفوظ کرنا ۔ ٹھنڈا کیا ہوا گوشت ۔ منجمد کیا ہوا
گوشت ۔ کیمیاوی طریقوں سے محفوظ کرنا ۔

- حرارت کے ذریعے محفوظ کرنا ۔
- قصابوں کے لئے ہدایات ۔
- میٹ انسپکٹر کے فرائض
- گوشت پر مہر لگانے کی سیاہی ۔
- مذبح و دیگر متعلقہ سامان کو جراثیم سے پاک کرنا ۔
- دونوسس (مال مویشی سے انسانوں کو لگ جانے والی امراض

مریض جانوروں سے چھوت کے ذریعے انسانوں کو
لاحق ہونے والے امراض ۔ ناقص گوشت کھانے سے
انسانوں کو لاحق ہونے والے امراض ۔ دودھ سے
انسانوں کو لاحق ہونے والے امراض ۔

Marfat.com

ہ

مولیشیوں کا پیدائشی وزن اور رفتارِ بالیدگی ۔

چوزوں کا پیدائشی وزن اور رفتارِ بالیدگی ۔

وائیٹ لیگ ہارن کے مادہ چوزے میں رفتار بالیدگی کی شرح ۔

گائے کے دودھ اور بوہلد کے مختلف غذائی اجزا ۔

مختلف اشیاء کے داغ دھبے دور کرنا ۔

Marfat.com

Marfat.com

گھوڑے کے جسم کے مختلف حصے

بلحاظ حصص گھوڑے کے جسم کو حسب ذیل پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

سر یا ہیڈ (HEAD)

۱۔ (گدی) کانوں کا درمیانی اونچا حصہ - پول (POLL)

۲۔ بودی فورلاک (FORE LOCK)

۳۔ پیشانی فورہیڈ (FORE HEAD)

۴۔ چہرہ فیس (FACE)

۵۔ کان ایئر EAR

(ا) کان کی نوک ٹپ آف ایئر TIP OF EAR

(ب) کان کی جڑ روٹ آف ایئر ROOT OF EAR

۶۔ آنکھ آئی EYE

(ا) بالائی پپوٹہ اپر آئی لڈ UPPER EYE LID

(ب) زیریں پپوٹہ لوئر آئی لڈ LOWER EYE LID

Marfat.com

(ج)	پلکیں	آئی لیشز	EYE LASHES
(د)	آنکھ کا اندرونی گوشہ	انر کینتھس	INNER CANTHUS
(س)	آنکھ کا بیرونی گوشہ	آوٹر کینتھس	OUTER CANTHUS
(ش)	چشم خانہ	آربٹ	ORBIT
(ی)	آنکھ کے چھپر کی اندرونی جھلی	کنجکٹائیوا	CONGUNCTIVA
(ے)	کنپٹی کا نشیب	ٹمپورل فوسا	TEMPORAL FOSSA
۷-	چہرہ کی چوٹی	فیشل کریسٹ	FACIAL CREST
۸-	رخسار	چیکس	CHEEKS
۹-	نتھنے	ناسٹرلز	NOSTRILS
۱۰-	نچلا ہونٹ	لوئر لپ	LOWER LIP
۱۱-	بالائی ہونٹ	اپر لپ	UPPER LIP
۱۲-	منہ	ماؤتھ	MOUTH
(ا)	تھوتھنی	مزل	MUZZLE
(ب)	منہ کا زاویہ	اینگل آف دی ماؤتھ	ANGLE OF THE MOUTH
(ج)	ٹھوڑی	چن	CHIN
۱۳-	جبڑے کا زاویہ	اینگل آف دی جا	ANGLE OF THE JAW
۱۴-	گلا	تھروٹ	THROAT
۱۵-	نچلا جبڑا	لوئر جا	LOWER JAW

گردن یا نیک (NECK)

۱۶-	گردن	نیک	NECK
۱۷-	کان کا نواحی حصہ	پیراٹڈ ریجن	PAROTID REGION
۱۸-	چوٹی	کریسٹ	CREST
۱۹-	ایال	مین	MANE

Marfat.com

۲۰۔ جوگلر فرو — JUGULAR FURROW

ٹرنک یا دھڑ

۲۱۔	وودرس	مدھو	WITHERS
۲۲۔	پیٹھ	بیک	BACK
۲۳۔	کمر یا پیٹھ	لائن	LOIN
۲۴۔	پچھلا دھڑ	کروپ	CROUP
۲۵۔	جسم کا چوتھائی حصہ جس میں اگلی یا پچھلی ایک ٹانگ میں شامل ہو	کواٹر	QUARTER
۲۶۔	دُم	ٹیل	TAIL
۲۷۔	کولہے کا زاویہ	اینگل آف دی ہانچ	
۲۸۔	چونڑ	بٹکس	BUTTOCKS
۲۹۔	سینہ	بریسٹ	BREAST
۳۰۔	چھاتی	چیسٹ	CHEST
۳۱۔	پسلیاں	ربز	RIBS
۳۲۔	کوکھ	فلینک	FLANK
۳۳۔	پیٹ	بیلی	BELLY
۳۴	اگلی دونوں ٹانگوں کے درمیان کی جگہ	برسکٹ	BRISKET
۳۵۔	ناف	امبلائیکس	UMBLICUS
۳۶۔	انیس	مقعد	ANUS

نر کے اعضا

۳۷۔	خصیے	ٹسٹیکلز	TESTICLES
۳۸۔	خصیوں کی تھیلی	سکروٹم	SCROTUM
۳۹۔	آلۂ تناسل	پینس	PENIS
۴۰۔	آلۂ تناسل کا غلاف	شیتھ	SHEATH

Marfat.com

۴۱ سپاری گلانس پینس — GLANS PENIS

مادہ کے اعضا

۴۲۔ سوراخ فرج ولوا — VULVA

۴۳ فرج کے کنارے لپس آف ولوا — LIPS OF VULVA

۴۴ مادہ کا نام نہاد ذکر کلائی ٹورس — CLITORIS

۴۵ سیون پریٹیم — PRENIUM

یعنی گھوڑے میں مقعد سے آلۂ تناسل تک لمبی لکیر ۔ گھوڑی میں مقعد اور پیشاب گاہ کے درمیان واقع لکیر۔

اگلی ٹانگ یا فورلمب (FORE-LIMB)

۴۶ ۔ کندھا شولڈر — SHOULDER

۴۷ ۔ کندھے کی ہڈی شولڈر بلیڈ — SHOULDER BLADE

۴۸ ۔ کندھے کا جوڑ شولڈر جائنٹ — SHOULDER JOINT

۴۹۔ بازو آرم — ARM

۵۰ ۔ بازو کا جوڑ ایلبو جائنٹ — ELBOW JOINT

۵۱ ۔ چیسٹ نٹ — CHEST NUT

۵۲ گھٹنا نی — KNEE

۵۳ کینن بون یا پنڈلی کی ہڈی — CANNON BONE

۵۴ پچھلی نسیں بیک ٹینڈنز — BACK TENDON

۵۵ گامچی فٹ لاک — FETLOCK

۵۶ ارگٹ — ERGOT

۵۷ گٹھی پاسٹرن — PASTERN

۵۸ سُم کا ناج کارونیٹ — CORONET

۵۹ سُم ہوف — HOOF

Marfat.com

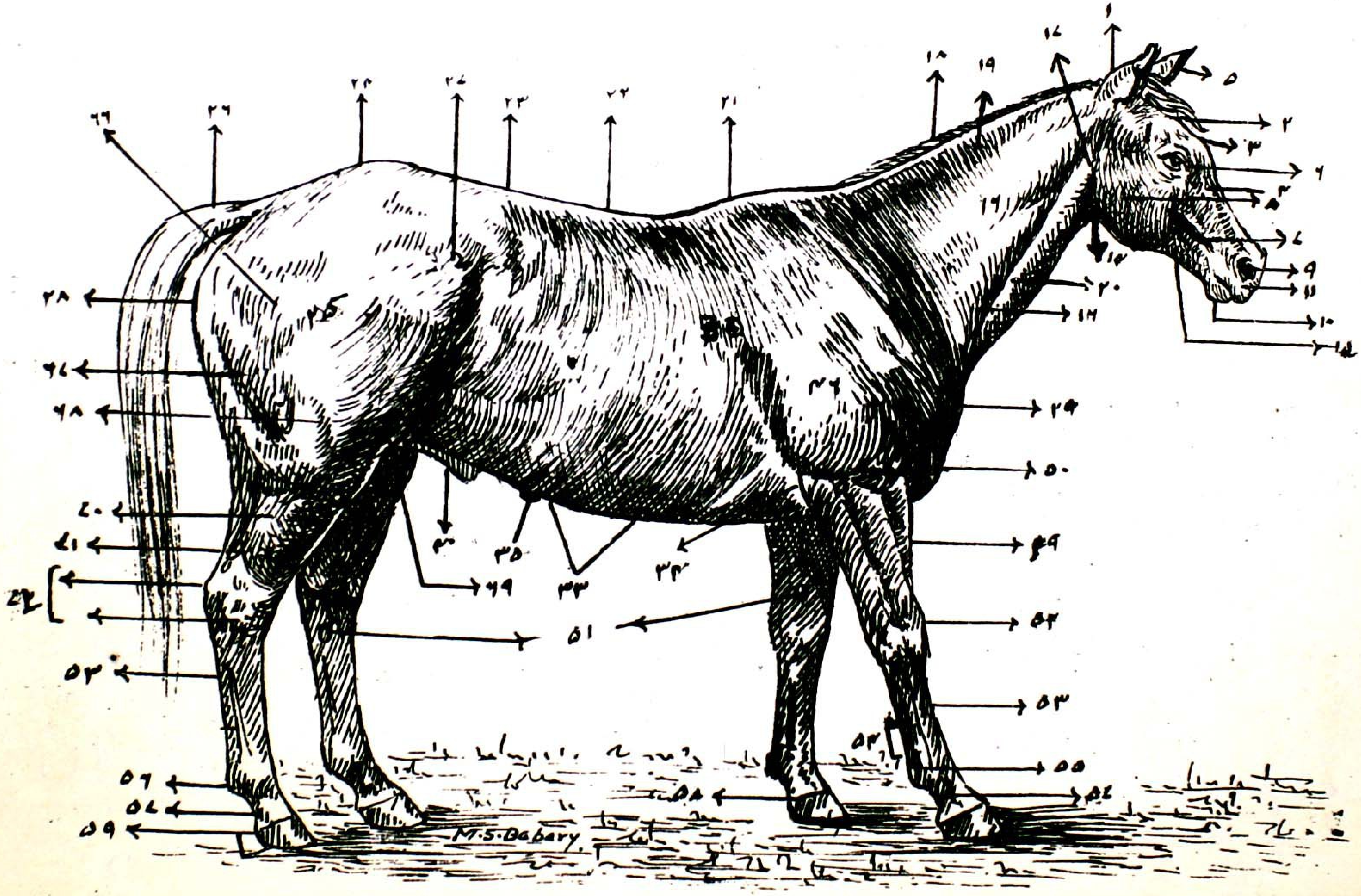

Marfat.com

(ا) دیوار وال	WALL
(ب) چوب بارز	BARS
(ج) تلوا سول	SOLE
۶۰- پیوے کی جگہ سیٹ آف دی کارن	SEAT OF THE CORN
۶۱ پتلی فراگ	FROG
(ا) پتلی کا قاعدہ	BASE OF THE FROG
(ب) پتلی کا جسم	BODY OF THE FROG
(ج) پتلی کی نوک	APEX OF THE FROG
۶۲ (ا) وسطی درز - میڈین کلیفٹ	MEDIAN CLEFT
(ب) بغلی درز - لیٹرل کلیفٹ	LATERAL CLEFT
۶۳ ایڑی - ہیل HEAL ← ایڑی کی گھٹی	BULB OF THE HEAL
ایڑی کا کھوکھلا پن	HOLLOW OF HEAL
۶۴- سفید لکیر وائٹ لائن	WHITE LINE

ہانیڈ لمب یا پچھلی ٹانگ

۶۶ کولہا ہپ	HIP
۶۷- کولہے کا نقطہ پوائنٹ آف ہپ	POINT OF HIP
۶۸- ران تھائی	THIGH
۶۹- سٹائیفل جائنٹ	STIFLE JOINT
۷۰- گیسکن سیکنڈ تھائی	GASKIN
۷۱- ٹینڈو ایکلیس یا ہیم سٹرنگ	TENDO ACHELES
۷۲- ہک جائنٹ	HOCK JOINT

Marfat.com

جانوروں پر قابو پانا

گھوڑا۔

اجنبی انسان کو گھوڑے کے نزدیک جانے سے پیشتر اسے پیار بھرے الفاظ سے اپنی آمد کی اطلاع دینی چاہیئے۔ مثلاً گھوڑے کے نزدیک جانے وقت "ہیلو" او بچہ، او شیر وغیرہ کے الفاظ پکاریں۔ اس سے جانور آپ کو اپنا دوست خیال کرے گا اور شرارت سے باز رہے گا۔ گھوڑے کی بائیں طرف کو نیئر سائیڈ (NEAR.SIDE) اور دائیں طرف کو آف سائیڈ (OFF - SIDE) کہتے ہیں۔

گھوڑے کے نزدیک ہمیشہ بائیں طرف سے جائیں۔ نزدیک پہنچتے ہی گردن پر تھپکی دیں۔ گھوڑے کے ایک طرف کھڑے ہونا چاہیئے آگے اور بالخصوص پیچھے کھڑے ہونا بہت خطرناک ہے۔

کھڑی حالت میں قابو کرنا

(۱) ھیڈ کالر (HEAD COLLAR) یا مکتہ کا استعمال کیا جائے۔

(۲) اندھیری کا استعمال: اندھیری چوکور کپڑے کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے جس کے چاروں

Marfat.com

کہ نوں پر فیتہ لگا ہوتا ہے۔ اسے آنکھوں پر ڈال کر اوپر والے دو فیتے کانوں کے پیچھے اور نیچے والے دو فیتے جبڑے کے نیچے باندھ دیتے جاتے ہیں۔ جانور کو چونکہ نظر نہیں آتا اس سے ڈرتا نہیں اور شرارت بھی نہیں کرتا۔

(۳) ٹانگ اٹھانا

اگلی ٹانگ اٹھانا۔ جانور کے جس طرف کام کرنا ہو اسی طرف کا اگلا پاؤں اُسی ہاتھ سے اٹھایا جاتا ہے۔ مثلاً بائیں جانب کا پاؤں اٹھانا مقصود ہو تو بایاں ہاتھ استعمال کیا جائے۔ ٹانگ اٹھانے والا گھوڑے کے برابر کھڑا ہو کر گھوڑے کی پیٹھ کی طرف اپنا منہ کرے۔ گھوڑے کے کندھے پر تھپکی والا ہاتھ سرکاتے ہوئے نلی تک لے جائے۔ پھر اپنے انگوٹھے اور انگلیوں سے بیک ٹینڈن (BACK. TENDON) دبائے اور ساتھ ہی اپنے کندھے سے گھوڑے کو ذرا دھکیلے۔ جانور خود بخود پاؤں اٹھا لیتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے ہاتھ سے ٹانگ کو سہارا دے۔ پہلا ہاتھ نلی سے اٹھالے۔ اس سے شکل میں دکھائے گئے طریقہ پر پاؤں کو پکڑلے جتنے عرصہ تک ٹانگ اٹھی رہے گی جانور شرارت نہیں کرے گا۔ ممنوع ہے زیادہ دیر تک ٹانگ نہ اٹھائی جائے کیونکہ جانور تھک جاتا ہے۔

گھوڑے کی پچھلی ٹانگ اٹھانا۔ گھوڑے کا پچھلا پاؤں معائنہ یا نعل بندی کے لئے اٹھایا جاتا ہے۔ جس طرف کی ٹانگ اٹھانا مقصود ہو اس طرف کا ہاتھ استعمال کیا جائے۔ جانور کو تھپکی دے کر پیٹھ پر ہاتھ رکھیں اور منہ گھوڑے کی پیٹھ کی طرف ہو اور پھر ہاتھ سرکاتے ہوئے پچھلی ٹانگ کی نلی پر لے جایا جائے۔ پھر اگلے پاؤں کی طرح بیک ٹینڈن کو دبائیں۔ جانور پاؤں اٹھالے گا۔ فوراً ہی پاؤں اٹھانے والا شخص اپنی ران پر گھوڑے کی ٹانگ سہارے اور ہاتھ سے ہیم سٹرنگ کو پکڑے۔

(۴) ٹوچ یا پوزمال کا استعمال

بانس کے ایک ۲ ½ فٹ لمبے ڈنڈے کے ایک سرے پر سوراخ ہوتا ہے۔ سوراخ میں سے بالوں کی ایک رسی گزار کر آزاد سروں کو گرہ لگادی جاتی ہے۔ یہ پوزمال کہلاتا ہے۔ پوزمال کی رسی بائیں ہاتھ میں اس طرح چڑھائیں کہ انگشت شہادت باہر رہے۔ ڈنڈے

Marfat.com

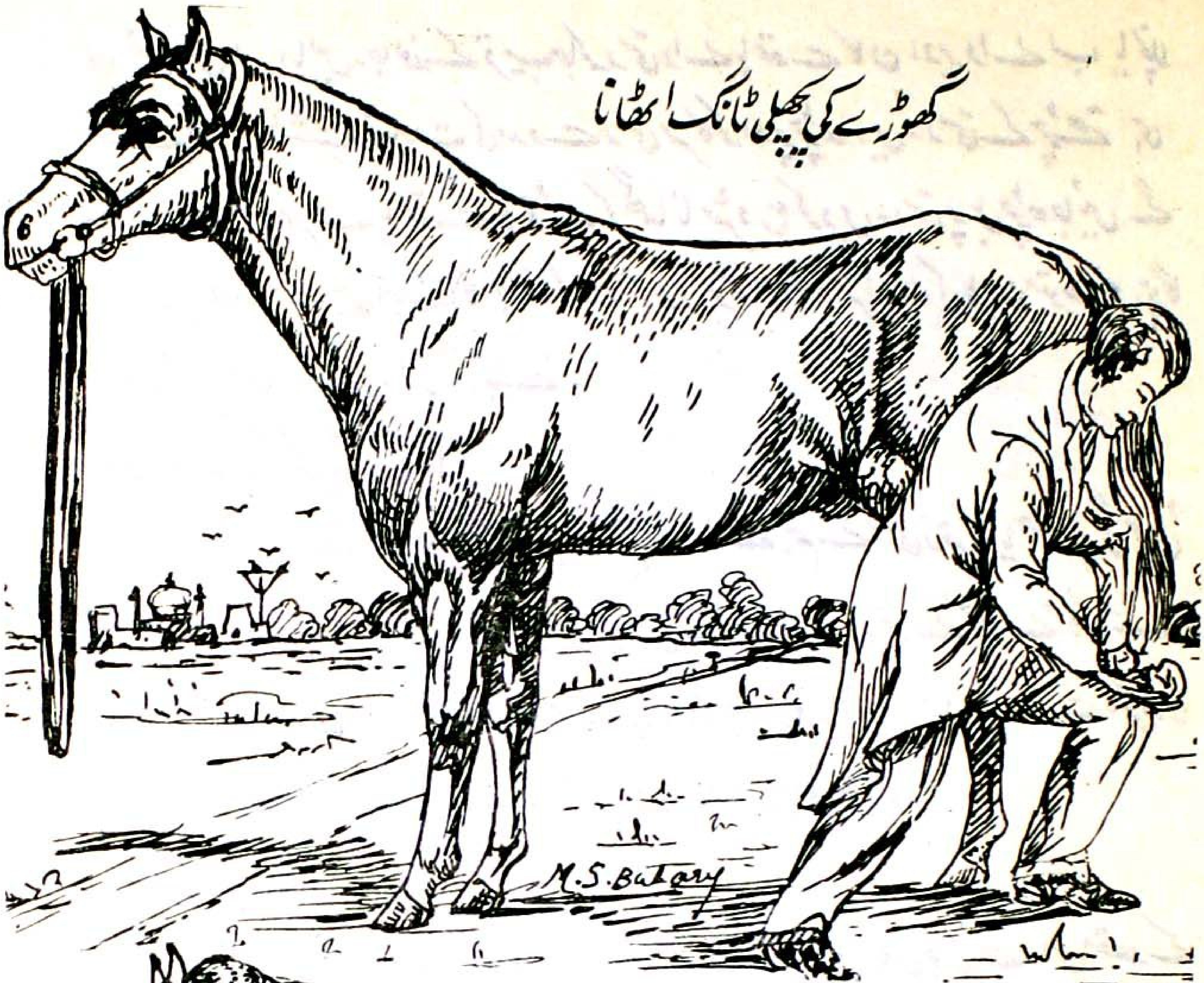

گھوڑے کی پچھلی ٹانگ اٹھانا

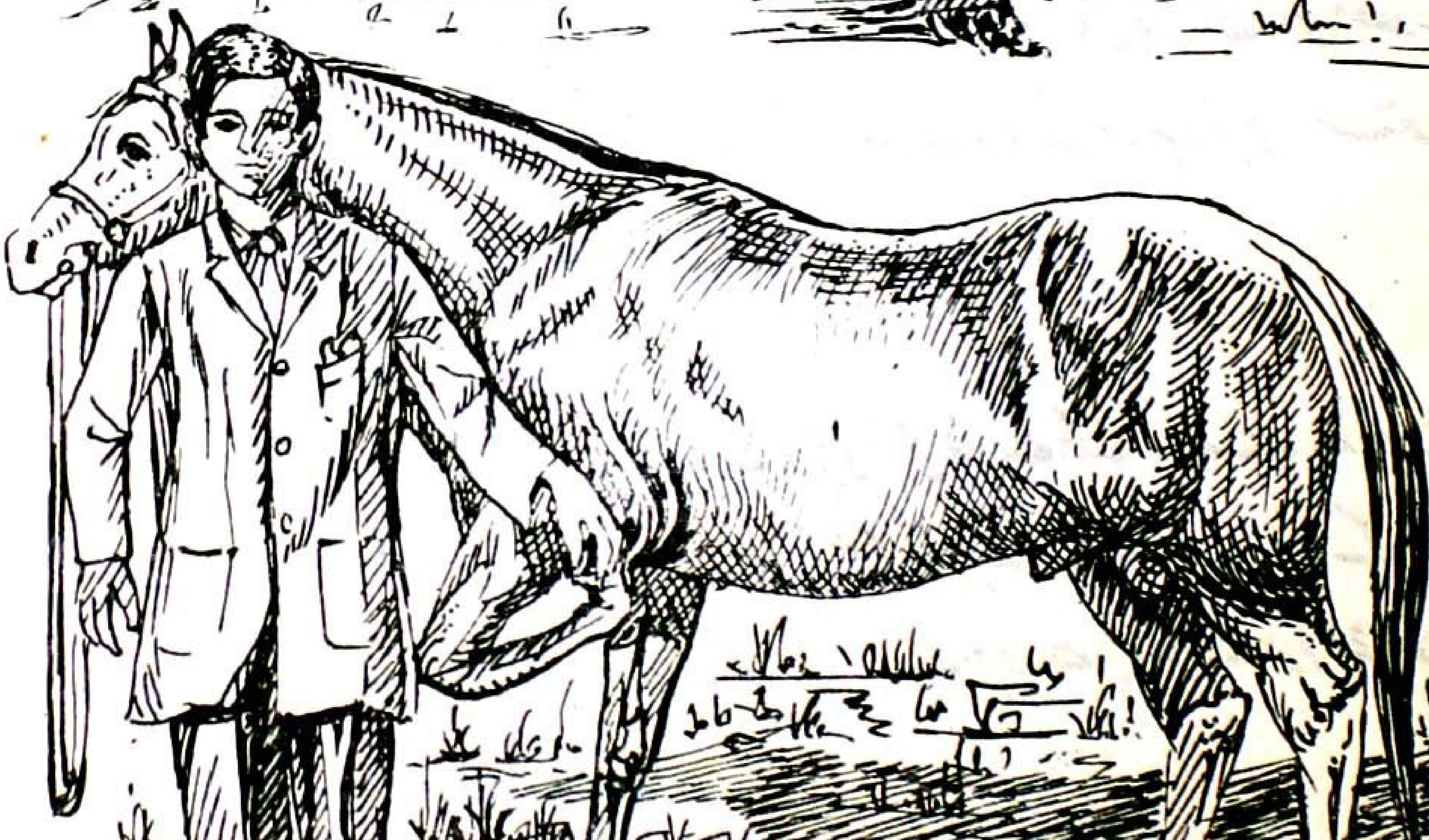

گھوڑے کی اگلی ٹانگ اٹھانا

Marfat.com

دیں۔ ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو نواڑیں لیں۔ ایک کا سرا ایک پچھلی کا مچی اور دوسری کا سرا دوسری پچھلی کا مچی سے باندھ دیں۔ دونوں نواڑوں کو اگلی ٹانگوں کے درمیان سے گذار کر اندر سے باہر کی طرف ایک ایک چکر دے کر دونوں آزاد سروں کو وِدرس کے مقام پر گرہ لگا دی جائے۔

گرا کر قابو کرنا

عموماً عمل جراحی کے لئے گھوڑوں کو گرایا جاتا ہے اور اس کام کے لئے عموماً ذیل کے طریقے استعمال کئے جاتے ہیں :۔

(۱) گھوڑے کو رسہ کے ذریعے گرانے کا طریقہ۔

اگر ممکن ہو سکے تو گرانے سے پہلے ایک رات کے لئے گھوڑے کو بھوکا رکھا جائے۔ گرانے والی جگہ پر پچھالی پڑی ہو یا نرم ہو۔ بطور تکیہ استعمال کے لئے دو بوریوں میں خشک گھاس بھر لی جائے۔

اس کام کے لئے ایک ۵۰ فٹ لمبا اور ½ انچ موٹا رسہ درکار ہوتا ہے۔ رسّے کو دوہرا کر لیا جائے۔ جڑے ہوئے سرے پر 8 کی شکل کی گانٹھ دیں اور اس کو سر میں سے سر کا کر گردن میں ڈال دیں باقی رسہ کو اکٹھا کر کے ہر دو سروں کو اگلی اور پچھلی ٹانگوں کے درمیان میں سے گذارا جائے۔

پچھلی کا مچیوں کے اوپر سے گذار کر پہلی رسّی کے نیچے سے نکالتے ہوئے ہر دو رسیوں کو گردن کی رسّی میں سے گذرایا جائے۔ دو آدمی ایک رسی کو پکڑ کر گھوڑے سے آگے اور دو آدمی دوسری رسی کو پکڑ کر گھوڑے کی پچھلی طرف کھڑے ہو جائیں۔ ایک آدمی گھوڑے کا سر اور ایک دم پکڑتا ہے۔ رسیوں پر کے دونوں آدمی ایک ہی وقت میں ان کو کھینچنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح سے گھوڑے کے پچھلے پاؤں اپنی جگہ سے نکل جاتے ہیں اور توازن بگڑ جانے سے جانور گر پڑتا ہے۔ گردن کا آدمی جس طرف گھوڑے کو گرانا ہو اس طرف دھکیل دیتا ہے۔ جانور کے گرنے پر سر والا آدمی گردن پر اپنا گھٹنا رکھ دیتا ہے اور ہاتھوں سے سر کو نیچے دبائے رکھتا ہے۔ رسّے کا ایک سرا پچھلی

Marfat.com

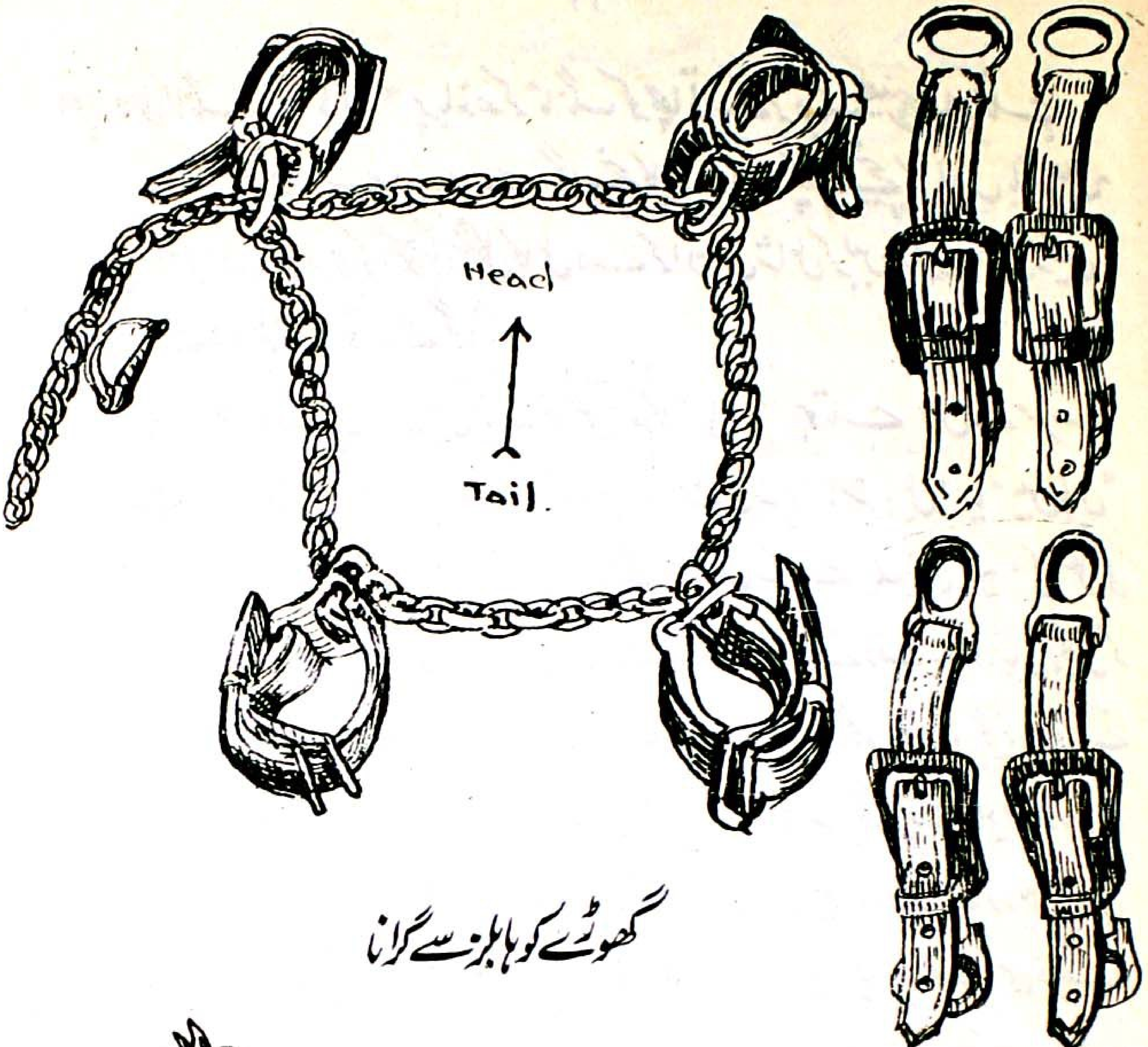

گھوڑے کو ہابلز سے گرانا

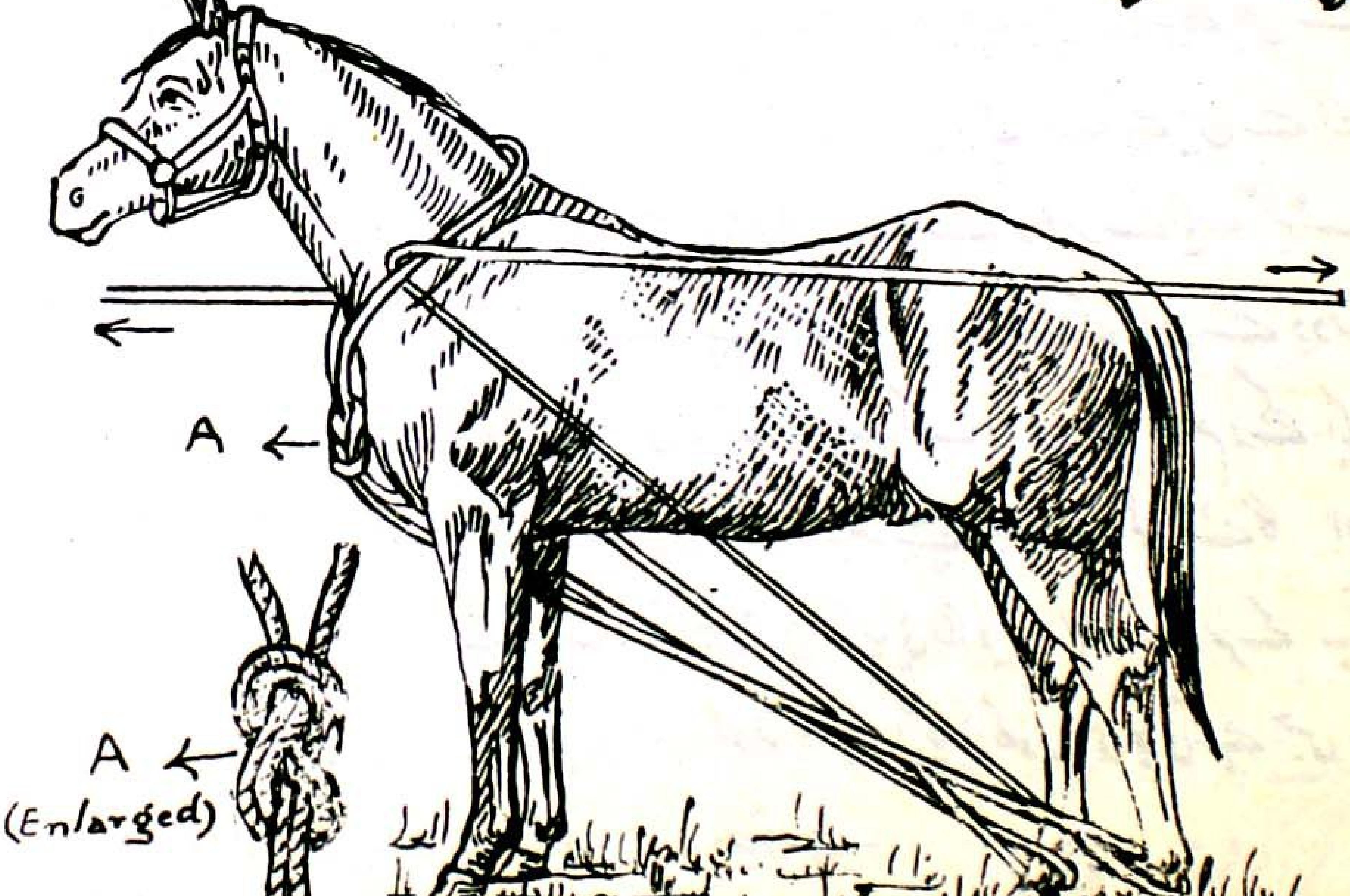

گھوڑے کو رسّے سے گرانا

Marfat.com

اوپر والی ٹانگ کے " ہاک " پر باندھ کر ٹانگ کو چھاتی کے نزدیک کھینچ لیا جاتا ہے۔
رسّے کے دوسرے سرے سے اگلا نیچے کا پاؤں اور پچھلا نیچے کا پاؤں باندھیں۔
پھر اوپر والا پاؤں بھی رسی کو آٹھ کی شکل کا بل دے کر ان میں شامل کر لیں۔ گردن سیدھی رکھیں۔

(۲) گھوڑے کو ہابلز کے ذریعے گرانا

چار ہابلز ہوتے ہیں۔ ان میں ایک خاص قسم کا " ہابل " ہوتا ہے۔ اس کے سرے پر ایک چھوٹی سی چابی لگی ہوتی ہے۔ اس کو مخصوص بناوٹ کی بنا پر " ماسٹر ہابل " یا " مین ہابل " کہتے ہیں (MASTER HOBBLE) ہابلز کے استعمال کے لئے ایک بڑی " D " کی شکل کی چابی اور لوہے کی زنجیر مع رسّہ بھی استعمال ہوتی ہے۔ " ھابلز " لگاتے وقت یہ ضرور خیال رکھیں کہ تمام ہابلز کے بکسوئے باہر کی طرف رہیں۔ خیال رہے کہ " مین ہابل " اگلے پاؤں کی گامچی میں گرنے والی سمت کے مخالف سمت ڈالا جائے۔ پھر مین ہابل میں زنجیر کا سرا رکھ کر چابی لگا دیں اور چابی نیچے کی طرف لگائیں اس طرح چابی کھولتے وقت آسانی ہوگی کیونکہ کھڑے جانور میں جو چابی زمین کی طرف ہوگی گرتے ہوئے جانور میں یہ اوپر کی طرف آجائے گی۔ پھر رسہ کا سرا اسی طرف کے پچھلے پاؤں والے ہابل کے چھلے میں سے پھر دوسرے پچھلے ہابل کے چھلے میں سے، پھر اگلے پاؤں کے ہابل کے چھلے سے اور آخر میں " مین ہابل " کے چھلے میں سے نکالا جائے۔ جب رسّہ تمام ہابلز کے چھلوں میں سے گذار لیا جائے تو نوار کے ایک ٹکڑے (سائیڈ لائن) کو مین ہابل والی ٹانگ کے نیچے سے نکال کر جانور کے اوپر سے دوسری طرف لے جائیں یعنی جانور کے گرانے والی جانب۔ اب ایک آدمی سر کو تھام رکھے۔ ایک آدمی دم کو گرانے والی سمت کھینچے۔ ایک آدمی زنجیر والا رسہ کھینچے۔ جانور نیچے گر جائے گا اور چاروں پاؤں اکٹھے ہو جائیں گے۔ اب زنجیر میں " D " چابی لگا دیں۔ جانور کے سر کے نیچے بوریاں جن میں گھاس بھرا ہوا ہو رکھ دیں۔ جب کھولنا ہو تو چھوٹی چابی کھول دی جاتی ہے۔ جس سے تمام ہابلز خود بخود کھل جاتے ہیں۔ اور جانور آزاد ہو جاتا ہے۔

مویشی

کھڑی حالت میں قابو کرنا۔ مویشیوں کو عموماً ذیل کے طریقوں سے قابو کیا جا سکتا ہے۔

60674

۱۔ ایک ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیوں سے نتھنوں سے پکڑا جائے اور دوسرے ہاتھ سے سینگ پکڑ لیا جائے۔

۲۔ مویشیوں کو قابو کرنے کے لئے بُل رنگ (BULL RING) یا بل ہولڈر (BULL-HOLDER) کا استعمال کیا جائے۔ بل رنگ، دھات کا ایک چھلا ہوتا ہے۔ دونوں نتھنوں کے درمیانی پردہ (NASAL-SEPTUM) میں نتھنوں سے نصف انچ کے فاصلہ پر سوراخ کر کے چھلا ڈال دیا جاتا ہے۔ اس چھلے کو پکڑنے سے جانور قابو میں آجاتا ہے۔

۳۔ مویشیوں کو کیٹل کریش میں بھی قابو کیا جاتا ہے۔

(۴) ٹانگ اٹھانا

اگلی ٹانگ اٹھانا:۔ رسے کا ایک سرا بیل کی اگلی گامچی پر باندھ دیا جاتا ہے۔ آزاد سرا کمر کے اوپر سے دوسری طرف پھینک دیا جائے۔ دوسری طرف جا کر رسہ کو کھینچیں۔ بیل پاؤں اٹھائے گا۔

پچھلی ٹانگ اٹھانا:۔ ایک چھ فٹ لمبا مضبوط بانس لیا جائے جو ٹانگ اٹھانی ہو اس کے پچھلی طرف سے ڈنڈا گزار دیں۔ دونوں طرف سے ایک ایک آدمی ڈنڈے کو آگے اور اوپر کی طرف اٹھائے۔ ساتھ ہی اپنے کندھوں سے جانور کی رانوں پر دباؤ ڈالتے رہیں تاکہ جانور اپنا توازن ٹھیک رکھ سکے۔

(۵) نیانہ لگانا

ہاک سے اوپر دونوں پچھلی ٹانگیں باندھ دی جاتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے ۵ یا ۶ فٹ رسی درکار ہوتی ہے۔ ایک ہاک کے اوپر سے رسی گذار کر دونوں ٹانگوں کے درمیان دائیں ہاتھ والا سرا بائیں طرف اور بائیں ہاتھ والا سرا دائیں طرف لے آئیں پھر دوسرے ہاک کے گرد چکر دے کر گرہ لگا دیں۔

گرا کر قابو کرنا

بچھڑے۔ بیلوں اور گائیوں کو رسے سے گرانا۔

Marfat.com

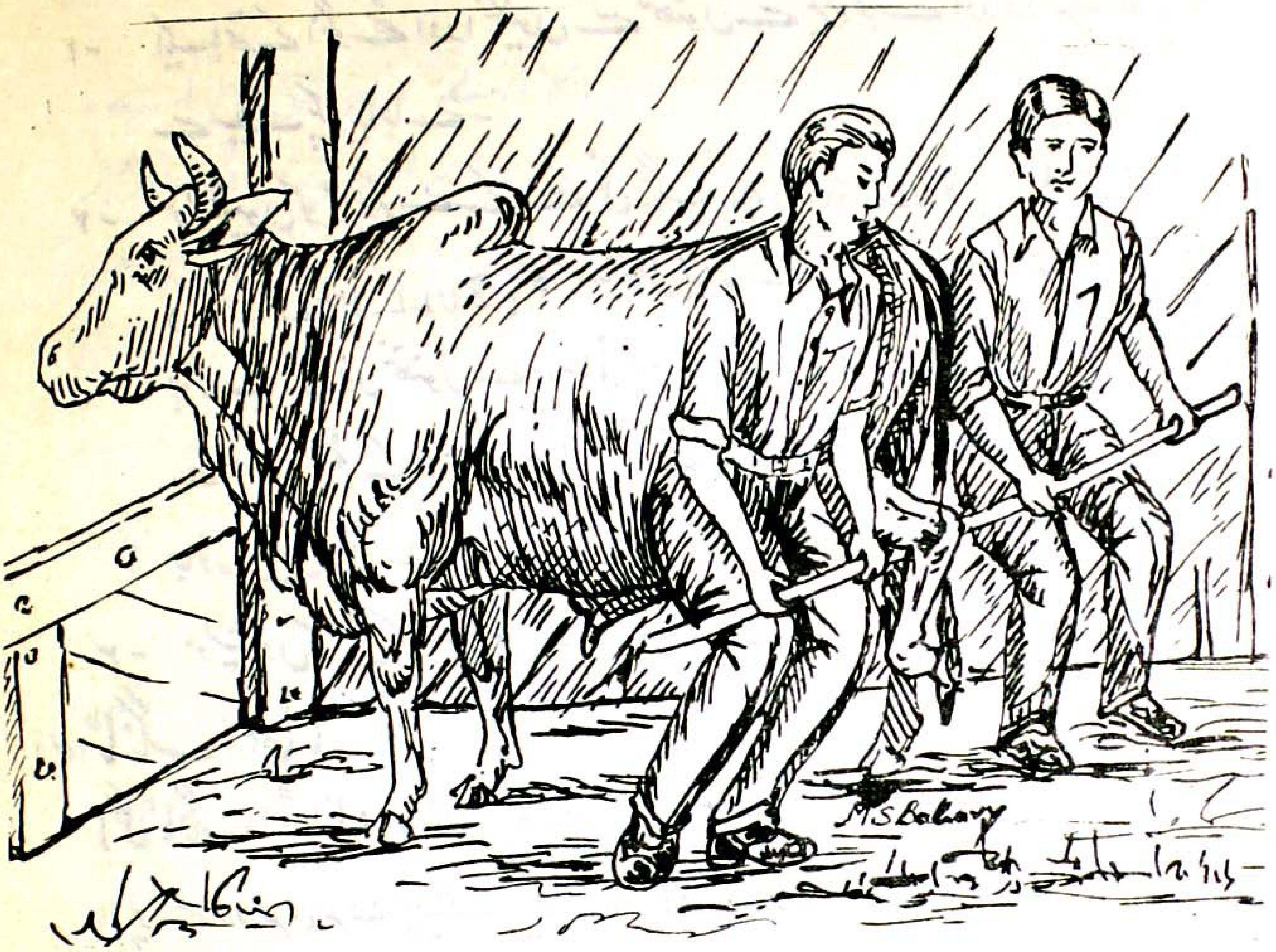

بیل کی پچھلی ٹانگ اٹھانے کا طریقہ

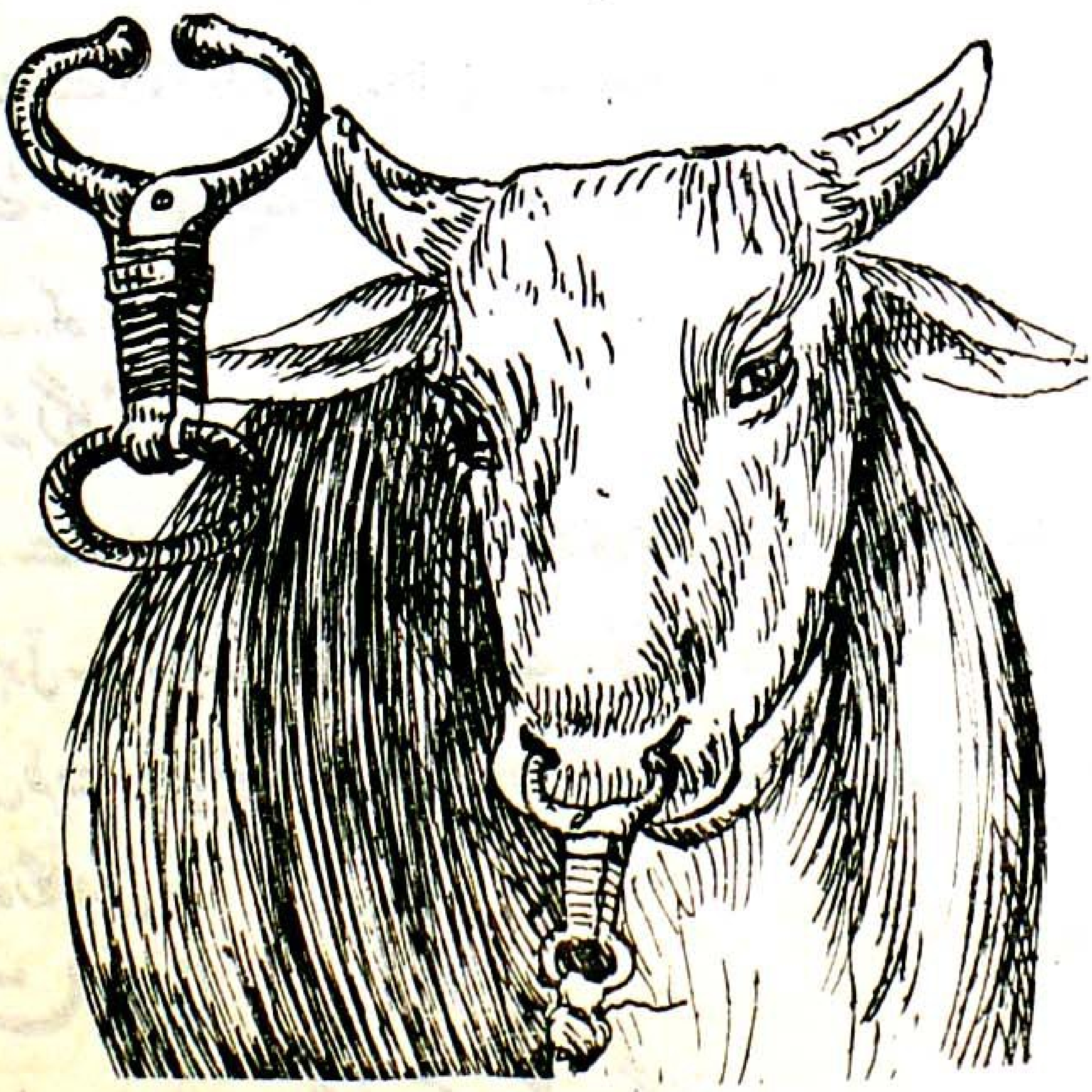

بُل ہولڈر کے ذریعے بیل کو قابو کرنا

Marfat.com

ڈبل جیکٹ :- ایک دس گز لمبا رسہ لے آئیں - اس کا ایک سرا بیل کے سینگوں پر باندھ دیا جائے اگر سینگ نہ ہوں تو گلے میں ڈال دیا جائے - دوسرا سرا گردن کے برابر چھاتی کے نیچے سے لاکر پہلے رسے میں سے گذارا جاتا ہے - کوکھ کے قریب اس رسے کے آزاد سرے کو پھر کر کے اوپر لیجا کر دوسری طرف سے پیٹ کے نیچے سے لاکر پہلے رسے میں سے گذار کر دُم کی طرف پکڑ لیا جاتا ہے - دو آدمی رسّے کو کھینچتے ہیں جس طرف جانور کو گرانا ہو تو ایک آدمی اس کی مخالف سمت کا کان اور جبڑا پکڑ کر مروڑ دیتا ہے تاکہ جانور مطلوبہ سمت میں ہی گرے - جانور خود بخود زمین پر گر جاتا ہے - جانور کے گرتے ہی سر والا آدمی اپنا گھٹنہ گردن پر رکھتا ہے اور سر کو ہاتھوں سے دبائے رکھتا ہے - دوسرا آدمی دم پچھلی ٹانگوں میں سے اگلی جانب نکال کر پکڑ لیتا ہے - تیسرا آدمی لمبا رسہ لے کر پچھلی ٹانگوں کی نلی میں بل دے کر باندھ دیتا ہے اور رسے کا ایک سرا سر والے آدمی کو پکڑا دیتا ہے جو اسے کھینچکر پچھلی ٹانگوں کو آگے لانے میں معاون ہوتا ہے - اب ٹانگیں باندھنے والا آدمی اپنی پیٹھ جانور کے سر کی طرف کر کے جانور کی اگلی اوپر کی ٹانگ اپنی پنڈلی سے دھکیل کر پچھلی کھنچی ہوئی ٹانگوں کی نلیوں پر رکھ دیتا ہے اور تینوں ٹانگوں کے گرد اپنے ہاتھ والے رسے سے بل لگا دیتا ہے - اب رسہ اگلی اوپر والی ٹانگ میں سے نکال کر دُم والے آدمی کو پکڑا دیا جائے اور دُم چھوڑ دی جائے اور سر والا رسہ چھوڑ کر سر کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے - مویشی کو چھوڑتے وقت پھر دم پچھلی ٹانگوں میں سے گذار لیں - اور رسہ کھول کر جانور کے کھڑا ہونے سے پہلے دم چھوڑ دیں اور جب کھڑا ہو جائے تو رسیاں کھول دیں -

بھینسوں کو گرانا

بھینس کو گرانے کے لئے دونوں اگلی اور پچھلی ٹانگوں کی نلیوں پر نیانہ لگایا جاتا ہے ان دونوں نیانوں کے اوپر سے رسہ گذار دیا جاتا ہے - خیال رہے کہ اگلے نیانہ پر ایک گانٹھ دی جاتی ہے - پھر پچھلی طرف سے دو آدمی رسے کو کھینچیں اور ایک آدمی سر کو قابو رکھے - جانور گر جائے گا - ٹانگوں کو باندھ دیا جائے -

Marfat.com

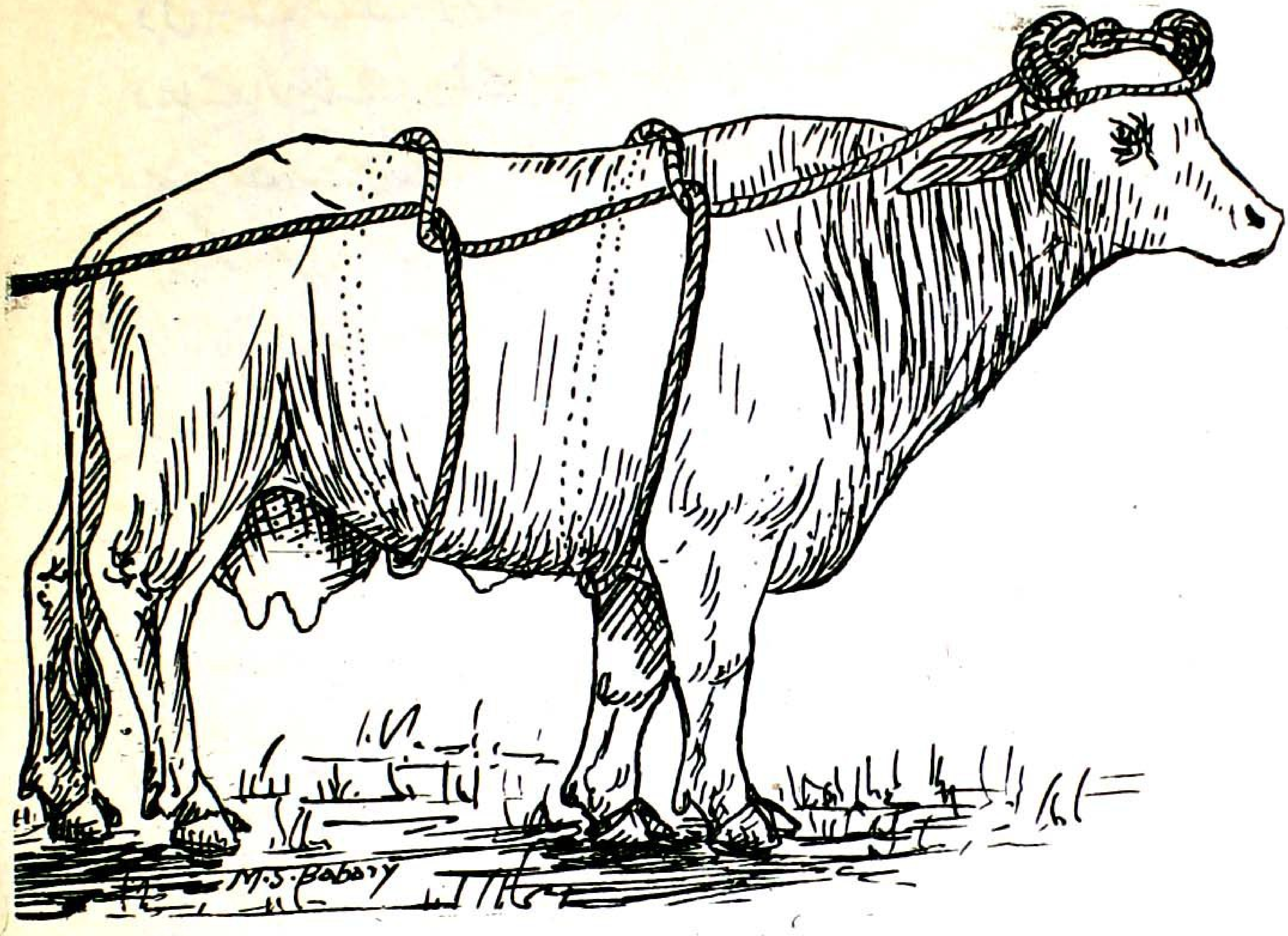

مویشیوں کو رسے سے گرانا

کتّے کا منہ باندھ کر قابو کرنا

Marfat.com

بھیڑ۔ بکری کو قابو کرنا

ان کو قابو کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔ ان کو اگر ہاک کے مقام سے مضبوط پکڑ لیا جائے تو یہ قابو میں آجاتی ہیں۔ بھیڑ بکری کو گرانے کے لئے جانور کے اوپر جھک جائیں اور جس طرف آپ کھڑے ہیں اس سے دوسری طرف کی ایک اگلی اور ایک پچھلی ٹانگ علیحدہ علیحدہ پکڑ کر ذرا اوپر اٹھائیں اور نیچے گرالیں۔

دوا پلانے کے لئے ان کا سر اپنی ٹانگوں کے درمیان دبا کر قابو کرلیں۔

کتّوں کو قابو کرنا

ایک گز لمبا فیتہ یا پٹی وغیرہ لیں۔ درمیان میں سادہ گرہ دے کر ایک گول پھندہ بنالیں۔ اس پھندے کو کتے کی تھوتھنی پر اس طرح چڑھائیں کہ گرہ نیچے کی طرف رہے گرہ کو کس کر دونوں آزاد سروں کو کان کے پیچھے گرہ لگادی جاتی ہے۔ کتے کا منہ قابو ہوجاتا ہے اور یہ کاٹ نہیں سکتا۔

گھوڑے کی آنکھ کا معائنہ

گھوڑے کی اگلی طرف منہ کرکے کھڑے ہوں جس طرف کی آنکھ کا معائنہ کرنا ہو اس سے الٹی طرف کا ہاتھ استعمال کیا جائے۔ ہاتھ گھوڑے کے رخسارہ پر رکھ کر آنکھ کے اوپر والے پردے (اپر آئی لڈ) (UPPER.EYE.LID) کو انگوٹھے سے اوپر اٹھائیں — انگشتِ شہادت اپر آئی لڈ کے متوازی رکھ کر اندر کی طرف دبایا جائے اور انگوٹھا اٹھالیا جائے۔ انگوٹھے سے آنکھ کے نچلے پردے (لوئر آئی لڈ LOWER EYE LID) کو نیچے کھینچا جائے۔ آنکھ کی غشائے مخاطی یا کنجکٹائیوا (CONJUHCTIVA) صاف نظر آجائے گا۔

گھوڑے کے نتھنوں کا معائنہ

نتھنے کا معائنہ کرنے کے لئے گھوڑے کے بالکل سامنے کھڑے ہوجائیں۔ جس طرف کے نتھنے کا معائنہ کرنا ہو اسی طرف کا ہاتھ استعمال کریں۔ ہاتھ جانور کی پیشانی پر رکھ کر سرکاتے ہوئے نتھنوں کے برابر لے آئیں۔ انگوٹھے اور دوسری انگلی کی مدد سے نتھنے کی دیوار پکڑلیں اور انگشتِ شہادت نتھنے میں ڈال کر نتھنے کو چوڑا کردیں۔

نتھنے کے معائنہ کے لئے دونوں ہاتھ بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ جانور کے سامنے کھڑے

Marfat.com

ہو کر نتھنے کو دونوں طرف سے پکڑیں اور چوڑا کریں ۔

انسان کو لاحق ہونے والے امراض مثلاً گلانڈر کے مریض گھوڑے کے سامنے بالکل کھڑے نہ ہوں ۔ کیوں کہ جانور کے چھینکنے سے امتحان کرنے والے پر مواد پڑ جائے گا ۔

عمر معلوم کرنے کے لئے گھوڑے کا منہ کھولنا

گھوڑے کے سامنے کھڑے ہو جائیں ۔ ایک ہاتھ دانتوں سے خالی جگہ میں سے منہ میں داخل کر کے زبان پکڑ لیں ۔ اور اسے منہ میں سے باہر نکال لیں ۔ ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے نچلا ہونٹ گرفت میں لیتے ہوئے اُسے نیچے کھینچ لیں اور دانتوں کا معائنہ کریں ۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ صرف انگشتِ شہادت دانتوں سے خالی جگہ میں سے منہ میں داخل کریں ۔ اسی ہاتھ کی باقی انگلیوں کی مدد سے نچلے ہونٹ کو نیچے دبا کر دانت ننگے کریں ۔ دوسرے ہاتھ سے اوپر کا ہونٹ اٹھا کر دانت ننگے کر لیں ۔

منہ کے معائنہ کے لئے منہ کھولنا

گھوڑے کے سامنے کھڑے ہو جائیں ۔ دونوں طرف سے ہاتھ دانتوں سے خالی جگہ میں سے منہ میں داخل کریں ۔ دونوں انگوٹھوں سے تالو کو دبائیں ۔ گھوڑا منہ کھول دے گا ۔ اگر داڑھوں کا معائنہ کرنا ہو تو جس طرف کی داڑھیں دیکھنی ہوں اُس سے الٹی طرف کے ہاتھ میں زبان بھی پکڑ لیں ۔ انگوٹھا سے تالو دبائے رکھیں اور دوسرے ہاتھ سے منہ کے زاویہ کے مقام کو انگوٹھا اور انگلی کی مدد سے پکڑ کر داڑھوں کو دیکھ لیں ۔

Marfat.com

گھوڑے کی آنکھ کا معائنہ کرنا

عمر دیکھنے کے لئے منہ کھولنا

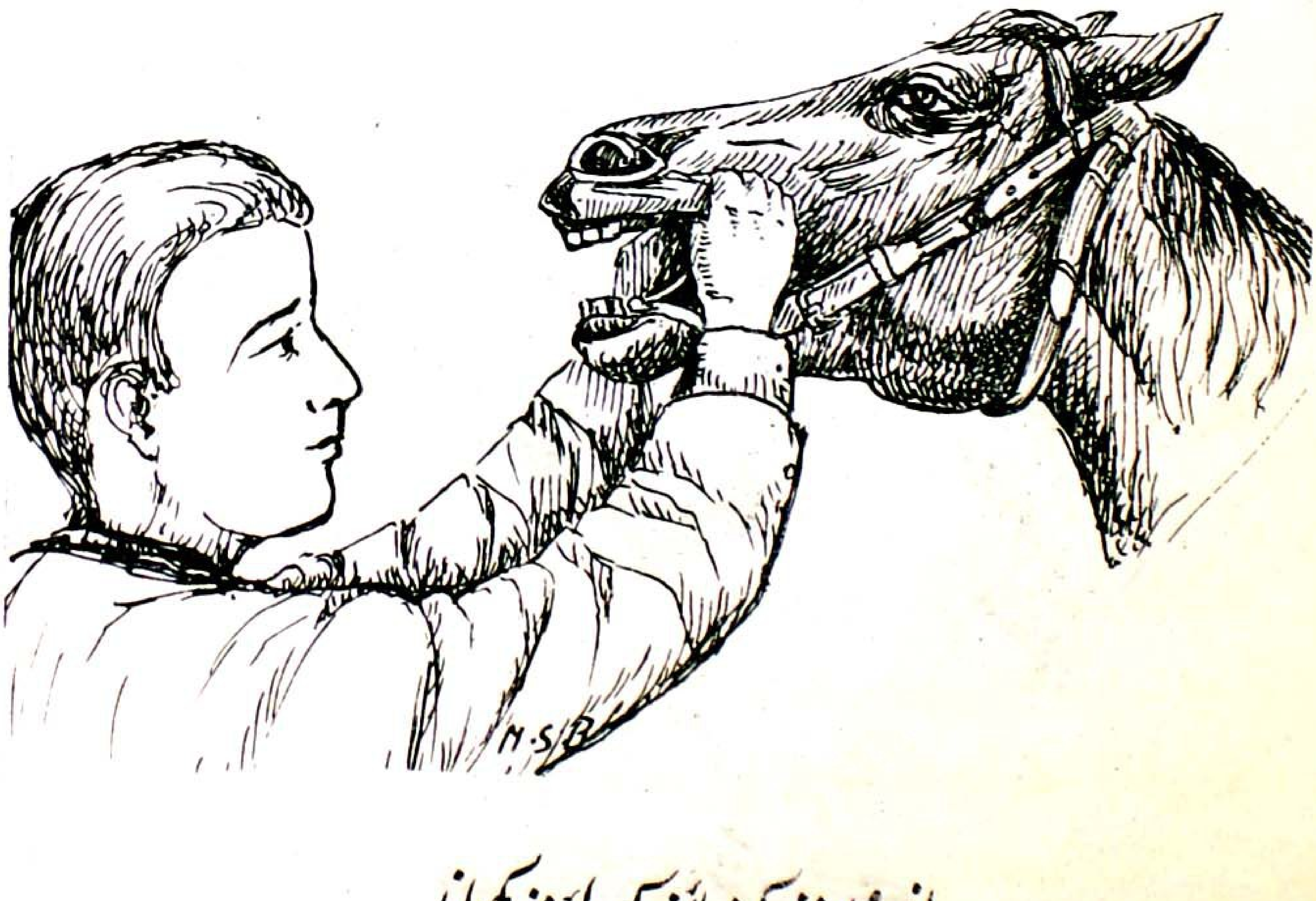

اندرون منہ کے معائنہ کے لئے منہ کھولنا

Marfat.com

نتھنوں کا معائنہ کرنا

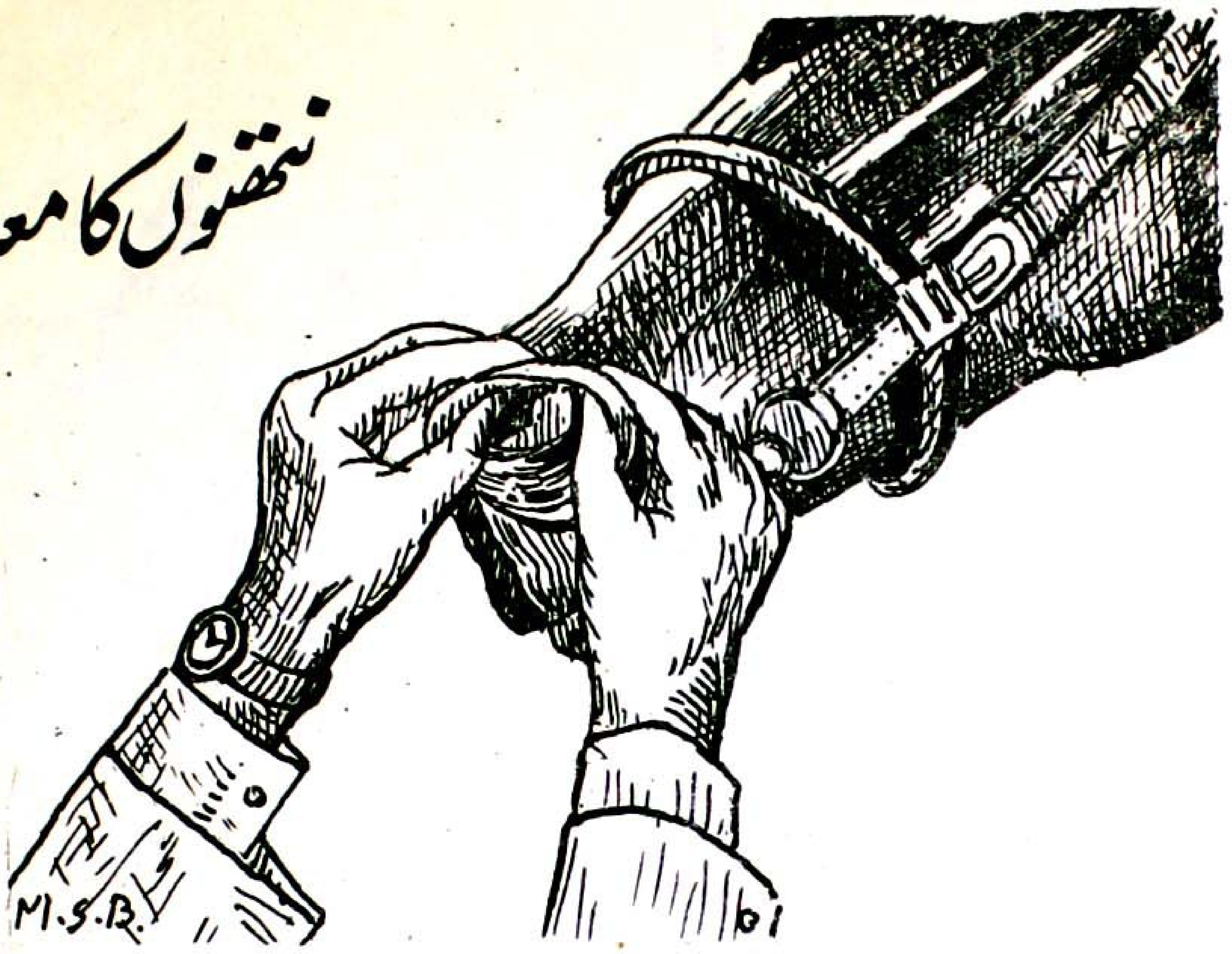

(و) دونوں ہاتھوں کی مدد سے

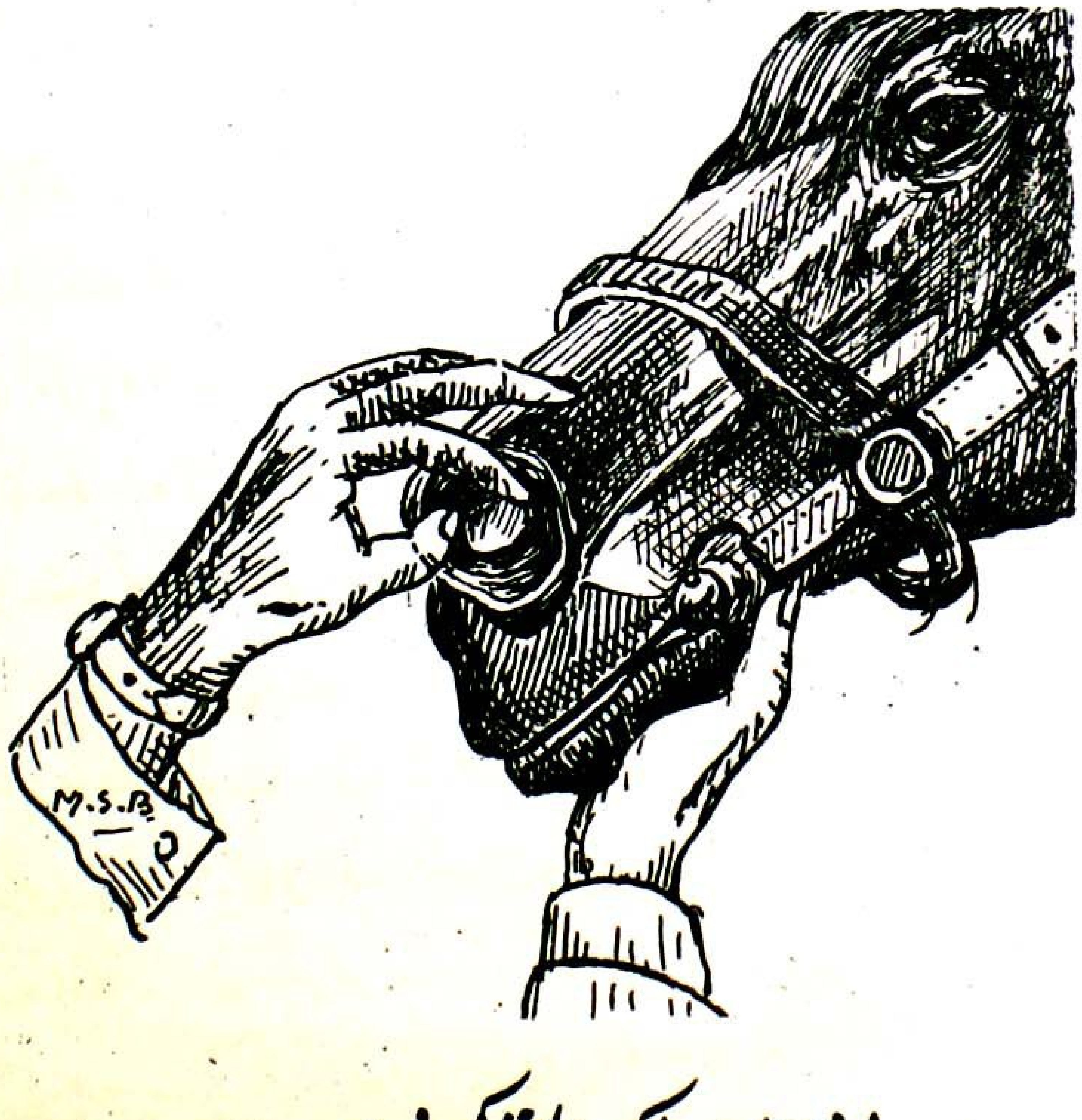

(ب) ایک ہاتھ کی مدد سے

Marfat.com

جسمانی درجہ حرارت

تشخیص امراض میں جسمانی درجۂ حرارت کا معلوم کرنا اشد ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے جو آلہ زیر استعمال ہے اس کو مقیاس الحرارت یا تھرمامیٹر کہتے ہیں۔ فارن ہیٹ تھرمامیٹر درجۂ حرارت دیکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تھرمامیٹر شیشے کے ایک بلب اور نالی پر مشتمل ہوتا ہے۔ نالی پر ۹۵ سے ۱۱۰ درجہ فارن ہیٹ تک نشان لگے ہوتے ہیں۔ بلب میں پارہ بھرا ہوتا ہے۔ جو حرارت سے پھیل کر نالی میں چڑھ جاتا ہے۔ نالی پر درجۂ حرارت پڑھ لیا جاتا ہے۔ مرغیوں کا درجۂ حرارت دیکھنے والے تھرمامیٹر پر نشان ۱۱۳° ڈگری فارن ہیٹ تک ہونے چاہئیں۔

جانوروں میں درجۂ حرارت معلوم کرنے کے لئے تھرمامیٹر ایک یا دو منٹ کے لئے مقعد میں لگایا جاتا ہے۔ تھرمامیٹر لگانے سے پہلے بلب کو تھوڑی سی ویزلین لگائیں تاکہ مقعد میں داخل کرتے وقت آسانی رہے۔ مقعد میں داخل کرتے وقت تھرمامیٹر کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے تھرمامیٹر کے ساتھ ہی انگشتِ شہادت بھی مقعد میں داخل کر دی جاتی ہے اور جب تھرمامیٹر اندر چلا جائے تو انگلی نکال لی جاتی ہے۔ مقعد میں تھرمامیٹر کا بلب بڑی آنت کی غشائے مخاطی کے ساتھ لگا ہونا چاہیئے۔ اگر تھرمامیٹر کا بلب فضلہ میں لگا رہے تو صحیح صحیح درجۂ حرارت معلوم نہ ہو سکے

Marfat.com

گا - تھرمامیٹر مقعد سے نکال کر روئی سے صاف کریں اور درجۂ حرارت پڑھ لیں - دُم کو دبا کر رکھیں تاکہ باہر سے ہوا داخل ہو کر درجہ حرارت پر اثر انداز نہ ہو -

گھوڑے میں تھرمامیٹر جانور کے بائیں طرف کھڑے ہو کر لگایا جاتا ہے - بائیں طرف کھڑے ہو کر گھوڑے کے پچھلی طرف منہ کر لیں - بائیں ہاتھ سے دم پکڑ کر پچھلی طرف الٹا لیں اور دائیں ہاتھ سے تھرمامیٹر داخل کریں - گھوڑے کی دولتی سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ ایک آدمی اگلی ٹانگ اٹھا لے -

مویشیوں میں تھرمامیٹر ان کے پیچھے کھڑے ہو کر لگایا جاتا ہے - کتے اور بلی میں تھرمامیٹر لگانے سے پیشتر ایک مددگار اُن کی پچھلی ٹانگیں زمین سے قدرے اوپر اٹھا لیتا ہے تاکہ جانور ہل کر تھرمامیٹر نہ توڑ دے -

جانور کا درجۂ حرارت دیکھتے وقت مندرجہ ذیل نکات کا خیال رکھا جائے -

۱- تھرمامیٹر لگانے سے پہلے اسے جھٹک کر پارہ شیشے کی نالی میں سے بلب میں گرا لیں -

۲- مقعد میں داخل کرنے سے پہلے تھرمامیٹر کے بلب کو ویزلین لگا لیں -

۳- درجۂ حرارت دیکھتے وقت تھرمامیٹر کو کبھی بھی بلب کی طرف سے نہ پکڑیں -

۴- گرمیوں کے موسم میں اگر جھٹکے سے درجۂ حرارت نیچے نہ آئے تو تھرمامیٹر کو ٹھنڈے پانی میں رکھیں -

نبض (PULSE)

جب دل سکڑتا ہے تو خون آرٹری یا شریان میں لہر کی صورت میں دوڑتا ہے - خون کی یہ لہریں شریانوں پر انگلیاں رکھ کر محسوس کی جاتی ہیں - درجۂ حرارت کی طرح رفتارِ نبض کو بھی تشخیص امراض میں اہم حیثیت حاصل ہے -

نبض کی رفتار معلوم کرنے کے لئے درمیان کی تین انگلیاں کسی شریان پر عمودی رکھی جاتی ہیں وقفوں کے بعد شریان ابھرتی معلوم ہو گی — ایک منٹ کے عرصہ میں شریان کا یہ ابھار گنا جاتا ہے یہ جانور کی رفتار نبض فی منٹ ہوتی ہے -

گھوڑے میں نبض جبڑے کے نیچے ایکسٹرنل میگزلری آرٹری (EXTERNAL

Marfat.com

MAXILLARY ARTERY) یا اگلی ٹانگ کے اندر کی طرف میڈین آرٹری (MEDIAN-ARTERY) سے محسوس کی جاتی ہے۔ مویشیوں میں نبض محسوس کرنے کے لئے سب سے بہترین جگہ دم کے نیچے وینٹرل کاکسیجیل آرٹری (VENTRAL COCCYGEAL ARTERY) ہے۔ اس کے علاوہ ایکسٹرنل میگزلری آرٹری اور میڈین آرٹری سے بھی نبض محسوس کی جا سکتی ہے رکتے۔ بلی - بھیڑ - بکری میں نبض ران کے اندر کی طرف فیمورل آرٹری (FEMORAL ARTERY) میں محسوس کی جاتی ہے۔

تنفس (RESPIRATION)

سانس لیتے وقت کوکھ یا چھاتی کی پسلیاں اوپر کو اٹھتی ہیں اور سانس نکالتے وقت یہ اندر کو دب جاتی ہیں۔ کوکھ یا چھاتی کی ان اوپر نیچے کی حرکات سے تنفس کی رفتار معلوم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ایک منٹ کے عرصہ میں جتنی دفعہ کوکھ ابھرے یا جتنی دفعہ کوکھ نیچے جائے اس کا شمار کر لیا جاتا ہے۔ یہی سانس کی رفتار فی منٹ ہوگی۔ یا پھر الٹا ہاتھ نتھنوں کے سامنے رکھ کر محسوس کیا جاتا ہے کہ ایک منٹ میں کتنی دفعہ سانس خارج ہوا یہی سانس کی رفتار فی منٹ ہوگی۔ سانس گرم ہونے کی وجہ سے ہاتھ کی پچھلی سطح پر محسوس ہوگا۔

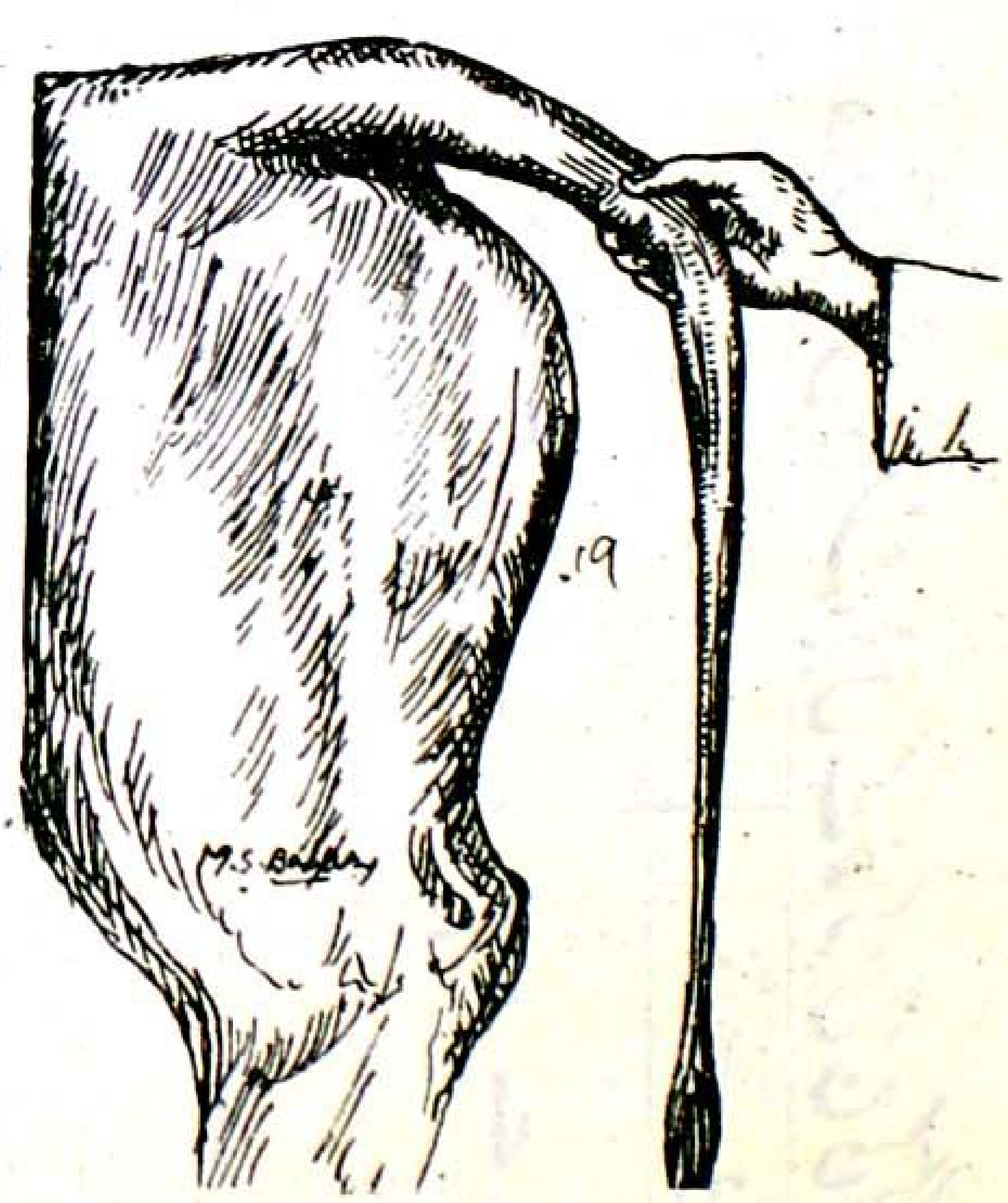

مویشی کی کاکسیجیل آرٹری سے نبض محسوس کرنا

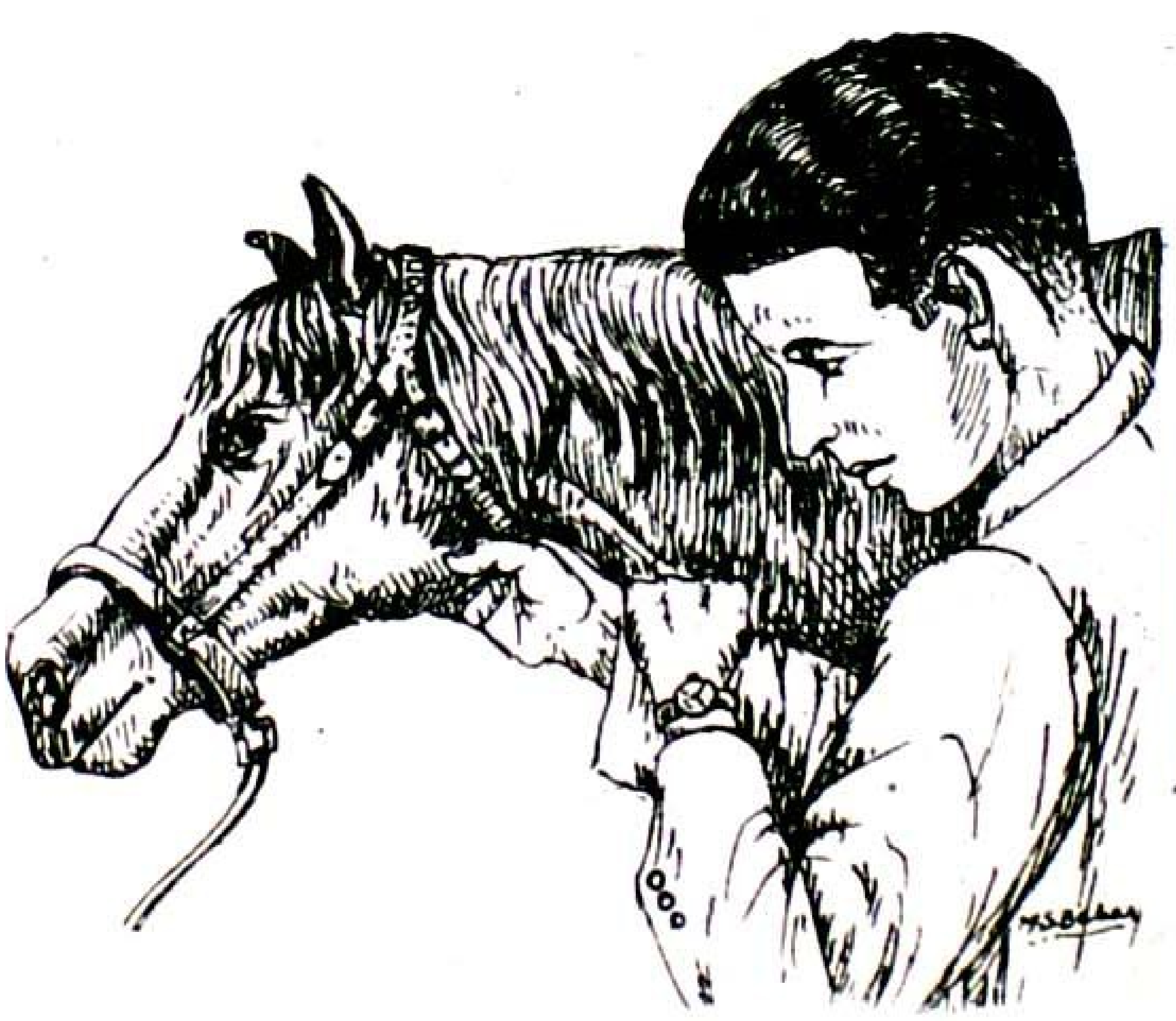

گھوڑے کی سب میگزلری آرٹری نبض محسوس کرنا

Marfat.com

مختلف جانوروں کا اوسط جسمانی درجۂ حرارت واسط رفتار نبض فی منٹ اور اوسط رفتار تنفس فی منٹ ذیل کے خاکہ میں درج کی گئی ہے

نمبر شمار	جانور		درجہ حرارت - فارن ہیٹ میں	اوسط	رفتار نبض فی منٹ	رفتار تنفس فی منٹ
۱	گھوڑا	جوان گھوڑا	۹۹٫۵ سے ۱۰۱٫۳ تک	۱۰۰٫۲۰	۲۸ سے ۴۰	۸ سے ۱۶
		بچھڑا بچھیری	۹۹٫۵ سے ۱۰۲٫۲	۱۰۰٫۶۸	۴۰ سے ۵۸	
۲	مویشی	ایک سال سے زائد عمر	۱۰۱٫۰ سے ۱۰۲٫۰	۱۰۱٫۶۸	۴۰ سے ۸۰	۱۰ سے ۳۰
		ایک سال کی عمر تک	۱۰۱٫۵ سے ۱۰۳٫۵	۱۰۳٫۱		
۳	بھینس		۹۹٫۰ سے ۱۰۲٫۰	۱۰۱٫۲۰	۴۰ سے ۸۰	۱۰ سے ۳۰
۴	بھیڑ		۱۰۱٫۵ سے ۱۰۳٫۵	۱۰۳٫۱	۷۰ سے ۹۰	۱۴ سے ۲۲
۵	بکری		۱۰۱٫۵ سے ۱۰۴٫۰	۱۰۳٫۱	۷۰ سے ۹۰	۱۴ سے ۲۲
۶	اونٹ		۹۶٫۰ سے ۱۰۱٫۰	۹۹٫۶۰	۳۲ سے ۵۰	۵ سے ۱۲
۷	چھوٹی نسلوں کے کتے		۱۰۱٫۵ سے ۱۰۲٫۲	۱۰۱٫۶۸	۸۰ سے ۱۲۰	۱۵ سے ۳۰
۸	بڑی نسلوں کے کتے		۹۹٫۳ سے ۱۰۲٫۳	۱۰۰٫۶۸	۶۰ سے ۸۰	۱۵ سے ۳۰
۹	بلّی		۱۰۰٫۶۰ سے ۱۰۲٫۷	۱۰۱٫۳	۱۱۰ سے ۱۳۰	۲۰ سے ۳۰
۱۰	مرغ		۱۰۵٫۸ سے ۱۰۷٫۸	۱۰۶٫۶	۱۴۰ سے ۱۴۰ (دل کی حرکات)	۱۵ سے ۴۵

Marfat.com

جانوروں کو دوا پلانا

گھوڑوں کو دوا پلانا

گھوڑوں کو دوا بوتل کے ذریعے پلاتے ہیں۔ شیشے یا ایلومینیم کی ایک بوتل جس پر چمڑا چڑھا ہوتا ہے اس مقصد کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ ایک مددگار گھوڑے کے اوپر والے جبڑے پر پوزمال ڈال کر منہ اوپر اٹھائے رکھے۔ دوا پلانے والا شخص جانور کے بائیں جانب کھڑا ہو اور بوتل منہ میں دانتوں سے خالی جگہ پر داخل کر کے تھوڑی سی دوا الٹ دے اور ساتھ ہی بوتل کا منہ تالو سے مس کرے۔ جب جانور دوا پی لے تو تھوڑی اور دوا الٹ دی جائے۔ اس طرح آہستہ آہستہ دوا ڈالنے اور بوتل کا منہ تالو سے مس کرنے کا عمل جاری رکھیں۔ اگر دوا پلانے کے درمیان جانور کھانسے تو فوراً منہ سے بوتل نکال لی جائے اور سر ڈھیلا چھوڑ دیا جائے۔ دوا پلاتے وقت زبان کو ہرگز نہ دبایا جائے۔

مویشیوں کو دوا پلانا

مویشیوں کو دوا پلانے کے لئے بانس کا ایک کھوکھلا ٹکڑا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ "دوا پلانے کا بانس" یا "نال" کہلاتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو ایک مددگار جانور کے بائیں جانب

Marfat.com

کھڑا ہوکر اسے سینگوں سے قابو کرے ۔ دوا پلانے والا شخص جانور کے دائیں جانب کھڑا ہو جائے ۔ دوا سے بھری ہوئی نال اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے اور بایاں ہاتھ سر کے اوپر بائیں جانب لے جاکر انگلی یا انگوٹھا منہ میں داخل کر کے منہ کھول لے ۔ اگر جانور شرارت پر آمادہ ہو تو بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں منہ میں داخل کر کے اوپر کا جبڑا پکڑ لے اور انگوٹھے سے باہر چہرے پر دباؤ ڈالے ۔ جانور منہ کھول دے گا ۔ نال منہ میں داخل کر کے دوا الٹ دی جائے ۔

دوا پلاتے وقت جانور کی زبان ہرگز نہ پکڑیں ۔

اسٹومک ٹیوب (STOMACH TUBE) کے ذریعے دوا پلانا

عموماً گھوڑوں کو ہی اسٹومک ٹیوب سے دوا پلائی جاتی ہے ۔ یہ سخت ربڑ کی تقریباً ۹ فٹ لمبی اور ۵/۸ انچ چوڑی ٹیوب ہوتی ہے ۔ ٹیوب کے ایک سرے سے قریباً ایک فٹ کے فاصلے پر ایک نشان لگا ہوتا ہے ۔ ٹیوب گھوڑے کے معدہ میں داخل کرنے کے لئے ایک مددگار جانور کے بائیں طرف کھڑا ہو کر اپنے دائیں ہاتھ سے جانور کا بایاں کان پکڑے اور بایاں ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ دے ۔ ٹیوب کو گرم پانی میں بھگو کر تیل یا مائع پیرافین سے چپڑ لیا جائے ۔ گرم پانی میں ٹیوب کو بھگونے کا مقصد اسے قدرے گرم کرنا ہوتا ہے ۔ کیونکہ ٹھنڈی ٹیوب داخل کرتے وقت جانور زیادہ مدافعت کرتا ہے ۔ ٹیوب داخل کرنے والا شخص جانور کے بائیں جانب کھڑا ہو ۔ اپنے بائیں ہاتھ سے قریب کے نتھنے کو کشادہ کرے اور دائیں ہاتھ سے ٹیوب نتھنے کے فرش پر رکھ کر آہستہ آہستہ آگے سرکاتا جائے ۔ جب ٹیوب نشان تک داخل ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حلق تک پہنچ چکی ہے یہاں رکاوٹ زیادہ ہوتی ہے اور ٹیوب آگے بڑھانے کے لئے زیادہ زور لگانا پڑتا ہے ۔

ٹیوب ذرا آگے بڑھائی جائے تو جانور کچھ نگلے گا ۔ اس وقت ٹیوب خوراک کی نالی میں داخل ہو جائے گی ۔ ٹیوب خوراک کی نالی میں حرکت کرتی نظر آئے گی ۔ اگر ٹیوب خوراک کی نالی میں نظر نہ آئے ۔ بغیر مدافعت کے آسانی سے داخل ہوتی جائے اور جانور کھانسنے لگے تو سمجھ لیا جائے کہ ٹیوب خوراک کی نالی کی بجائے نرخرہ میں داخل ہو گئی ہے ۔ اگر ٹیوب کو کان کے ساتھ لگایا جائے تو اس میں

Marfat.com

میں سے ہوا خارج ہوتی ہوگی۔ ایسی حالت میں ٹیوب کو نشان تک واپس نکال لیا جائے اور دوبارہ خوراک کی نالی میں داخل کیا جائے معدہ کے قریب ایک دفعہ پھر رکاوٹ بڑھ جاتی ہے اور ٹیوب زور لگا کر آگے بڑھائی جاتی ہے ۔ جب ٹیوب کا ایک سرا معدہ میں داخل ہو جائے تو دوسرے سرے پر قیف لگا کر اس میں دوا ڈالیں ۔ قیف کو اونچا کریں ۔ دوا معدہ میں جانے لگے گی ۔ قیف میں دوا ختم ہونے کے بعد گڑگڑ کی آواز آئے گی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ ٹیوب کی تمام دوا معدہ میں داخل ہو چکی ہے ۔ اب ٹیوب کو آہستہ آہستہ نکال لیں ۔

دوا پلانے کا یہ طریقہ محنت طلب ضرور ہے لیکن اس کے مندرجہ ذیل فوائد بھی ہیں ۔

(۱) ڈرینچنگ نمونیا کا خطرہ نہیں رہتا ۔

(۲) جانور کو قابو کرنا اور دوا پلانا آسان ہو جاتا ہے ۔

(۳) دوا ضائع نہیں ہوتی ۔

معدہ پانی سے دھونے کے لئے (STOMACH LEVAGE) دوہرے سوراخ والی ربڑ کی ٹیوب استعمال کی جاتی ہے ۔

یہ چونکہ زیادہ موٹی ہوتی ہے اس لئے منہ کے راستے معدہ میں داخل کی جاتی ہے ایک سوراخ کے ذریعے معدہ میں پانی ڈالا اور دوسرے سوراخ کے ذریعے معدہ سے پانی نکالا جاتا ہے ۔

بھیڑ اور بکری کو دوا پلانا

دوا پلانے کے لئے بھیڑ اور بکری کی گردن اپنی ٹانگوں کے درمیان قابو کر لیں ۔ ان کو ایک باریک گردن کی بوتل کے ذریعے مویشیوں کی طرح ہی دوا پلائی جا سکتی ہے لیکن ان کو دوا پلانے کا محفوظ اور بہترین طریقہ حسب ذیل ہے :۔

قریباً ۳ فٹ لمبی ربڑ کی باریک ٹیوب لیں ۔ ٹیوب کے ایک سرے پر دھات یا شیشے کی قیف لگا دیں ۔ ایک شخص قیف کو پکڑ کر کھڑا رہے اور دوسرا بھیڑ کو قابو کر کے ٹیوب کا دوسرا سرا اس کے منہ میں داڑھوں اور رخسار کے درمیان رکھ دیں ۔ ایک ہاتھ سے ٹیوب اور دوسرے ہاتھ سے جانور کا منہ پکڑے رکھیں ۔ قیف میں دوا ڈال دیں ۔ دوا ٹیوب کے ذریعے

Marfat.com

آہستہ آہستہ جانور کے منہ میں آتی جائے گی اگر دوا منہ میں جمع ہو جائے تو ٹیوب کو انگلیوں سے دبالیں جب جانور دوا پی لے تو چھوڑ دیں۔

بھیڑوں کے بہت بڑے ریوڑ کو دوا پلانے کے لئے دوا پلانے کی بندوق یا پستول (DRENCHING GUN OR PISTOL) استعمال کئے جاتے ہیں۔

کتے کو دوا پلانا

ایک ہاتھ سے کتے کا منہ پکڑ کر اوپر اٹھائیں اور دوسرے ہاتھ کی انگشت شہادت نزدیکی باچھ (منہ کا کونا) میں ڈال کر باہر کو کھینچیں۔

یہاں پر ایک جیب سی بن جائے گی۔ایک مددگار اس میں تھوڑی تھوڑی دوا ڈالتا رہے کتا پیتا رہے گا۔ اگر کتا دوا نہ پئے تو انگشتِ شہادت اور انگوٹھے سے نتھنے بند کر دیں خود بخود دوا پی لے گا۔

بلّی کو دوا پلانا

بائیں ہاتھ سے بلی کے دونوں کان یا گردن کے بال پکڑ کر پیچھے کی طرف کھینچیں۔ بلی منہ کھول دے گی۔ بائیں ہاتھ سے تھوڑی تھوڑی دوا ڈالتے جائیں۔ دوا پلانے سے پیشتر بلّی کو کپڑے میں لپیٹ لیا جائے تو بہتر ہے۔

جانوروں کو گولی دینا

گھوڑے کو گولی دینا

ایک مددگار گھوڑے کو قابو میں رکھے۔منہ پر بالنگ آئرن لگایا جائے۔ گولی دینے کے لئے بائیں ہاتھ سے زبان پکڑ کر باہر نکال لیں۔ دائیں ہاتھ کی پہلی دو انگلیوں کے درمیان گولی پکڑ کر جتنی دور تک ممکن ہو سکے منہ میں لے جائیں اور گولی حلق میں پھینک دیں۔ ہاتھ پھرتی سے باہر نکال لیں۔ بالنگ آئرن کی عدم موجودگی میں بائیں ہاتھ سے زبان کو اس طرح پکڑا جائے کہ زبان بھی قابو میں آجائے اور انگوٹھے کو منہ میں عمودی حالت میں اس طرح رکھا جائے کہ انگوٹھے کا ناخن والا حصہ تالو کو اوپر اٹھائے رکھے۔منہ کھل جائے گا۔ پھرتی سے دائیں ہاتھ سے گولی دور تک لیجا کر

کُتے کو دوا پلانے کا طریقہ

بھیڑ بکری کو دوا پلانے کا طریقہ

گھوڑے کے معدہ میں سٹامک ٹیوب داخل کرنا

Marfat.com

حلق میں چھوڑ دیں۔ گھوڑا گولی نگل جائے گا۔ پھرتی سے ہاتھ باہر نکال لیں اور زبان کو چھوڑ کر دوسرا ہاتھ بھی باہر نکال لیں۔

گھوڑے کو گولی دینے کے لئے ایک بندوق جسے "بالنگ گن" (BALLING-GUN) کہتے ہیں استعمال کی جاتی ہے۔ بالنگ آئرن سے گھوڑے کا منہ کھلا رکھا جاتا ہے۔ زبان قابو کر لی جاتی ہے۔ بالنگ گن سے گولی حلق میں چھوڑ کر بالنگ آئرن نکال لیا جاتا ہے اور زبان بھی چھوڑ دی جاتی ہے۔

بھیڑ بکری کو گولی کھلانا

جانور کا منہ اونچا کر کے گولی حلق میں پھینک دی جائے۔ ان کے لئے مخصوص بالنگ گن بھی استعمال ہوتی ہے۔

کتے اور بلی کو گولی کھلانا

گولی دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشتِ شہادت میں پکڑیں۔ اوپر سے بائیں ہاتھ اور نیچے سے دائیں ہاتھ کی باقی انگلیوں سے پکڑ کر منہ کھول لیں۔ گولی حلق میں گرا کر منہ بند کر دیں۔ جب کتا گولی کھا لے تو منہ چھوڑ دیں۔ ان کو گولی کھلانے کے لئے مخصوص بناوٹ کی چمٹیاں (فورسپس FORCEPS) بھی ہوتی ہیں ایک آدمی کتے کا منہ کھولتا ہے اور دوسرا چمٹی میں گولی پکڑ کر حلق میں گرا دیتا ہے۔

کتے کو گولی کھلانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تھوڑے سے قیمے کے غلاف میں چھپا کر گولی کھلا دیں۔

جانوروں کو چٹنی کھلانا

چٹنی تھوڑی تھوڑی جانور کی زبان، تالو اور دانتوں پر مل دی جائے۔ جانور چاٹتا اور کھاتا جائے گا۔

جانوروں کو پانی پلانا

گھوڑا دن میں ۸ سے ۱۰ گیلن پانی پیتا ہے اگر ممکن ہو سکے تو اصطبل میں ہر وقت پانی موجود ہونا

چاہیئے ۔ کام کے دوران جتنی دفعہ ممکن ہو سکے گھوڑے کو پانی پلانا چاہیئے ۔ موسم گرما میں اور سخت مشقت کرنے والے گھوڑوں کو پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے ۔

پانی خالص ۔ میٹھا ۔ تازہ ۔ بے رنگ اور بے بو ہونا چاہیئے ۔

موسم گرما میں گھوڑوں کو دن میں تین بار پانی پلایا جائے ۔ سخت مشقت کرنے والے گھوڑوں کو ۳ کی بجائے ۴ یا ۵ دفعہ پانی پلایا جائے ۔ آخری دفعہ پانی رات کے دس بجے کے قریب پلایا جائے تاکہ رات کے دوران جانور کو پیاس محسوس نہ ہو ۔

گھوڑا پانی پینے کے دوران کم از کم ایک دفعہ ضرور سانس لیتا ہے اس لئے پہلی دفعہ سر اٹھانے پر اسے پانی سے الگ نہ کر لیا جائے ۔

پانی خوراک کھلانے سے پہلے یا خوراک کھلانے کے کم از کم ایک گھنٹہ بعد پلایا جائے ۔ خوراک کے فوراً بعد پانی پلانے سے کالک اور بدہضمی جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں ۔ گھوڑوں کو کام کے دوران پانی پلا سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ پانی پینے کے بعد گھوڑا پھر کام میں مشغول ہو جائے جب گھوڑا کام سے واپس آئے تو پسینہ خشک ہونے تک اسے پانی نہ دیا جائے ۔

پانی پینے کے لئے ہر گھوڑے کے لئے علیحدہ ٹب یا بالٹی ہونی چاہیئے ۔ مشترکہ برتن یا جگہ سے پانی پیتے وقت بیمار گھوڑے اس کو جراثیم آلود بنا دیتے ہیں ۔ ایسی جگہ سے پانی پی کر تندرست گھوڑے بھی مریض ہو جاتے ہیں ۔

مویشیوں کو پانی پلانا

پینے کے لئے پانی کی مقدار کا انحصار جانور کی خوراک ۔ موسم ۔ کام کی نوعیت اور جانور کی جسامت پر ہے ۔ خشک خوراک کھانے والے جانور سبز چارہ کھانے والے جانوروں سے زیادہ پانی پیتے ہیں ۔ حاملہ اور دودھ دینے والے جانور زیادہ پانی پیتے ہیں ۔ موسم گرما میں سردیوں کی نسبت زیادہ پانی درکار ہوتا ہے ۔ ڈیری فارم کی ایک گائے ۱۰ سے ۱۲ گیلن پانی روزانہ پیتی ہے پانی جانوروں کے سامنے ہر وقت موجود رکھا جائے ۔ اگر ایسا انتظام نہ ہو سکے تو موسم سرما میں دن میں دو دفعہ اور موسم گرما میں تین دفعہ جانوروں کو پانی پلایا جائے ۔

Marfat.com

بھیڑ بکری کو پانی پلانا

چراگاہ پر چرنے والی بھیڑوں کو پانی کی زیادہ مقدار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بھیڑوں کے باڑہ میں پانی ہر وقت موجود ہونا چاہیئے۔ اگر ایسا انتظام نہ ہو سکے تو موسم سرما میں دن میں ایک دفعہ اور موسم گرما میں دن میں کم از کم تین دفعہ پانی پلایا جائے۔

جانوروں کو نہلانا

گھوڑے کو نہلانا

تندرست اور اچھی نگہداشت پانیوالے گھوڑوں کو نہلانے کی ضرورت نہیں ہوتی جب گھوڑے کی مالش کی جاتی ہے تو جسم کی تمام گندگی اتر جاتی ہے۔ گھوڑے کو نہلانا بالکل نہیں چاہیئے کیوں کہ نہلانے سے جسم کی قدرتی چکناہٹ ختم ہو جاتی ہے۔ جلد بے چمک اور خشک ہو جاتی ہے۔ خشکی سے جلد پھٹ جاتی ہے۔ جانور کو سردی لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔

گھوڑوں کو جاذب نظر بنانے کے لئے اکثر ان کی ٹانگیں اور پاؤں دھوئے جاتے ہیں۔ جلدی امراض میں مبتلا گھوڑوں۔ فروخت کرنے والے جانوروں۔ میلوں میں شرکت کرنے والے جانوروں اور انتہائی گندے جانوروں کو نہلانا ضروری ہوتا ہے۔

گھوڑے کو نہلانے کے لئے واٹر برش یا کپڑے کے ٹکڑے سے تمام جسم کو اچھی طرح بھگو لیں۔ تمام جسم پر صابن مل کر جھاگ بنا لیں۔ اس کے بعد پانی ڈال کر اچھی طرح نہلا دیں۔ نہلاتے وقت ایال۔ دم۔ ٹانگوں کی اندرونی سطح۔ اگلی ٹانگوں کی درمیانی سطح اور شیتھ کی صفائی کے متعلق خاص خیال رکھا جائے۔ نہلانے کے بعد سویٹ سکریپر سے پانی خشک کریں۔ ویپنگ کے طریقہ مالش سے جلد کو خشک کیا جائے۔ ٹانگیں دھونے کے بعد تولیے سے خشک کریں ہاتھ سے مالش کر کے دوران خون تیز کریں۔ بعد ازاں جانور کو تھوڑی سی ورزش کرائی جائے۔

نہلانے کے بعد اگر جانور کو اچھی طرح خشک نہ کیا جائے تو سردی لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جلد خشک ہو کر پھٹ جاتی ہے۔

Marfat.com

مویشیوں کو نہلانا

گائے بیل کو روزانہ نہیں نہلایا جاتا۔ جسم سے سوکھی گرد وغیرہ صاف کرنے کے لئے باڈی برش استعمال کیا جاتا ہے۔ جانوروں کو فروخت کرنے یا میلوں میں لے جانے سے پیشتر ان کو نہلایا جاتا ہے۔ غلیظ اور جلدی امراض میں مبتلا جانوروں کو بھی نہلانا ضروری ہوتا ہے۔ جانور کو صابن اور پانی سے نہلا کر صاف ستھرے تولیے سے جسم کو اچھی طرح خشک کر لیں۔

بھینسوں کو پانی سے بڑی رغبت ہوتی ہے۔ اسی لئے ان کو "پانی کی بھینس" کہتے ہیں۔ ندی اور دریاؤں کے کنارے بھینس خود بخود ان میں گھس کر غسل کر لیتی ہیں۔ اگر بھینس کے لئے غسل کا کوئی بندوبست نہ ہو تو ان کو ضرور نہلانا چاہیئے۔ موسم گرما کے دوران کم از کم دن میں ایک دفعہ بھینس کو ضرور نہلانا چاہیئے ورنہ اس کی صحت پر برا اثر پڑے گا۔

بھیڑ کو نہلانا

عموماً بھیڑوں کو نہلایا نہیں جاتا۔ کیونکہ ان کو نہلانے سے اُون کی قدرتی چکناہٹ ختم ہو جاتی ہے۔ اون کترنے سے ۲ ہفتے پیشتر بھیڑوں کو چلتے پانی میں نہلا لیا جائے۔ اس سے اُون کے ساتھ چمٹی ہوئی غلاظت اتر جاتی ہے۔ ۲ ہفتے بعد اون کی قدرتی چکناہٹ دوبارہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی اون کتر لی جائے۔

کتے کو نہلانا

چھوٹے بالوں والے کتے کو اگر ڈینڈی برش سے اچھی طرح صاف کیا جائے تو نہلانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ بڑے بالوں والے کتے کو مہینے میں ایک بار ضرور نہلانا چاہیئے۔ کتے کو نیم گرم پانی سے نہلایا جائے۔ اس پانی میں کپڑے دھونے کا سوڈا (۲ بڑے چمچ ۲ گیلن پانی میں) شامل کر لیں تو بہتر ہے ورنہ صابن اور نیم گرم پانی سے کتے کو نہلا دیں۔

(ا) کتوں کو نہلاتے وقت یہ احتیاط برتی جائے کہ ان کے کانوں میں پانی نہ پڑنے پائے۔

(ب) کتے کو نہلانے کے لئے کاربالک ایسڈ والا صابن استعمال نہ کیا جائے کیونکہ کاربالک ایسڈ کتوں کے لئے زہریلا اثر رکھتا ہے۔ اور یہ جلد سے جذب ہو کر مضر اثرات پیدا کرتا ہے۔

Marfat.com

بھیڑوں کو ادویہ کے محلول میں ڈبونا

(DIPPING. OF. SHEEP)

بھیڑوں کے بیرونی طفیلی کرموں کو ہلاک کرنے اور جلدی امراض کے لئے انہیں ادویہ کے محلول میں ڈبویا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے سنکھیا، گندھک، تمباکو۔ کاربالک ایسڈ ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور گومیکسٹین سے مختلف دواساز کمپنیوں نے ادویہ تیار کی ہیں۔ ان کے استعمال کے وقت دواساز کمپنی کی ہدایات پر سختی سے عمل کرنا چاہیئے۔

چند جانوروں کے ریوڑ کو نہلانے کے لئے لکڑی یا لوہے کا ۴′ × ۳½′ × ۱¾′ کا ایک ڈِپ استعمال کیا جاتا ہے۔ مطلوبہ نسبت کا محلول بنا کر اس ڈِپ میں ڈال دیا جائے ہر بھیڑ کو پکڑ کر ٹانگیں اوپر کی طرف کر کے اس محلول میں ڈبوتے جائیں۔

شیپ فارم پر جہاں بھیڑوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے ان کو ڈبونے یا غوطہ دینے کے لئے مخصوص قسم کا حوض، شیپ ڈپ (SHEEP - DIP) بنایا جاتا ہے۔

ضرورت کے مطابق شیپ ڈپ کی جسامت مختلف ہوتی ہے۔ شیپ فارم پر ذیل کی شکل کا شیپ ڈپ موزوں رہتا ہے۔ گیکسن۔ اسٹول کے ڈِپ کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔

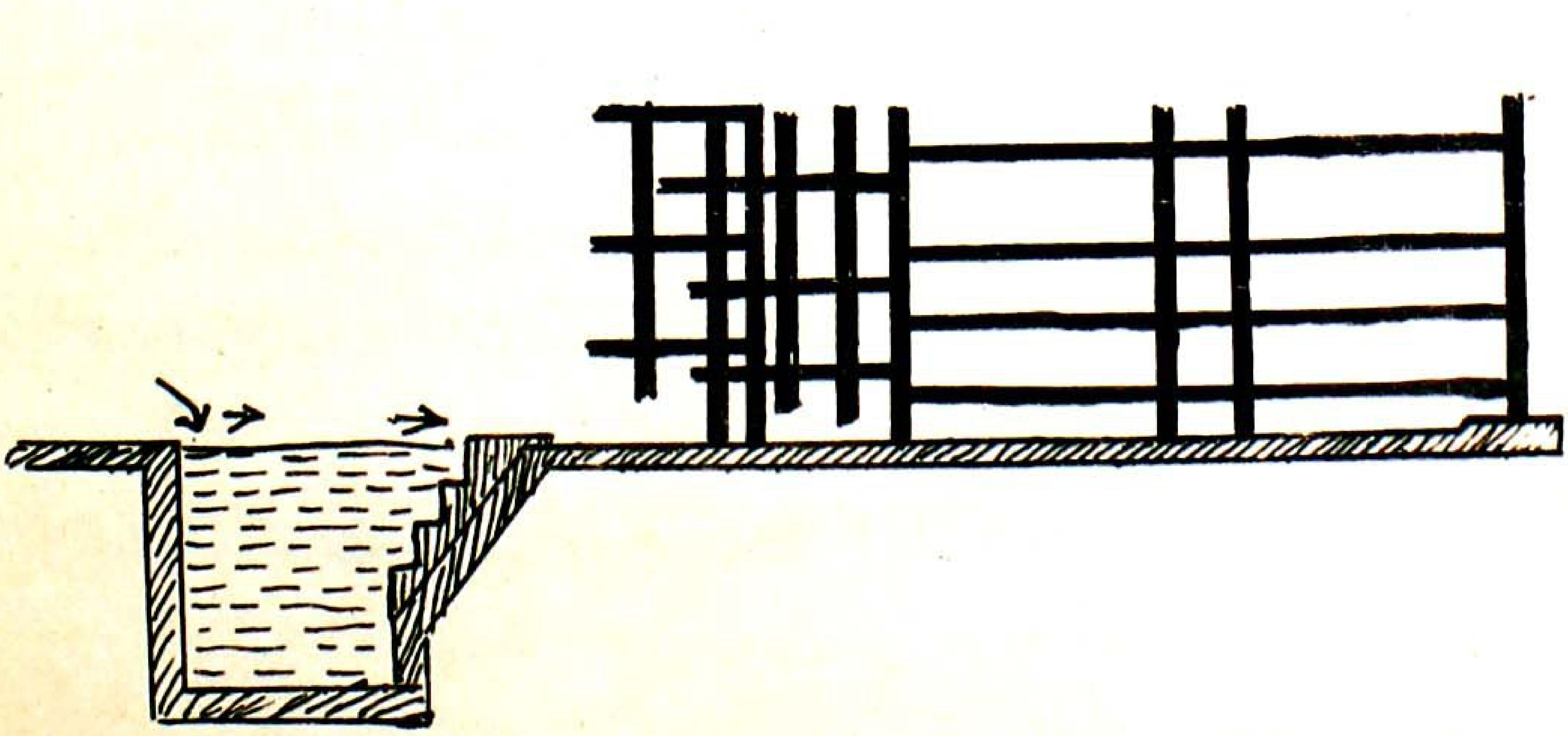

Marfat.com

اوپر سے ڈپ کی لمبائی	=	۲۵ سے ۳۰ فٹ
نیچے " " "	=	۱۵ سے ۲۰ فٹ
گہرائی	=	۵ فٹ
چوڑائی	=	۱ ۳/۴ فٹ

ڈپ کے ایک طرف سیڑھیاں بنی ہوتی ہیں۔ مخالف سمت سے بھیڑ ڈپ میں داخل کردی جاتی ہے۔ بھیڑ تیرتی ہوئی سیڑھیوں تک پہنچ جاتی ہے۔ کم از کم ایک دفعہ بھیڑ کا سر بھی ڈبو دیا جاتا ہے۔ سیڑھیوں پر کچھ وقت کھڑا رکھا جاتا ہے تاکہ محلول کی زائد مقدار جسم سے نچڑ جائے۔

چند ہدایات

- بھیڑوں کو پانی پلانے کے بعد ڈپ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ شدت پیاس سے وہ زہریلا محلول پی لیں۔
- ہانپتی ہوئی بھیڑوں کو ڈپ میں نہ داخل کریں۔
- بڑے بڑے زخموں والے اور مریض جانور کو ڈپ نہ کیا جائے
- سخت گرم دن میں "ڈپ" نہ کیا جائے۔
- اون کترنے کے ایک ماہ بعد بھیڑوں کو ڈپ کیا جائے کیونکہ اس عرصہ میں زخم ٹھیک ہو جائیں گے۔ زخموں کے راستے زہریلے محلول کے جذب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں جسم پر قدرے اون بھی پیدا ہو جائے گی اور اس میں کچھ دوا رک سکے گی۔
- حاملہ بھیڑوں کو احتیاط سے پکڑیں۔
- جب اون لمبی ہو تو نہلانے کے لئے کاربالک ایسڈ کا محلول نہ استعمال کیا جائے اس سے اون بدرنگ۔ سخت اور بے چمک ہو جاتی ہے۔
- ہر روز ڈپنگ کا عمل ۳ بجے ختم کر لیا جائے تاکہ آخری بھیڑ کو بھی خشک ہونے کا موقعہ مل جائے کیونکہ بھیگی ہوئی بھیڑوں کو رات کے وقت سردی لگ جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔
- جب تک بھیڑیں اچھی طرح نچڑ نہ جائیں ان کو چراگاہ میں داخل نہ ہونے دیں تاکہ چراگاہ زہر آلود نہ ہو جائے۔

Marfat.com

فٹ باتھ

کسی فارم، منڈی، میلہ مویشیاں یا گاؤں میں جانوروں کے پاؤں کی مدد سے باہر آنے والی چھوت کا قلع قمع کرنے کے لئے فٹ باتھ بنانا ضروری ہے۔ بعض اوقات یہ بعض امراض مثلاً منہ کھر اور فٹ راٹ کے علاج کیلئے بھی بنانا پڑتا ہے۔ اس مقصد کے لئے جانوروں کے داخلہ کے لئے ایک جگہ مخصوص کر دی جاتی ہے اور اس جگہ فٹ باتھ تعمیر کیا جاتا ہے۔

فٹ باتھ ایک ۱۰ فٹ لمبے ۶ فٹ چوڑے اور ایک فٹ گہرے گڑھے پر مشتمل ہوتا ہے فارموں وغیرہ پر یہ سیمنٹ اور پکی اینٹوں سے بنایا جاتا ہے۔ میلوں وغیرہ پر چونکہ عارضی انتظام ہوتا ہے اس لئے زمین میں گڑھا کھود کر جست کی چادر بچھا دی جاتی ہے۔ چادر کے کنارے اندر کو مڑے ہونے چاہئیں تاکہ جانوروں کے پاؤں زخمی نہ ہو جائیں۔

اس گڑھے میں ایک اور سو کی نسبت کا فینائل کا محلول ڈالا جاتا ہے۔

ہر جانور کو اس محلول میں سے گزارا جاتا ہے تاکہ پاؤں دوا میں اچھی طرح بھیگ جائیں۔ اس عمل سے پاؤں اور ٹانگوں کے ساتھ جو جراثیم ہوتے ہیں مر جاتے ہیں۔ لیکن منڈ ریپیٹ کے دفاعی ٹیکہ اور منہ کھر کے سیرم دیئے جانے سے فٹ باتھ متروک ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

اصطبل کا روزانہ کام

صبح سب سے پہلے اصطبل کی بچھالی نکال کر صحن میں پھیلا دی جائے تاکہ اصطبل اور بچھالی دونوں خشک ہو جائیں۔ گندی بچھالی نکال دی جائے اور اس کی جگہ نئی بچھالی ڈالی جائے۔ اصطبل کی صفائی کی جائے۔ نمدار جگہ پر ریت یا خشک مٹی ڈالی جائے۔ اس کے بعد گھوڑے کی ہلکی مالش کریں۔ ہر پاؤں اٹھا کر معائنہ کیا جائے۔ گھوڑے کو پانی پلایا جائے۔ پانی پلانے کے نصف گھنٹہ بعد گھوڑے پر کاٹھی ڈال کر سیر و ورزش کے لئے باہر لے جایا جائے۔ سیر سے واپسی پر گھوڑے کی مکمل مالش کی جائے ہر پاؤں اٹھا کر صاف کریں۔ دیکھا جائے کہ کوئی نعل تو ڈھیلا نہیں۔ یا پاؤں میں کوئی اور نقص تو پیدا نہیں ہوا۔ زین اور ساز کا اچھی طرح معائنہ کیا جائے کہ کہیں سے ٹوٹی ہوئی یا کوئی ٹانکا اکھڑا ہوا تو نہیں۔

جانور کو خوراک دی جائے اور کام پر لے جایا جائے۔ دوپہر کو اصطبل میں آرام کرنے دیں سردیوں میں شام کو ۴ بجے اور گرمیوں میں ۵½ بجے گھوڑے کو پھر سیر کے لئے لے جایا جائے۔ واپسی پر گھوڑے کی ہلکی مالش کی جائے اور شام کو خوراک دی جائے۔

سردیوں کے موسم میں رات کے وقت گھوڑے پر گرم کمبل یا جھول ڈال دیں۔ سائیس کو چاہیئے

Marfat.com

کہ گرمیوں کے موسم میں رات کو سوتے وقت گھوڑے کو پانی پلا کر سوئے۔

گھوڑوں کے لئے بچھالی (BEDDING)

گھوڑے کے اصطبل میں بچھالی کا ہونا ضروری ہے کیونکہ

- بچھالی پر لیٹ کر جانور آرام کر سکتا ہے۔ عموماً گھوڑا کھڑے کھڑے ہی نیند پوری کر لیتا ہے۔
- بچھالی سے اصطبل گرم رہتا ہے جانور کو سردی نہیں لگتی۔
- بچھالی کی بدولت جانور بہت سے زخموں سے بچ جاتا ہے۔
- بچھالی سے جانور اور اصطبل دونوں صاف رہتے ہیں۔
- بچھالی صاف ستھری ہونی چاہیئے۔ یہ پھپھوندی لگی یا بھیگی ہوئی نہ ہو۔ اصطبل میں بچھالی کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء استعمال ہو سکتی ہیں۔

گندم کی پرالی

یہ بچھالی کے لئے موزوں ہے۔ پرالی لمبی صاف ہو۔ اس میں کانٹے وغیرہ نہ ہوں۔ عموماً گھوڑے اسے کھاتے بھی نہیں۔ یہ پیشاب سے جلد خراب نہیں ہوتی۔ ایک اصطبل میں ایک ہفتہ کے لئے ۷۰ سے ۱۰۰ پونڈ پرالی درکار ہے۔

دھان کی پرالی

پاکستان میں بچھالی کے لئے زیادہ تر دھان کی پرالی ہی استعمال ہوتی ہے۔ یہ بچھالی کے لئے عمدہ چیز ہے۔ یہ پرالی لمبی۔ دیرپا۔ نرم اور سستی ہوتی ہے۔

لکڑی کا برادہ

یہ بچھالی کے لئے اکیلا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ یا پرالی کی بچھالی کے نیچے اس کی ایک تہہ بچھا دی جاتی ہے۔ یہ نمی کو جذب کر کے اصطبل کو خشک رکھتا ہے۔

بچھالی روزانہ دھوپ میں بچھا دیں تاکہ خشک ہو جائے۔ لید اور پیشاب سے بھیگی ہوئی بچھالی نکال دیں۔ اس کی جگہ نئی بچھالی ڈالیں۔

گھوڑے کی مالش

مالش کے فوائد۔ گھوڑے کی مالش کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:-

Marfat.com

۱۔ مالش سے جلد کی صفائی ہو جاتی ہے ۔ سکری ۔ گرد ۔ پسینہ اور رطوبتیں صاف ہو جاتی ہیں۔ صفائی سے جانور جاذب نظر ہو جاتا ہے۔

۲۔ مالش سے دورانِ خون میں تیزی آجاتی ہے ۔ جانور کی صحت اچھی ہو جاتی ہے ۔

۳۔ مالش سے جلد چمکدار ۔ نرم ۔ اور ملایم ہو جاتی ہے ۔

۴۔ جلدی امراض مثلاً خارش وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے ۔

۵۔ بیرونی طفیلی کرم یعنی جوئیں وغیرہ نہیں پڑتیں ۔

مالش کرنے کا سامان

ڈینڈی برش (DANDY - BRUSH) یہ موٹے اور سخت بالوں سے تیار کردہ برش ہوتا ہے اس برش سے جمی ہوئی غلاظت اور مٹی کو اتارا جاتا ہے۔

باڈی برش (BODY - BRUSH) یہ نرم بالوں سے بنا ہوا بیضوی شکل کا برش ہوتا ہے یہ گھوڑے کا جسم صاف کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔

کری کومب (CURRY - COMB)

لوہے کے ایک ٹکڑے پر تقریباً ایک سنٹی میٹر چوڑے لوہے کے ٹکڑے عمودی اور ایک دوسرے کے متوازی جڑے ہوتے ہیں ۔ یہ برش صاف کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس گھوڑے پر ہرگز استعمال نہ کیا جائے ۔ کیونکہ گھوڑا زخمی ہو جائے گا ۔ برش سے گھوڑے کو صاف کرتے جائیں اور ساتھ ہی برش کو کری کومب پر پھیرتے جائیں ۔ برش کی مٹی وغیرہ اس میں جمع ہو جائے گی ۔

پھونک مار کر کری کومب میں سے مٹی نکالنا اچھا نہیں کیونکہ گرد اڑ کر پھر گھوڑے اور انسان کے جسم پر پڑ جاتی ہے بلکہ سانس کے ہمراہ پھیپھڑوں میں بھی پہنچ جاتی ہے ۔ اس لئے اسے گھوڑے کے پچھلی طرف زمین پر ٹکور کر گرد نکال دیں ۔

مین کومب (MANE - COMB.)

یہ دھات کی بنی ہوتی ہے ۔ اس سے دم اور گردن کے لمبے بال صاف کئے جاتے ہیں

Marfat.com

ہوف پک

(HOOF PICK)

یہ دھات کا بنا ہوتا ہے۔ اس سے گھوڑے کے پاؤں کی نچلی سطح سے غلاظت وغیرہ صاف کی جاتی ہے۔

سویٹ سیکریپر

(SWEAT-SCRAPER)

یہ ایک سادہ پتری ہوتی ہے جس کے دونوں سروں پر لکڑی کے دستے لگے ہوتے ہیں۔ اسے جسم سے پسینہ صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

واٹر برش

(WATER BRUSH)

یہ لمبے اور نرم بالوں والا برش ہوتا ہے۔ یہ دُم اور گردن کے لمبے بالوں کو پانی لگانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

وسپ

(WISP)

اسے پرالی سے بنایا جاتا ہے۔ وسپ بنانے کے لئے پرالی کا ۸ سے ۱۰ فٹ لمبا رسہ بنائیں۔ رسے کے ایک سرے پر دو حلقے بنائیں۔ پھر رسے کو ایک حلقے کے اوپر اور دوسرے کے نیچے سے لاکر ان کے گرد لپیٹتے جائیں۔

اسفنج

(SPONGE)

ان کو تر کر کے جلد سے پیشاب کے داغ، آنکھیں، نتھنے اور ہونٹ صاف کئے جاتے ہیں۔ کپڑے کا ٹکڑا بھی اس مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مالش کے اوقات

کام یا سیر پر جانے سے پہلے ہلکی مالش ہونی چاہیئے۔ جب جانور کام سے واپس آئے تو مکمل مالش کی جائے۔

مالش کا طریقہ

پہلے گھوڑے کے ہر پاؤں کو اٹھا کر صاف کیا جائے مالش شروع کرنے سے پہلے گھوڑے کا جسم ٹھنڈا اور خشک ہونا چاہیئے۔ مالش کا کام کان سے شروع کیا جائے۔ اس کے بعد گردن اور دھڑ کی مالش کی جائے۔ دھڑ کے بعد ٹانگیں اوپر سے نیچے کی طرف صاف

Marfat.com

کی جائیں۔ ٹانگیں اندر سے بھی صاف کی جائیں۔ برش بالوں کی سمت میں پھیرنا چاہیے۔

جس طرف مالش کرنی ہو اسی ہاتھ میں برش پکڑیں یعنی اگر بائیں جانب مالش کرنی ہو تو بائیں ہاتھ میں برش اور دائیں ہاتھ میں کری کومب پکڑیں۔ جانور کے پچھلی طرف منہ کرکے اس سے قدرے ہٹ کر کھڑے ہوں۔ برش والا بازو کس کر رکھیں اور برش پھیرتے وقت اپنا بوجھ برش پر ڈالیں تاکہ برش زور سے پھرے اور صفائی اچھی ہو۔ جسم کی مالش کرنے کے بعد آنکھوں۔ نتھنوں۔ ایال اور دم کی صفائی کی جائے۔

وسپنگ (WISPING)

یہ مالش کا ایک طریقہ ہے اس سے گھوڑے کی صحت اور جلد کی حالت اچھی ہو جاتی ہے اس سے دورانِ خون اور روغن پیدا کرنے والے غددوں کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔ کھال نرم اور چمکدار ہو جاتی ہے۔ پرالی سے بنائی ہوئی کوچی بالوں کے رخ جسم پر پھیرنی چاہیے۔

ہاتھ سے مالش

ہاتھوں کی ہتھیلیاں بالوں کے رخ زور زور سے پھیری جاتی ہیں۔ مالش کرتے وقت گھوڑے کی طرف جھک کر اپنا وزن ہاتھ پر ڈال دیں تاکہ مالش خوب زور سے ہو۔ کانوں کو پکڑ کر کھینچا جائے

صفائی کا امتحان

گھوڑے کی صفائی کا امتحان کرنے کے لیے ہاتھ بالوں کی مخالف سمت میں پھیریں۔ اگر ہاتھ پر گرد یا سکری آجائے تو صفائی ٹھیک نہیں ہوتی۔ پیٹ کے نیچے ٹانگوں کے اندر کی طرف اور دم کے نیچے سے بھی صفائی کا معائنہ کیا جائے۔

Marfat.com

Marfat.com

برینڈنگ

مویشیوں اور گھوڑوں کے جسم پر گرم لوہے کی مدد سے امتیازی نشان لگانا برینڈنگ کہلاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے فارم کے نام کا پہلا حرف اور ۰ سے ۹ تک ہندسے علیحدہ علیحدہ ایک لوہے کی سلاخ پر لگے ہوتے ہیں۔ سلاخ کے دوسرے سرے پر پکڑنے کے لئے لکڑی کا ایک دستہ لگا ہوتا ہے۔

جانور کی دائیں ران پر فارم کے نام کا پہلا حرف اور رجسٹر پیدائش کا سلسلہ وار سالانہ نمبر گرم کر کے کھال پر نشان ڈال لئے جاتے ہیں۔ اسی طرح گرم کر کے بائیں ران پر دو ہندسے لگائے جاتے ہیں۔ ان دو ہندسوں میں سے دائیں طرف کا ہندسہ پیدائش کا سال اور بائیں طرف کا ہندسہ پیدائش کے سال کی سہ ماہی ظاہر کرتا ہے۔ سال کے ۱۲ مہینوں کو ۴ سہ ماہیوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح جنوری۔ فروری۔ مارچ پہلی سہ ماہی، اپریل، مئی، جون دوسری سہ ماہی، جولائی۔ اگست۔ ستمبر تیسری سہ ماہی اور اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر چوتھی سہ ماہی میں شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً بہادر نگر فارم کی گائے کی دائیں ران پر B ۴۲ اور بائیں ران پر ۲ - ۳ نمبر لگے ہوئے ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ گائے بہادر نگر فارم پر پیدا ہوئی۔ اس کا پیدائش رجسٹر نمبر ۴۲ ہے

Marfat.com

بائیں ران کے نمبر کو ۲۳ نہیں بلکہ ۲ اور ۳ پڑھا جاتا ہے۔ ان میں سے ۲ سال ۱۹۶۲ء کو ظاہر کرتا ہے اور ۳ سال ۱۹۶۲ء کی تیسری سہ ماہی کو ظاہر کرتا ہے یعنی یہ گائے ۱۹۶۲ء کی تیسری سہ ماہی میں پیدا ہوئی تھی۔ ۲ سے ۱۹۵۲ء کا خیال بھی کیا جا سکتا ہے لیکن اتنی زیادہ عمر کا جانور اپنی ظاہری شکل سے پہچانا جاتا ہے۔

برینڈنگ ایک سے ۱½ سال کی عمر میں کی جاتی ہے۔ برینڈنگ کے مطلوبہ نمبر اور حروف آگ میں رکھ کر سرخ گرم کر لئے جاتے ہیں۔ پھر ان کو کھال پر لگا کر نشان پیدا کر دیا جاتا ہے۔ برینڈنگ سے ایک تو جانور کی عمر کا پتہ چل جاتا ہے اور دوسرا چوری وغیرہ ہو جانے کی صورت میں آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے تاہم یہ کھال کی قیمت کو کم کر دیتا ہے اگر کان کے آہنی کلپ یا چھلے سے کام چل جائے تو بہتر ہے۔ داغ ران پر جس قدر نچلی جانب جوڑ کی طرف ہوں اتنے ہی کھال کی قیمت پر کم اثر انداز ہوں گے۔ نشان حتی الوسع سطحی ہوں گہرے نشان نہ لگائے جائیں۔

ٹیٹوانگ

بھیڑ کے کان، ران، دم یا ہونٹوں کی اندر کی طرف مشین اور سیاہی کی مدد سے امتیازی نشان لگانا ٹیٹوانگ کہلاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک ٹیٹوانگ مشین، صفر سے ۹ تک ہندسے اور پکی سیاہی درکار ہوتی ہے۔ دائیں ران یا کان کے اندر رجسٹر پیدائش کا نمبر اور فارم کے نام کا پہلا حرف لگایا جاتا ہے۔ بائیں ران یا کان کے اندر دو ہندسے لگائے جاتے ہیں۔ ان دو ہندسوں میں سے دائیں طرف کا ہندسہ سال پیدائش کا، اور بائیں طرف کا ہندسہ پیدائش کی سہ ماہی ظاہر کرتا ہے۔ نمبر عموماً کان کے اندر لگائے جاتے ہیں۔ گائے، بھینس اور گھوڑے میں (BRANDING) یعنی گرم داغنی سے کھال پر نمبر لگائے جاتے ہیں۔ اس سے کھال کو نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے حصہ پر داغ دیا جائے جو کھال کی قیمت پر اثر انداز نہ ہو مثلاً پچھلی ران یا جبڑے پر۔ مطلوبہ نمبر مشین میں فٹ کر لئے جاتے ہیں۔ ان نمبروں کی بالائی سطح نوکدار ہوتی ہے۔ ان پر سیاہی لگائی جاتی ہے۔ مشین کان میں لگا کر دبانے سے نمبر کان میں پیوست ہو جاتے ہیں۔ سیاہی سے کھال میں پیوست نمبروں کی جگہ نمایاں ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

ایک عرصہ کے بعد یہ نمبر مٹ جاتے ہیں انہیں دوبارہ لگانا چاہیئے اس کے علاوہ کان کے اندر دھات یا پلاسٹک کے کلپ بھی جن پر نمبر ہوتے ہیں پرو دیئے جاتے ہیں ۔

فوائد

۱۔ جانوروں کی شناخت آسان ہوجاتی ہے ۔

۲۔ جانور کی عمر کا پتہ چل جاتا ہے ۔

۳۔ ٹیکے کے لیئے نمبر آسانی سے پڑھے جا سکتے ہیں ۔

بیل آختہ کرنا

مقصد

جانور کو شریف طبع اور نرم مزاج بنانے کے لیئے آختہ کیا جاتا ہے ۔ آختہ شدہ بیل طاقتور ہوتے ہیں ۔ محنت مشقت کا کام زیادہ کرتے ہیں ۔ گوشت کو عمدہ بنانے اور ناپسندیدہ بچھڑے جن سے نسل کشی کروانا مقصود نہ ہو آختہ کر دیئے جاتے ہیں ۔

عمر

عمر کی کوئی قید نہیں عموماً جب سے جنسی بُو پیدا ہوجائے تو بچھڑوں کو آختہ کر دیا جائے ۔ بالکل چھوٹی عمر میں آختہ کرنے سے جسمانی نشو و نمایں گراوٹ یا انحطاط پیدا ہوجاتا ہے ۔

موسم

بہار اور خزاں کے موسم میں بہتر رہتا ہے ویسے سال کے کسی حصہ میں بھی آختہ کر سکتے ہیں ۔ بیل کو آختہ کرنے کے لیئے مختلف طریقے اپنائے جاتے ہیں ۔

اپریشن کے ذریعے آختہ کرنا

اپریشن کھڑی حالت میں یا جانور کو گرا کر کیا جا سکتا ہے ۔ جانور کو قابو کرنے کے بعد سکروٹم پر ٹنکچر آیوڈین لگائیں اور بعد ازاں کسی لوکل اینستھیک کا ٹیکہ سکروٹم میں کریں ۔ ایک خصیہ (اگر جانور گرایا گیا ہو تو نچلا حصہ) پکڑ کر اس کی کھال یعنی سکروٹم کو اچھی طرح تناؤ میں رکھیں بعد ازاں خصیہ کی پچھلی طرف نشتر سے چیر دیں ۔ خصیہ کو باہر نکال لیں ۔ اب خصیہ کو پکڑ کر باہر کی

Marfat.com

طرف کھینچیں اور کاسٹریشن کلیمپ (CASTRATION CLAMP) کو رڈ پر لگا کر بند کردیں اور بعد ازاں سرخ گرم لوہے سے کارڈ کو کاٹ کر خون بند کردیں۔ اسی طرح دوسرا خصیہ بھی نکال دیں۔

بغیر آپریشن کے آختہ کرنا

اس طریقہ میں برڈیزو کاسٹریٹر (BURDIZZO,S CASTRATOR) کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ جانور بائیں طرف کو گرا کر اس کا ایک خصیہ اوپر کو دھکیل دیا جاتا ہے۔ دوسرے خصیے کے سپرمیٹک کارڈ کو اچھی طرح انگوٹھے سے دبا کر قابو کیا جاتا ہے تاکہ وہ کاسٹریٹر لگاتے وقت پھسل نہ جائے۔ بعد ازاں کاسٹریٹر لگا کر اچھی طرح دبایا جاتا ہے اور دو تین منٹ تک برڈیزو کاسٹریٹر کو اسی دبی ہوئی حالت میں رہنے دیا جاتا ہے تاکہ سپرمیٹک کارڈ اچھی طرح کچلا جائے۔ اسی طرح دوسرے خصیہ کا سپرمیٹک کارڈ کچلا جاتا ہے۔ اس کے بعد کارڈ دبانے کے مقام پر ٹنکچر آیوڈین لگا دی جائے۔ خیال رہے برڈیزو کاسٹریٹر کارڈ پر ہی لگے۔ اگر خصیے کا کچھ حصہ اس میں دب گیا تو خصیے پر شدید سوزش ہو جائے گی۔ اس عمل سے خصیوں سے مادہ تولید لانے والی نالی خصیوں کی شریان وریدا اور اعصاب وغیرہ کچلے جاتے ہیں۔ آختہ بیل کے خصیے جسامت میں چھوٹے ہوتے ہیں۔

بعض زمیندار سکروٹم پر ادلیاں لگا کر اوپر سے ہتھوڑی یا اینٹ مارتے ہیں تاکہ کارڈ کچلی جائے۔ اس سے جانور کو بے حد تکلیف ہوتی ہے اکثر خصیوں کو بھی چوٹ لگ جاتی ہے جس سے سوزش ہو جاتی ہے۔ آختہ کرنے کے لئے اس ظالمانہ طریقہ کو نہیں اپنانا چاہیئے۔

برڈیزو کاسٹریٹر سے آختہ کرنے کا طریقہ بہت آسان اور محفوظ ہے کیونکہ اس سے نہ تو جلد پر کوئی زخم ہوتا ہے اور نہ خصیے کو تکلیف پہنچتی ہے۔

برڈیزو کاسٹریٹر کے فوائد

(۱) چونکہ زخم نہیں ہوتا اس لئے کسی دوسری مرض کی چھوت کا خطرہ نہیں رہتا۔

(۲) اس طریقہ سے تمام سال کسی وقت اور کسی جگہ بھی جانوروں کو آختہ کیا جاسکتا ہے۔

(۳) جانور کی صحت پر کوئی بد اثر نہیں پڑتا۔

Marfat.com

(۴) جانور کو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی ۔

بیلوں کو آختہ کرنا

بھیڑ بکریوں کے گوشت کی قسم کو بہتر بنانے کے لئے آختہ کیا جاتا ہے ۔ گوشت کے لئے پالے جانے والے جانوروں کو ۶ ہفتے کی عمر میں آختہ کر دینا چاہیئے ۔ ان کو بھی بیلوں کی طرح برڈیزو کاسٹریٹر سے آختہ کیا جاتا ہے لیکن ان کے لئے چھوٹا برڈیزو کاسٹریٹر استعمال کیا جاتا ہے جسے بے بی کاسٹریٹر کہتے ہیں ۔

بچھڑوں میں سینگوں کی پیدائش کو روکنا

فوائد :

۱۔ جانور کے مارنے کا خطرہ ٹل جاتا ہے ۔

۲۔ سینگ نہ ہونے سے سینگ ٹوٹنے اور سینگ کا کینسر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

طریقہ ۱۔

دو ہفتے کی عمر میں بچھڑے کے سینگ اگنے والی جگہ کے گرد سے بال کاٹ دیئے جائیں اور ارد گرد ویزلین لگائی جائے ۔ اب کاسٹک پوٹاشں یا سلور نائٹریٹ سٹک کو سینگ اگنے والی جگہ پر یکساں طور پر اچھی طرح خوب ملیں ۔ اگر دوا یکساں طور پر اچھی طرح سے لگا دی جائے تو سینگ پیدا نہیں ہوں گے ۔

Marfat.com

Marfat.com

رہائشی عمارات

روشنی اور ہوا کی فراہمی کے انتظامات

(VENTILATION)

وینٹی لیشن سے مراد کسی عمارت یا اصطبل میں روشنی، متواتر تازہ و خالص ہوا کا داخلہ اور گندی ہوا کا اخراج ہے تاکہ عمل تنفس گوبر اور پیشاب سے پیدا ہونے والی مضر اور بدبودار گیسیں خارج ہوتی رہیں۔ اور پھیپھڑوں کو تازہ ہوا مہیا ہو سکے۔ جب جانور سانس لیتا ہے تو تازہ ہوا پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے۔

تازہ ہوا میں آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بالترتیب ۲۰،۹۴ فیصد اور ۰،۰۱۸ سے ۰،۰۵۴ فیصد تک ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں میں تازہ ہوا کی آکسیجن خون میں جذب ہو جاتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائڈ خارج ہو کر اس میں شامل ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خارج ہونے والی ہوا میں آکسیجن کم ہو کر ۱۶،۵ فیصد اور کاربن ڈائی آکسائڈ بڑھ کر ۴،۲ فیصد ہو جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر تازہ ہوا میں سے ۴ فیصد کے قریب آکسیجن خون میں جذب ہو جاتی ہے اور خون سے اس قدر کاربن ڈائی آکسائڈ

Marfat.com

شامل ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خارج ہونے والی ہوا کا درجۂ حرارت اور آبی بخارات عام ہوا کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے اس ہوا کا حجم بھی زیادہ ہوتا ہے۔

تازہ ہوا کی ضروری مقدار

عمارت میں تازہ ہوا کی ضروری مقدار کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس میں رہنے والا جانور اپنے پھیپھڑوں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی کس قدر مقدار خارج کرتا ہے۔ عام جسامت کا گھوڑا اپنے پھیپھڑوں سے ایک گھنٹے کے عرصہ میں تین مکعب فٹ کاربن ڈائی آکسائڈ خارج کرتا ہے۔ لیکن اصطبل کی فضا میں کاربن ڈائی آکسائڈ کی ۰۲۔۰ فیصد سے بڑھتی ہوئی مقدار مضر ہے۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک گھنٹے کے عرصہ میں اصطبل میں کس قدر تازہ ہوا داخل ہو کر کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار ۰۲۔۰ فیصد سے بڑھنے نہ پائے۔

یہ معلوم کرنے کے لئے ذیل کا کلیہ استعمال کیا جائے۔

فی گھنٹہ تازہ ہوا کی ضروری مقدار =

$$\frac{\text{فی گھنٹہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی جتنی مقدار پھیپھڑوں سے خارج ہوتی ہے}}{\text{اصطبل کی ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی زیادہ سے زیادہ غیر مضر مقدار}} \times \frac{۱۰۰}{۱}$$

$$= \frac{۳}{۰۔۰۲} \times \frac{۱۰۰}{۱} = ۱۵۰۰۰ \text{ مکعب فٹ}$$

یعنی ایک گھنٹہ کے عرصہ میں ۱۵۰۰۰ مکعب فٹ تازہ ہوا اصطبل میں داخل ہونی چاہیئے۔

مختلف جانوروں کیلئے فی گھنٹہ تازہ ہوا کی ضروری مقدار

	نام جانور	فی گھنٹہ مکعب فٹوں میں	
		پھیپھڑوں سے خارج ہونے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ	تازہ ہوا کی ضروری مقدار
۱	گھوڑا و بیل	۳	$\frac{۳}{۰٫۰۲} \times \frac{۱۰۰}{۱} = ۱۵۰۰۰$
۲	بھیڑ بکری	۱	$\frac{۱٫۰}{۰٫۰۲} \times \frac{۱۰۰}{۱} = ۵۰۰۰$
۳	کتا	۰٫۳	$\frac{۰٫۳}{۰٫۰۲} \times \frac{۱۰۰}{۱} = ۱۵۰۰$

عمارت میں تازہ ہوا کے دخول اور گندی ہوا کے اخراج کا بندوبست ذیل کے طریقوں سے کیا جاتا ہے۔

قدرتی روشنی اور ہوا کا بندوبست (NATURAL VENTILATION)

سخت گرم علاقوں میں سایہ کے لئے صرف چھت ہی ہوتی ہے اور اطراف پر دیواریں نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت میں ہوا کے دخول اور اخراج میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ جن علاقوں میں سردیوں میں سخت سردی اور گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہو وہاں اصطبل کی دیواروں میں بڑی بڑی کھڑکیاں رکھی جاتی ہیں جو موسم سرما میں بند اور گرما میں کھول دی جاتی ہیں۔

افقی روشنی اور ہوا کا بندوبست (HORIZONTAL VENTILATION)

اس طریقہ میں اصطبل کی دیواروں کے بالائی حصّہ میں سوراخ رکھے جاتے ہیں۔ بہت سے سوراخ ایک جگہ رکھے جاتے ہیں۔ ۶ سے ۱۲ فٹ کے فاصلہ پر پھر اسی طرح کے سوراخ رکھے جاتے ہیں۔ ہر

Marfat.com

سوراخ کا رقبہ ۱۵ سے ۲۵ مربع انچ ہوتا ہے جس طرف سے ہوا آ رہی ہو اس دیوار کے سوراخ ہوا کے دخول اور مخالف سمت کے دیوار کے سوراخ ہوا کے اخراج کے کام آتے ہیں ۔

عمودی ہوادان (VERTICAL VENTILATION)

سخت سرد علاقوں میں یہ طریقہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس طریقہ میں ہوا اصطبل کے فرش کے قریب سے داخل ہو کر دیوار میں سے ہوتی ہوئی چھت کے قریب اصطبل میں داخل ہوتی ہے یعنی سوراخ کی جسامت کے مطابق دیوار میں خلا ہوتا ہے ۔

ہوا کے دخول کے لئے سوراخ جتنے چھوٹے اور زیادہ ہوں اور اخراج کے لئے جتنے بڑے اور کم ہوں اتنا ہی بہتر ہے ۔ لیکن ان دونوں اقسام کے سوراخوں کا مجموعی رقبہ آپس میں برابر ہونا چاہیئے ۔ اس طریقہ سے اصطبل ہوا کے تیز جھونکوں سے محفوظ رہتا ہے ۔

مخلوط ہوا اور روشنی کا بندوبست (MIXED-VENTIL ATION)

اس طریقہ میں عمودی اور متوازی دونوں طریقوں کا یکجا استعمال کیا گیا ہے ۔ سخت سرد موسم کے لئے یہ بندوبست نہایت عمدہ ہے ۔ مختلف سوراخوں میں سے ہوتی ہوئی ہوا چھت کے قریب اصطبل میں داخل ہوتی ہے ۔ چھت کے قریب ان سوراخوں پر خاص نوعیت کے ڈھکنے لگائے جاتے ہیں تاکہ کہیں یہ سوراخ ہوا کے اخراج کا کام نہ کرنے لگیں ۔

اصطبل سے خارج ہونے والی ہوا فرش کے قریب سے ایک بڑے پائپ میں داخل ہوتی ہے ۔ پائپ میں سے ہوتی ہوئی یہ چھت کے اوپر جا کر خارج ہوتی ہے پائپ ایسے ڈھکنے دار ہونے چاہئیں کہ یہ ہوا کے دخول کا کام نہ کر سکے ۔

پائپ کا اصطبل سے باہر کا حصہ غیر موصل ہونا چاہیئے تاکہ خارج ہونے والی گرم ہوا اسی حصہ میں ٹھنڈی ہو کر واپس اصطبل میں نہ آجائے ۔ ہوا کے دخول کے سوراخ جتنے چھوٹے اور زیادہ ہوں اور اخراج کے پائپ جتنے بڑے اور کم ہوں اتنا ہی بہتر ہے لیکن یہ دونوں کا مجموعی رقبہ آپس میں برابر ہونا چاہیئے ۔

Marfat.com

مختلف جانوروں کیلئے فرشی جگہ

نمبر شمار	جانور	فرشی جگہ (طول × عرض)
۱	گھوڑا	۱۲۰ مربع فٹ
۲	بیل	۱۲۴ مربع فٹ
۳	بھیڑ۔ بکری	۱۲ — ۱۶ مربع فٹ
۴	مرغی	۳ — ۴ مربع فٹ

مکعب فٹ جگہ (کیوبک سپیس CUBIC-SPACE)

کیوبک سپیس سے مراد جانور کی رہائش گاہ کا حجم (طول × عرض × بلندی) ہے۔

کیوبک سپیس = طول × عرض × بلندی

فرشی جگہ × بلندی

کسی جانور کے لئے مکعب فٹ جگہ نکالنے کے لئے ذیل کا کلیہ استعمال کریں۔

مکعب فٹ جگہ یا کیوبک سپیس = فی گھنٹہ تازہ ہوا کی ضروری مقدار ÷ ایک گھنٹہ کے عرصہ میں جتنی دفعہ اصطبل کی ہوا بدلی ہونی چاہیئے۔

گھوڑے مویشی کے لئے فی گھنٹہ تازہ ہوا کی ضروری مقدار ۱۵۰۰۰ مکعب فٹ ہے۔ ایک گھنٹے کے دوران ۹ دفعہ اصطبل کی ہوا تبدیل ہونی چاہیئے۔ اس لئے گھوڑے اور مویشی کے لئے کیوبک سپیس = ۱۵۰۰۰ ÷ ۹ = ۱۶۶۶ مکعب فٹ اس میں سے ۱۲۰ سے ۱۴۴ مربع فٹ تک فرشی جگہ اور ۱۲ سے ۱۴ فٹ چھت کی بلندی ہونی چاہیئے۔ کسی جانور کے لئے مکعب فٹ جگہ کے تعین کے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اصطبل کی ہوا کتنی دفعہ تبدیل ہوئی ہے۔ اگر گھوڑے کے لئے کیوبک سپیس ۱۷۰۰ کے بجائے ۶۰۰ مکعب فٹ کر دیا جائے تو ایک گھنٹے کے عرصہ میں جتنی دفعہ اصطبل کی ہوا تبدیل ہوئی ہوگی۔

Marfat.com

$$= \frac{۱۵۰۰۰}{۹} = ۶۰۰ =$$

$$= \frac{۱۵۰۰۰}{۶۰۰} = ۲۵$$

اگر ایک گھنٹے میں ۲۵ دفعہ اصطبل کی ہوا تبدیل ہو تو ایسا اصطبل گرم نہیں رہ سکتا کیونکہ ہر دو منٹ بعد اصطبل کی ہوا تبدیل ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ اصطبل میں ہوا کے تیز جھونکے داخل ہوں گے۔

سرسری تخمینہ مکعب فٹ جگہ معلوم کرنے کا ایک اور آسان طریقہ یہ ہے کہ جانور کے اوسط وزن کو ۲ سے ضرب دی جائے۔ حاصل ضرب اس جانور کے لئے کیوبک سپیس ہوگا۔ حاصل ضرب کا $\frac{۱}{۱۲}$ فرشی جگہ ہوگی اور باقی ماندہ عمارت کی بلندی ہوگی مثلاً ایک ۸۰ پونڈ وزنی بھیڑ کے مکعب فٹ جگہ معلوم کرنی ہو تو ۸۰ × ۲ = ۱۶۰ مکعب فٹ

فرشی جگہ = ۱۶۰ کا $\frac{۱}{۱۲}$ = تقریباً ۱۳ مربع فٹ

عمارت کی بلندی = $\frac{۱۶۰}{۱۳}$ = تقریباً ۱۲ فٹ —

بھیڑوں و بکریوں کے لئے رہائشی عمارت کی بلندی ۶ سے ۷ فٹ سے زائد نہ ہونی چاہیئے۔ تاکہ عمارت میں ہوا کے جھونکے سرد نہ کر سکیں اور مکان بنانے میں خرچ بھی کم ہو۔

مویشیوں کیلئے رہائشی عمارات

چند مویشیوں کے لئے

ایک، دو گائیوں یا سانڈ بیلوں کے لئے رہائشی انتظامات مقصود ہوں تو ہر ایک کے لئے ۱۲ × ۱۲ × ۱۰ کا اصطبل بنا لینا چاہیئے۔ اصطبل کے سامنے ۶ سے ۸ فٹ چوڑا برآمدہ اور برآمدے کے آگے صحن بھی ہونا چاہیئے۔

ڈیری فارم

ڈیری فارم کی عمارت حسب ذیل حصوں پر مشتمل ہونی چاہیئے۔

۱۔ گائیوں یا بھینسوں کے لئے "ڈیری شیڈ"

۲۔ سانڈ بیل یا سانڈ جاموش کے لئے اصطبل

Marfat.com

۳- بچھڑوں اور کٹوں کے شیڈ

۴- بچہ جننے کے لئے اصطبل۔

ڈیری شیڈ

ڈیری فارم میں اگر ۱۰ جانور رکھنے مقصود ہوں تو ان کے لئے اصطبلوں کی ایک ہی قطار والا ڈیری شیڈ بنایا جاتا ہے۔ منہ کی طرف خوراک ڈالنے کے لئے ۳ یا ۴ فٹ راستہ ہوتا ہے اور پچھلی طرف دودھ دوہنے کے لئے ۵ فٹ راستہ ہونا چاہیئے۔ اگر ۱۰ سے زیادہ جانور رکھنے مقصود ہوں تو اصطبلوں کی دو متوازی قطاروں والا ڈیری شیڈ بنایا جاتا ہے۔ ان دونوں قطاروں کے درمیان دودھ دوہنے کے لئے ۸ فٹ کا راستہ ہوتا ہے۔ جانور کے پچھلی طرف ۱۸" چوڑی نالی ہوتی ہے۔ پیشاب اور گوبر اس نالی میں گرتا ہے۔ ایک ڈیری شیڈ میں ۵۰ سے زیادہ جانور نہیں رکھنے چاہئیں۔ ہر گائے کے لئے ۳½ فٹ چوڑی اور ۶ فٹ لمبی جگہ درکار ہوتی ہے۔ بھینس کے لئے جگہ کی چوڑائی ۳½ فٹ کی بجائے ۴ فٹ ہونی چاہیئے۔ جانور کے سامنے ۲ فٹ چوڑی کھرلی ہوتی ہے۔ کھرلی کی پچھلی دیوار ۳½ فٹ اور سامنے والی دیوار نو انچ بلند ہونی چاہیئے۔

اصطبلوں کی دو متوازی قطاروں والے ڈیری شیڈ کا نقشہ

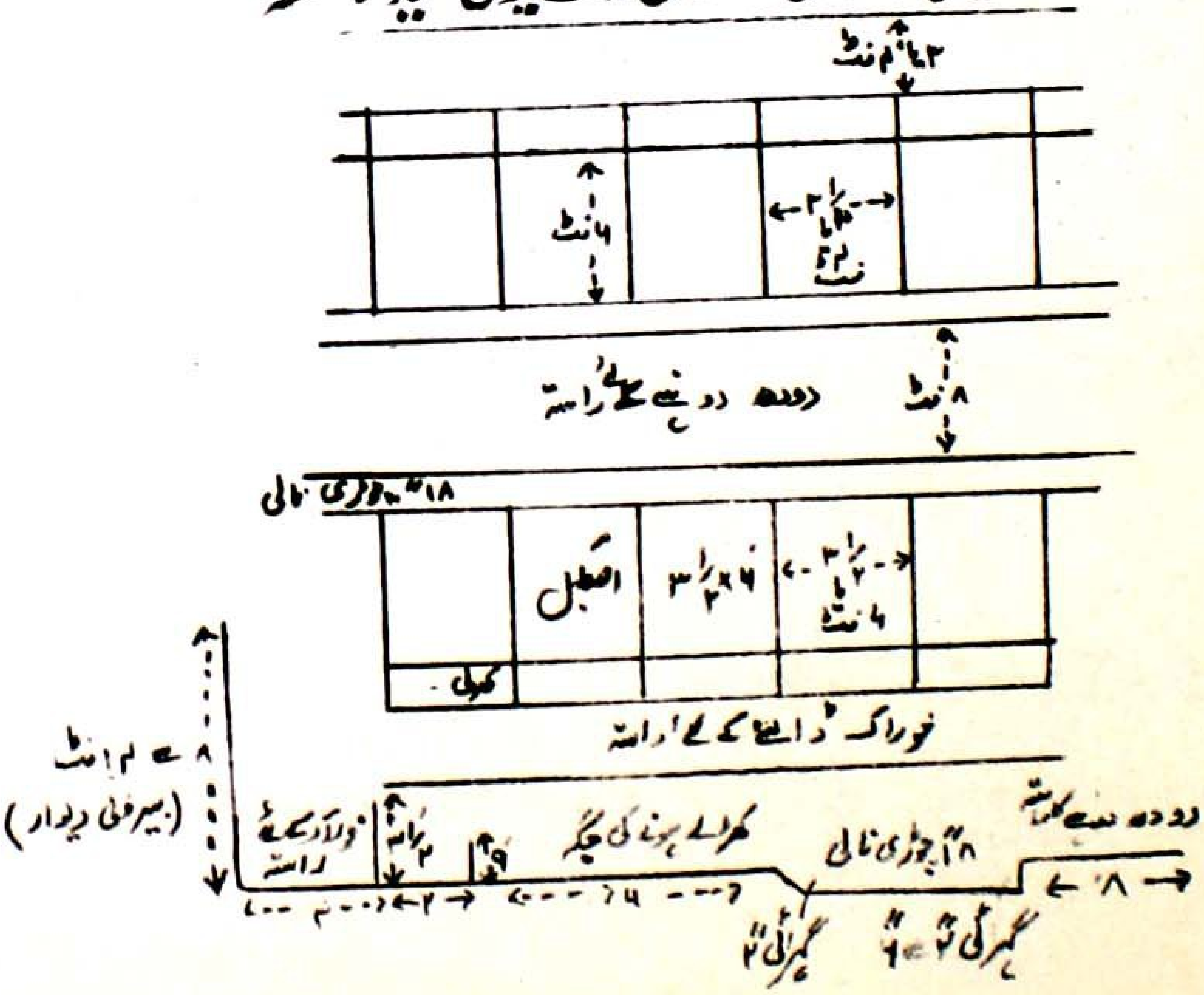

۱۰ جانوروں کے لئے چھت کی بلندی ۸ سے ۱۰ فٹ ، ۱۰ سے ۳۰ جانوروں کیلئے چھت کی اونچائی ۱۰ سے ۱۲ فٹ اور ۳۰ سے ۵۰ جانوروں کے لئے چھت کی اونچائی ۱۲ سے ۱۴ فٹ ہونی چاہیئے ۔

ڈیری شیڈ کی دیواریں کم ازکم ۵ فٹ کی بلندی تک سیمنٹ سے پلستر ہونی چاہئیں ۔ کونے ہمیشہ گول ہونے چاہئیں تاکہ ان میں غلاظت جمع نہ ہو ۔ فرش پر شکل میں دکھائے گئے طریقہ پر ½ انچ گہری چھوٹی چھوٹی نالیاں ہونی چاہئیں ۔

جانوروں کی جائے رہائش کو لوہے کی سلاخوں کے جنگلے کے ذریعے الگ الگ کیا جاتا ہے تاکہ ایک دوسرے کو مار نہ سکیں ۔

سانڈ بیل یا سانڈ جاموش کیلئے اصطبل

ڈیری فارموں میں سانڈ کو ڈیری شیڈ میں ہی آخری اصطبل دے دیا جاتا ہے یا ان کے لئے الگ اصطبل بنایا جاتا ہے اگر الگ اصطبل بنانا ہو تو ہر سانڈ کے لئے ۱۲ × ۱۲ × ۱۰ کا اصطبل بنایا جائے ۔ اصطبل کے سامنے برآمدہ اور صحن بھی ہونا چاہیئے ۔

بچھڑوں اور کٹوں کے لئے شیڈ

ڈیری فارم میں نوعمر جانوروں کی رہائش کے لئے الگ شیڈ ہونے چاہئیں ۔ شیڈ میں چاروں طرف چھت اور درمیان میں صحن ہوتا ہے ۔ اس شیڈ میں جانور کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں ۔ ہر جانور کے لئے ۱۰ مربع فٹ فرشی جگہ چھت کے نیچے اور ۳ مربع گز فرشی جگہ صحن میں درکار ہوتی ہے ۔

ایک ماہ سے کم عمر کے بچھڑے ، ۲ سے ۳ ماہ عمر کے بچھڑے اور تین ماہ سے زاید عمر کے بچھڑے الگ رکھے جائیں ۔

بچہ جننے کے لئے اصطبل

بچہ جننے کے لئے ڈیری فارم میں ۱۲ × ۱۲ × ۱۰ کے ایک دو اصطبل ہونے چاہئیں ۔ بچہ کی ولادت کے قریب حاملہ مادہ کو یہاں رکھا جاتا ہے ۔

Marfat.com

گھوڑوں کیلئے اصطبل

سانڈ گھوڑوں کے لئے اصطبل

ایک گھوڑے کے لئے ۱۰' × ۱۲' × ۱۲' یا ۱۴ فٹ کا اصطبل بنایا جاتا ہے۔ اصطبل کے سامنے کی طرف چھ فٹ چوڑا راستہ ہو جو دیوار میں لگی ہوئی نکلنے والی بیلیوں سے بند ہوسکے اصطبل کے سامنے ۶ سے ۸ فٹ چوڑا برآمدہ ہوتا ہے۔ سانڈ گھوڑوں کے لئے اصطبل کے سامنے صحن بھی ہونا چاہیئے۔

گھوڑوں کے اصطبلوں کے ساتھ سازوسامان کے لئے ۱۲'×۱۲'×۱۰' کا ایک سٹور بھی ہو تو بہتر ہے۔

تجارتی مرکز پر گھوڑوں کی رہائش

تجارتی مرکز پر گھوڑوں کی رہائش کے لئے ڈیری شیڈ کی طرز پر عمارت بنائی جاتی ہے۔ ہر گھوڑے کے لئے ۶ سے ½۶ فٹ چوڑی اور ۹ سے ۱۰ فٹ لمبی جگہ درکار ہوتی ہے۔

دو گھوڑوں کی جائے رہائش کے درمیان ۷ سے ۸ فٹ اونچی دیوار ہونی چاہیئے تاکہ جانور ایک دوسرے کو تنگ نہ کرسکیں۔ اگر اصطبلوں کی ایک ہی قطار بنائی جائے تو ان کے پچھلی طرف ۶ فٹ چوڑا اور اگر دو متوازی قطاریں بنائی جائیں تو ان کے درمیان ۱۰ فٹ چوڑا راستہ ہونا چاہیئے۔ گھوڑے کے لئے کھرلی کی زمین سے بلندی ۳ فٹ سے ½۳ فٹ اور گہرائی ایک فٹ ہونی چاہیئے۔

گھوڑوں کے لئے لکڑی کی کھرلیاں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ لکڑی کی کھرلی بنانے کے لئے ½۱" سے ۲" موٹے مضبوط لکڑی کے تختے استعمال کئے جائیں۔ کھرلی کی لمبائی ۳۰ انچ تہہ سے چوڑائی ۹ انچ اوپر سے چوڑائی ۱۸ انچ اور گہرائی ایک فٹ ہونی چاہیئے۔ زمین سے کھرلی کی بلندی ۳ فٹ ہونی چاہیئے۔

ڈاگ کینلز (DOG-KENNELS)

شفاخانہ حیوانات میں کتوں کو بغرض علاج رکھنے کے لئے دکھائے گئے نقشہ کے مطابق جگہ بنائی جاتی ہے ان کو "ڈاگ کینلز" کہتے ہیں۔

Marfat.com

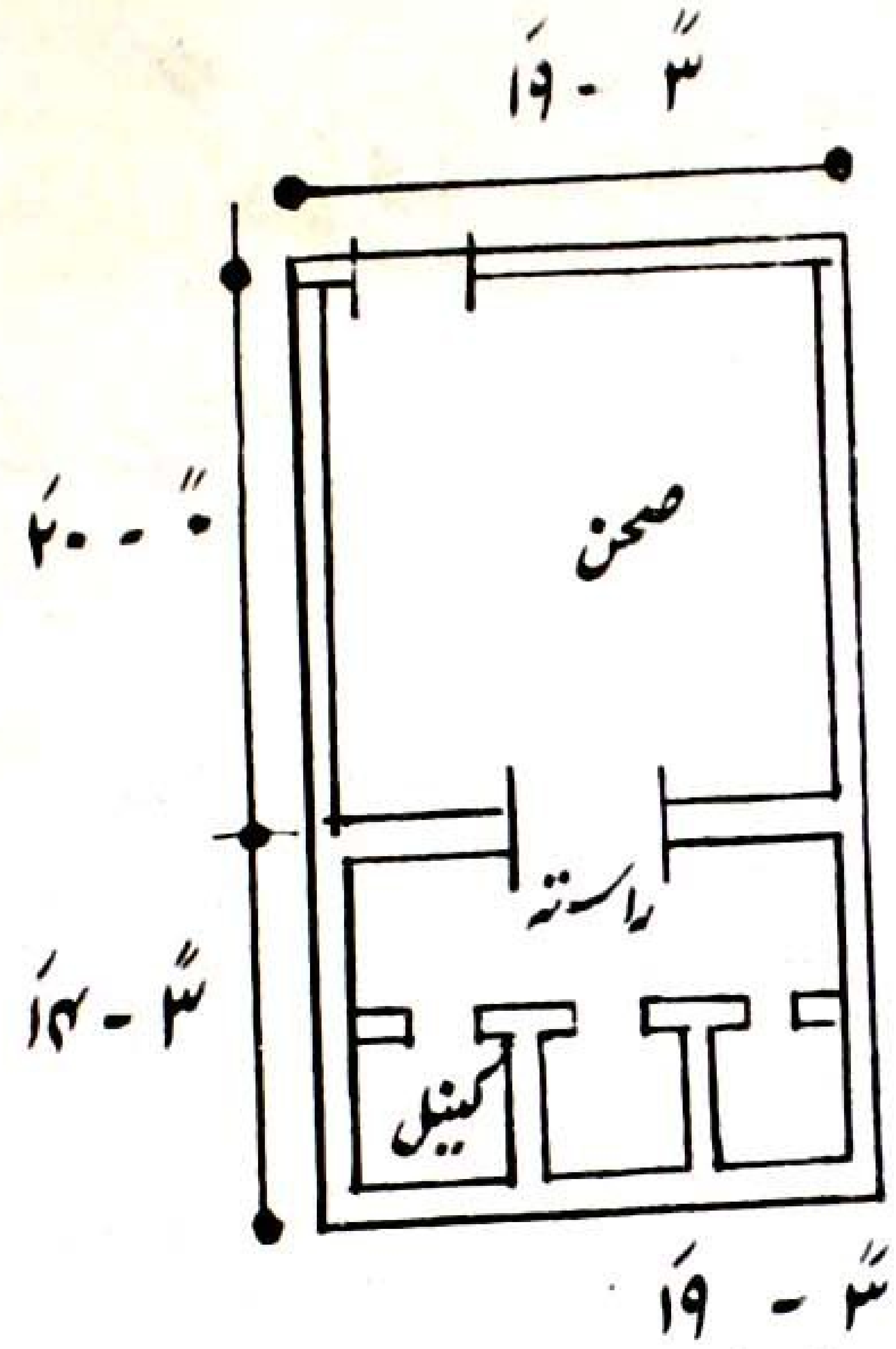

"ڈاگ کینلز"

شفاخانہ حیوانات کی عمارت

جدید طرز کے شفاخانہ حیوانات کی عمارت ذیل کے حصوں پر مشتمل ہونی چاہیئے۔

شفاخانہ حیوانات

یہ عمارت ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن کا کمرہ۔ ڈسپنسری۔ چھوٹے جانوروں کے لئے اپریشن روم۔ سٹور اور غسل خانہ پر مشتمل ہوتی ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر اس عمارت میں ایک تجربہ گاہ یا لیبارٹری بھی ہوتی ہے۔

- شفاخانہ میں داخل ہونے والے بیمار جانوروں کے اصطبل۔
- سانڈ گھوڑوں کے لئے اصطبل
- متعدی اور چھوت دار امراض میں مبتلا جانوروں کے لئے اصطبل۔
- کالک شیڈ
- اوپن شیڈ یا کھلا احاطہ

• سانڈ بیل کے لئے اصطبل

• ڈاگ کینل ۔ شفاخانہ میں داخل کئے ہوئے کتوں کو رکھنے کی جگہ ۔

یہ عمارت صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے شفاخانہ میں بنائی جاتی ہے ۔

• زمیندارہ کوارٹر ۔ سانڈ بیل اور سانڈ گھوڑے کے سائیں کے لئے رہائشی عمارت ۔

شفاخانہ حیوانات کے عملہ کیلئے رہائشی عمارت

شفاخانہ حیوانات سے ملحقہ ذیل کی رہائشی عمارات ہونی چاہئیں ۔

(ا) ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن کے لئے

(ب) کمپونڈر اور سٹاک اسسٹنٹ کے لئے ۔

(ج) خاکروب اور سقہ کے لئے ۔

ڈسٹر ہیڈ کوارٹر شفاخانہ حیوانات ۔ دیگر شفاخانہ حیوانات اور عملہ کی رہائشی عمارات کے بارہ میں تفصیل اور پیمائش خاکوں سے واضح ہے ۔

Marfat.com

شفاخانہ حیوانات کے عملہ کی رہائشی عمارت

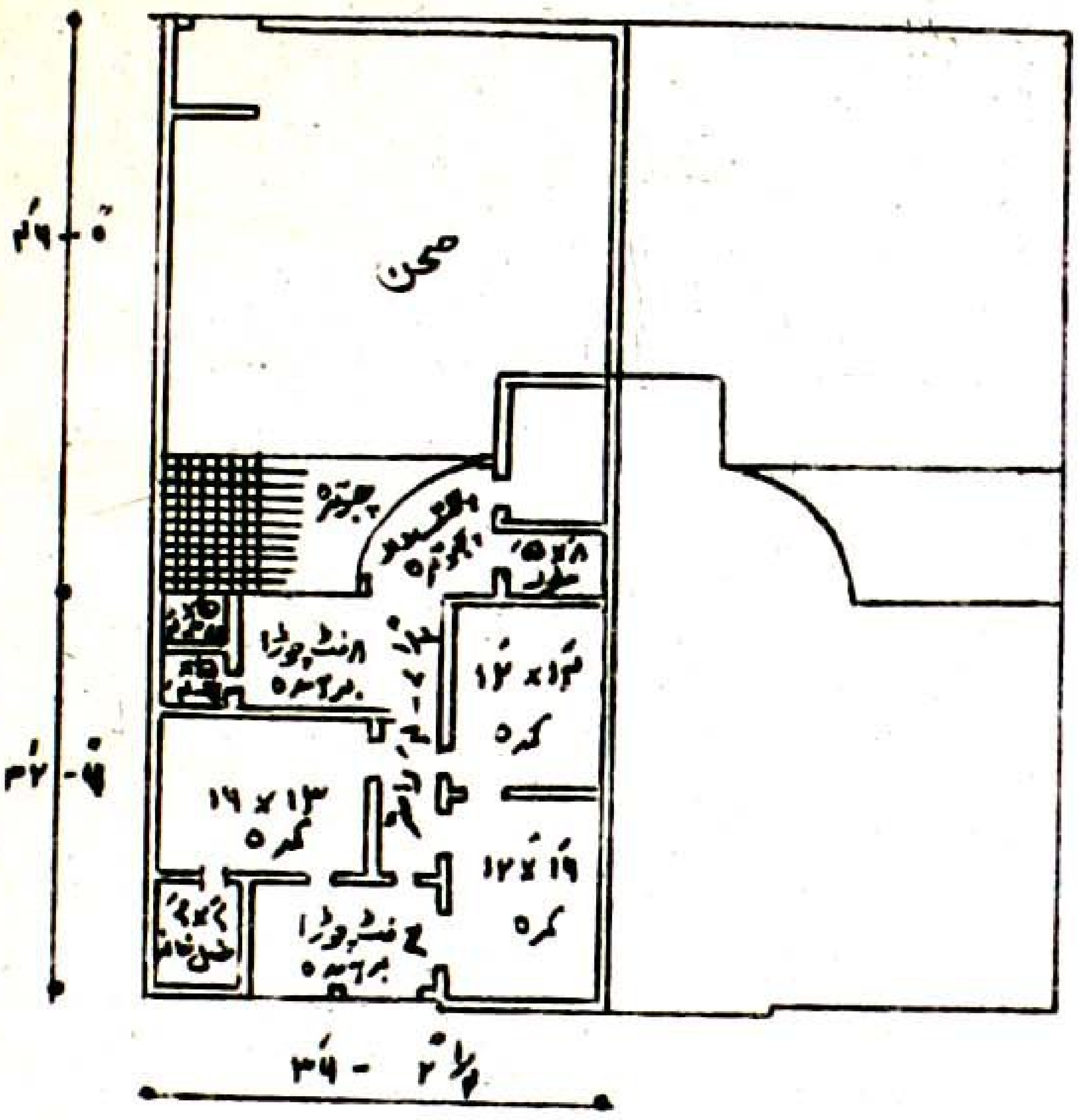

ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن کے لئے

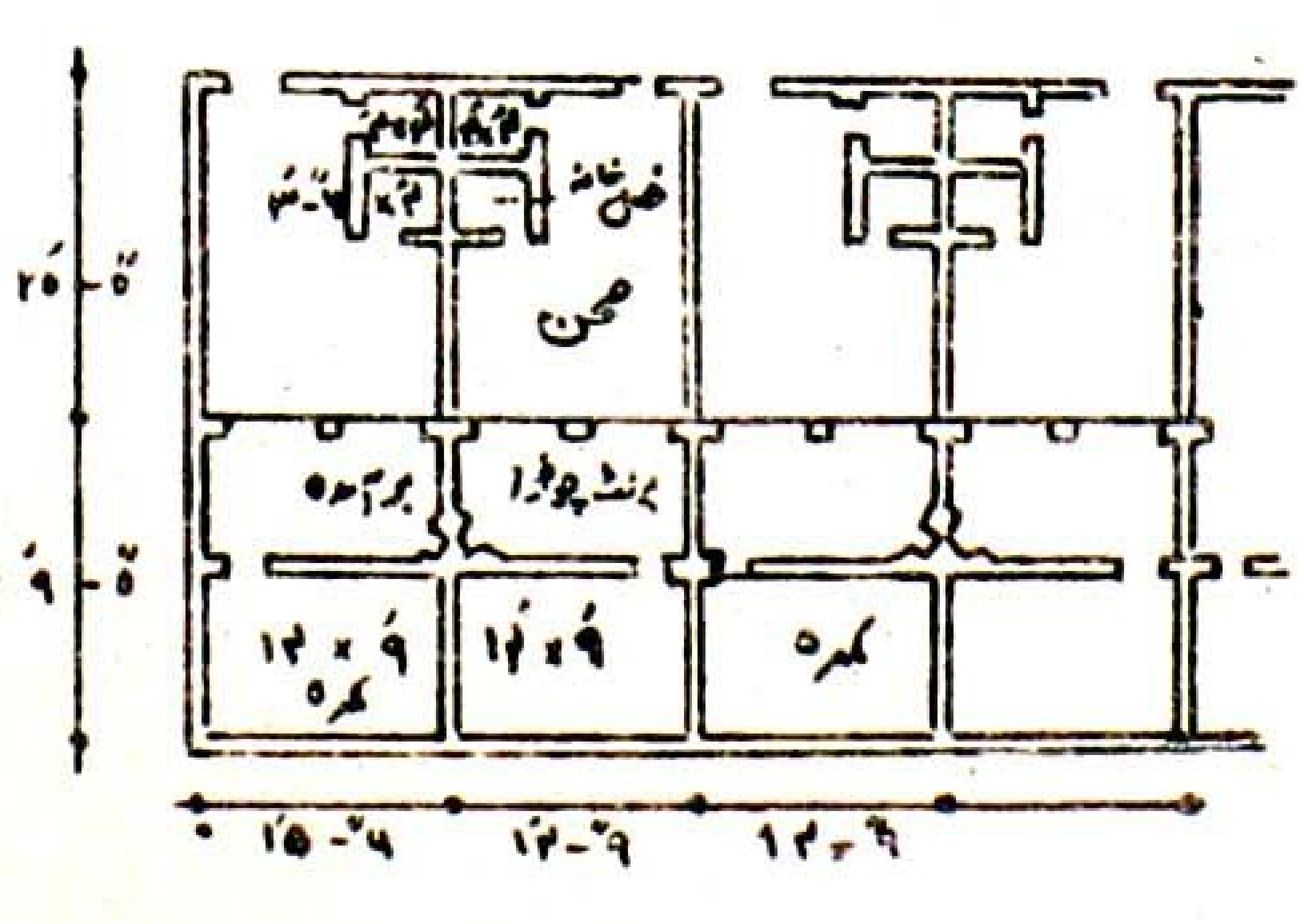

خاکروب، سقہ وغیرہ کے لئے

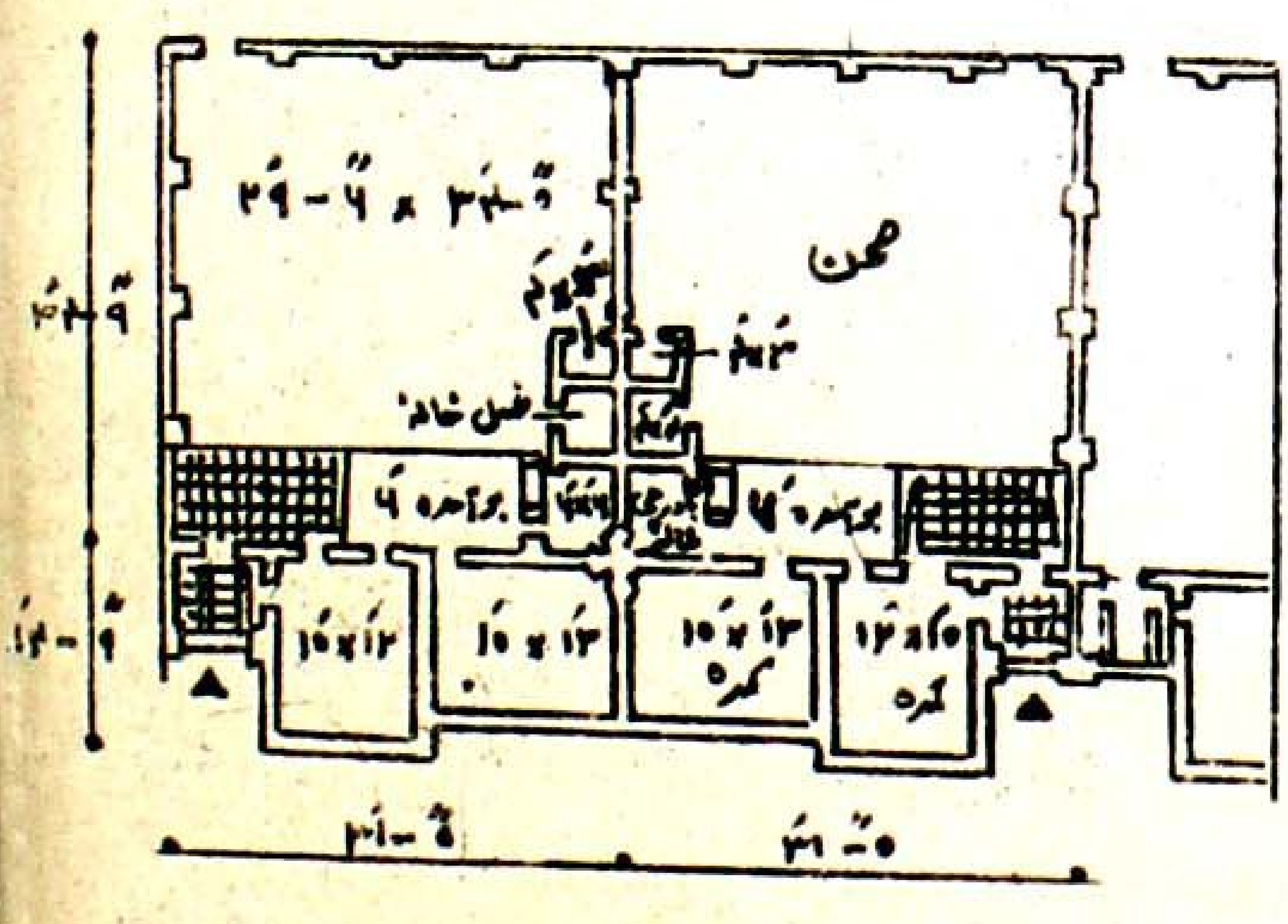

کمپونڈر اور سٹاک اسسٹنٹ کے لئے

Marfat.com

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر شفاخانہ حیوانات کی عمارت کا نقشہ

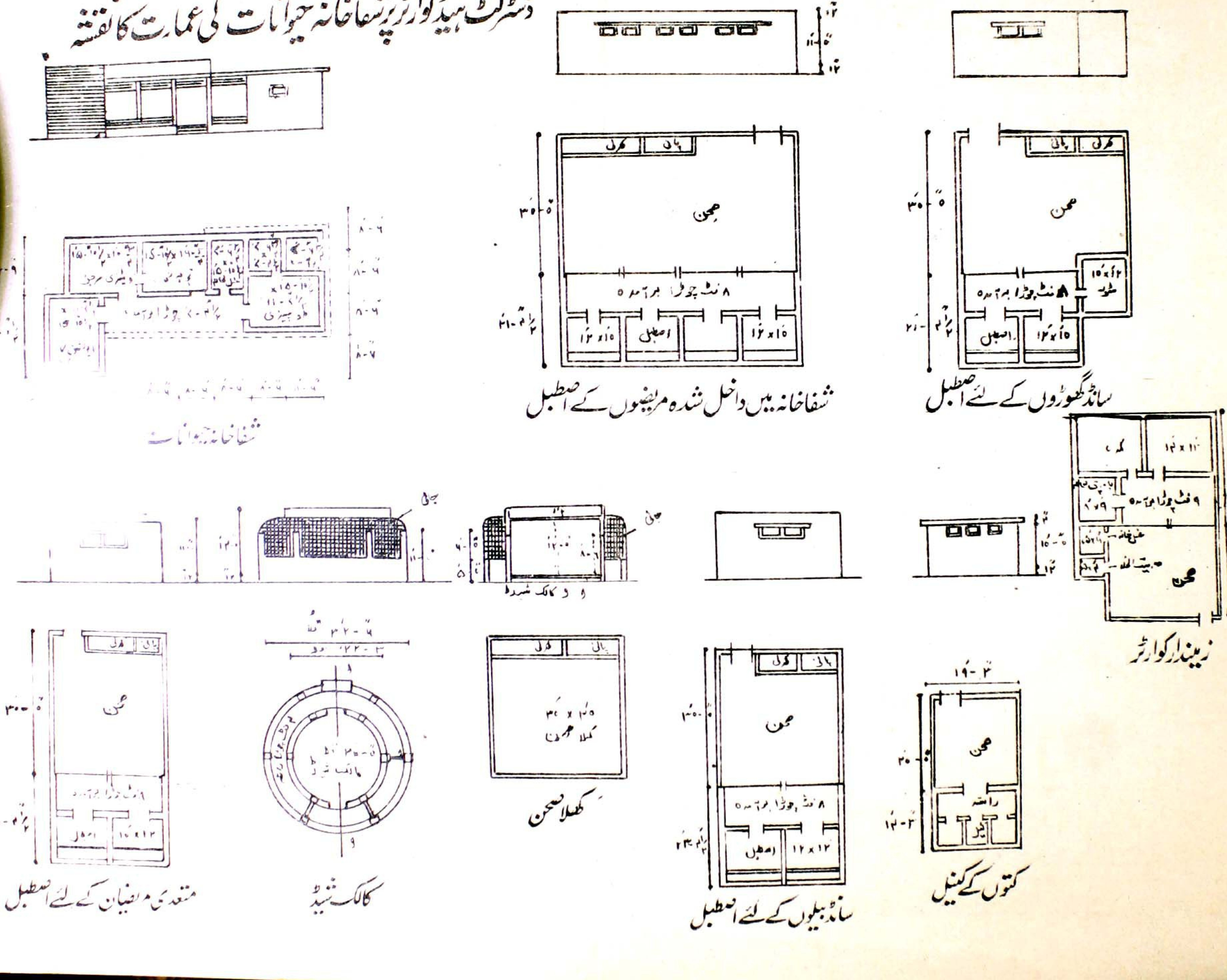

Marfat.com

دیگر شفاخانہ حیوانا[ت]

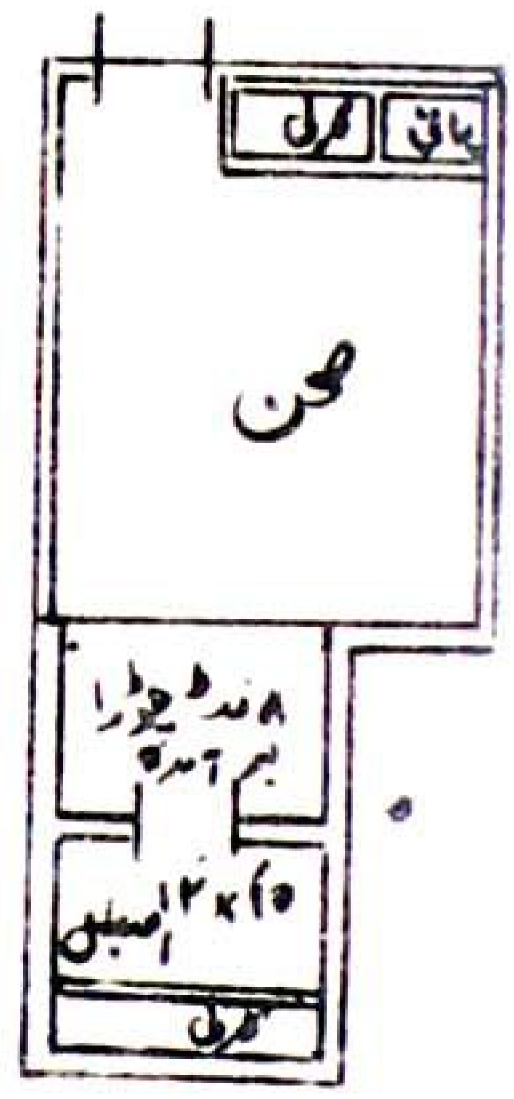

شفاخانہ میں د...

سانڈ گھوڑے کا اصطبل

متعدی مریض کے لیے اصطبل

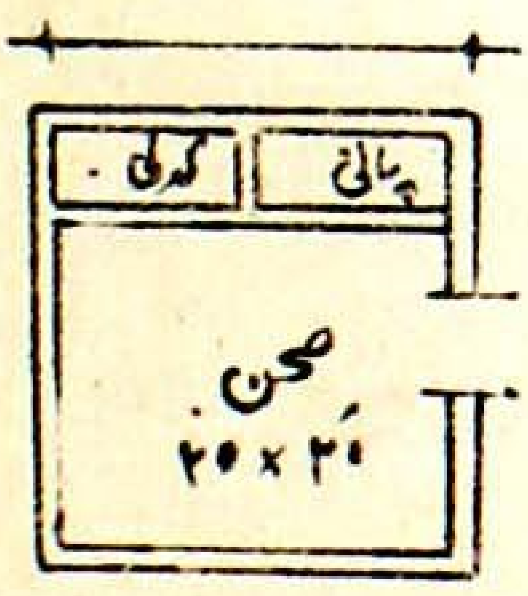

کھلا صحن

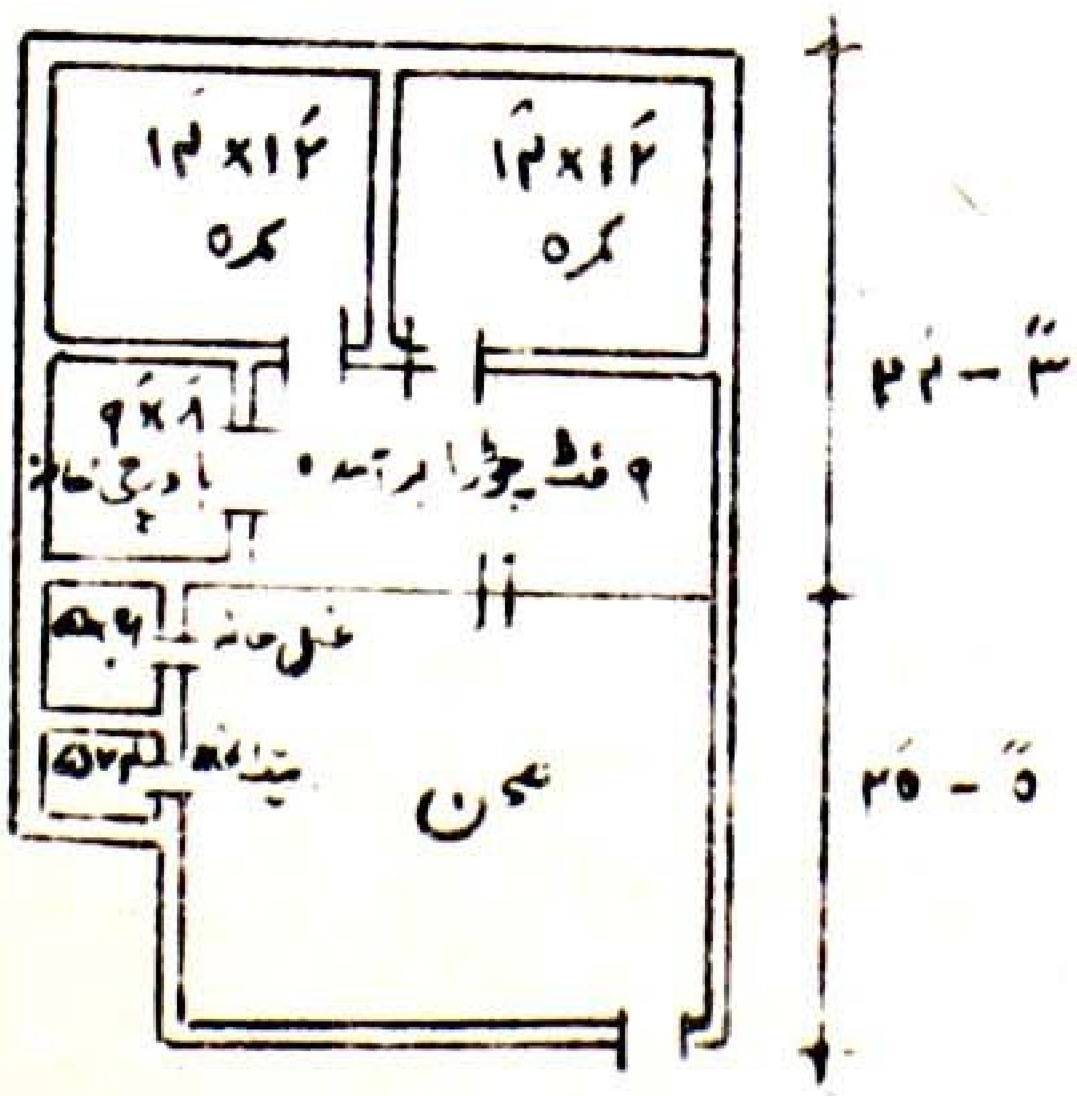

زمیندار کا کواٹر

Marfat.com

وانات کی عمارت کا نقشہ

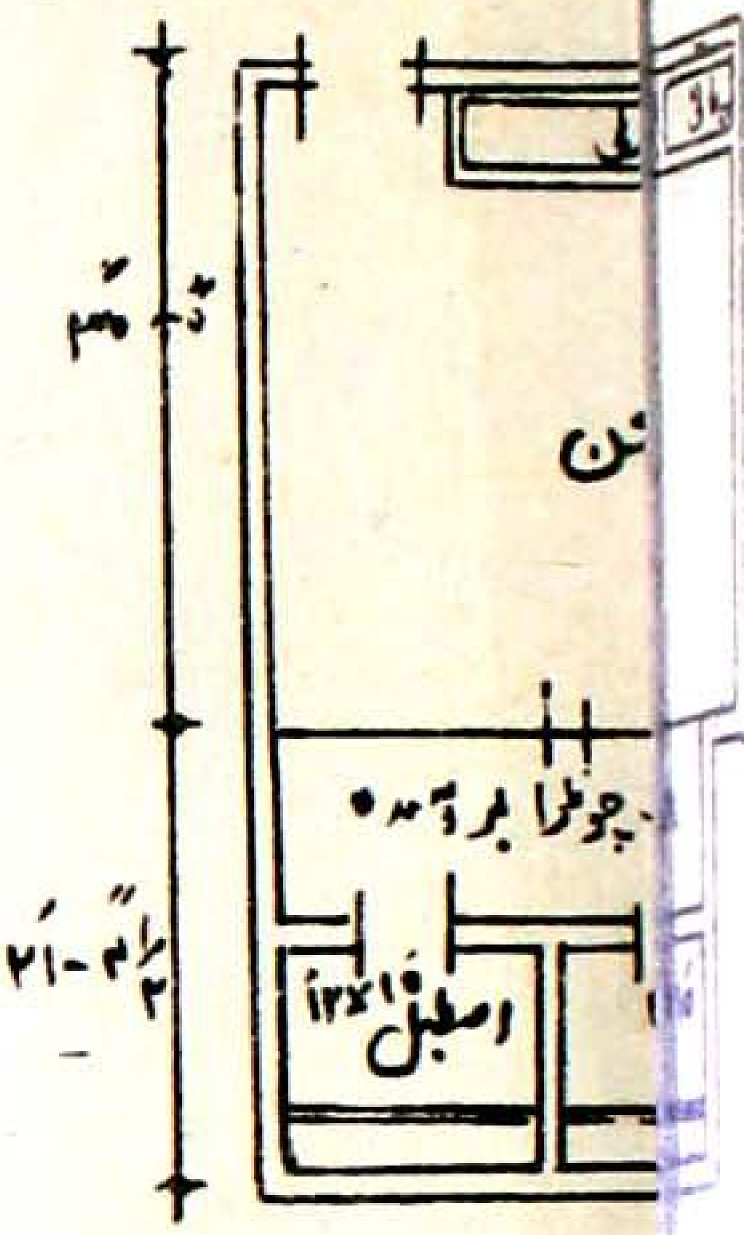

ندہ مریض کے لئے اصطبل

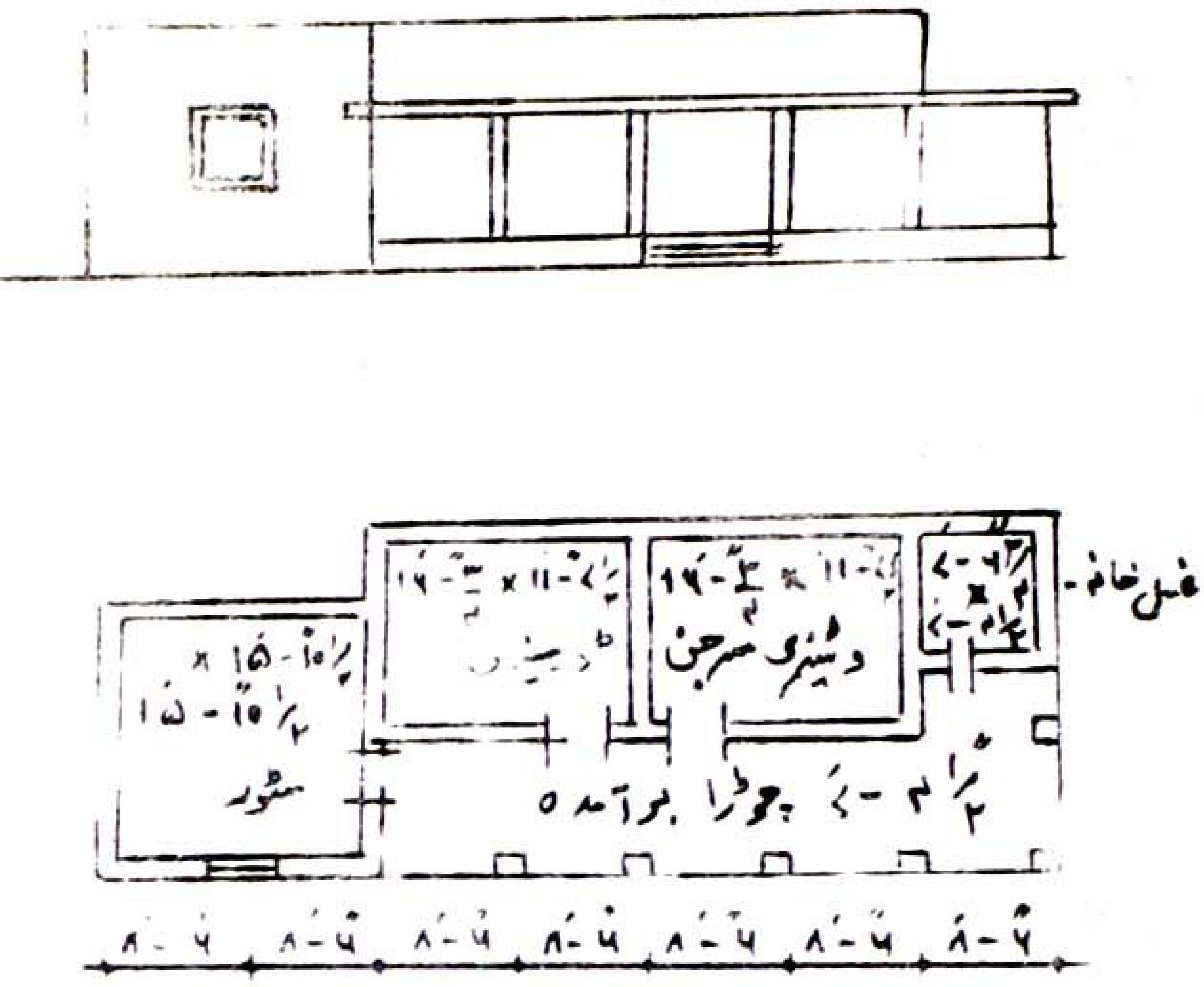

شفاخانہ حیوانات

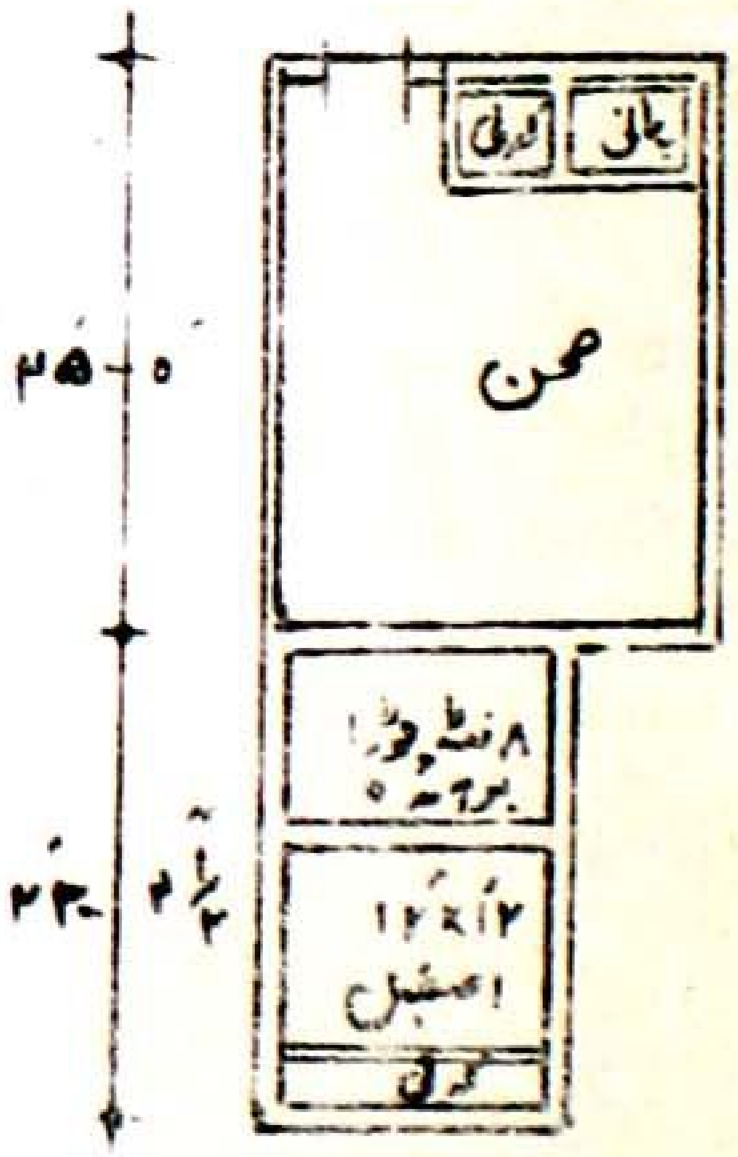

سانڈ بیل کا اصطبل

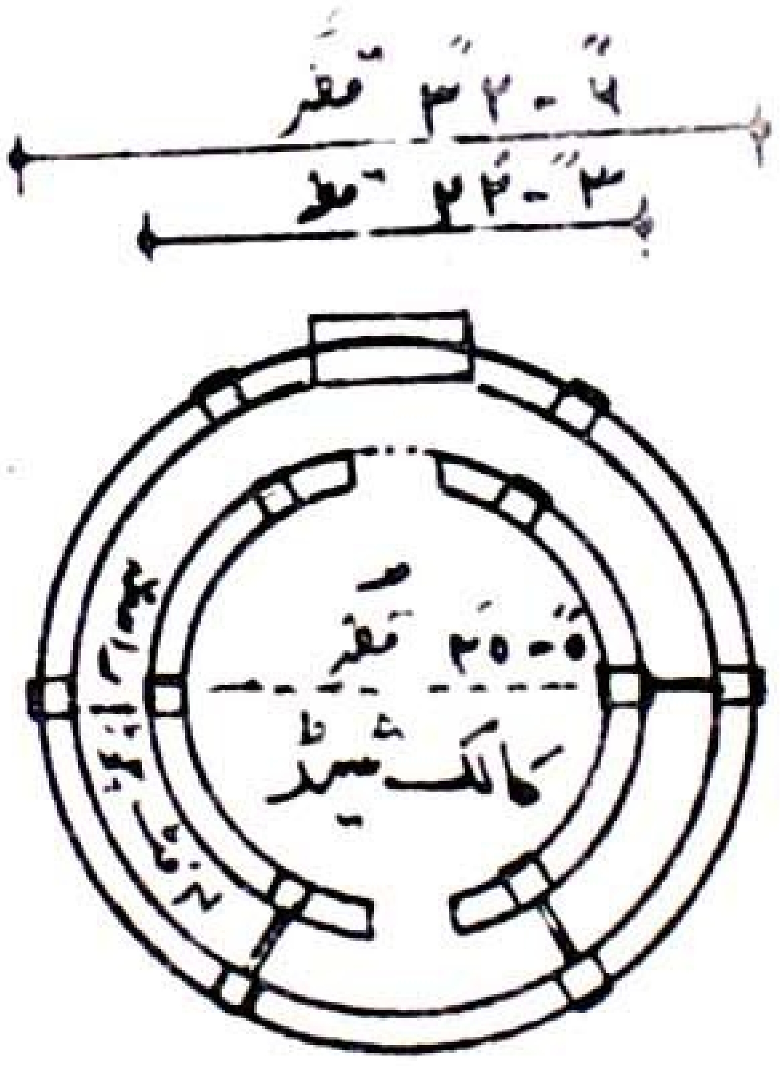

کالک شیڈ

Marfat.com

Marfat.com

کلیدی گاؤں

کلیدی گاؤں کی تشکیل کا مقصد مویشیوں کی نسل کو بہتر بنانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ۵۰۰ نسل کشی کے قابل گائیوں بھینسوں یا گائے بھینسوں کی آبادی پر مشتمل ایک گاؤں یا نزدیک کے ایک سے زائد دیہات کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ گاؤں ترقی نسل کے لئے کلیدی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اس لئے اس کو کلیدی گاؤں کہتے ہیں۔ کلیدی گاؤں کے مویشیوں کی نسل بہتر بنانے کے لئے محکمہ پرورش حیوانات کے زیر نگرانی وسیع، جامع اور واضح پروگرام مرتب کیا جاتا ہے۔

کلیدی گاؤں کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھا جائے۔

- علاقہ میں مویشیوں کی آبادی کم و بیش مستقل اور مطلوبہ تعداد میں ہونی چاہیئے۔ تجارتی یا خانہ بدوش قسم کے لوگ نہ ہوں۔
- بعض علاقوں میں لوگ صرف دودھ کی خاطر جانور پالتے ہیں۔ دودھ خشک ہونے پر جانور فروخت کر دیتے ہیں۔ ان کو اپنے مویشیوں کی آیندہ نسلوں سے دلچسپی نہیں ہوتی، اکثر بچے ان کی لاپرواہی سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ ایسے علاقوں میں اس سکیم کو نافذ نہ کیا جائے۔

Marfat.com

● ایسا علاقہ منتخب کیا جائے جہاں چارے کی فراوانی ہو یا جہاں چارے کی پیداوار بہتر بنانے کے امکانات موجود ہوں ۔

● "کلیدی گاؤں" مصنوعی نسل کشی کے مرکز کے قریب ہو تو بہتر ہے ۔

● علاقہ کے لوگ روشن خیال اور سمجھدار ہونے چاہئیں جاہل، تنگ نظر اور توہم پرست عموماً اس قسم کے اصلاحی منصوبوں کی مخالفت کرتے ہیں ۔

● کلیدی گاؤں کے لئے اگر خالص نسل کے علاقہ کا انتخاب کیا جائے تو بہت بہتر ہے ۔ مثلاً اس گاؤں کا انتخاب کیا جائے جہاں زیادہ تر جانور خالص نسل کے ہوں مثلاً ساہیوال، یہاں آزمودہ ساہیوال سانڈوں سے نسل کشی کروا کے ان کی نسل بہتر کی جا سکتی ہے ۔

کلیدی گاؤں میں اصلاحِ نسل کے لئے پرورشِ حیوانات کے کارکنوں کی زیرِ نگرانی ذیل کے پروگرام پر عمل کیا جاتا ہے ۔

ریکارڈ

تمام متعلقہ جانوروں کے کان پہ امتیازی کلپ لگایا جاتا ہے ۔ ہر جانور کا نمبر مالک کا نام اور دودھ کی پیداوار رجسٹر میں درج کی جاتی ہے ۔

نسل کشی

علاقہ میں تمام بیل آختہ کروائے جائیں ۔ نسل کشی کے لئے منتخب یا آزمودہ سانڈ استعمال کئے جائیں ۔ ہر کلیدی گاؤں کے لئے ۵ آزمودہ منتخب سانڈ مہیا کئے جاتے ہیں ۔ ان میں سے ایک سب سے بہتر سانڈ تخم ریزی سنٹر پہ رکھا جاتا ہے ۔ باقی چار سانڈ گاؤں میں رکھے جاتے ہیں ۔

تمام ویگ میں آئے ہوئے جانوروں کو ان منتخب سانڈوں سے ملایا جاتا ہے ۔ ہر مادہ کو جس سانڈ سے ملایا گیا ہو اس کی ملائی کی تاریخ رجسٹر میں درج کی جاتی ہے ۔ اس کے بعد بچہ کی پیدائش کے وقت ماں اور باپ کا نمبر اور تاریخ پیدائش بھی رجسٹر میں درج کیا جائے بچے پر نمبر یا امتیازی نشان لگا دیا جائے ۔ جوان ہونے پر ان بچوں کی دودھ کی پیداوار کا ریکارڈ رکھا جائے ۔ دودھ مہینے میں ایک یا دو بار اپنے سامنے نکلوا کر ریکارڈ رکھا جائے اور پھر پیداوار کی اوسط نکال لی جائے ۔ دودھ کی پیداوار کا ماں کے دودھ دینے کی صلاحیت سے موازنہ کر کے

Marfat.com

اصلاح کا معیار معلوم کیا جاتا ہے ۔جانوروں کی اصلاح کا معیار آیندہ نسلوں کی شکل وشباہت کی بجائے جسمانی بناوٹ اور زیادہ دودھ پیدا کرنے کی صلاحیت پر ہوتا ہے ۔زیادہ دودھ دینے والے جانوروں کا انتخاب کر کے ان سے آیندہ نسل کشی کرائی جاتی ہے ۔

پہلے دو تین سال تک ان چار سانڈوں سے قدرتی طریقہ پر نسل کشی کرائی جاتی ہے اور مصنوعی نسل کشی کے طریقے اور فوائد عوام کے ذہن نشین کرائے جاتے ہیں ۔آہستہ آہستہ قدرتی طریقہ نسل کشی ختم کر کے مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ کو بروئے کار لایا جاتا ہے ۔اس وقت ان چاروں سانڈوں کو کسی دوسرے کلیدی گاؤں میں منتقل کر دیا جاتا ہے ۔

خوراک

دودھ کی پیداوار میں پوری اور متوازن خوراک کو بڑی اہمیت حاصل ہے ۔ایک اچھی نسل کی گائے کو اگر پوری اور متوازن خوراک نہ دی جائے تو وہ بہت کم دودھ دے گی ۔لہذا کلیدی گاؤں کے تمام جانوروں کو پوری اور متوازن خوراک دی جائے ۔

امراض کی روک تھام

متعدی و غیر متعدی امراض اور طفیلی کرموں کی بدولت جانور کی صحت اور دودھ کی پیداوار پر بہت برا اثر پڑتا ہے ۔محکمہ پرورش حیوانات کے کارکنوں کو چاہیئے کہ کلیدی گاؤں میں بروقت حفاظتی ٹیکوں و دیگر ادویہ کے استعمال سے جانوروں کو امراض سے محفوظ رکھیں ۔

کیٹل بریڈنگ سوسائٹی

مویشیوں کے دانہ وغیرہ اگر اکٹھا خرید لیا جائے تو اخراجات میں خاصی کمی ہو جاتی ہے ۔دودھ اور جانوروں کی فروخت اگر اچھی منڈی میں کی جائے تو زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے ۔مویشیوں کے لیے دانہ خریدنے دودھ اور جانوروں کی فروخت و دیگر انتظامی امورات کے لئے چند با رسوخ افراد پر مشتمل ایک کیٹل بریڈنگ سوسائٹی بنا دی جاتی ہے ۔اس سے لوگوں میں باہمی صلاح مشورے خرید و فروخت اور اپنی مدد آپ کرنے کا شعور پیدا ہوتا ہے ۔

انعامات و فنی معلومات

ہر دوسرے ماہ کلیدی گاؤں کے تمام متعلقہ جانوروں کو ایک کھلے میدان میں اکٹھا

Marfat.com

کیا جائے۔ یہاں بہترین جوان اور نوعمر جانوروں کا انتخاب کر کے ان کے مالکان کو انعامات دیئے جائیں۔ اس سے مالکوں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور دوسرے لوگوں میں اچھے جانور پالنے کا شوق پیدا ہوگا۔ محکمہ پرورش حیوانات کے کارکنوں کو چاہیئے کہ اس موقع پر مصنوعی تخم ریزی، آزمودہ سانڈوں سے نسل کشی، امراض کی روک تھام، چارہ بونے اور پیداوار بڑھانے کے طریقے، متوازن خوراک کی اہمیت اور فاضل چارہ کو محفوظ کرنے کے طریقے اور فوائد عوام کے ذہن نشین کرائیں۔

اس طریق کار سے یہ گاؤں امداد باہمی کی طرح ایک کیٹل بریڈنگ فارم کی شکل اختیار کرے گا۔ یہ گاؤں دوسرے علاقوں کے لئے بہتر اور آزمودہ جانور مہیا کرنے کے علاوہ ایک بہترین علمی فنی تربیت گاہ بھی بن جائے گا۔

Marfat.com

دودھ

تندرست مادہ جانوروں کے حیوانہ کو مکمل طور پر دوہیا جائے اور حاصل ہونے والے سفید محلول میں نہ کچھ ڈالا جائے اور نہ اس سے کچھ نکالا جائے تو یہ دودھ کہلائے گا۔ بچّہ کی پیدائش سے ۱۵ دن پہلے اور ۵ دن بعد تک تھنوں سے جو محلول نکلتا ہے اس کو بوہلا کہتے ہیں۔

دودھ کے اجزاء

دودھ میں مندرجہ ذیل اجزا شامل ہوتے ہیں۔

پانی:۔ دودھ میں پانی کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ گائے کے دودھ میں پانی کی مقدار ۸۸ فیصد تک ہو سکتی ہے۔

لحمیات:۔ دودھ میں کیزین (CASEIN) لیکٹ البیومن (LACTALBUMIN) اور لیکٹ گلابولن (LACT - GLOBULIN) تین قسم کے لحمیات ہیں۔ ان میں سے ہر لحم میں ۲۰ کے قریب امائینو ایسڈز شامل ہوتے ہیں۔

کاربوہائیڈریٹ یا مٹھاس:۔ دودھ میں ایک مٹھاس لیکٹوز (LACTOSE) شامل ہے دودھ کی مٹھاس اس کی بدولت ہے۔

Marfat.com

روغنیات :۔ دودھ کا روغن یا مکھن تقریباً ۱۷ روغنی تیزابوں کے مجموعے سے بنا ہوتا ہے۔

نمکیات و معدنیات :۔ دودھ میں زیادہ تر کیلشیم اور فاسفورس کے نمکیات موجود ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ فولاد۔ آیوڈین۔ تانبا۔ جست۔ مینگانیز۔ سوڈیم اور پوٹاشیم کے نمکیات بھی ہوتے ہیں۔

حیاتین یا وٹامن :۔ دودھ میں وٹامن اے تھائی مین یا وٹامن بی (ایسکوربک ایسڈ) وٹامن سی۔ ڈی۔ ای رائبوفلےوین یا وٹامن جی، وٹامن بی فولیک ایسڈ، بائیوٹن، نکوٹنک ایسڈ (NICOTINIC ACID) اور پینٹو تھنیک ایسڈ (PANTOTHENIC ACID) شامل ہیں۔

دودھ ایک مکمل اور بہترین غذا ہے کیونکہ :۔

- دودھ خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتا ہے۔ اکثر لوگ اس کے ذائقہ کو پسند کرتے ہیں۔
- دودھ آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔ اس میں موجود تمام ٹھوس اجزا قابل ہضم ہوتے ہیں دودھ میں دوسری خوراکوں کی طرح ناقابل ہضم ٹھوس اجزا نہیں ہوتے۔
- جسم میں قوت پیدا کرنے کے لئے کاربوہائیڈریٹ یا مٹھاس کی ضرورت ہوتی ہے۔ دودھ کی مٹھاس زود ہضم اور آسانی سے جذب ہونے والی ہے۔
- روغن جسم میں تقویت۔ حرارت اور قوت پیدا کرتا ہے۔ کاربوہائیڈریٹ کے مقابلہ میں روغن تین گنا حرارت پیدا کرتا ہے۔ دودھ میں بہترین قسم کا روغن یعنی مکھن موجود ہے۔
- نئے رگ ریشہ۔ پٹھوں۔ بال۔ خون کی پیدائش۔ پرورش اور مرمت کے لئے خوراک میں لحمیات کی موجودگی اشد ضروری ہے۔ دودھ کے لحمیات ساخت کے اعتبار سے عمدہ اور زود ہضم ہیں۔ جسمانی نشوونما کے لئے جن امائینو ایسڈز کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ وہ تمام کے تمام دودھ کے لحمیات میں موجود ہیں۔
- ہڈیوں کی پیدائش اور مضبوطی کے لئے نمکیات اور معدنیات ضروری ہیں۔ دودھ میں ان کی خاصی اور موزوں مقدار موجود ہوتی ہے۔
- جسم میں مختلف اعضاء کے طبعی فعل اور مختلف غدودوں میں رطوبتوں کی پیداوار کے لئے خوراک میں

Marfat.com

حیاتین کی موجودگی ضروری ہے ۔ دودھ میں بھی بہت سی حیاتین شامل ہیں ۔

- دودھ میں خوراک کے مختلف اجزاء ۔ یعنی کاربوہائیڈریٹ ۔ لحمیات ۔ روغنیات ، معدنیات اور حیاتین موزون متوازن مقدار میں موجود ہوتے ہیں ۔
- اپنے اجزا کے لحاظ سے دودھ نہایت سستی خوراک ہے ۔
- دوسری خوراکوں کی طرح اس کی تیاری کے لئے وقت درکار نہیں ہوتا ۔ اسے حیوانہ سے نکلتے ہی استعمال کیا جا سکتا ہے
- دودھ میں فضول اور ناقابل ہضم اجزا نہیں ہوتے ۔

دُودھ دوھنا

دودھ دوہنا ایک فن ہے جس کے لئے تربیت ، قابلیت اور تجربہ کی ضرورت ہے ۔

دودھ بائیں جانب بیٹھ کر نکالنا چاہیئے ۔ پاکستان میں چونکہ عموماً دائیں ہاتھ سے کام ہوتا ہے اس لئے دایاں ہاتھ مضبوط ہوتا ہے ۔

جانور کے بائیں طرف بیٹھنے سے دایاں ہاتھ پچھلے تھنوں سے دودھ نکالنے کے لئے استعمال ہوگا ۔

پچھلے تھنوں سے بائیں کمزور ہاتھ سے دودھ بمشکل نکلتا ہے ۔ ایک ہی طرف کے دونوں تھنوں سے اکٹھا دودھ نہیں نکالنا چاہیئے ۔

کیونکہ ابتدا میں تازہ دم انسان تھنوں سے مکمل طور پر دودھ نکال لیتا ہے لیکن بعد میں تھک جانے کے باعث دوسری طرف کے تھنوں سے مکمل دودھ نہیں نکل سکتا جن تھنوں سے دودھ اچھی طرح نہ نکالا جائے ان میں دودھ کی پیداوار کم ہو جاتی ہے ۔ اس لئے بہتر ہے کہ ایک طرف کے اگلے تھن اور اس سے الٹی طرف کے پچھلے تھن سے اکٹھا دودھ نکالا جائے یا پھر دونوں اگلے تھنوں سے اکٹھا اور دونوں پچھلے تھنوں سے اکٹھا دودھ نکالا جائے ۔

دودھ دوہنے کا عمل

دودھ دوہنے کا عمل ذیل کے دو طریقوں سے کیا جاتا ہے ۔

Marfat.com

سٹرپنگ (STRIPPING) دھاریں نکالنا۔

اس طریقہ میں تھن جڑ کے قریب سے انگوٹھے اور انگشت شہادت کے درمیان مضبوطی سے پکڑ لیا جاتا ہے انگلی اور انگوٹھے کو نیچے سرکاتے اور ساتھ تھن پر دباؤ ڈالتے جاتے ہیں۔ دودھ کی دھاریں نکل آتی ہیں۔ ہاتھ دوبارہ پھرتی سے تھن کی جڑ پر لے جایا اور عمل دہرایا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے دودھ دوہنے میں بہت دیر لگتی ہے چونکہ تمام تھن پر یکساں دباؤ نہیں پڑتا اس لئے جانور کو تکلیف اور درد محسوس ہوتا ہے۔ تھنوں پر زخم ہو جاتے ہیں۔ دودھ دوہنے کا یہ طریقہ حیوانہ سے آخری دودھ نکالنے یا چھوٹے تھنوں والے جانوروں کا دودھ دوہنے کے لئے ہی استعمال کیا جائے۔

فل ہینڈ ملکنگ

اس طریقہ میں تھن تمام ہاتھ سے پکڑا جاتا ہے ہاتھ کی حالت نیم بند مٹھی کی سی اور تھن انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ تمام انگلیوں سے تھن پر یکساں دباؤ ڈالنے سے دودھ کی دھار نکلتی ہے۔ تھن سے دباؤ ہٹا لیا جاتا ہے اور پھر دوبارہ دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ اس طرح دبانے اور چھوڑتے رہنے سے دودھ کی دھاریں نکلتی رہتی ہیں اس طریقہ سے دودھ بہت جلد دوہا جاتا ہے۔ تھن پر دباؤ بچھڑے کے دودھ چوسنے کی مانند پڑتا ہے جس سے دودھ کی پیدائش بڑھتی ہے۔ دباؤ یکساں پڑتا ہے اس لئے تھن زخمی نہیں ہوتے۔ لہذا دودھ دوہنے کا یہ طریقہ موزوں ہے۔

بعض لوگ فل ہینڈ ملکنگ میں انگوٹھا بند مٹھی کے اندر کی طرف رکھ کر تھن پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ یہ طریقہ ٹھیک نہیں۔ اس سے ایک تو جانور کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے تھن زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

گوجر دودھ دوہنے سے پہلے تھنوں کو پانی لگا لیتے ہیں۔ بعض اوقات گوجر دودھ دوہنے سے پہلے ہاتھوں پر تھوکتے ہیں۔ اس سے مقصد تھنوں پر چکناہٹ پیدا کرنا اور دودھ دوہنے کے عمل کو آسان بنانا ہوتا ہے۔ پانی یا تھوک لگا کر دودھ دوہنے سے جانور کے تھن پھٹ جاتے ہیں اور دودھ جراثیم آلود ہو جاتا ہے۔ یہ ایک غلیظ عادت ہے اس کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

دودھ دوہنے کے برتن۔

پاکستان میں گوجر دودھ دوہنے کے لئے بالٹی یا ولٹوہی استعمال کرتے ہیں۔ ان دونوں کا استعمال صفائی و حفظان صحت کے اصولوں کے منافی ہے۔ بالٹی چونکہ اوپر سے کھلی ہوتی ہے اس لئے جانور کے جسم سے گرنے والے بال اور غلاظت اس میں گر جاتی ہے۔ نیز فضا سے ہر وقت جراثیموں کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے بالٹی میں جراثیم بھی کثیر تعداد میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ولٹوہی کا منہ چونکہ تنگ ہوتا ہے اس لئے اس کی اچھی طرح صفائی نہیں ہو سکتی۔

دودھ دوہنے کیلئے ایسی بالٹی جس کے اوپر نصف حصہ پر گنبد ڈھکنا ہو بہتر رہتی ہے۔ جیسا کہ شکل سے ظاہر ہے اس ساخت کی بالٹی میں گندگی اور جراثیموں کے داخلہ کا کم امکان ہے۔

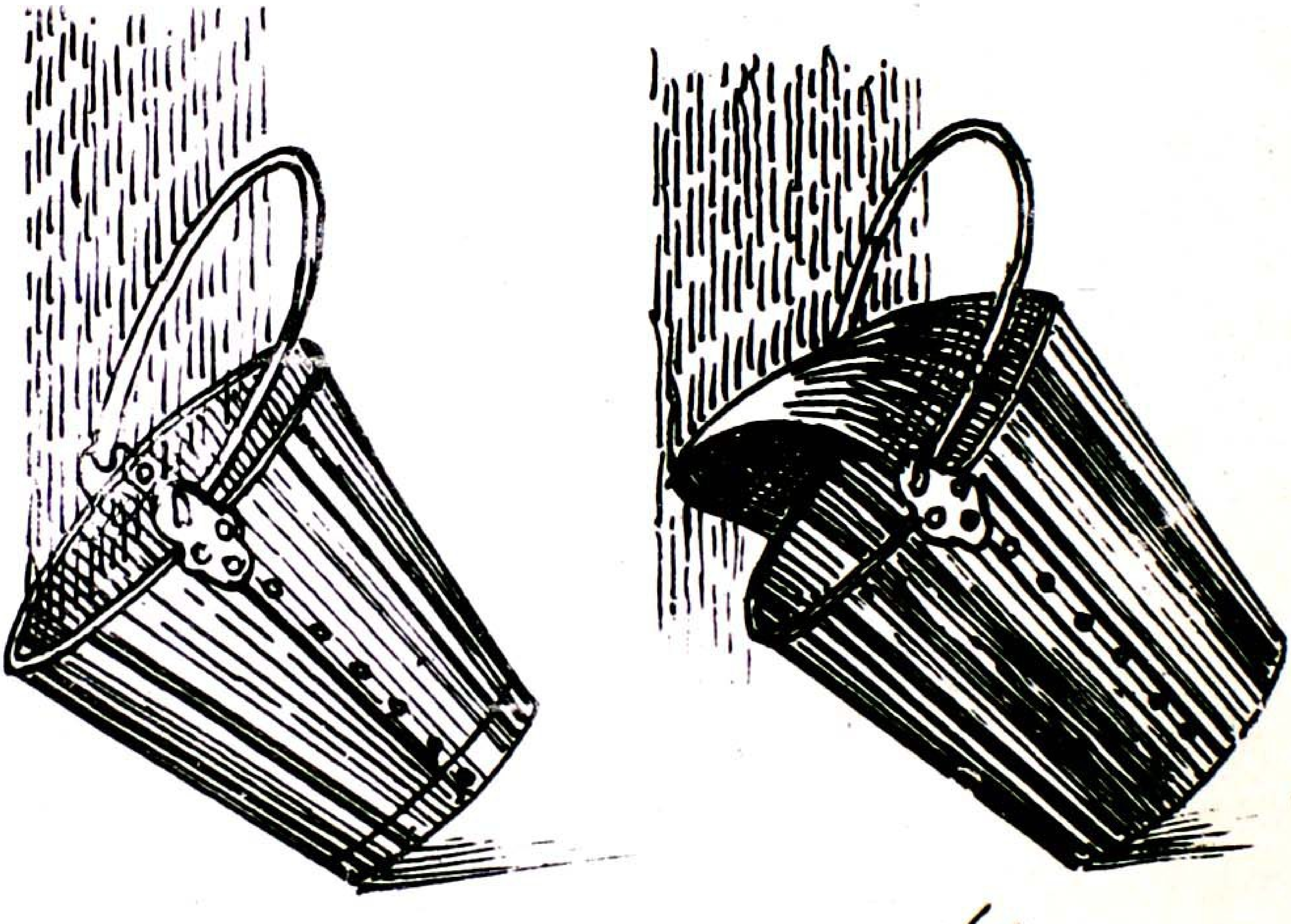

دودھ دوہنے کیلئے چند ہدایات

۱۔ دودھ دینے والے جانور تندرست، توانا اور چھوت دار امراض سے مبرا ہونے چاہئیں۔

۲۔ جانوروں کو صاف رکھا جائے۔ جسم کے پچھلے حصہ سے کم از کم ہفتہ میں ایک بار لمبے اور گندے بال کاٹ دیئے جائیں تاکہ دودھ دوہتے وقت یہ دودھ میں نہ گر جائیں۔

۳۔ ہر دفعہ دودھ دوہنے سے پہلے جانور کا حیوانہ دھویا جائے۔ سردیوں میں حیوانہ دھونے

Marfat.com

کے لئے نیم گرم پانی استعمال کیا جائے۔ دھونے کے بعد حیوانہ کو تولیہ یا کسی نرم کپڑے سے خشک کیا جائے۔

۴۔ باڑہ صاف۔ روشن اور ہوادار ہونا چاہیئے۔ فضا میں خاکی ذرات نہ اڑ رہے ہوں۔

۵۔ دودھ کی پہلی چند دھاریں ضائع کر دی جائیں۔ اگر معائنہ کرنا مقصود ہو تو ایک پیالی میں جمع کر لی جائیں۔ پہلی دو تین دھاروں میں جراثیم کثیر تعداد میں ہوتے ہیں۔

۶۔ دودھ باقاعدگی سے وقت مقررہ پر دوہا جائے۔ دودھ دوہنے کے درمیان قریباً ۱۲ گھنٹے کا وقفہ ہونا چاہیئے۔

۷۔ دودھ دوہنے والا شخص صاف ستھرا، تندرست اور چھوت دار امراض سے مبرا ہو۔ اس کے ہاتھ اور کپڑے صاف ستھرے ہوں، ناخن چھوٹے اور تراشے ہوئے ہوں۔ دودھ دوہتے وقت سر پہ کپڑے کی ٹوپی اور سفید کوٹ پہنے ہو۔

۸۔ دودھ دوہنے کے برتن جراثیم سے پاک اور صاف ہوں۔

۹۔ دودھ دوہنے کے لئے "ڈرائی فل ہینڈ ملکنگ" کا طریقہ استعمال کیا جائے۔ حیوانہ سے آخری دودھ نکالنے کے لئے "سٹرپنگ" کا طریقہ استعمال کیا جائے۔

۱۰۔ دودھ دوہنے کا عمل جلد، خاموشی اور مکمل طور پر بغیر جانور کو تکلیف دیئے یا تنگ کئے ہونا چاہیئے۔ جانور کے جسم میں دودھ۔ پچوایٹری غدود کی تیار کردہ رطوبت کے زیر اثر بنتا ہے جس وقت دودھ دوہنا شروع کیا جاتا ہے تو یہ رطوبت بذریعہ خون دماغ سے حیوانہ کی طرف آ رہی ہوتی ہے۔ اگر دودھ دوہنے کے دوران خاموشی اختیار نہ کی جائے تو جانور کی توجہ کام کرنے بدل جاتا ہے۔ رطوبت کی پیدائش رک جاتی ہے لہٰذا دودھ کم نکلتا ہے۔

اگر دودھ جلد جلد نہ دوہا جائے تو اس کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔

حیوانہ سے مکمل دودھ نکال لینا ضروری ہے۔ اگر حیوانہ سے تمام دودھ نہ نکالا جائے تو دودھ کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ بھنن اور حیوانہ کی سوزش جیسے امراض ظاہر ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

مختلف جانوروں میں دودھ نکالنے کا طریقہ

گائے بھینس :۔ دودھ بائیں طرف بیٹھ کر نکالا جاتا ہے۔ دودھ نکالنے کا برتن ......

Marfat.com

دودھ دوہنے والے کی ٹانگوں کے درمیان پکڑا ہوا ہوتا ہے۔ سامنے کے دونوں تھنوں کا اکٹھا اور پچھلے دونوں تھنوں کا اکٹھا دودھ نکالا جاتا ہے۔

بکری :۔ دودھ دوہنے والا بیٹھ کر بکری کی ایک ٹانگ اپنی ٹانگ کے جوڑ میں دبا لیتا ہے۔ اور دونوں تھنوں سے علیحدہ علیحدہ یا اکٹھا دودھ نکالا جاتا ہے۔

بھیڑ :۔ بھیڑ کے پیچھے بیٹھ کر دائیں ہاتھ سے دودھ دوہیا جاتا ہے۔

اونٹنی :۔ اونٹنی کا دودھ کھڑے کھڑے دوہیا جاتا ہے۔ اونٹنی کی اگلی ٹانگیں باندھ لی جاتی ہیں اور دودھ دوہنے والا کھڑا ہو کر ایک پاؤں دوسری ٹانگ کے گھٹنے پر رکھ لیتا ہے۔ پھر دوسرے گھٹنے پر بالٹی رکھ کر دودھ نکالتا ہے۔

دودھ سے بنی ہوئی اشیاء

۱۹۶۰ کے تخمینے کے مطابق پاکستان میں قریباً ۱ کروڑ ۶۵ لاکھ ۵۱ ہزار من گائے کا اور ۷ کروڑ ۶ لاکھ ۹۷ ہزار من بھینس کا دودھ پیدا ہوتا ہے۔ کل پیداوار کا ⅓ حصہ گھی بنانے، ⅓ حصہ دودھ کی مختلف اشیا بنانے اور باقی ⅓ حصہ دودھ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس ⅓ حصے میں سے ۶٫۲ اونس فی کس مغربی پاکستان میں اور ۵٫۷ اونس فی کس مشرقی پاکستان میں دودھ حصے میں آتا ہے۔ مغربی پاکستان میں دودھ سے ذیل کی اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

صرف دودھ کی اشیاء

گاڑھا دودھ۔ خشک دودھ۔ کھویا۔ ربڑی۔ کریم نکلا دودھ۔ کریم۔ بالائی۔ مکھن۔ گھی۔ دہی۔ پنیر۔ لسی

اشیاء جن میں دودھ استعمال ہوتا ہے۔

برفی۔ قلاقند۔ پیڑا۔ گلاب جامن۔ رس گلا۔ کھیر۔ فرنی۔ رس ملائی۔ آئس کریم اور کلفی۔ کلفا۔

Marfat.com

مختلف جانوروں کے دودھ کے غذائی اجزا

نمبر شمار	جانور	پانی	لحمیات	روغنیات	مٹھاس	نمکیات	کل ٹھوس اجزا
۱	گائے	۸۷،۲۷	۳،۳۹	۳،۶۸	۴،۹۴	۰،۷۴۲	۱۲،۷۳
۲	بھینس	۸۲،۲۲	۴،۳	۷،۶۵	۴،۸۲	۰،۹۴	۱۷،۷۸
۳	بھیڑ	۸۳،۵۷	۵،۱۵	۶،۱۸	۴،۱۷	۰،۹۳	۱۶،۴۳
۴	بکری	۸۶،۸۸	۳،۷۶	۴،۰۷	۴،۶۴	۰،۸۵	۱۳،۱۲
۵	گھوڑی	۹۰،۵۸	۲،۰۵	۱،۱۴	۵،۸۷	۰،۳۶	۹،۴۲
۶	گدھی	۹۰،۱۲	۱،۸۵	۱،۳۷	۶،۱۹	۰،۴۷	۹،۸۸
۷	کتیا	۷۵،۴۴	۱۱،۷	۹،۵۷	۳،۰۹	۰،۷۳	۲۴،۵۶
۸	سور مادہ	۸۳،۹۴	۷،۲۳	۴،۵۵	۳،۲۳	۱،۰۵	۱۶،۰۰
۹	اونٹنی	۸۶،۵۷	۴،۰۰	۳،۰۷	۵،۵۹	۰،۷۷	۱۳،۴۳
۱۰	ہتھنی	۷۹،۳۰	۲،۵۱	۹،۱۰	۸،۵۹	۰،۵۰	۲۰،۷۰
۱۱	رینڈیر	۶۳،۳	۱۰،۳	۲۲،۵	۲،۵	۱،۴	۳۶،۷
۱۲	بلی	۸۲،۱۰	۹،۰۸	۳،۳۳	۴،۹۱	۰،۵۸	۱۷،۹۰
۱۳	خرگوش مادہ	۶۵،۰	۱۶،۰	۱۴،۰	۲،۰	۲،۲	۳۵،۰
۱۴	گنی پگ مادہ	۸۵،۰	۵،۰۹	۷،۳۱	۲،۳۱	۰،۲۹	۱۵،۰
۱۵	وہیل مچھلی	۴۸،۶۷	۷،۱۱	۴۳،۶۷	۱،۸	۰،۴۶	۵۱،۳۳
۱۶	چوہیا	۷۰،۰۰	۱۲،۰	۱۵،۰۰	۳،۰۰	۲،۰۰	۳۰،۰۰
۱۷	عورت	۸۷،۵۸	۲،۰۱	۳،۷۴	۶،۳۷	۰،۳۰	۱۲،۴۲

Marfat.com

پالتو جانوروں کی عمر بلحاظ دانت

دانت کا جو حصہ مسوڑھے سے باہر ہوتا ہے وہ کراؤن (CROWN) جہاں سے دانت مسوڑھے سے باہر نکلتا ہے وہ نیک (NECK) اور جو حصہ مسوڑھے میں چھپا ہوتا ہے وہ روٹ (ROOT) یا جڑ کہلاتا ہے۔ دانتوں کا جو حصہ آپس میں رگڑ کھاتا ہے وہ ٹیبل (TABLE) کہلاتا ہے۔

ساخت کے لحاظ سے دانت کی سب سے بیرونی زرد تہہ سیمنٹ (CEMENT) سخت اور درمیانی تہہ انیمل (ENAMEL) اور سب سے اندرونی موٹی تہہ ڈینٹین کہلاتی ہے۔ دانت میں لمبے رخ ایک خلا ہوتا ہے۔ جسے ڈینٹل کیویٹی کہتے ہیں۔ اس خلا میں دانت کی پرورش کرنے والی شریان، ورید اور اعصاب ہوتے ہیں۔ دانتوں کے متواتر گھسنے رہنے سے کچھ عرصہ بعد یہ خلا ٹیبل پر ایک زرد رنگ کی لمبی لکیر کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ سٹار (STAR) کہلاتا ہے۔

عمر کے لحاظ سے دانتوں کی دو اقسام ہیں

۱۔ عارضی یا دودھ کے دانت۔ ملک یا ٹمپریری ٹیتھ (TEMPORARY OR MILK TEETH)

۲۔ پرمانینٹ ٹیتھ مستقل دانت (RERMANENT TEETH)

Marfat.com

پہلے دودھ کے دانت یا عارضی دانت نکلتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد یہ گر جاتے ہیں اور ان کی جگہ مستقل دانت نکل آتے ہیں۔ شکل و شباہت، فعل اور منہ میں مخصوص جگہ پانے کے لحاظ سے دانتوں کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

۱۔ انسائیزر ٹیتھ (INCISOR TEETH) سامنے کے کاٹنے والے دانت۔ ان دانتوں کی جڑ ایک ہی ہوتی ہے۔ گھوڑے خچر اور گدھے وغیرہ میں ان دانتوں کے ٹیبل پر ایک سیاہ گڑھا ہوتا ہے۔ جو انفنڈی بولم (INFUNDIBULUM) کہلاتا ہے۔

۲۔ کینائن ٹیتھ یا ٹسشز (CANINE OR TUSHES) یہ دانت صرف نر میں ہی ہوتے ہیں۔ ان کی لمبی ایک ہی جڑ ہوتی ہے۔

۳۔ چیک ٹیتھ یا مولر ٹیتھ یا داڑھیں یا چبانے والے دانت (CHEEK OR MOLAR TEETH) داڑھ کی جڑ دو شاخی یعنی دو حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔

مختلف جانوروں میں دانتوں کی تعداد ذیل کے خاکہ میں درج ہے

نمبر شمار	قسم جانور	سامنے کے دانت		نیش یا سوئے		داڑھیں		کل دانت
		اوپر کے جبڑے میں	نیچے کے جبڑے میں	اوپر کے جبڑے میں	نیچے کے جبڑے میں	اوپر	نیچے	
۱	گھوڑا	۶	۶	۲	۲	۱۲ تا ۱۴	۱۲ تا ۱۴	۴۰ یا ۴۲
۲	گائے یا بیل	۰	۸	-	-	۱۲	۱۲	۳۲
۳	بھیڑ بکری	۰	۸	-	-	۱۲	۱۲	۳۲

Marfat.com

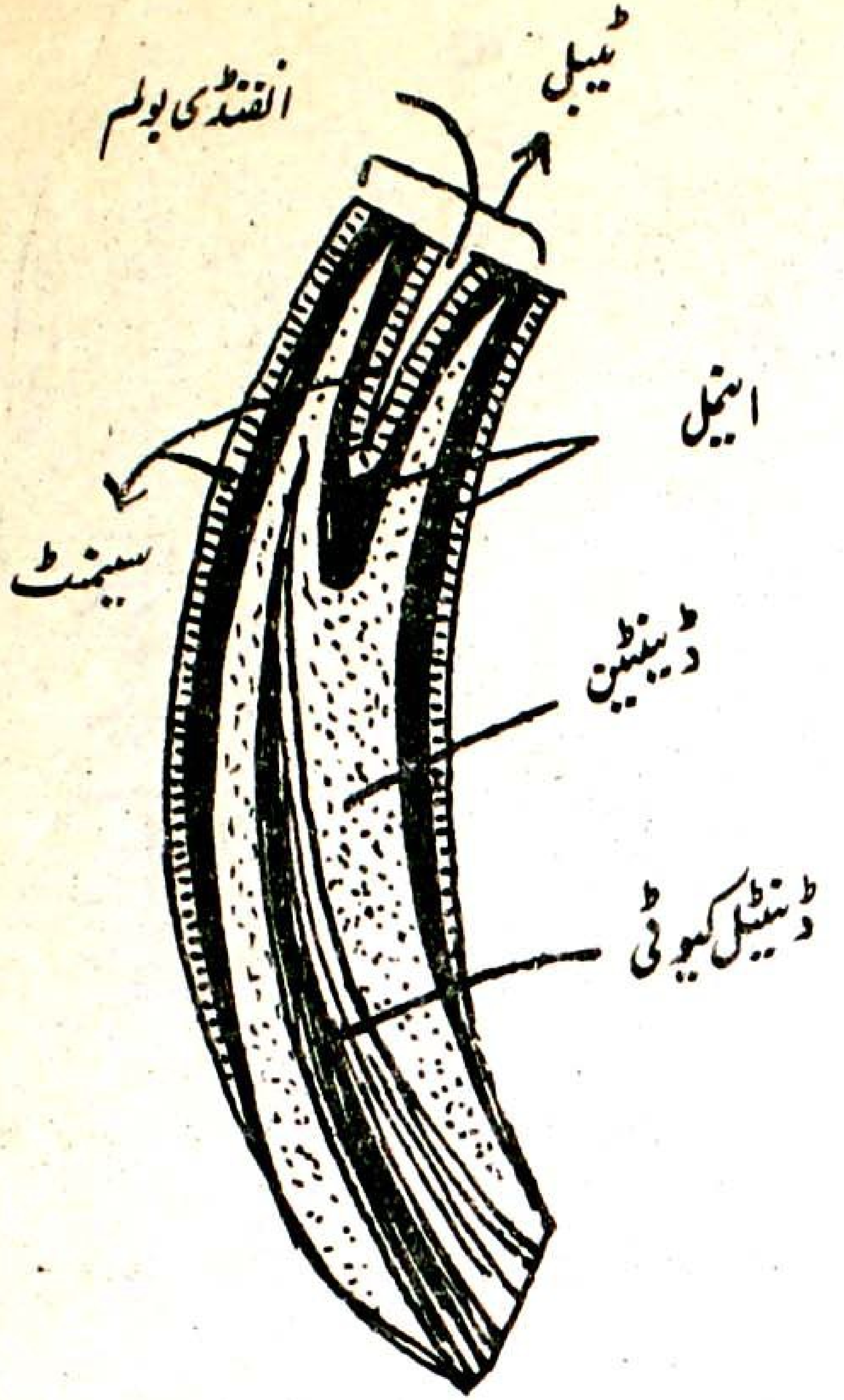

گھوڑے کے دانت کی ساخت

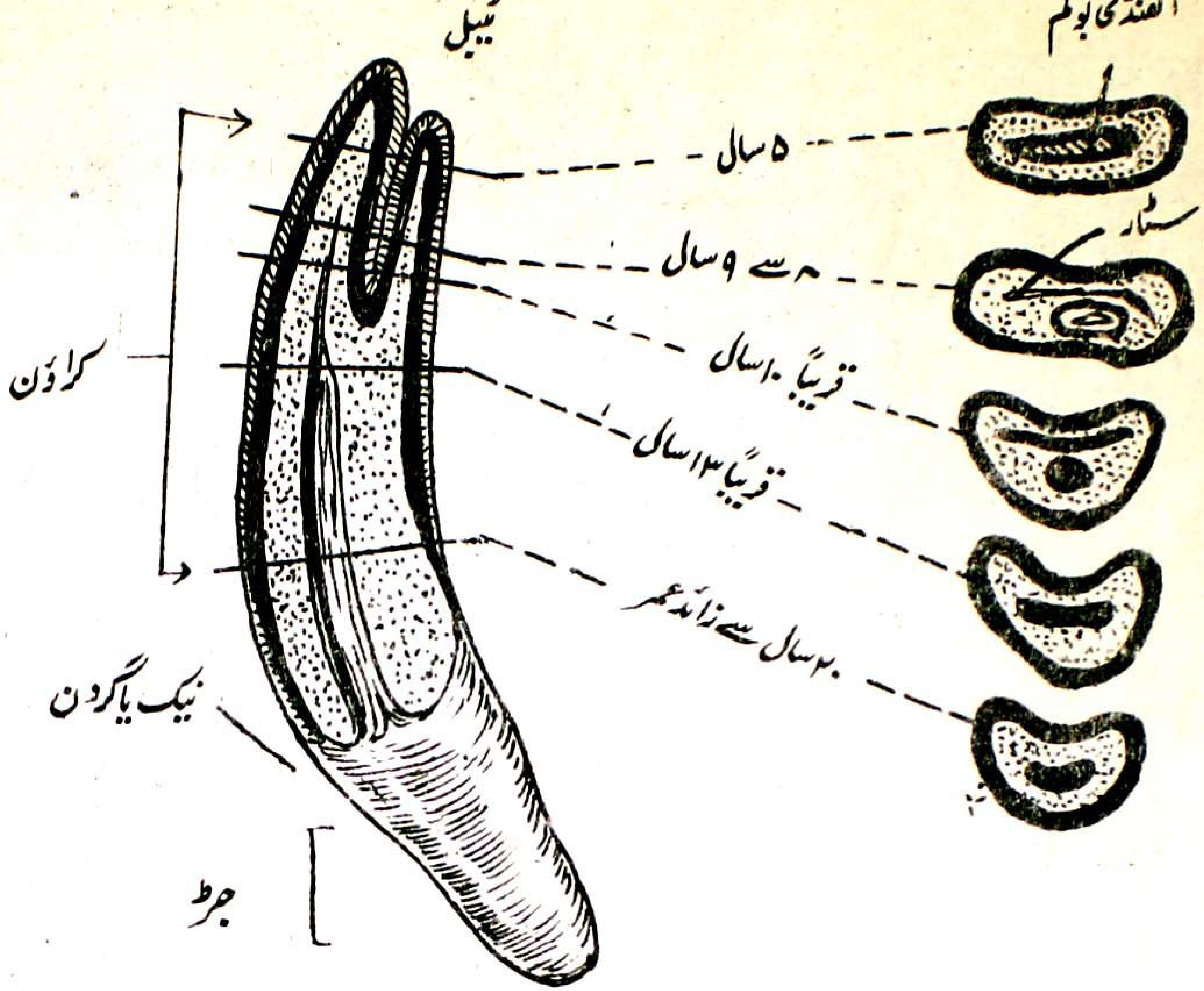

عمر کے مختلف حصوں میں "ٹیبل" کی تشکل و شباہت

Marfat.com

گھوڑے کی عمر معلوم کرنا

گھوڑے میں مستقل دانتوں کی تعداد ذیل کے کلیہ سے واضح ہے ۔

اوپر کا جبڑا / نیچے کا جبڑا = (س ۳ - ن ۳ ۱۲ د یا ۱۳) / (۶ - ۲ ۱۲ یا ۱۳) = (۲۰ یا ۲۱) / (۲۰ یا ۲۱) = ۴۰ یا ۴۲

س ۔ سامنے کے دانت (انسائزرز) ن = نیش د = داڑھیں (MOLARS)

چھ انسائزرز دانتوں کی ترتیب حسب ذیل طریقہ سے بیان کی جاتی ہے ۔

۲ سینٹرل انسائزرز ——— یا دو درمیانی سامنے کے دانت

۲ لیٹرل انسائزرز ——— یا دو اطراف والے سامنے کے دانت ۔

۲ کارنر انسائزرز ——— یا دو کونوں والے سامنے کے دانت

دانت نکلنے کے مختلف اوقات سے عمر کا اندازہ لگایا جاتا ہے ۔

پیدائش کے وقت منہ میں دو عارضی ۔ سینٹرل انسائزرز موجود ہوتے ہیں یا ایک ہفتہ کے اندر نکل آتے ہیں ۔

۲ - ۲ سے ۴ ہفتہ کی عمر میں ۲ عارضی لیٹرل انسائزرز اور پہلی تین عارضی داڑھیں بھی نکل آتی ہیں ۔

۳ - ۷ سے ۹ ماہ کی عمر میں ۲ عارضی کارنر انسائزرز نکل آتے ہیں ، اس وقت چوتھی مستقل داڑھ بھی نکلنے لگتی ہے ۔

۴ - ایک سال کی عمر میں تمام عارضی دانت نکل آتے ہیں ۔ اوپر اور نیچے کے جبڑے کی چوتھی مستقل داڑھیں آپس میں رگڑ کھانے لگتی ہیں ۔

۵ - ڈیڑھ سال کی عمر میں پانچویں مستقل داڑھ نکلنا شروع ہوتی ہے جو دو سال کی عمر تک مکمل ہو جاتی ہے ۔

۶ - دو سال کی عمر میں تمام عارضی انسائزرز دانتوں میں گھساوٹ کی وجہ سے ٹیبل ہموار ہو جاتے ہیں ۔

۷ - ڈھائی سال کی عمر میں عارضی سینٹرل انسائزرز گر جاتے ہیں اور ان کی جگہ مستقل انسائزرز نکل آتے ہیں ۔ پہلی اور دوسری عارضی داڑھیں بھی گر جاتی ہیں اور ان کی جگہ مستقل

Marfat.com

داڑھیں نکل آتی ہیں ۔

۸ ۔ ساڑھے تین سال کی عمر میں عارضی لیٹرل انسائزرز گر جاتے ہیں اور ان کی جگہ مستقل لیٹرل انسائزرز نکل آتے ہیں ۔ پہلی اور دوسری عارضی داڑھیں بھی گر جاتی ہیں اور ان کی جگہ مستقل داڑھیں نکل آتی ہیں ۔

۹ ۔ چار سال کی عمر میں چھٹی مستقل داڑھ نکل آتی ہے ۔ نر جانوروں میں ۴ سے ۴½ سال کی عمر میں نیش نکل آتے ہیں ۔

۱۰ ۔ ساڑھے چار سال کی عمر میں عارضی انسائزرز گر جاتے ہیں اور ان کی جگہ مستقل انسائزرز نکل آتے ہیں ۔ ساڑھے چار سے پانچ سال کی عمر میں گھوڑے کے تمام مستقل دانت نکل آتے ہیں ۔ اس وقت گھوڑا (جوان) کہلاتا ہے ۔

۱۱ ۔ چھ سال کی عمر میں سینٹرل انسائزرز کے انفنڈی بولم کی سیاہی معدوم ہو جاتی ہے ۔ لیکن اندرونی انیمل کا حلقہ موجود ہوتا ہے ۔

۱۲ ۔ سات سال کی عمر میں لیٹرل انسائزرز کا انفنڈی بولم معدوم ہو جاتا ہے ۔ اوپر کارنر انسائزرز پر ھک (HOOK) بن جاتا ہے ۔

۱۳ ۔ آٹھ سال کی عمر میں کارنر انسائزرز کا انفنڈی بولم معدوم ہو جاتا ہے اور سینٹرل و لیٹرل انسائزرز میں سامنے کی طرف ایک زرد لکیر سی ظاہر ہوتی ہے ۔ یہ لکیر ڈینٹل سٹار (DENTAL STAR) کہلاتی ہے ۔

۱۴ ۔ نو سال کی عمر میں کارنر انسائزرز میں بھی سٹار بن جاتا ہے ۔

۱۵ ۔ گیلونز گروو (GALVYN'S. GROOVE) یہ ایک لکیر ہے جو اوپر کے جبڑے میں کارنر انسائزرز کے باہر کی طرف کی مسوڑھے کے کنارے سے شروع ہوتی ہے دس سال کی عمر میں یہ مسوڑھے کے قریب سے ظاہر ہوتا ہے ۔ پندرہ سال کی عمر میں دانت کے نصف تک آجاتا ہے ۔ بیس سال کی عمر میں دانت کے نچلے کنارے تک پہنچ جاتا ہے ۔ پچیس سال کی عمر میں دانت کے اوپر کے نصف حصہ سے اور تیس سال کی عمر میں تمام دانت سے غائب ہو جاتا ہے ۔

Marfat.com

جوں جوں گھوڑے کی عمر بڑھتی ہے اوپر اور نیچے کے انسائزر دانتوں کا آپس میں فاصلہ زیادہ ہوتا جاتا ہے اور ملنے کا زاویہ تنگ ہوجاتا ہے۔ مسوڑھے پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ جڑیں ننگی ہوجاتی ہیں اور نتیجتہً دانت لمبے معلوم ہوجاتے ہیں۔

گھوڑے میں عارضی و مستقل دانتوں اور داڑھوں کے نکلنے کی عمر ذیل کے نقشہ سے واضح ہے۔

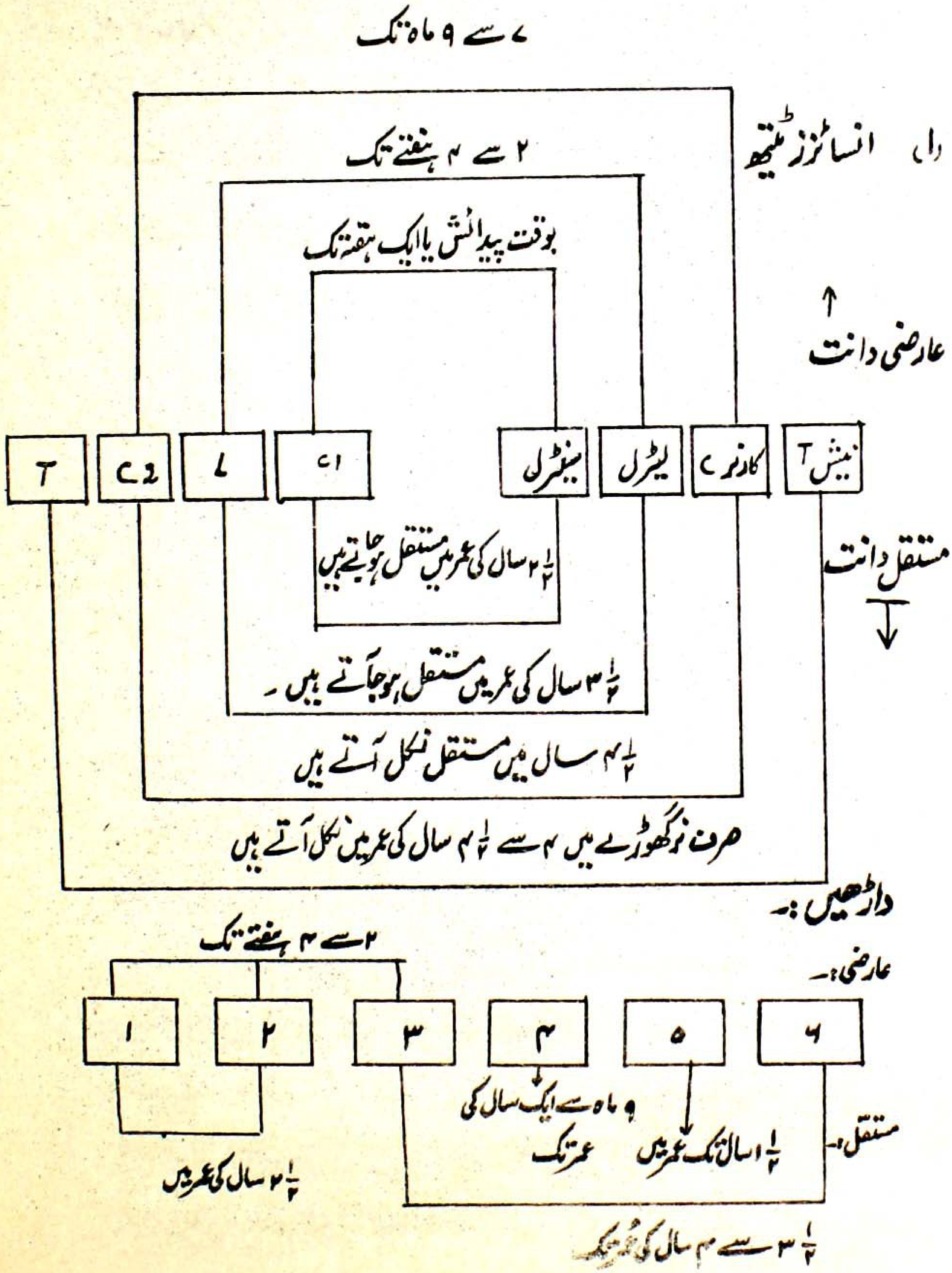

مویشیوں کی عمر معلوم کرنا

مویشیوں میں اوپر اور نیچے کے جبڑوں میں کل ۳۲ داڑھیں ہوتی ہیں۔ آٹھ انسائزرز دانت صرف نچلے جبڑے میں ہی ہوتے ہیں۔ اوپر والے جبڑے میں انسائزرز دانتوں کی بجائے ایک گدی ہوتی ہے جو ڈینٹل پیڈ (DENTAL PAD) کہلاتی ہے۔ مویشیوں کے انسائزرز دانت قدرتی طور پر ہلتے ہونے ہیں۔

مویشیوں کی عمر کا اندازہ ذیل کے خاکہ سے واضح ہے۔ دو سال تک جانور کے منہ میں عارضی دانت رہتے ہیں۔ اور جانور کھیرا کہلاتا ہے۔

پانچ سال کی عمر میں تمام مستقل دانت نکل آتے ہیں اور جانور "جوان" کہلاتا ہے۔

(۱) انسائزرز ٹیتھ

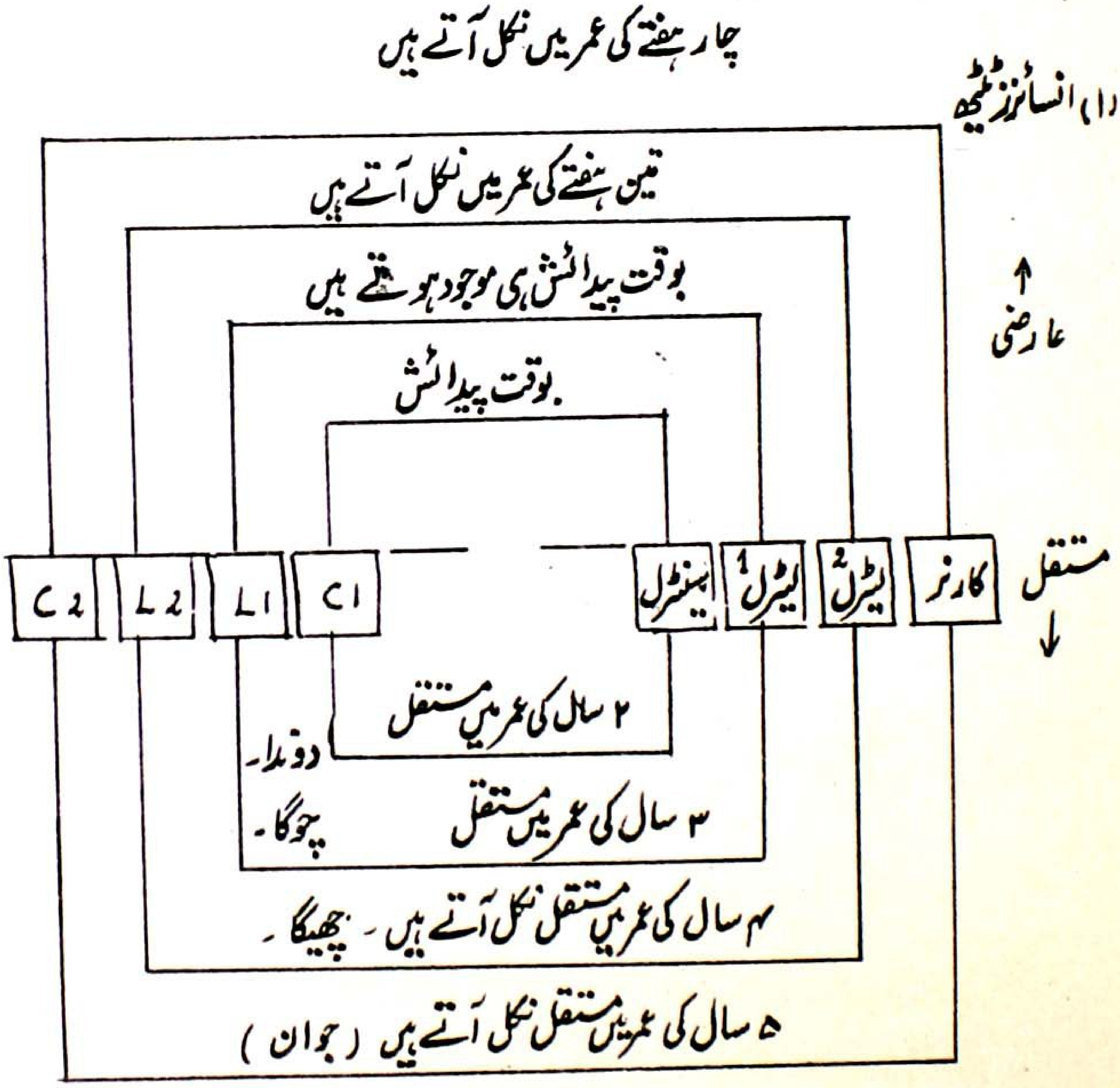

Marfat.com

۲- داڑھیں:- بوقت پیدائش ہی موجود ہوتی ہیں -

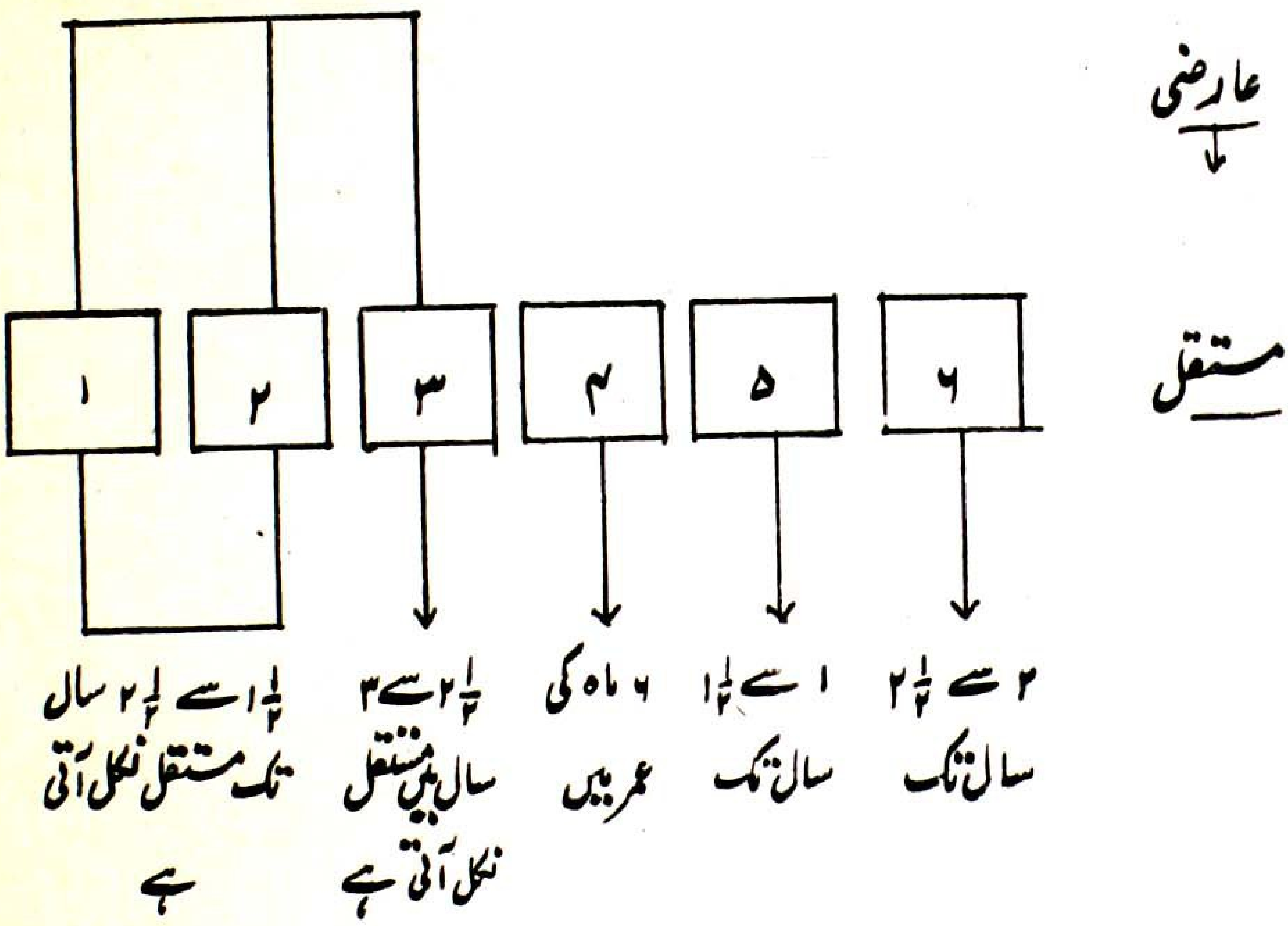

بھیڑوں کی عمر معلوم کرنا

ان میں بھی مویشیوں کی طرح کل ۳۲ دانت ہوتے ہیں یعنی ۲۴ داڑھیں اور نچلے جبڑے میں آٹھ انسائزرز دانت

اوپر والے جبڑے میں انسائزرز کی بجائے ڈینٹل پیڈ ہوتا ہے - عمر کا اندازہ حسب ذیل خاکہ سے واضح ہے .

Marfat.com

(۱۱) انسائزز دانت

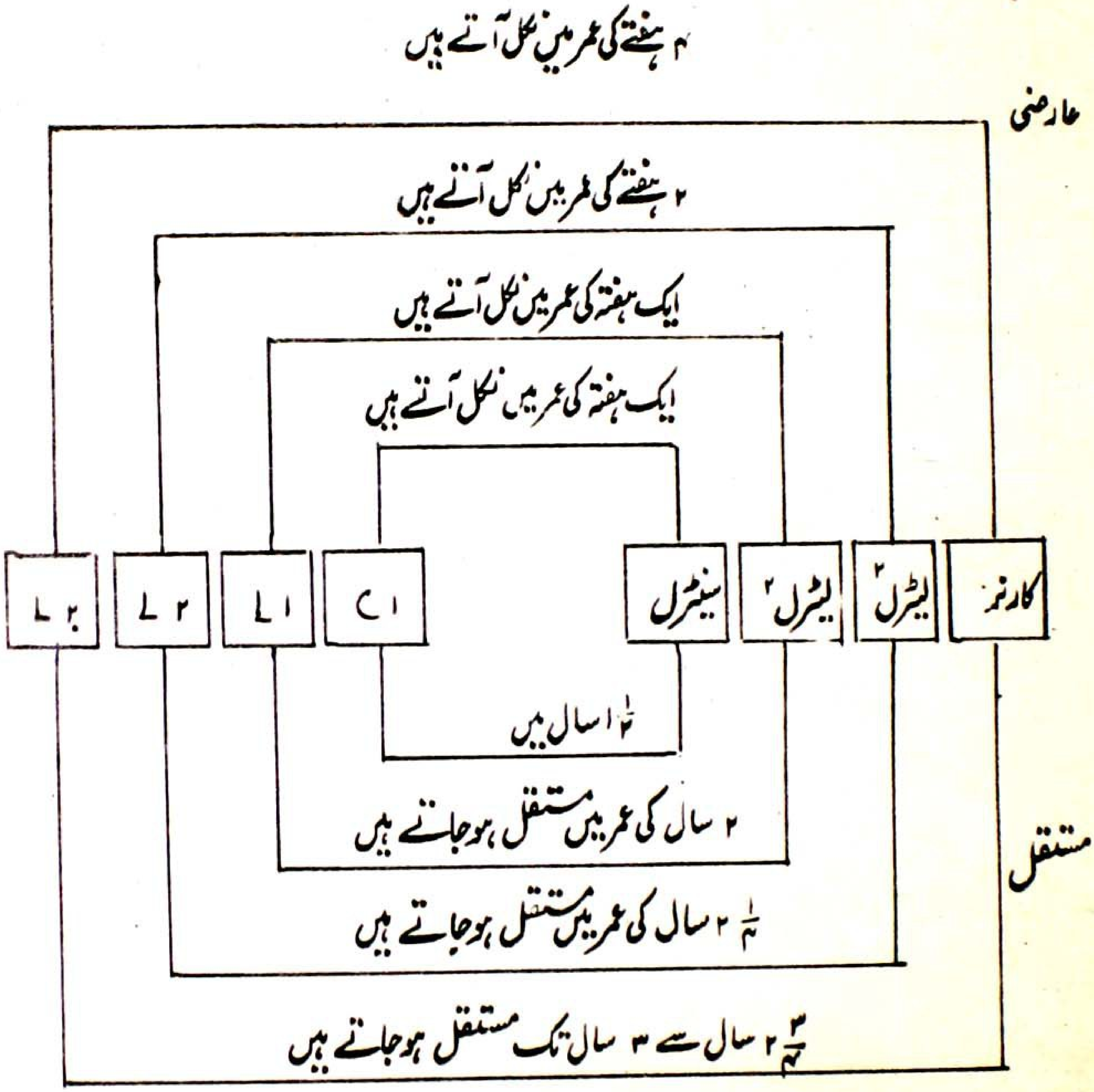

Marfat.com

۲۔ داڑھیں :-

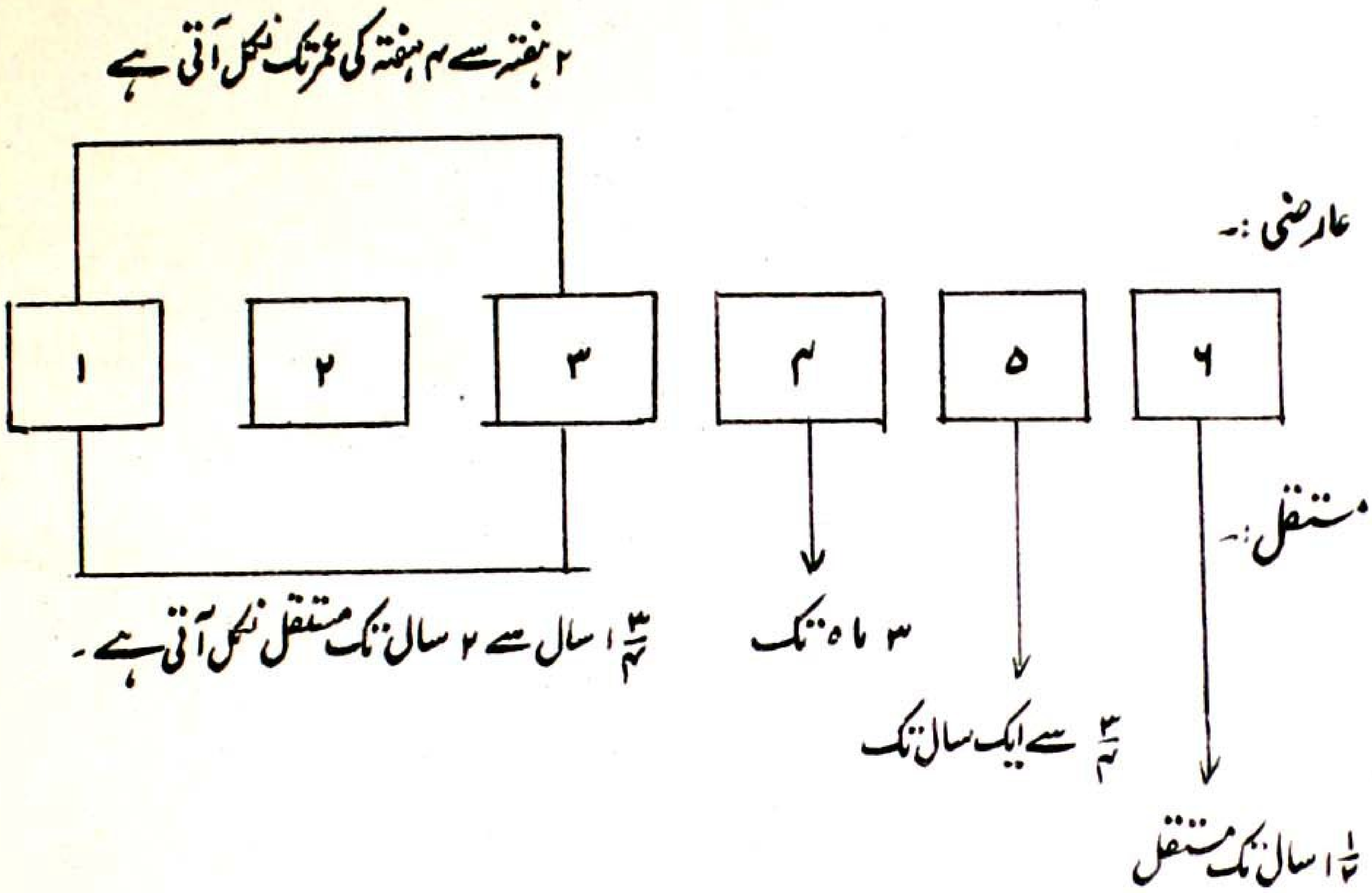

بکری کی عمر معلوم کرنا

ایک سال کی عمر تک بکری کے بچے کے منہ میں عارضی دانت ہوتے ہیں۔

۱ سے ۱ ۳/۴ کی عمر تک مستقل سینٹرل انسائزرز نکل آتے ہیں۔

۳ سال کی عمر میں مڈل انسائزرز نکل آتے ہیں۔

۴ سال کی عمر میں مستقل لیٹرل انسائزرز نکل آتے ہیں۔

۴ سال سے ۵ سال کی عمر میں مستقل کارنر انسائزرز نکل آتے ہیں۔

Marfat.com

مویشیوں کی نسلیں

مغربی پاکستان میں مویشیوں کی درجہ بندی ذیل کے طریقہ پر کی گئی ہے ۔

دودھ پیدا کرنے والی نسلیں

اس درجہ میں ساہیوال یا منٹگمری اور ریڈ سندھی (سرخ سندھی) نسلیں شامل ہیں۔ ان نسلوں کے جانوروں کو دودھ کی پیداوار کے لئے پالا جاتا ہے۔ زیادہ دودھ دینے والے جانوروں کا جسم جب آگے پیچھے اور اوپر سے دیکھا جائے تو متعدد پچروں اور پچانوں کا مرقع دکھائی دیتا ہے ۔ دودھ کی وریدیں (ملک وین) کافی نمایاں اور ابھری ہوئی ہوتی ہے اور حیوانہ کافی بڑا اور پچھلی ٹانگوں کے درمیان کافی اوپر تک چلا گیا ہے۔ تھن بڑے اور مساوی الجسم ہوتے ہیں۔ کھال ملائم اور جسم پر کافی ڈھیلی اور ادھر اُدھر آسانی سے حرکت کر سکتی ہے ۔

زراعتی کاروبار کے قابل نسلیں

ان نسلوں کے جانور زراعتی کاروبار کو انجام دیتے ہیں۔ ان کے جسم چست ہوتے ہیں ۔ پیٹ ہلکا جھالر (DEWLAP) معمولی، موٹا کسا ہوا، قدم کافی تیز، مزاج میں تندی اور چلبلا پن۔ ان نسلوں کے عام خصائص حسب ذیل ہیں:-

Marfat.com

ان مویشیوں کی نسلوں کو بلحاظِ قدو قامت اور زراعتی کاروبار تین گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(ا) بھاری قسم کا زراعتی کام انجام دینے والا گروہ

اس گروہ میں جو نسلیں آتی ہیں وہ کافی جسیم اور وزنی ہوتی ہیں۔ بھاگناڑی اور داجل نسل کے جانور اس زمرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔

(ب) درمیانہ کام کرنے والا گروہ

اس گروہ میں مویشیوں کی نسلیں عموماً کم جسیم اور کم وزنی ہوتی ہیں۔ دھنی اور رجحان نسل کے مویشی اس گروہ میں بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں۔

(ج) ہلکا کام کرنے والا گروہ

اس گروہ میں شامل مویشیوں کی نسل بالکل ہلکی پھلکی مگر چست وچالاک اور پھرتیلی ہوتی ہے مویشیوں کی اس نسل کو اگر "ٹیڈی" کہہ دیا جائے تو سمجھنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔ روہانی نسل اس میں شامل ہے۔

دوہرا مقصد پورا کرنے والی نسلیں

اس میں تھر پارکر نسل شامل ہے۔ اس نسل کے جانور، دودھ بھی اچھا دیتے ہیں اور نرجانور، زراعتی کاروبار کے لئے بھی موزوں ہیں۔ اسی لئے اس کو دوہرا مقصد پورا کرنے والی نسل کہتے ہیں۔

بھینسوں کی نسلیں

مغربی پاکستان میں بھینسوں کی تین نسلیں مشہور ہیں۔

(ا) راوی

(ب) نیلی

(ج) کنڈی

ان کا شمار اچھے دودھ دینے والی بھینسوں میں ہوتا ہے۔ ان جانوروں کو عموماً دودھ کے لئے ہی پالا جاتا ہے۔ اب مویشیوں کی ہر ایک نسل کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔

Marfat.com

ساہیوال

وطن:۔ سابق پنجاب کا مرکزی اور جنوبی حصہ جو دریائے راوی اور ستلج کے درمیان واقع ہے اس علاقہ میں منٹگمری، لائل پور اور ملتان کے اضلاع شامل ہیں۔ زیادہ مقدار میں دودھ دینے کی وجہ سے یہ نسل بہت مقبول ہے۔ مغربی پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں اس نسل کے جانور پالے جاتے ہیں۔ اس نسل کی افزائش کے لئے حکومت نے ملتان اور منٹگمری کے اضلاع میں فارم قائم کئے ہیں۔ ترکی۔ ملایا۔ مشرقی افریقہ اور کینیا میں اس نسل کے مویشی درآمد کئے گئے ہیں۔

حلیہ اور صفات:۔ یہ جسیم اور بھاری نسل ہے۔ نر کا اوسط وزن ۱۰۰۰ سے ۱۲۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۷۰۰ سے ۹۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ عام رنگت سرخ بادامی ہوتی ہے جو نر میں آنکھوں کے گرد گردن اور رانوں پر سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ کھال ملائم اور ڈھیلی ہوتی ہے۔ سینگ چھوٹے اور موٹے ہوتے ہیں۔ عموماً ان کی لمبائی ۳ انچ کے قریب ہوتی ہے۔ تھوتھنی، پلکیں آنکھوں کے پردے کھر اور دم پر بالوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ نر میں جھالر (DEWLAP) اور موتنا (شیتھ) بڑا ڈھیلا اور لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ مادہ میں ورید اللبن (دودھ کی ورید۔ ملک وین) نمایاں۔ حیوانہ بڑا ہوتا ہے۔ اور پچھلی ٹانگوں کے درمیان کافی کشادہ اور اوپر تک چلا گیا ہوتا ہے۔ نر میں کوہان یا کوز پشت بڑی اور مادہ میں چھوٹی ہوتی ہے۔

دودھ کی اوسط پیداوار ۳۰۰ ایام کے دودھ پیدا کرنے والے عرصہ میں ۶۰۰۰ - ۷۰۰۰ پونڈ تک ریکارڈ کی گئی ہے۔ انفرادی طور پر ۳۰۰ ایام کے دودھ پیدا کرنے والے عرصہ میں ۱۰۰۰۰ پونڈ دودھ دینے والی گائیں کافی تعداد میں موجود ہیں۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱۔ جسم میں سفید رنگ کی موجودگی

۲۔ سفید یا بھوری تھوتھنی، پلکیں یا آنکھوں کے پردے۔

۳۔ دم پر سفید یا سرخ بالوں کا گچھا

۴۔ جھالر اور موتنے کا کسا ہوا ہونا۔

Marfat.com

سُرخ سندھی یا ریڈ سندھی
(RED - SINDHI)

وطن :- اس نسل کا اصل وطن سابق صوبہ سندھ میں کراچی اور حیدرآباد کا شمالی اور شمال مغربی علاقہ ہے بلوچستان کے علاوہ لس بیلا میں بھی پائی جاتی ہے ۔ دودھ کے لئے یہ نسل بہت مقبول ہے ۔ یہ نسل ہر جگہ کی آب و ہوا کو اپنا لیتی ہے اس لئے پاکستان کے مختلف علاقوں پر اور بعض بیرونی ممالک میں بہت پسند کی گئی ہے ۔ حیدرآباد کے علاقہ میں اس نسل کی افزائش کے لئے فارم بنائے گئے ہیں ۔

حلیہ اور صفات :- نسل کا پسندیدہ رنگ گہرا سرخ ہے لیکن بادامی زرد رنگ سے گہرے خاکستری رنگ تک تغیر پذیر بھی ہو سکتا ہے ۔ نر میں رنگ عموماً زیادہ گہرا سرخ ہوتا ہے جو بالغ جانور میں گردن اور رانوں پر قریباً سیاہ ہو جاتا ہے ۔ نر میں سینگ موٹے اور چھوٹے ہوتے ہیں ۔ مادہ میں سینگ پتلے اور شکل میں نصف چاند کے مشابہ ہوتے ہیں ۔ جھالر اور کوہان متوسط درجہ تک بڑھے ہوئے اور ڈھیلے ہوتے ہیں ۔ ماتھے پر سفید بال یا پیٹ پر سفید چھوٹے چھوٹے دھبے نقص خیال کئے جاتے ہیں ۔ دم پر بالوں کا گچھا سیاہ ہوتا ہے ۔ جلد ملائم اور ڈھیلی ہوتی ہے ۔ مادہ میں (ملک وین) وریدا للبن نمایاں ، حیوانہ بڑا اور تھن موٹے ہوتے ہیں ۔ دودھ کی اوسط پیداوار ۴۰۰۰ پونڈ ہے (۳۰۰ ایام دودھ پیدا کرنے کے عرصہ میں) انفرادی طور پر بعض گائیوں نے ۳۰۰ دنوں سے کچھ زیادہ دنوں میں ۱۲۰۰۰ پونڈ تک دودھ پیدا کیا ہے ۔ نر کا اوسط وزن ۹۲۵ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۷۵۰ پونڈ ہوتا ہے ۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱ ۔ جسم پر سُرخ کے علاوہ کوئی اور رنگ ۔

۲ ۔ دم پر سفید بالوں کا گچھا ۔

بھاگ ناڑی

وطن :- یہ وزنی اور بھاری قسم کی کاشتکاری کے لئے نہایت موزوں نسل ہے ۔ اس کا وطن جیکب آباد واقع بلوچستان کا شمالی حصہ اور سندھ کا ملحقہ علاقہ ہے ۔ چونکہ اس کا وطن خشک اور ریگستانی علاقہ ہے اس لئے بہت جفاکش اور سخت جان ہے ۔

حلیہ اور اوصاف :- اس نسل کے جانوروں کا رنگ سفید یا سبزی مائل سفید ہوتا ہے

Marfat.com

نر جانور میں گردن، شانوں اور رانوں پر رنگ سیاہی مائل ہوجاتا ہے۔ نر جانور گٹھا ہوا، ٹھوس، پست اور جسیم ہوتا ہے۔ نر کا اوسط وزن ۱۰۰۰ سے ۱۳۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۷۵۰ سے ۹۰۰ پونڈ ہوتا ہے۔ نر کے سینگ موٹے اور ۴ انچ سے ۵ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ مادہ کے سینگ تقریباً ۸ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ جھالر متوسط درجہ تک بڑھی ہوئی۔ موتڑا چھوٹا اور کسا ہوا ہوتا ہے۔ دم پر سیاہ بالوں کا گچھا ہوتا ہے۔ گائے میں دودھ کی اوسط پیداوار ۳۰۰ ایام کے عرصہ میں ۱۸۰۰ پونڈ ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱۔ سفید یا سبزی مائل رنگت کے علاوہ کوئی اور رنگت۔

۲۔ جسم پر کسی اور رنگ کا داغ

۳۔ ڈھیلا یا لٹکا ہوا موتڑا

۴۔ دم پر سفید بالوں کا گچھا

۵۔ پلکیں اور تھوتھنی سفید یا بھورے رنگ کی

داجل

درحقیقت یہ بھاگناڑی نسل ہے۔ آج سے کوئی ایک صدی پیشتر بھاگناڑی نسل کے کچھ جانور داجل کے علاقہ واقع ڈیرہ غازی خان میں لائے گئے تھے۔ مقامی لوگ اسے داجل کے نام سے پکارنے لگے۔ اس نسل کا حلیہ اور صفات بھاگناڑی نسل جیسی ہیں۔

دھنی

وطن:۔ یہ درمیانی جسامت کی درمیانہ درجہ کی کاشتکاری کے لئے نہایت موزوں نسل ہے۔ اس نسل کے جانور متوسط حجم اور گٹھے ہوئے جسم کے ہوتے ہیں۔ یہ ضلع اٹک، جہلم اور راولپنڈی کی مقامی نسل ہے۔ اب یہ نسل ضلع سرگودھا، میانوالی، پشاور، مردان اور ہزارہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ یہ نسل بارانی اور چاہی علاقوں میں کاشتکاری کے لئے بہت مقبول ہے۔ اس نسل کے جانور بہت جفاکش اور سخت جان ہوتے ہیں۔ سبز چارہ کی عدم دستیابی میں خشک چارہ پر ہی گذارہ کر لیتے ہیں۔

حلیہ اور اوصاف:۔ رنگ سیاہ و سفید ہوتا ہے آنکھیں تھوتھنی اور کان سیاہ

Marfat.com

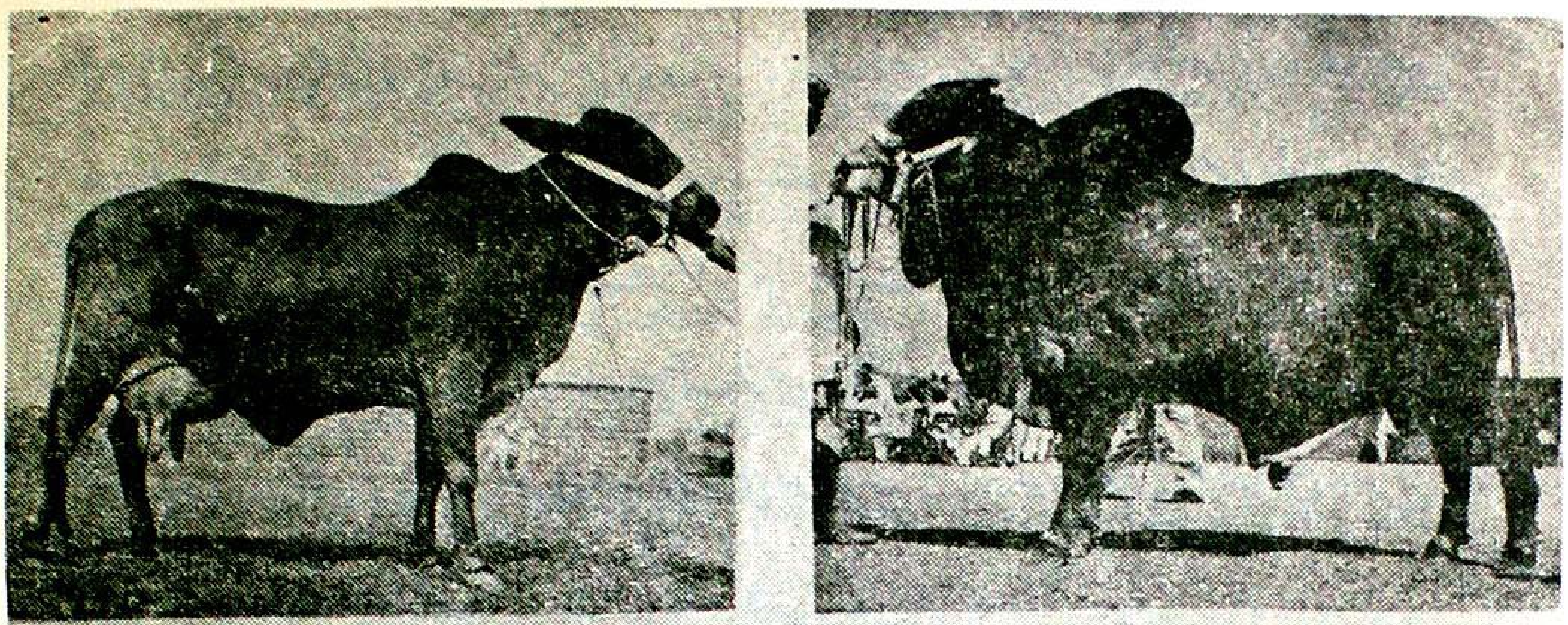

ساہیوال

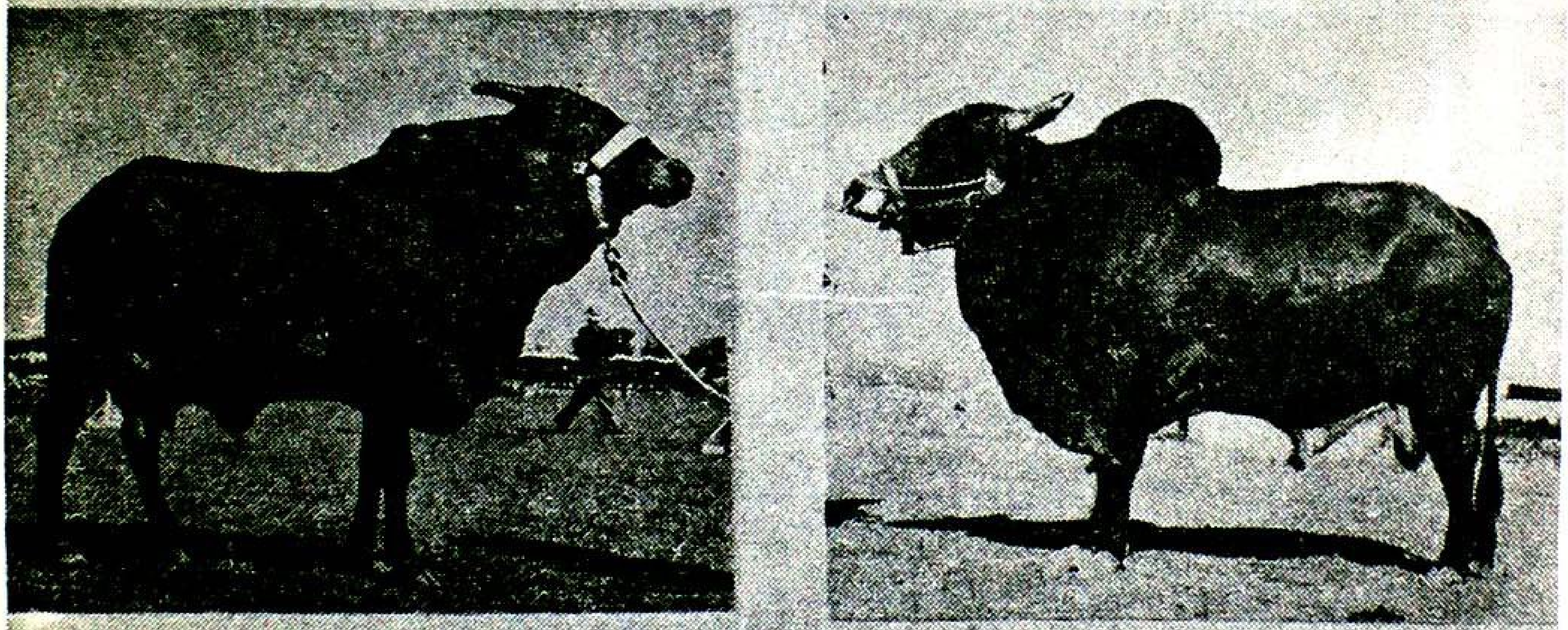

سرخ سندھی

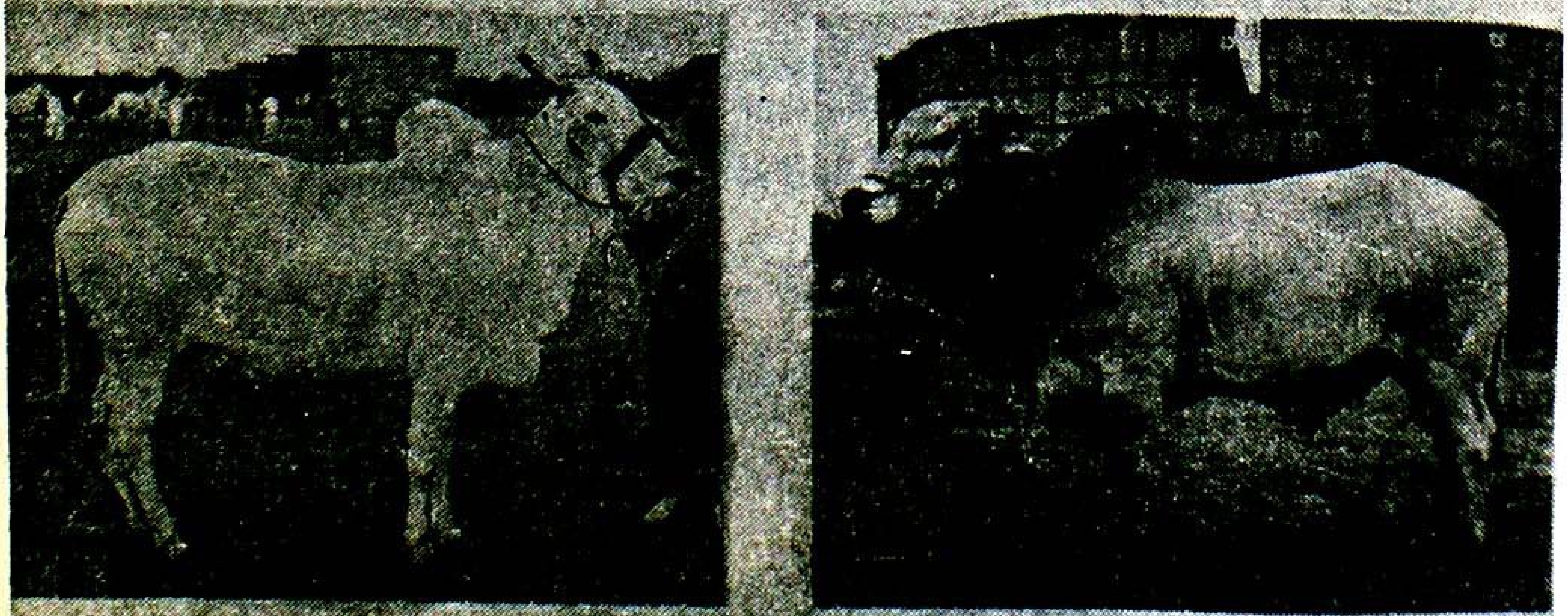

تھرپارکر

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ دم پر بالوں کا سفید گچھا ہوتا ہے۔ اس نسل کو برگا بھی کہتے ہیں۔ جسم پر سیاہ و سفید داغ ہوتے ہیں۔ جب سیاہ داغ زیادہ ہوں تو سیاہ و سفید برگا یا سیاہ برگا کہلاتا ہے۔ جب سفید رنگ زیادہ ہو تو اسے سفید و سیاہ برگا یا سفید برگا کہتے ہیں۔ سیاہ داغ نہ ہو تو اسے نقرہ کہتے ہیں۔ کان چھوٹے، چست اور افقی حالت میں ہوتے ہیں۔ نر میں سینگ موٹے اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ مادہ کے سینگ باریک اور لمبے ہوتے ہیں۔ جسامت درمیانی مگر گتھا ہوا جسم، جلد کسی ہوئی، جھالر اور موتڑا بہت چھوٹے اور کسے ہوئے ہوتے ہیں۔ بیل چست اور تیز رفتار ہے۔ کنوئیں کے کام کیلئے بہت موزوں ہے۔ کھر چھوٹے اور سیاہ ہوتے ہیں۔ مادہ میں سیاہ تھن زیادہ خالص پن کی علامت ہے۔ نر کا اوسط وزن ۸۰۰ سے ۱۰۰۰ پونڈ اور مادہ کا وزن ۶۰۰ سے ۶۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ گائے زیادہ دودھ نہیں دیتی دودھ کی اوسط پیداوار ۱۲۰۰ سے ۱۵۰۰ پونڈ ۳۰۰ ایام کے دودھ پیدا کرنے والے عرصہ میں ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱۔ سرخ یا سبز داغ
۲۔ سفید یا بھوری تھوتھنی
۳۔ سفید یا بھورے لمبے اور لٹکے ہوئے کان۔
۴۔ سفید پلکیں
۵۔ ڈھیلی اور لٹکی ہوئی جھالر اور موتنی
۶۔ دُم میں سیاہ بالوں کا گچھا

روجھان

وطن:۔ یہ نسل ضلع ڈیرہ غازی خان کے جنوبی علاقہ میں کوہ سلیمان کے دامن میں پائی جاتی ہے۔ بہترین نمونہ کے جانور مزاری علاقہ میں پائے جاتے ہیں افزائشی نسل کے رجھان، امرکوٹ، سونی میانی، کچا گدی اور میر پور تحصیل مشہور ہیں۔ یہ جانور درمیانے قد کے مگر مضبوط اور جفاکش ہوتے ہیں۔ یہ پہاڑی علاقوں میں کاشتکاری کے لئے بھی موزوں ہیں۔

حلیہ اور اوصاف:۔ سرخ رنگ پر بڑے بڑے سفید دھبے ہوتے ہیں۔ بدن کی

Marfat.com

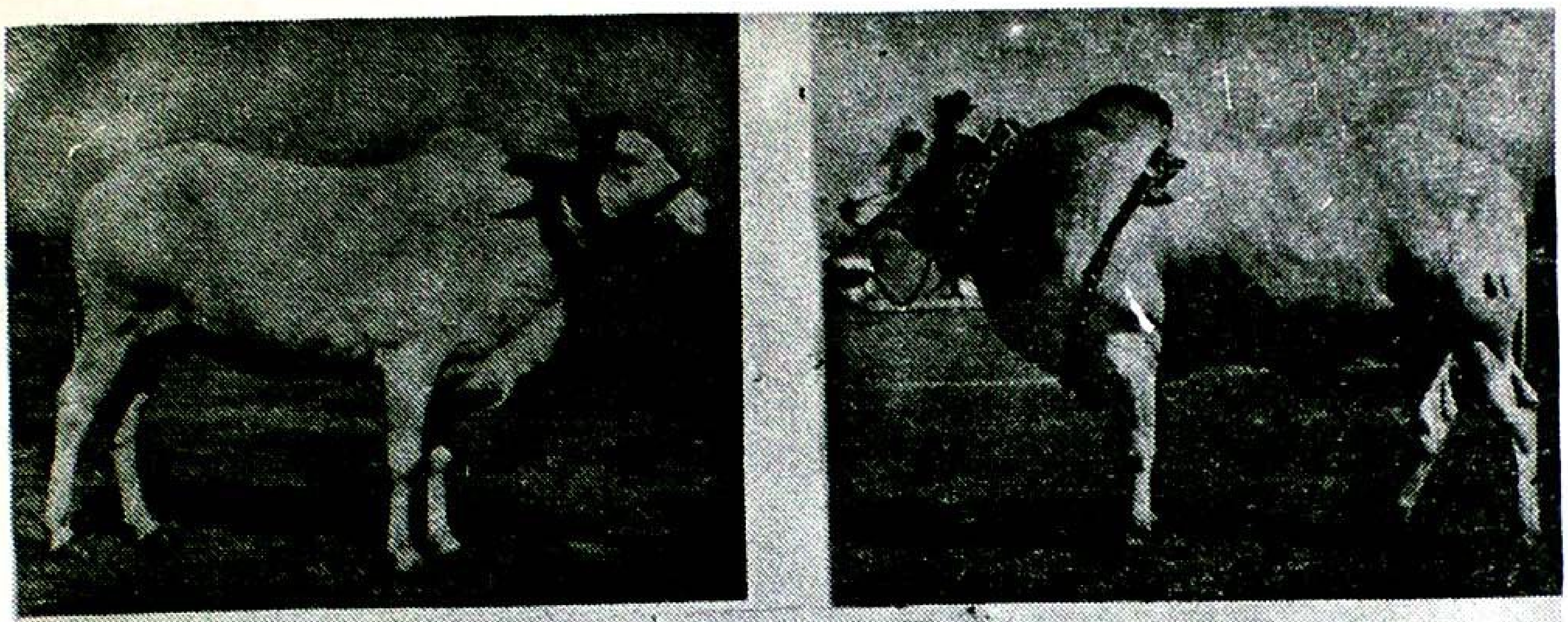

بھاگناڑی

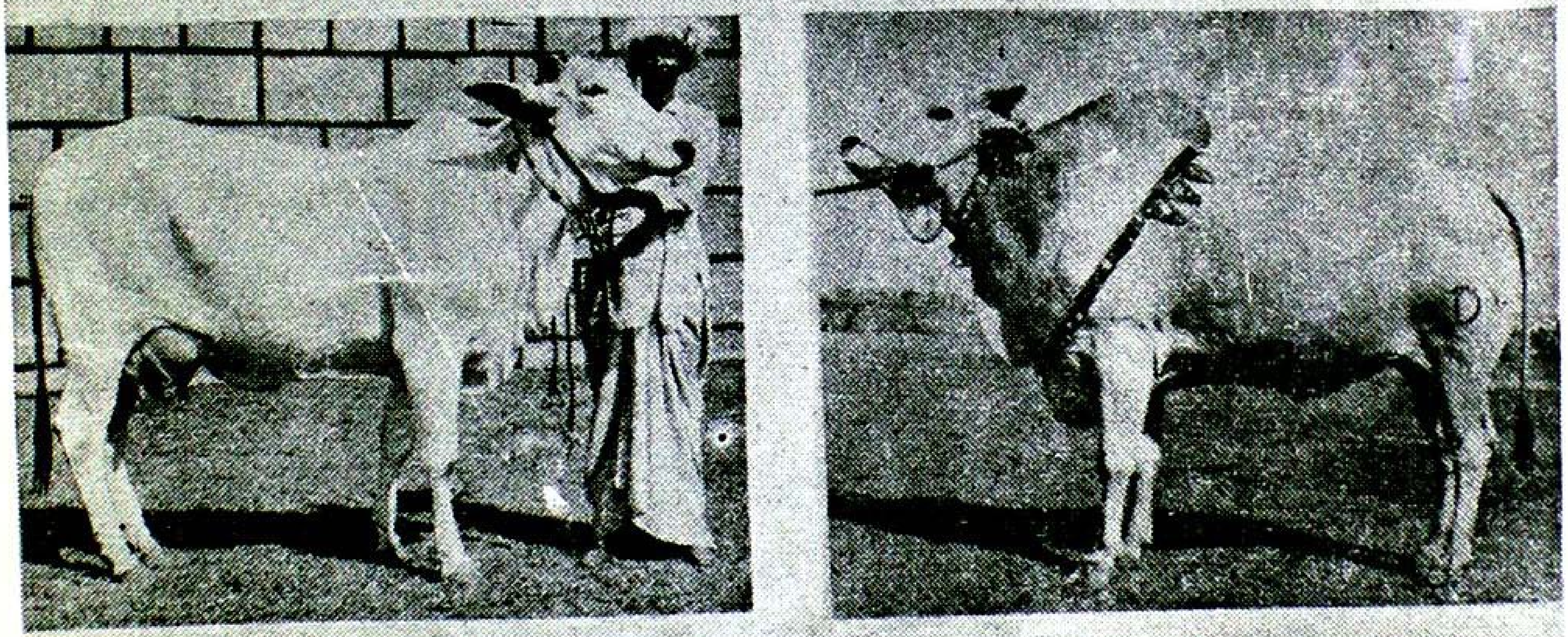

داجل

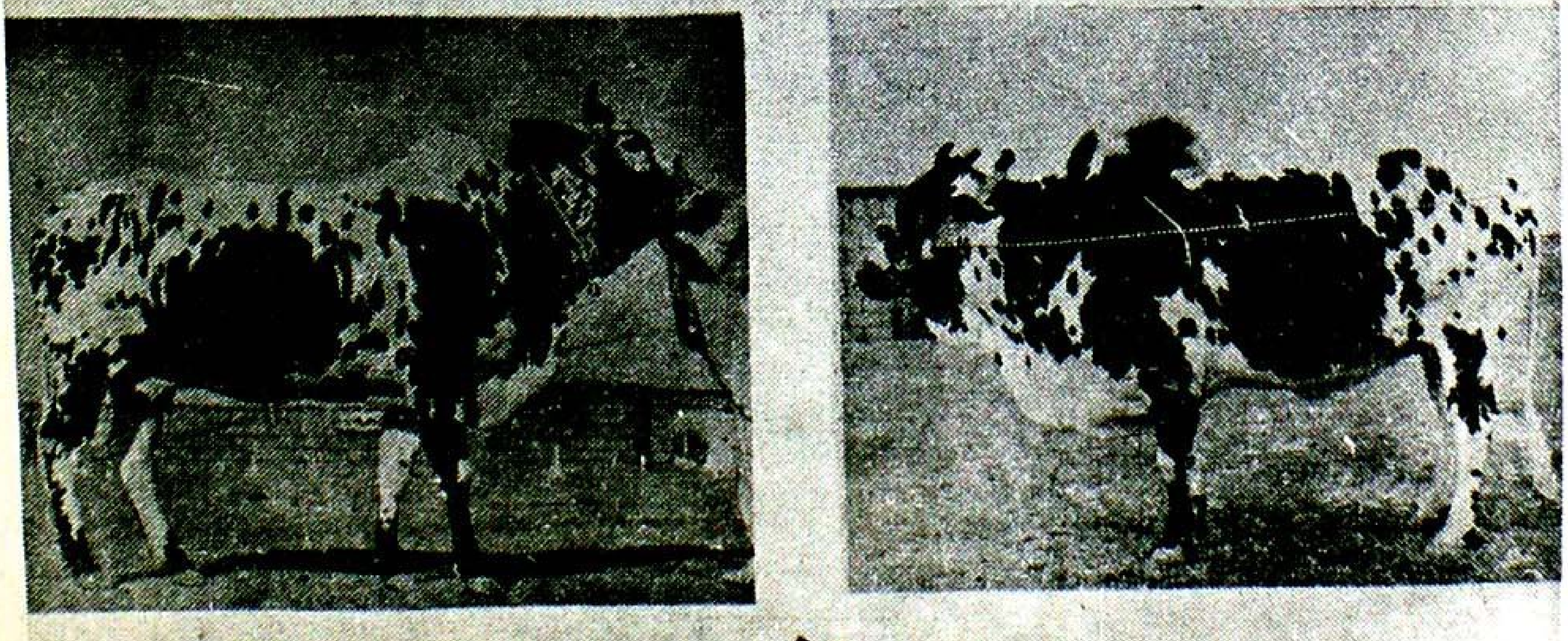

دھنی

Marfat.com

نسبت بہ دھبے سر، جھالر اور گردن پر زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔ بدن درمیانہ مگر گٹھا ہوا کان چھوٹے اور چوکس، سینگ درمیانے اور جھالر و متواتر چھوٹے اور کسے ہوئے ہوتے ہیں کھال ملائم پتلی اور کسی ہوئی ہوتی ہے۔ دم پر سفید بالوں کا گچھا ہوتا ہے۔ نر کا اوسط وزن ۶۰۰ سے ۸۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۵۰۰ سے ۷۰۰ پونڈ تک ہے گائے میں حیوانہ چھوٹا ہوتا ہے۔ دودھ کی اوسط پیداوار ۲۵۰۰ پونڈ ہے (۳۰۰ ایام دودھ پیدا کرنے کے عرصہ میں)

لوھانی

وطن :- اس نسل کا وطن بلوچستان کا علاقہ لورالائی اور سابق شمال مغربی سرحدی صوبہ کے اضلاع بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خاں ہیں۔ یہ ہلکی اور مضبوط کاشتکاری کی نسل ہے۔ پہاڑی علاقوں کے لئے بہت موزوں ہے۔

حلیہ اور اوصاف :- قد چھوٹا مگر جسم گٹھا ہوا۔ یہ نسل بہت جفاکش ہے۔ عام رنگ سفید ہوتا ہے جس پر بڑے بڑے سرخ دھبے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تمام کا تمام رنگ سرخ ہوتا ہے گائے دودھ بہت کم دیتی ہے۔ نر کا وزن ۵۰۰ سے ۷۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۵۰۰ سے ۶۵۰ پونڈ ہوتا ہے۔

تھرپارکر

وطن :- پاکستان میں مویشیوں کی یہ واحد نسل ہے جو دونوں مقاصد مثلاً دودھ اور زراعتی کاروبار کے لئے موزوں ہے۔ اس کا وطن سندھ کا جنوب مشرقی علاقہ ہے۔ اس کے علاوہ ملحقہ ہندوستانی ریاستوں جودھپور اور جیسلمیر میں بھی پائی جاتی ہے۔ بارش کی کمی کی وجہ سے یہ علاقے نیم ریگستانی ہیں۔ اس نسل کے جانوروں میں قوت برداشت بہت ہوتی ہے۔

حلیہ اور اوصاف :- جانور کا جسم چست اور گٹھا ہوا ہوتا ہے۔ رنگ سفید یا خاکستری (GREY) ہوتا ہے۔ نوعمر جانور قریباً تمام کے تمام سفید ہوتے ہیں سینگ درمیانے سائز کے ہوتے ہیں۔ جھالر اور موتر امتوسط حد تک بڑھے ہوئے دم پر سیاہ بالوں کا گچھا ہوتا ہے۔ کان قدرے لمبے اور لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ تھوتھنی اور پلکیں سیاہ ہوتی ہیں نر کا اوسط وزن ۹۵۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۸۹۰ پونڈ ہے۔ گائے کی ۳۰۰ ایام کے دودھ دینے والے

Marfat.com

عرصہ میں دودھ کی پیداوار ۳۵۰۰ پونڈ ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱۔ سفید یا سبزہ مائل رنگت کے علاوہ کوئی اور رنگت۔

۲۔ کسی غیر رنگ کے جسم پر دھبے۔

۳۔ دُم پر سفید بالوں کا گچھا

۴۔ سفید یا بھوری تھوتھنی اور پلکیں۔

نیلی

وطن:۔ بھینس کی اس نسل کا وطن دریائے ستلج کا کنارہ بالخصوص تحصیل پاک پتن میلسی اور فاضلکا ہیں۔ نمونہ کے جانور پاکپتن قصور اور بہاولپور میں ملتے ہیں۔ دودھ کے لئے یہ نسل بہت مقبول ہے۔

حلیہ اور اوصاف:۔ اصیل نسل ہے۔ گھروں میں آسانی سے پالی جا سکتی ہے۔ قد درمیانہ اور سر لمبا ہوتا ہے۔ سینگ باریک چھوٹے اور پھوٹتے ہی باہر کے رخ کو مڑ جاتے ہیں۔

گردن باریک لمبی اور پتلی ہوتی ہے۔ شیر دو بدیں (ملک وینز) حیوانہ اور تھنوں کی نشوونما اچھی ہوتی ہے۔ دم بارک پتلی اور اتنی لمبی ہوتی ہے کہ زمین کو چھوتی ہے۔

دُم پر بالوں کا گچھا سفید ہوتا ہے جلد نرم اور پتلی ہوتی ہے۔

عام رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ پیشانی اور گھٹنوں تک چاروں ٹانگیں سفید ہوتی ہیں۔ اسی لئے اس کو (پنج کلیان) کہتے ہیں۔ تھوتھنی باریک ہوتی ہے۔ آنکھیں مانگی (وال آئی) ہوتی ہیں نر کا اوسط وزن ۱۳۰۰ سے ۱۴۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۱۱۰۰ پونڈ ہوتا ہے۔ دودھ کی اوسط پیداوار ۳۰۰ دن کے عرصہ میں ۵۱۰۰ پونڈ ہے۔ نر خوب چست ہوتا ہے اور اس کی گردن موٹی ہوتی ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱۔ ٹانگوں کی سفیدی کا گھٹنوں سے اوپر جانا۔

۲۔ دُم میں سیاہ بالوں کا گچھا ہونا۔

Marfat.com

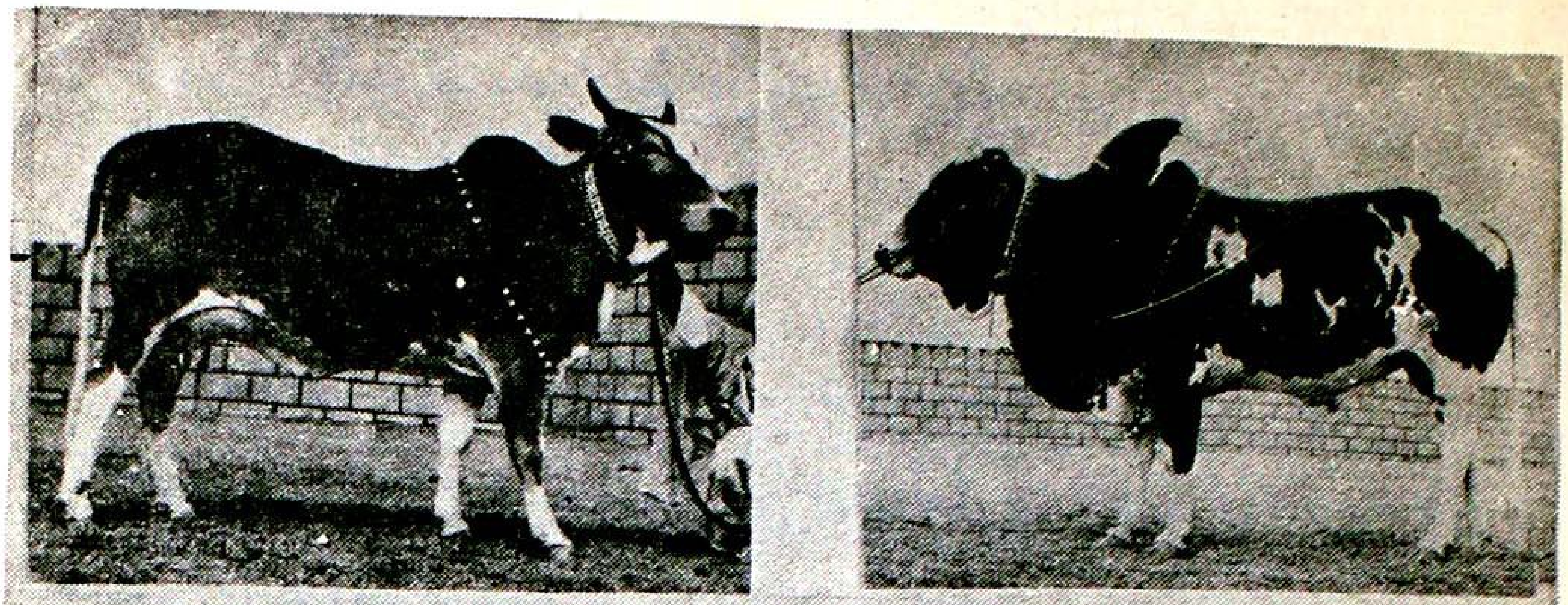

روجھان

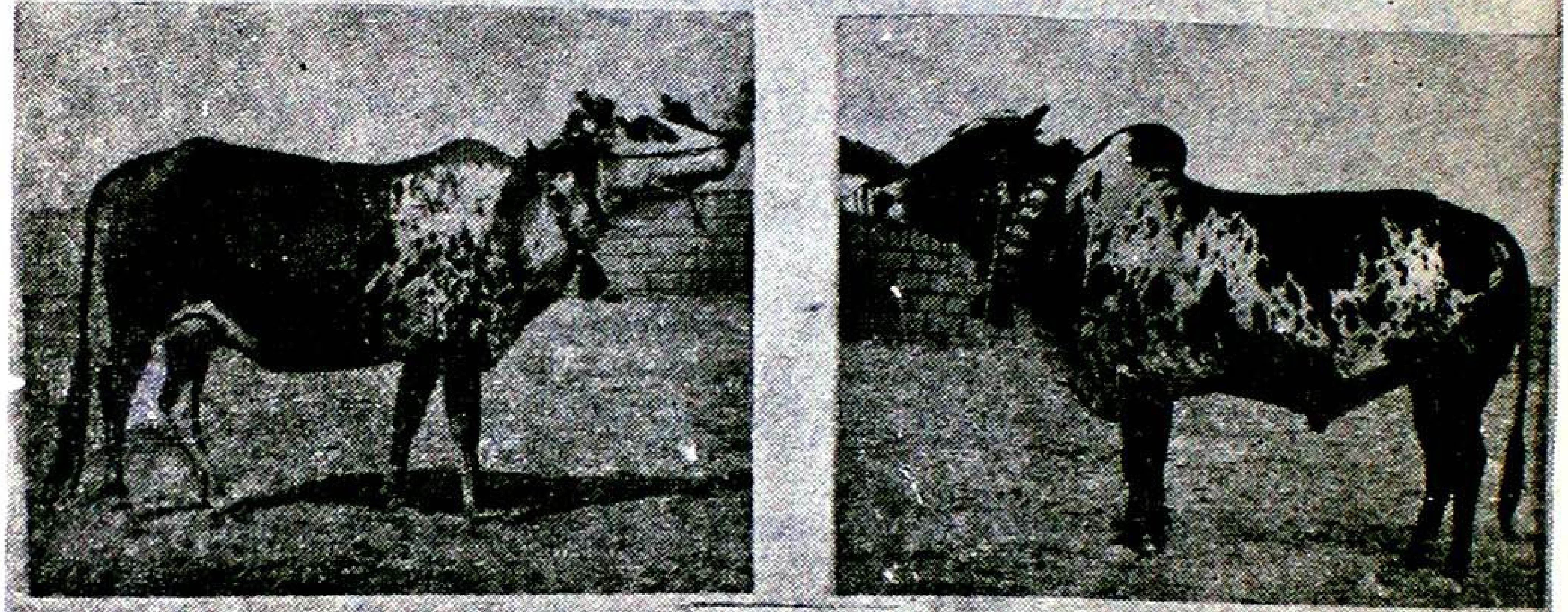

لوہانی

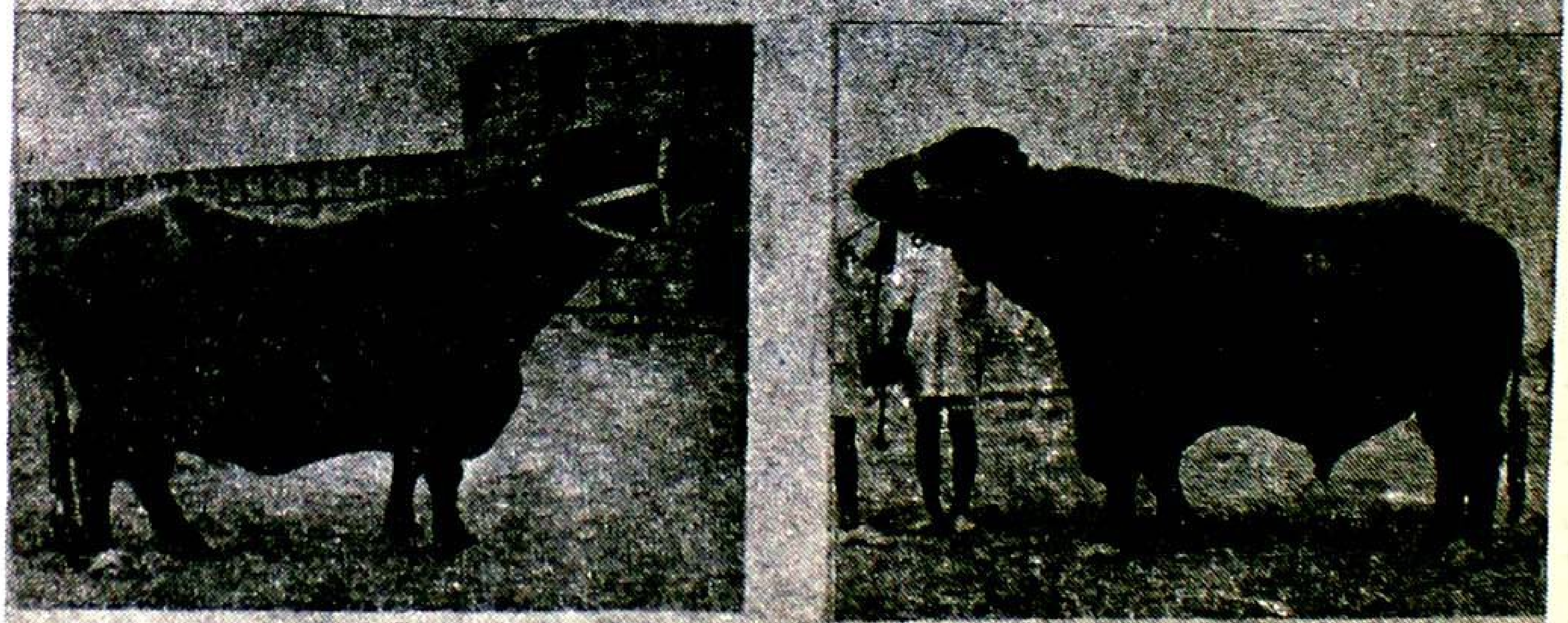

نیلی

Marfat.com

۳۔ سینگ چوڑے، موٹے اور کشادہ خم دار ہونا۔

۴۔ نتھنو تھنی موٹی اور کشادہ

راوی

وطن اس کا دریائے راوی کا کنارہ ہے۔ بہترین نمونہ کے جانور منٹگمری، لائلپور اور شیخوپورہ کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ یہ نسل دودھ کی پیداوار اور زرعی کاروبار سرانجام دینے کی غرض سے پالی جاتی ہے۔

حلیہ اور اوصاف:۔ اس نسل کے جانوروں کا جسم بھاری ہوتا ہے۔ سر موٹا، بھاری، درمیان میں سے ابھرا ہوا اور سینگوں کی طرف ڈھلوان ہوتا ہے۔ پیشانی ابھری ہوتی اور اس پر موٹے اور گھنے بال ہوتے ہیں۔ جلد موٹی اور سخت ہوتی ہے۔ دُم چوڑی موٹی اور نیلی سے کم لمبی ہوتی ہے۔ دُم پر بالوں کا سفید گچھا ہوتا ہے۔ عام رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ لیکن بھورے رنگ کے جانور بھی ملتے ہیں۔ پیشانی اور گھٹنوں تک چاروں ٹانگیں سفید ہوتی ہیں یعنی نیلی کی طرح اس میں بھی "پنج کلیان" موجود ہوتے ہیں۔ آنکھیں ہمیشہ مانکی نہیں ہوتیں۔ نر کا اوسط وزن ۱۴۰۰ سے ۱۵۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۱۰۰۰ سے ۱۳۰۰ پونڈ ہے۔ دودھ کی اوسط پیداور ۳۰۰ دن کے دودھ پیدا کرنے والے عرصہ میں ۵۰۰۰ پونڈ ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱۔ ٹانگوں میں سفید رنگ کا گھٹنوں سے اوپر چڑھ جانا

۲۔ دُم پر سیاہ بالوں کا گچھا

۳۔ تمام چہرے کا سفید ہونا۔

۴۔ گردن اور جسم پر سفید نشانات کا موجود ہونا۔

نوٹ:۔ راوی اور نیلی نسل کے جانوروں کے خدوخال میں کافی حد تک باہمی یکسانیت پائی جاتی ہے اسی لئے یہ آپس میں ملا کر ایک نئی نسل کو وجود میں لے آئی ہے جسے راوی پکارا جانے تو زیادہ موزوں ہوگا۔

کنڈھی

وطن:۔ یہ نسل سندھ کے علاقہ میں پائی جاتی ہے۔ اس کے سینگ چھوٹے خم دار ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اسی لئے اس نسل کو کنڈی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

حلیہ اور اوصاف:۔ جانور کا جسم بھاری ہوتا ہے۔ ٹانگیں نسبتاً چھوٹی ہوتی ہیں۔ تھوتھنی چھوٹی اور جلد ملائم ہوتی ہے۔ کان درمیانہ لمبائی کے اور قدرے جھکے ہوئے، سینگ چھوٹے اور خم دار ہوتے ہیں۔ دُم باریک ہوتی ہے۔ مادہ میں حیوانہ کی نشو و نما اچھی ہوتی ہے۔ بھینس ۸ سے ۱۴ سیر تک روزانہ دودھ دیتی ہے۔ بعض بھینسیں ۲۰ سیر تک روزانہ دودھ دیتی ہیں۔ جسم کا تمام رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ نر کا اوسط وزن ۱۲۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۱۰۰۰ پونڈ ہوتا ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱۔ جسم کے کسی بھی حصہ پر سفید داغ ہونا۔

۲۔ سینگوں کا سیدھا ہونا۔

Marfat.com

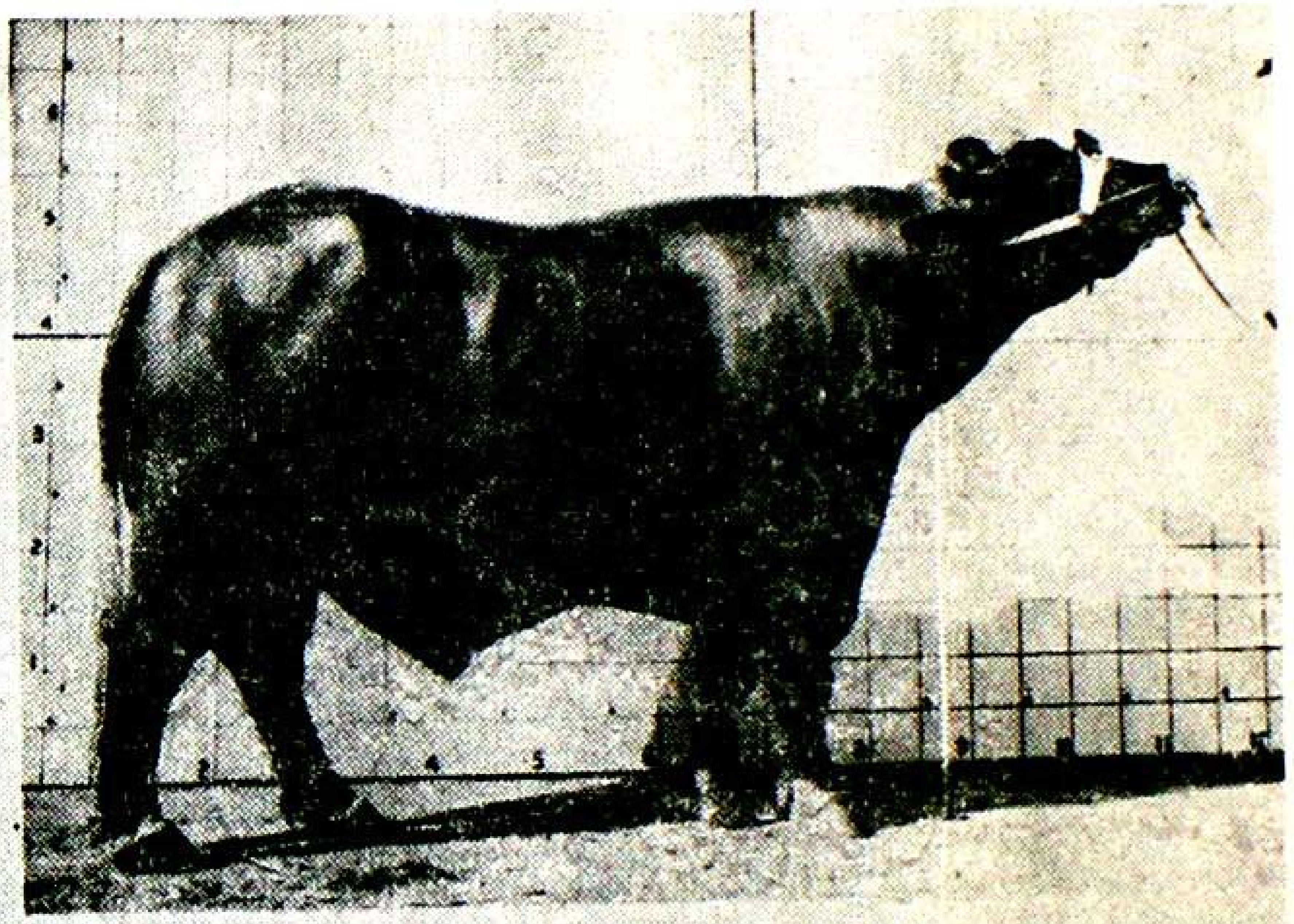

راوی نسل کا سانڈ

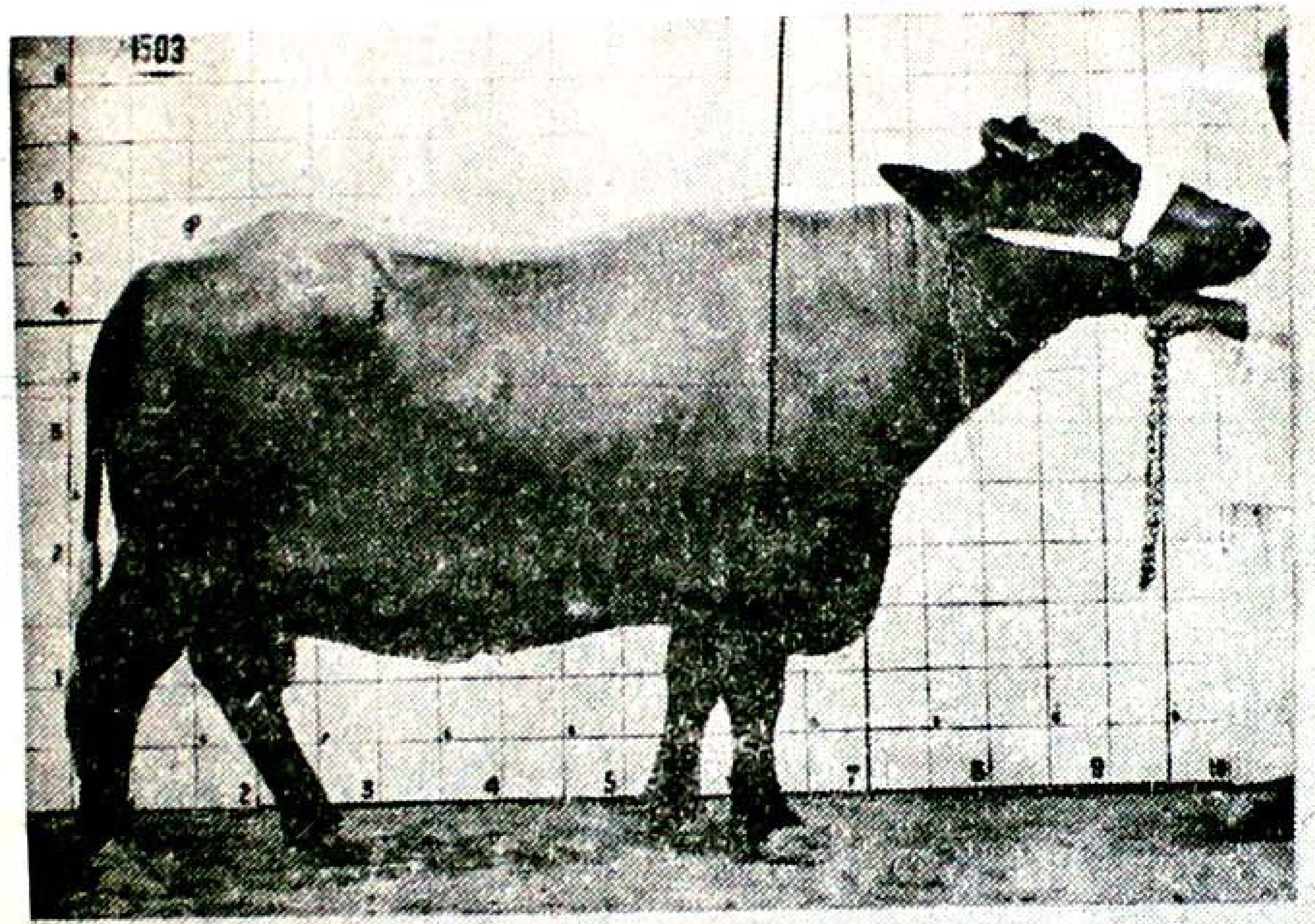

راوی نسل کی بھینس

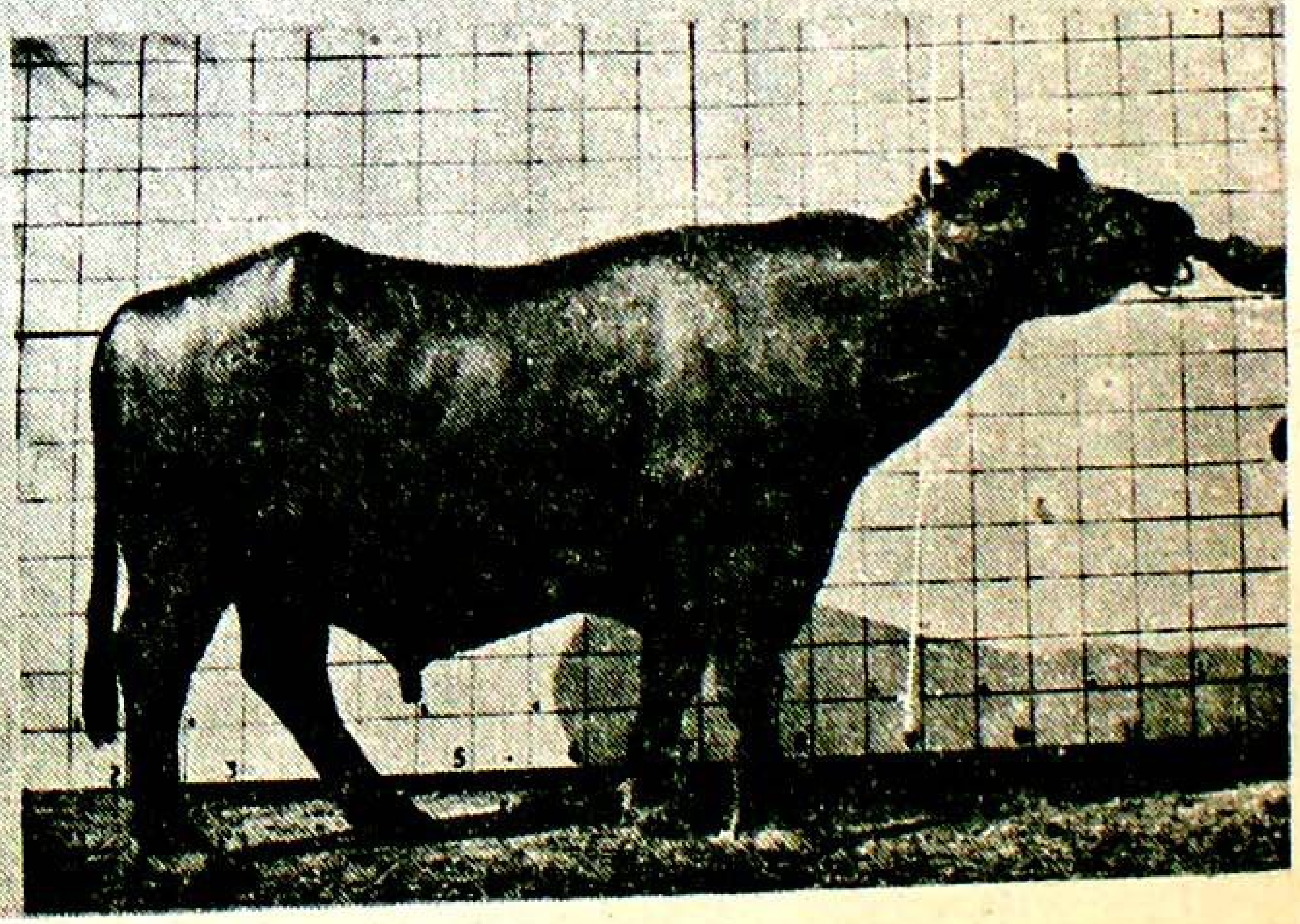

کنڈی نسل کا سانڈ

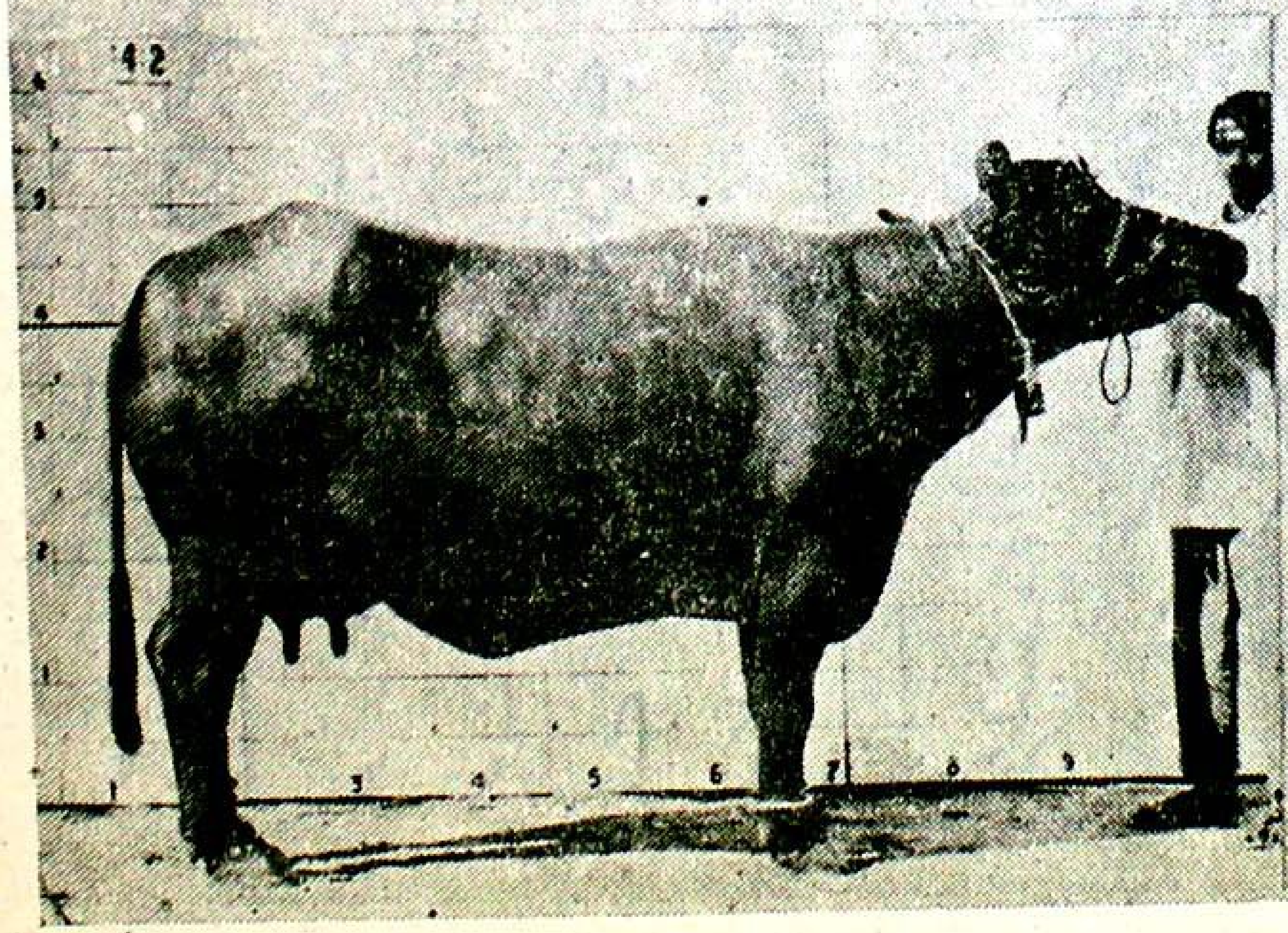

کنڈی نسل کی بھینس

Marfat.com

بھیڑوں کی نسلیں

مغربی پاکستان میں کل ۲۳ لاکھ ۷۴ ہزار اور مشرقی پاکستان میں کل ۱۳ ہزار بھیڑیں ہیں۔ مغربی پاکستان کے مال مویشی میں بھیڑوں کی مالیت ۲۷ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے اور سالانہ آمدنی قریباً ۱۴ کروڑ روپے ہے۔ بھیڑوں سے ہمیں گوشت، اون۔ دودھ۔ کھاد اور کھالیں مہیا ہوتی ہیں۔ پاکستانی بھیڑوں کی اون قالین بنانے کے لئے دنیا کی بہترین اونوں میں شمار ہوتی ہے۔ گذشتہ تین سالوں کے دوران اون کی اوسط سالانہ پیداوار قریباً ۳ کروڑ ۱۲ لاکھ پونڈ فی سال ہوئی اور ہر سال ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ اون برآمد کی گئی۔ برآمد شدہ اون سے پاکستان کو ۱۶ کروڑ ۸۴ لاکھ روپے کی مالیت کا زرمبادلہ حاصل ہوا۔ اون کے علاوہ بھیڑوں کی کھالوں کی برآمد سے ۰ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے کا زرمبادلہ حاصل ہوا۔

پشاور۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے بیشتر حقوق میں ہے جہاں گائیں بھینسوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ بھیڑیں دودھ۔ لسی اور گھی کی ضروریات بھی پوری کرتی ہیں۔ بھیڑوں کی کھاد دوسرے تمام مویشیوں کی کھادوں کے مقابلہ میں بہتر خیال کی جاتی ہے۔

شکل شباہت اور جسامت کے لحاظ سے مغربی پاکستان کی بھیڑوں کو دو بڑے گروہوں

Marfat.com

میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اول لاٹ موٹی دم یا چکی دار بھیڑیں۔ یہ بھیڑیں عموماً صوبہ کے پہاڑی یا نیم پہاڑی علاقوں مثلاً پشاور، کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں کے علاقوں اور میانوالی۔ سرگودھا، راولپنڈی۔ جہلم اور اٹک کے ضلعوں میں پالی جاتی ہیں۔ ان علاقوں میں زرعی اجناس اور دیگر نباتاتی پیداوار کا زیادہ تر انحصار زیادہ تر بارش پر ہے۔ اسی لئے خیال کیا جاتا ہے کہ پہاڑی علاقوں کی بھیڑوں کو قدرت نے چربیلی دُم اس لئے عطا کی ہے تاکہ خوراک کی فراوانی کے دنوں میں یہ اپنی چکی میں خوراک کا ذخیرہ چربی کی صورت میں جمع کرلیں اور خوراک کی قلت کے دنوں میں جسمانی درجہ حرارت کو قائم رکھنے کے لئے بھیڑیں اس چربی کو استعمال میں لاسکیں اس کے برعکس پتلی دم والی میدانی علاقوں میں پائی جاتی ہے جہاں غلے اور چارے کی فراہمی نسبتاً وافر ہے۔

مغربی پاکستان کی بھیڑوں کی مختلف نسلوں کے بارہ میں اہم معلومات ذیل کے خاکوں سے واضح کریں۔

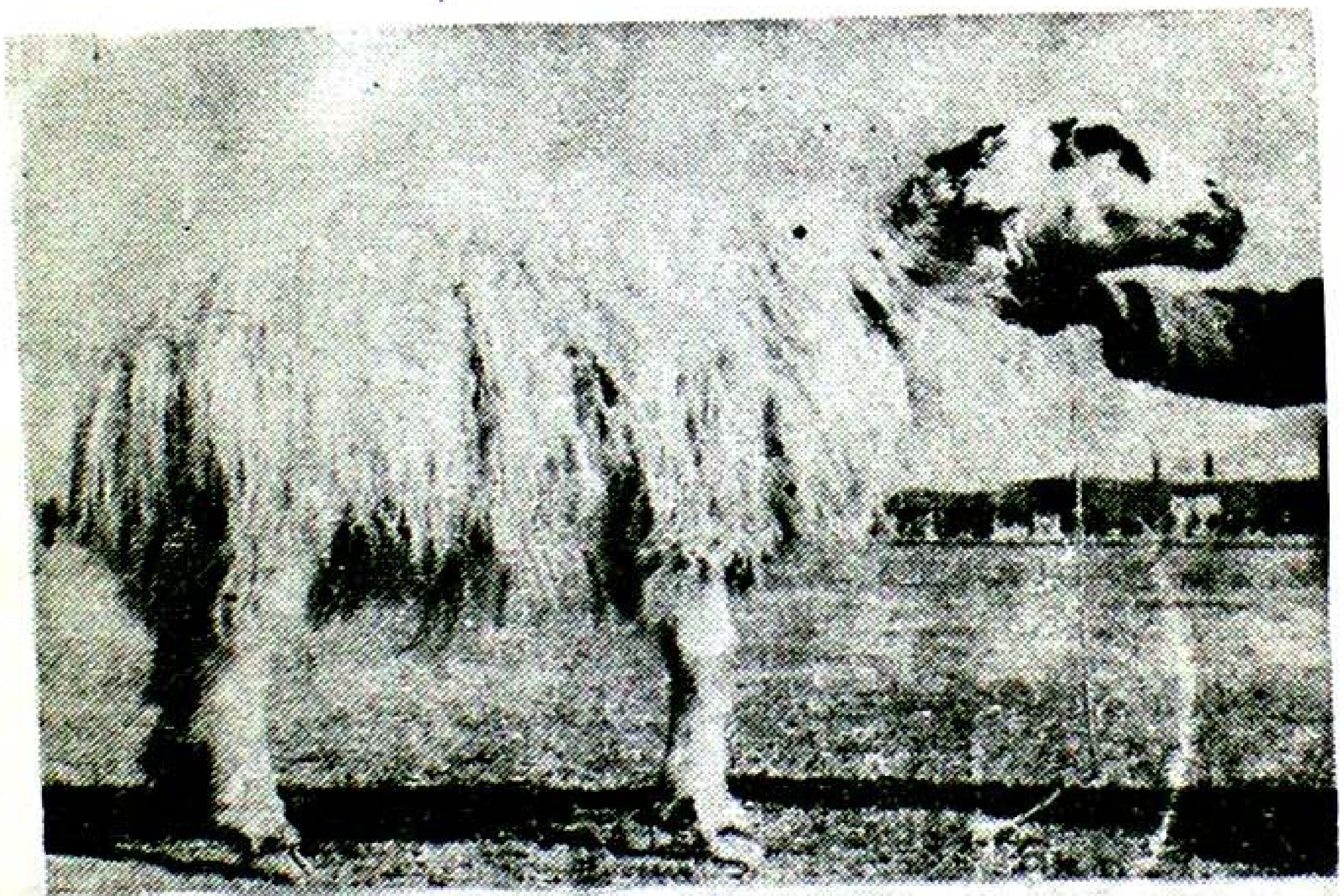

ببرک نسل کا مینڈھا

سالٹ رینج نسل کا مینڈھا

Marfat.com

بھیڑوں کی موٹی دُم۔ لاٹ یا چکی والی نسلیں

نمبر شمار	نام نسل	وطن	رنگ	اوسط وزن	اون: اوسط سالانہ پیداوار	اون: قسم اون	استعمال	دیگر خاص اوصاف
۱	سالٹ رینج	جہلم، راولپنڈی، کیمبل پور، میانوالی اور سرگودھا کے اضلاع	رنگ بھورا سیاہ یا سفید	۷۰ پونڈ	۲ سے ۳ پونڈ	اون کا ریشہ باریک ملائم لمبا اور چمکدار	گوشت، اون، کھال، چربی	جسامت درمیانی، چکی درمیانی جسامت کی اور ٹخنے سے اوپر تک لٹکی ہوئی۔ گوشت نرم اور لذیذ ہوتا ہے۔
۲	بیبریک	سبّی میں مری بگٹی کا علاقہ اور بلوچستان میں ضلع لورالائی کا علاقہ	رنگ سفید سر اور چہرہ سیاہ یا بھورا	۸۰ پونڈ	۳ سے ۴ پونڈ	اون وزنی ریشہ چھوٹا اور بال کی مانند سخت۔ قالین بنانے کے کام آتی ہے۔	گوشت، اون، کھال، چربی	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد تین لاکھ کے قریب ہے جسامت درمیانی اور چکی پھیلی ہوئی۔

Marfat.com

۳	ہرنائی یا دماری	لورالائی کا مغربی حصہ سبی اور کوئٹہ کے اضلاع	رنگ سفید، سر اور کان سیاہ یا بھورے رنگ کے	۶۰ سے ۷۰ پونڈ	۵ پونڈ	اون گھنی باریک اور وزنی	گوشت، اون، کھال - چربی	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد ۳ لاکھ ۲۰ ہزار کے قریب ہے - جسامت درمیانی چکی نسبتاً چھوٹی اور لٹکی ہوئی۔
۴	بلخی یا ترکی	افغانستان اور روسی ترکستان پاکستان میں قبائلی علاقہ	عام طور پر بھورا یا سیاہ - بعض اوقات سفید یا تینوں رنگ	۸۰ سے ۱۲۰ پونڈ	۴ پونڈ	اون کا ریشہ موٹا اور کھردرا	گوشت کھال اون چربی	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد ۳۰ ہزار کے قریب ہے - جسامت بڑی - چکی موٹی اور گھٹنے سے اوپر اٹھی ہوئی، گوشت کھانے میں سخت اور ذائقہ میں متوسط درجے کا۔ یہ نسل قربانی کے لئے پالی جاتی ہے -
۵	ہشت نگری	ہشت نگر ضلع پشاور کا علاقہ	رنگ سفید - سر اور کان سیاہ یا بھورے بعض اوقات ٹانگوں پر بھورے رنگ کے داغ	۶۰ سے ۷۰ پونڈ	۳ سے ۴ پونڈ	اون کا ریشہ موٹا اور لمبا	گوشت کھال، اون اور چربی	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد ۵۰ ہزار کے قریب ہے. جسامت درمیانی چکی موٹی اور گھٹنوں تک لٹکی ہوئی، گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے .

Marfat.com

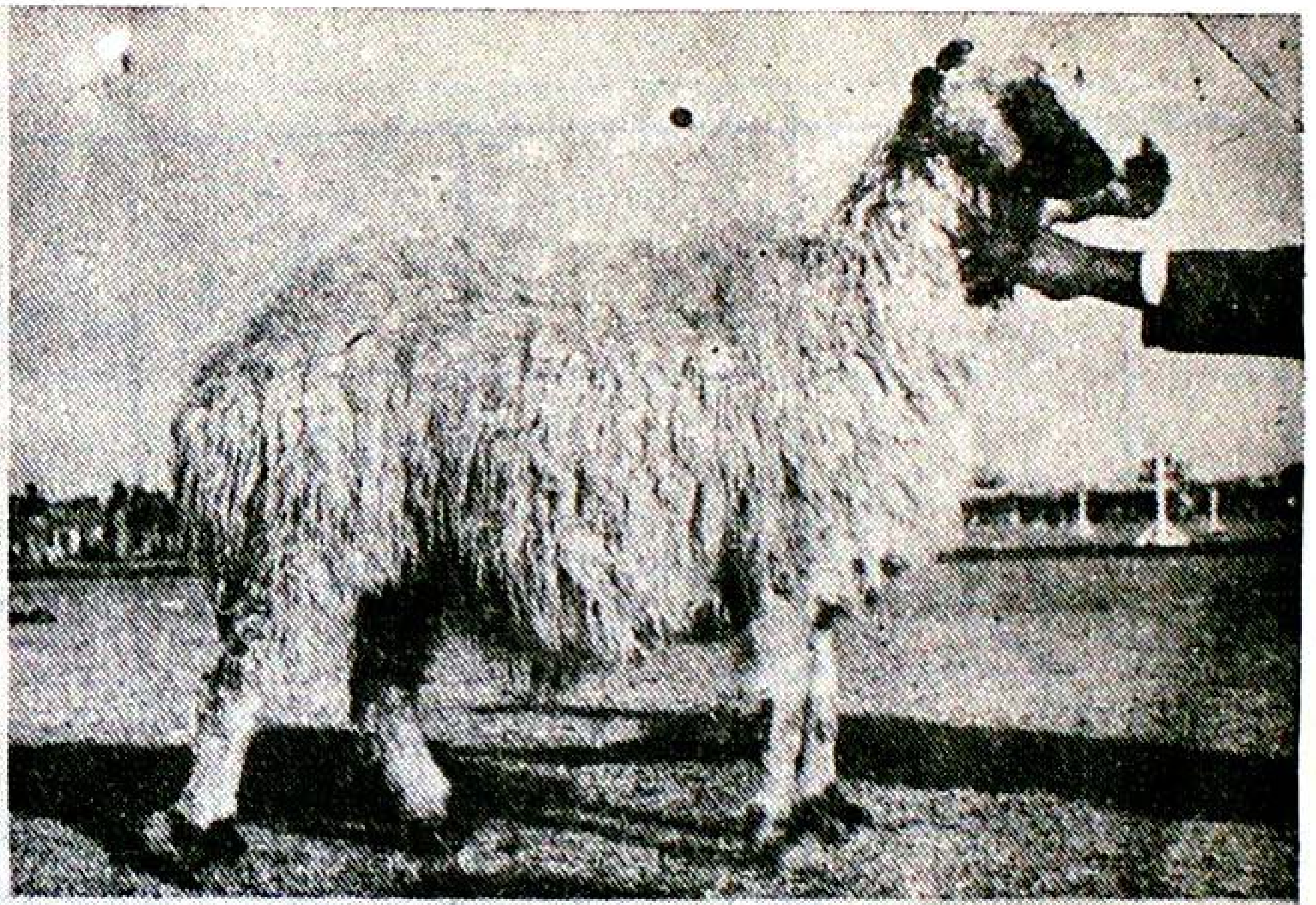

ہرنائی نسل کی بھیڑ

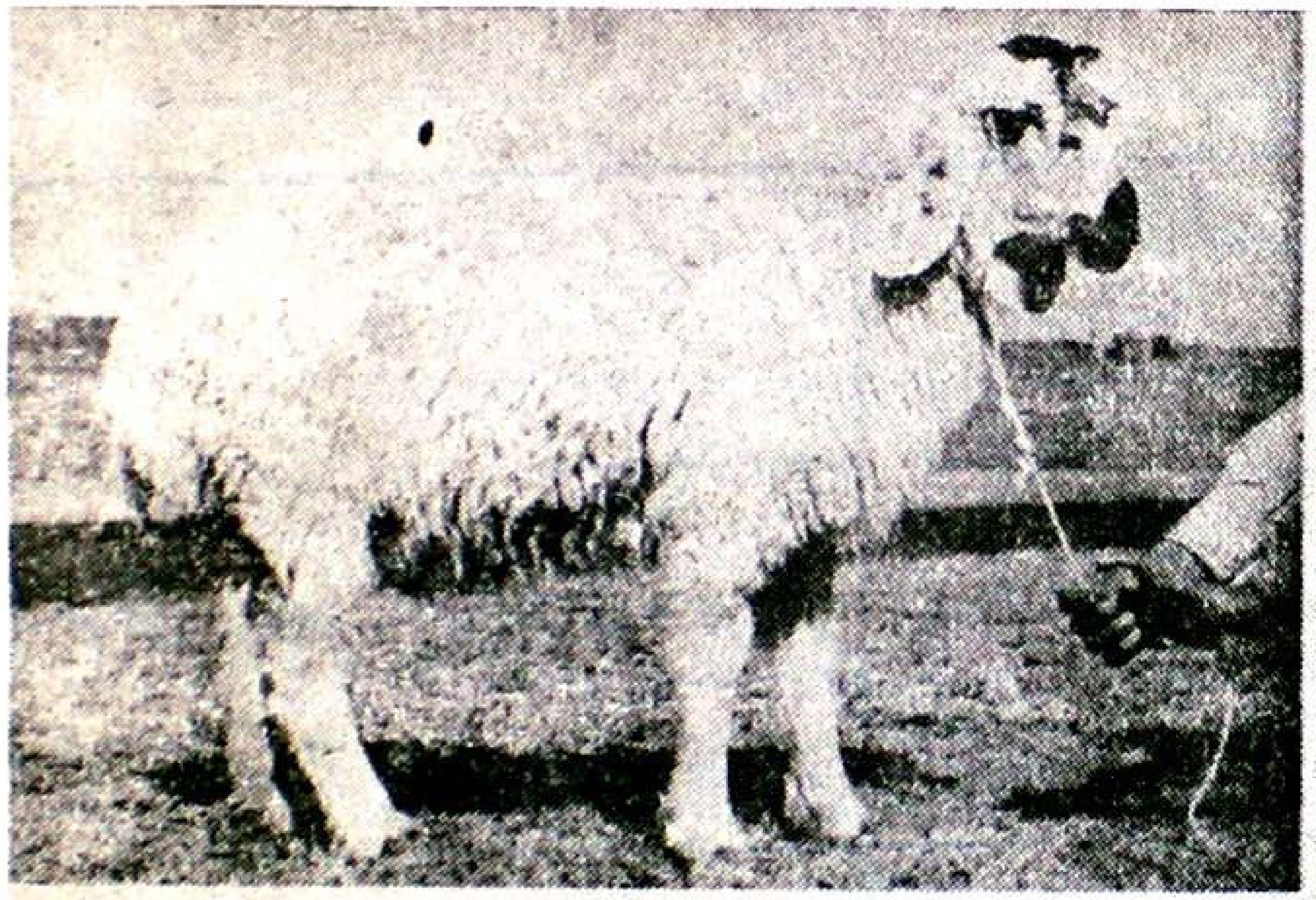

ہشت نگری نسل کا مینڈھا

بلخی نسل کا مینڈھا

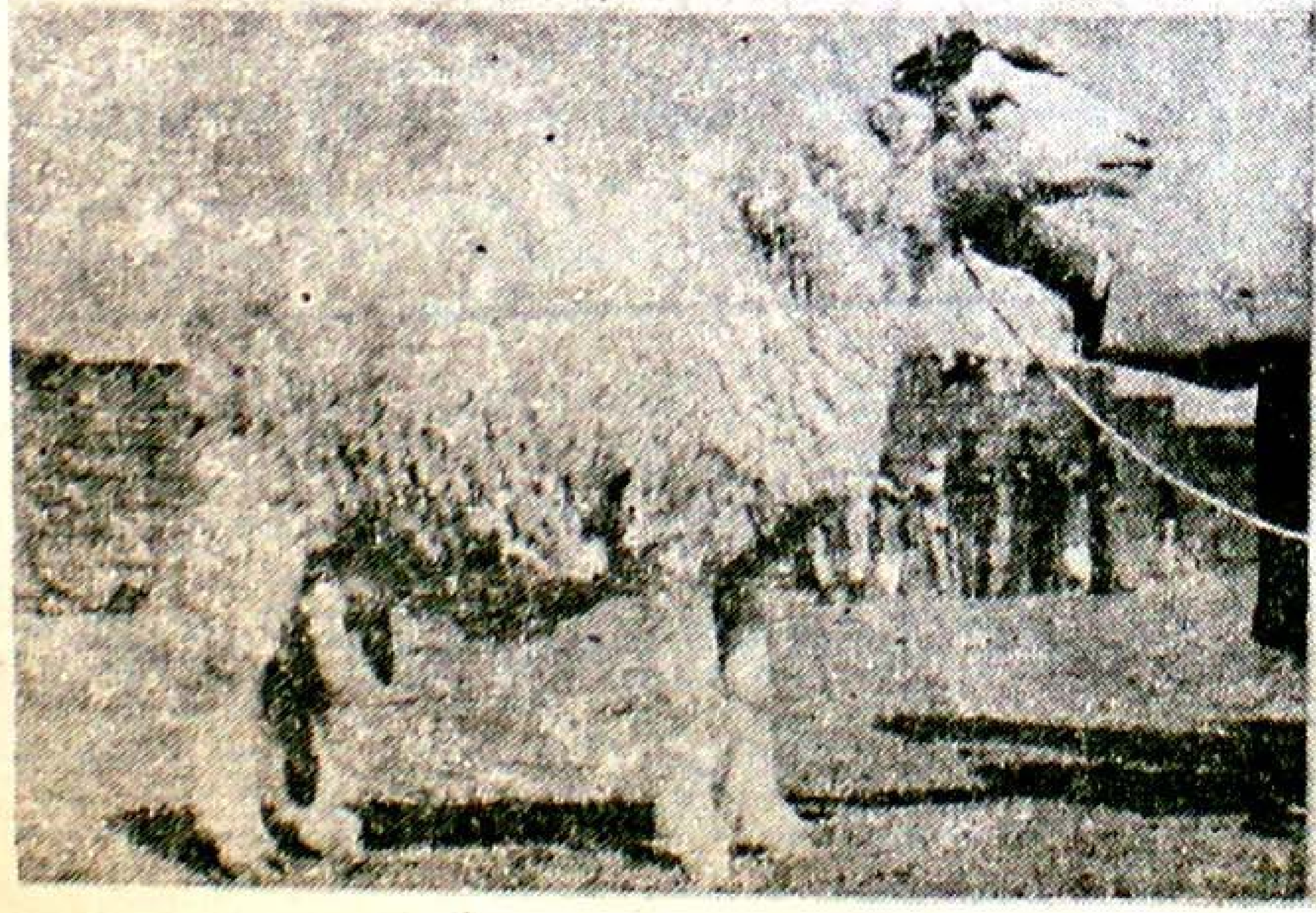

دامانی نسل کی بھیڑ

Marfat.com

۶	وزیری	وزیرستان بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خاں کے ملحقہ علاقہ جات	رنگ سفید	۵۰ سے ۷۰ پونڈ	۳ پونڈ	اون کا ریشہ موٹا اور چھوٹا	گوشت، کھال، اُون اور چربی	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد ۱۰ ہزار کے قریب ہے جسامت درمیانی۔ چکی پھیلی ہوئی اور گھٹنے سے نیچے تک لٹکی ہوئی۔
۷	تیراہی یا آفریدی	تیراہ کا قبائلی علاقہ اور سرحدی علاقہ میں وادیٔ کرم	رنگ عموماً سفید لیکن بعض جانوروں میں بھورے رنگ کی آمیزش	۸۰ سے ۹۰ پونڈ	۴ پونڈ	اون گھنی نرم اور ریشہ لمبا	گوشت، کھال، اون اور چربی	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد ۲۰ ہزار کے قریب ہے۔ چکی بھاری ٹخنوں تک یا ذرا اوپر تک لٹکی ہوئی۔
۸	مچینی	پشاور کا علاقہ مچنی	جسم سفید۔ سر سفید۔ تھوتھنی اور کان سیاہ	۵۰ سے ۶۰ پونڈ	۳ پونڈ		گوشت، کھال اون اور چربی	ٹخنوں تک اور بعض اوقات زمین تک لٹکی ہوئی چکی۔ صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد ۲ سے ۳ ہزار کے قریب ہے۔

Marfat.com

بھیڑوں کی پتلی دم والی نسلیں

نمبر شمار		نام نسل	وطن	رنگ	اوسط وزن	اون: اوسط سالانہ پیداوار	اون: قسم اون	استعمال	دیگر خاص اوصاف
۱	دودھ دینے والی نسلیں	لوہی یا لموچرڑ	لائل پور، جھنگ، شیخوپورہ، لاہور، منٹگمری، ملتان، گجرات، سیالکوٹ اور سرگودھا کے اضلاع۔	رنگ سفید سر اور کانوں کا رنگ بھوڑا	۸۰ سے ۱۰۰ پونڈ	۵ سے ۶ پونڈ	اون موٹی اور ریشہ لمبا	گوشت، اون، دودھ، کھال گوشت لذیذ ہوتا ہے۔	صوبہ میں اس نسل کی بھیڑوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ان کی تعداد پانچ لاکھ پچاس ہزار کے قریب ہے۔ کان لمبے لٹکے ہوتے ہیں۔ کان پر ایک اور چھوٹا سا کان بھی ہوتا ہے۔ اسی لئے پڑکنی یا ڈپڑکنی بھی کہلاتی ہے۔ مادہ بھیڑ ۲ سے ۳ پونڈ دودھ روزانہ دیتی ہے۔
۲		دامانی	ڈیرہ اسماعیل خان اور عیسیٰ خیل	رنگ سفید سر اور گردن بھوری ٹانگیں شتری رنگ کی	۷۰ پونڈ	۳ پونڈ	اون موٹی وزنی اور ریشہ چھوٹا	گوشت، اون، دودھ کھال	صوبہ بھر میں بھیڑوں کی تعداد پچاس ہزار کے قریب ہے۔ مادہ بھیڑ میں حیوانہ اور تھنوں کی نشوونما اچھی ہوتی ہے۔ مادہ بھیڑ ۲ سے ۴ پونڈ روزانہ دودھ دیتی ہے۔

	دودھ دینے والی نسلیں							
۳	کوکا	سندھ کا ریگستانی علاقہ۔ خاص کر تھرپارکر	رنگ سفید سر بھورا یا سیاہ	۶۰ تا ۸۰ پونڈ	۵ پونڈ	اون موٹی اور بالوں کی مانند	اون، کھال اور دودھ، گوشت اچھا نہیں ہوتا۔	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار کے قریب ہے۔ مادہ بھیڑ ۲ پونڈ روزانہ دودھ دیتی ہے۔
۴	گوریز	ریاست کشمیر میں تحصیل گوریز	عام رنگ سفید بعض رنگدار بھی ہیں۔	۷۵ پونڈ	۳½ پونڈ	اون انڈے کی زردی کی مانند زرد ریشہ لمبا اور چمکدار	گوشت، اون، کھال دودھ	مادہ بھیڑ دودھ دیتی ہے۔
۵	کجلی	سرگودھا گجرات اور جہلم کے اضلاع	رنگ سفید بعض کی ٹانگوں اور پرینیم پر سیاہ دھبے کانوں کی نوک سیاہ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے	۸۰ سے ۱۰۰ پونڈ	۵ سے ۶ پونڈ	اون کا ریشہ موٹا	گوشت کھال اون	بھیڑ کا جسم بڑا ہوتا ہے۔ قربانی کے لئے پسند کی جاتی ہے۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں کی وجہ سے کجلی کہلاتی ہے۔

Marfat.com

۶	کاغانی	ضلع ہزارہ میں وادیٔ کاغان	رنگ سفید۔ بھورا یا سیاہ، سر اور ٹانگیں بھورے رنگ کی	۵۰ پونڈ	۳ پونڈ	اون باریک گھنی اور گھنگروالی	گوشت اُون کھال	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد پچاس ہزار کے قریب ہے۔
۷	تھلّی	میانوالی، مظفر گڑھ سرگودھا ملتان	رنگ سفید سر اور کان سیاہ	۶۰ سے ۵۰ پونڈ	۳ سے ۵ پونڈ	اون خشک، موٹی اور متوسط لمبائی کی	گوشت کھال اون	اس نسل کے کان لمبے، دُم ۳ سے ۴ انچ لمبی۔ نسل جفاکش ہے۔ پانی اور چارے کی قلت کو برداشت کرسکتی ہے۔
۸	بچی۔ بہاولپوری یا چولستانی	چولستان اور ریاست بہاولپور کا ملحقہ علاقہ	رنگ سفید۔ چہرے پر بھورے رنگ کے دھبے۔ کان بھورے	۶۰ سے ۸۰ پونڈ	۳ سے ۵ پونڈ	اون سفید اور ریشہ لمبا قالین بنانے کیلئے بہترین ہے	گوشت اُون کھال	جسم درمیانہ اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اسی وجہ سے بچی کہلاتی ہے۔ سخت جان ہے چار ماہ تک بغیر پانی کے زندہ رہ سکتی ہے۔
۹	بکروال	ریاست کشمیر کا جنوب مغربی حصّہ اور جہلم کا ملحقہ علاقہ	رنگ سفید	۷۰ پونڈ	۳½ پونڈ	اون موٹی اور ریشہ لمبا	گوشت اون اور کھال	بھیڑ متوسط جسامت رکھتی ہے

Marfat.com

۱۰	چنتھن	ریاست کشمیر میں چنتھن کی سطح مرتفع	رنگ مختلف	۱۵۰ پونڈ	۵½ پونڈ	اون کا ریشہ موٹا اور بہت لمبا	گوشت۔ اون باربرداری اور کھال	بھیڑ کا جسم بڑا ہوتا ہے۔ عام طور پر اس سے باربرداری کا کام لیتے ہیں یعنی نمک لادتے ہیں گوشت سخت اور موٹے ریشے کا ہوتا ہے۔

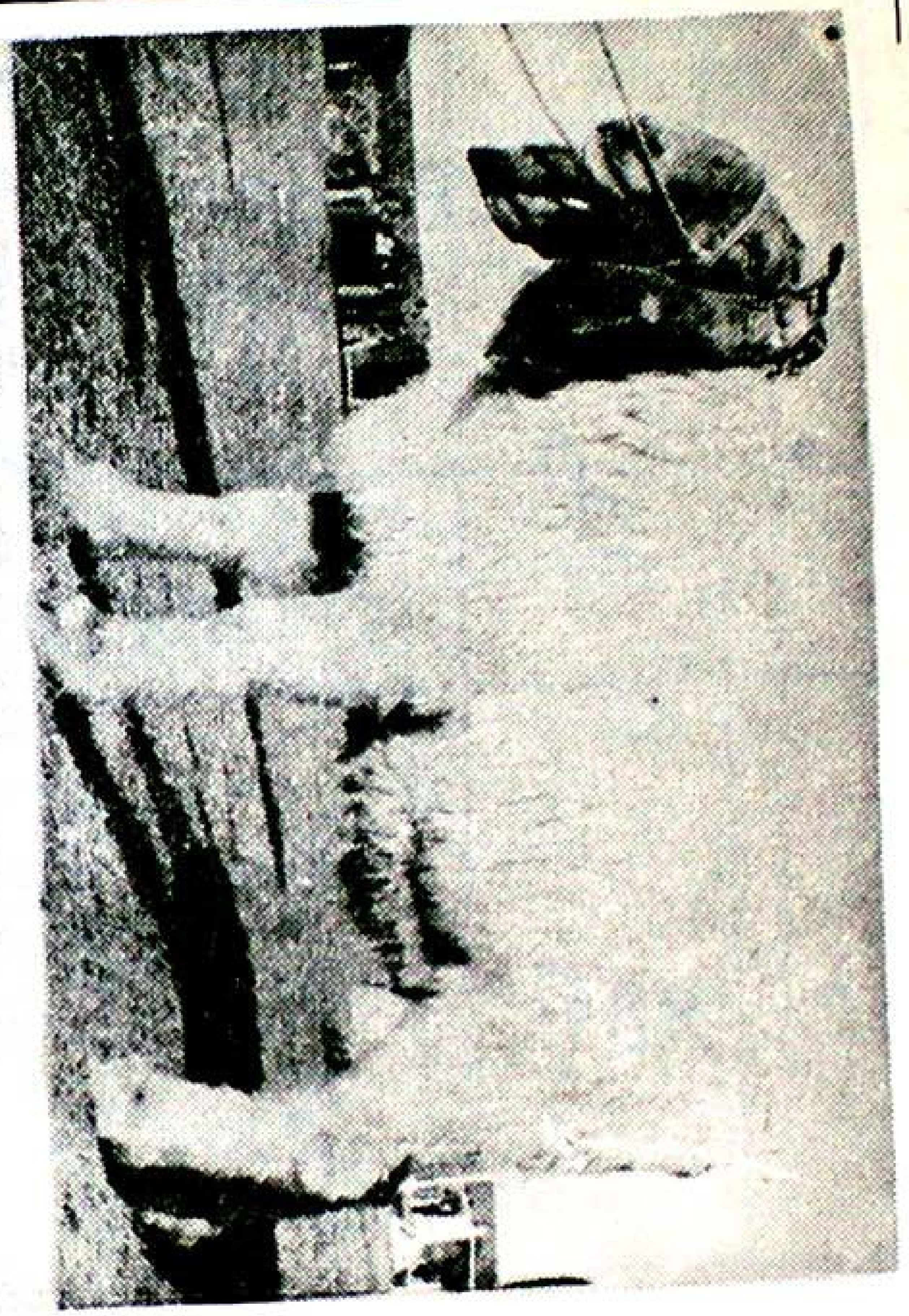

لوہی نسل کا مینڈھا

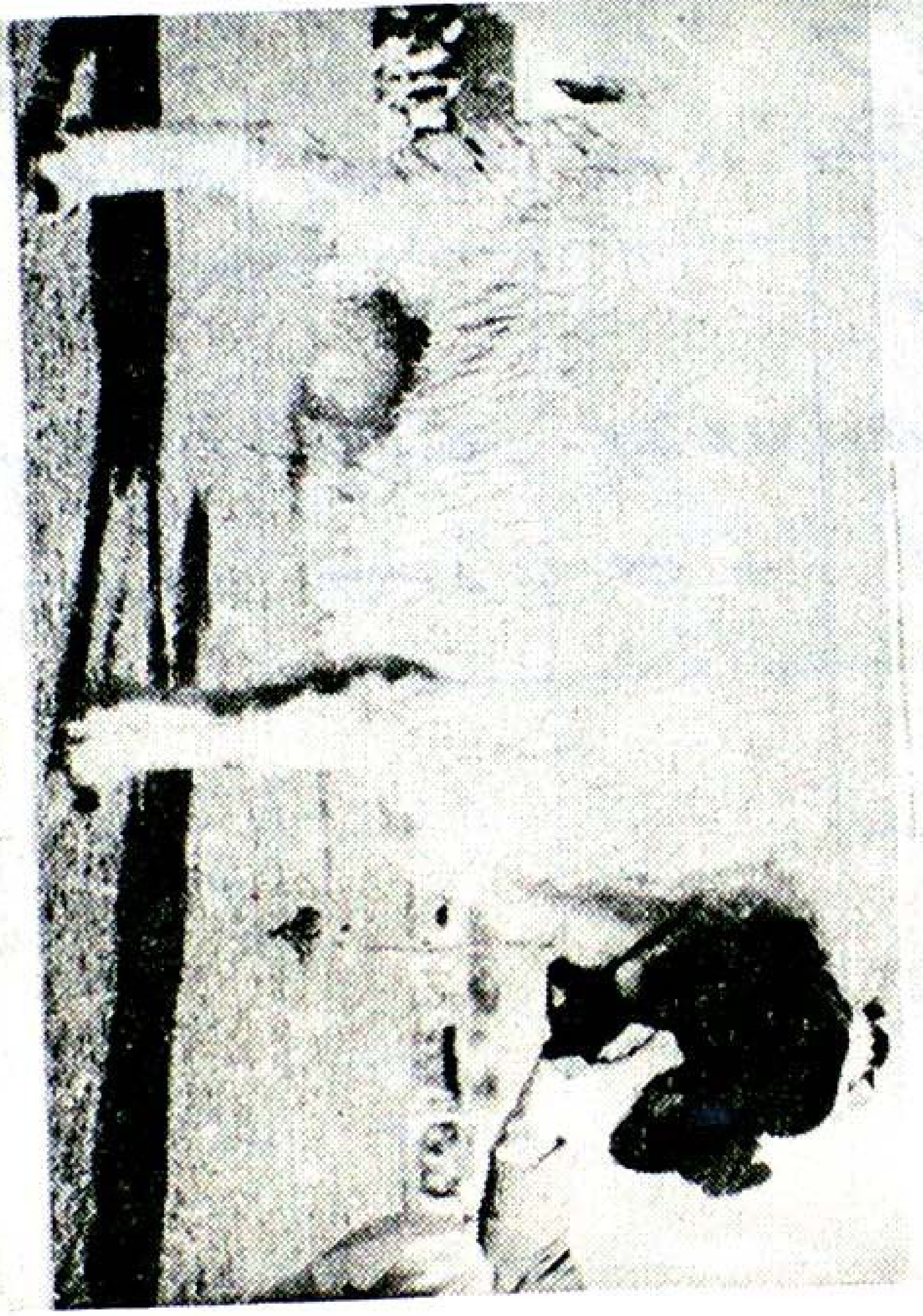

تھلی نسل کی بھیڑ

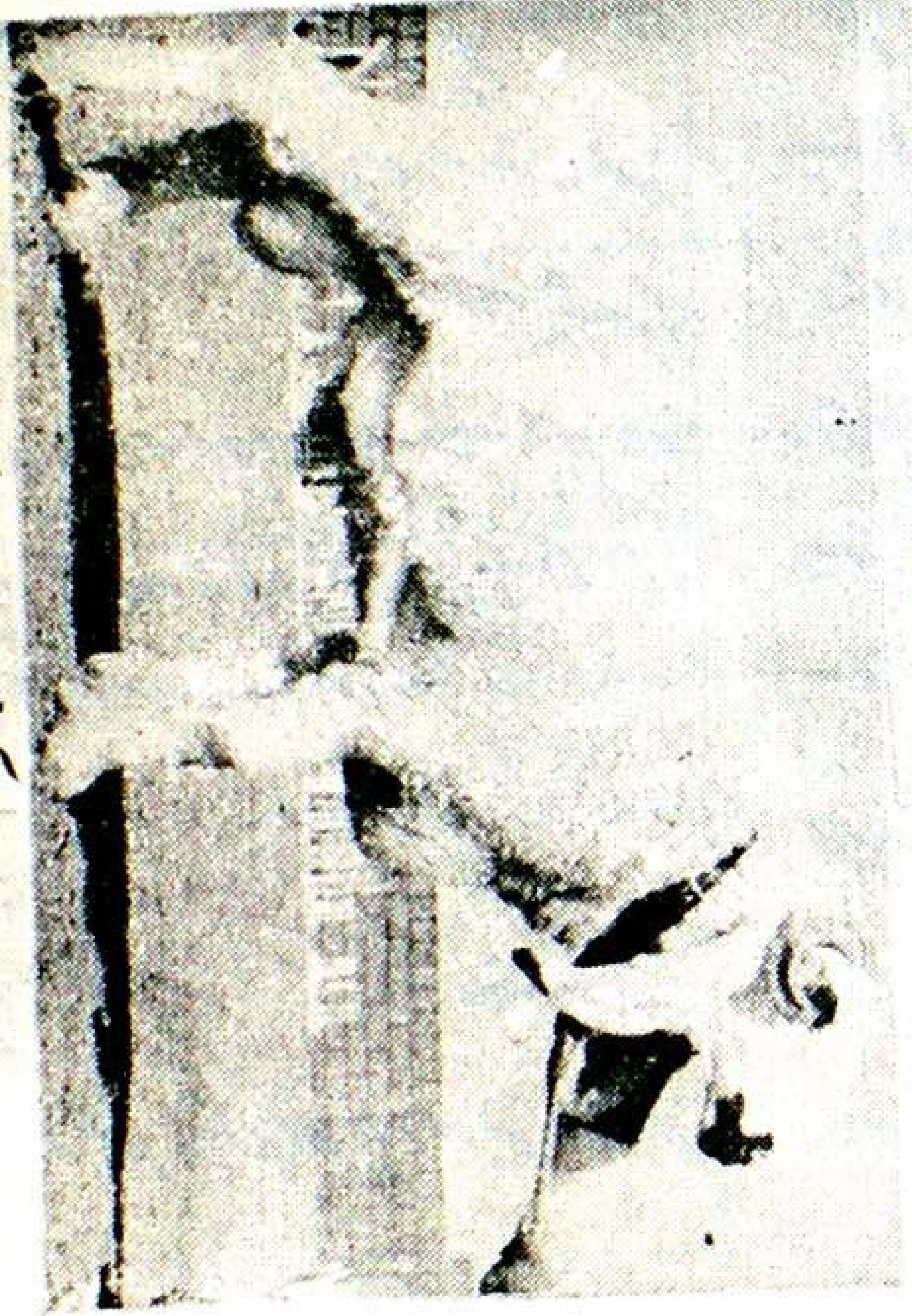

کجلی نسل کا مینڈھا

۱۰۰ شاخ بھیڑوں اور ۳ شاخ مینڈھوں کے ریوڑ کا اقتصادی جائزہ

محکمہ امور حیوانات کے ماہرین فن نے ۱۰۰ شاخ بھیڑوں اور ۳ شاخ مینڈھوں کے ریوڑ کے لئے ذیل کا اقتصادی جائزہ پیش کیا ہے۔

اخراجات

۱۰۰ بھیڑوں کی قیمت	۴۰۰۰	روپے
۳ مینڈھوں کی قیمت	۱۸۰	روپے
چھپر اور دیگر متعلقہ سامان	۲۰۰	روپے
کل میزان	۴۳۸۰	روپے
چارہ	۹۱۵	روپے
ونڈ	۲۲	روپے
مزدوری	۱۸۰	روپے
ریوڑ میں ۵ فیصد موت کی شرح	۲۰۹	روپے
رہائش کی قیمت میں بحساب ۱۰ فی صد سالانہ کمی	۲۰	روپے
شرح سود اور کمی بحساب ۱۶ فی صد	۲۰۰	روپے
متفرقات	۵۰	روپے
میزان	۱۵۹۶	روپے

آمدنی

بچوں کی پیدائش ۹۰ فی صد اموات ۱۰ فی صد	۵۰ لیلے	۵۰۰	روپے
	اون	۹۱۸	روپے
	دودھ	۷۵۰	روپے
	اضافہ قیمت	۲۶۴	روپے

Marfat.com

کھاد	۱۰۰	روپے
ناکارہ جانور ۲۰ عدد بھیڑیں ۲ عدد بچے	۳۴۰	روپے
میزان	۲۳۷۲	روپے
منافع	۷۷۶	روپے

اگر شرح اموات ۵ فی صد ہو تو اون کی پیداوار ۵۰ فی صد بڑھ جاتی ہے۔ ۲۵ فی صد دودھ بڑھ جاتا ہے ۱۰ فی صد زیادہ قیمت وصول ہوتی ہے۔ اس حساب سے کل آمدن ۲۹۱۴ روپے ہوگی اور منافع ۱۳۱۸ روپے سالانہ ہوگا۔

بھیڑوں کے متعلق اہم معلومات

خدا نے بھیڑوں کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے اون جیسی قیمتی اور گرم شال عطا کی ہے۔ ہمیں صرف ان کو سرد ہوا، اور بارش سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ باڑہ کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں پانی کھڑا نہ ہو سکے اور نہ جگہ نشیبی ہو۔ بلکہ اس کی ڈھلوان ایک انچ فی فٹ ہو تاکہ پانی نہ ٹھہر سکے۔ اس کی پشت شمال کی جانب اور کھلا حصہ جنوب مشرق کی جانب ہونا چاہیئے تاکہ سورج کی شعاعیں اندر جاسکیں۔ باڑہ کے لئے ایک طرف سے کھلا چھپر، جس کے تینوں طرف چار پانچ فٹ اونچی دیوار ہو، کافی ہے۔ چھپر کے اوپر مٹی کا لیپ کریں تاکہ برسات میں پانی نہ ٹپک سکے۔ اگر بھیڑیں رات بھر بند اور گرم کمرے میں رکھی جائیں تو ان کے زکام اور نمونیا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چھپر کے آگے ایک کھلا صحن ہو جس کی دیواریں چار یا پانچ فٹ سے زیادہ اونچی نہ ہوں۔ ایک بھیڑ کے لئے قریباً ۱۲ سے ۱۶ مربع فٹ جگہ درکار ہے۔ اس طرح ۵۰ بھیڑوں کے لئے ۲۰ × ۳۰ فٹ کا ایک چھپر درکار ہے۔

رہائشی باڑے :۔

فولڈنگ باڑہ ۔ مغربی پاکستان کے نہری علاقوں میں ایسے باڑے بے حد مفید ہوتے

Marfat.com

ہیں ۔ موسم گرما میں رات کو بھیڑیں کھیتوں میں بھی رکھی جا سکتی ہیں ۔ ایسا کرنے سے زمیندار کھاد کو کھیتوں میں لے جانے کی زحمت سے بھی بچ جاتا ہے اور کھاد جیسی قیمتی چیز بھی ضائع نہیں ہوتی ۔ ایسے باڑے کی جگہ ہفتے میں دو بار تبدیل کرنے چاہئیں تاکہ کھیت کے ہر حصہ کو کھاد مل جائے ۔ باڑہ نہایت سادہ لکڑی یا بانسی بلوں سے بن سکتا ہے ۔

افزائش نسل

ملکی بھیڑوں میں سے ایسی عمدہ نسل کی بھیڑیں انتخاب کی جا سکتی ہیں جو زیادہ بہتر اون اور گوشت پیدا کر سکیں یہ عمل اچھی صفات کے حامل مینڈھے اور بھیڑوں کے ملاپ سے سرانجام دیا جا سکتا ہے ۔ تمام ناکارہ اور فرسودہ بھیڑوں کو فوراً فروخت کر دینا چاہیئے ۔ مثل مشہور ہے کہ عمدہ اور اچھے مینڈھے کی قدر و منزلت نصف ریوڑ سے زیادہ ہے چونکہ ہر بھیڑ کا بچہ اپنے نصف خواص اپنے باپ سے لیتا ہے ۔ اس سے ایک مینڈھے کی اہمیت کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے ۔ مینڈھا سال میں ایک بار ستمبر اور اکتوبر میں بھیڑوں میں صرف رات کو چھوڑنا چاہیئے ۔ جو مینڈھا دن بھر ریوڑ کے ساتھ پھرتا ہے نہ خود اچھی طرح سے چرتا ہے اور نہ بھیڑوں کو چرنے دیتا ہے ، اور نہ ملاپ اچھی طرح کرتا ہے ۔ ایک مینڈھے کے لئے قریباً ۵۰ بھیڑیں کافی ہیں ۔ ہمارے ملک میں بھیڑوں میں تمام سال اور کم تعداد میں بچے ہونے کے دیگر اسباب کے علاوہ ایک یہ بھی ہے کہ ریوڑوں میں مینڈھوں کی تعداد ضرورت سے کم ہے ۔

ملاپ کے دوران مینڈھوں کو اچھی خوراک ، دانہ ، صاف پانی اور عمدہ نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ جو بھیڑیں تمام اسباب کی موجودگی میں بھی اس موسم میں حاملہ نہ ہوں انہیں فروخت کر دینا چاہیئے ۔

زائد خوراک

اگر بھیڑوں میں مینڈھا چھوڑنے سے چار ہفتے پہلے اور اس دوران میں چرائی کے علاوہ دانہ یا خشک گھاس زائد ملتا رہے تو اکثر بھیڑیں توام بچے دیں گی ۔ دوسرے ممالک میں اکثر ۱۰۰ سے ۱۲۵ سے زائد بچے حاصل کئے جاتے ہیں ۔

Marfat.com

انتخاب

افزائش نسل کے لیئے انتخاب ایسے جانوروں سے کرنا چاہیئے جن کی پشت اور بدن کی چوڑائی اور گہرائی زیادہ ہو۔ ان کی پشت اور پیٹ کے خدوخال متوازی اور سیدھے ہوں۔ رانیں چوڑیں اور گوشت سے نیچے تک بھری ہوئی ہوں۔ پچھلی اور اگلی ٹانگیں مضبوط سیدھی اور کافی کھلی ہوں۔

اون

اون میں قیمت کا انحصار ریشہ کی لمبائی، باریکی رنگت، مضبوطی اور لچک پر ہے۔ مذکورہ بالا خواص جتنے ہوں اتنی ہی قیمت زیادہ ہوگی۔ اس لئے بہترین اون کا رنگ سفید، ریشہ لمبا، باریک لچکدار اور ملائم پسند کیا جاتا ہے۔ بھیڑ کے جسم پر جتنی اون گاڑھی ہوگی اتنی ہی اون وزن میں زیادہ ہوگی۔ پیٹ کے نچلے حصہ اور ٹانگوں کی اون رنگدار ریشے اور ناقص اون کو علیحدہ رکھیں۔ کیونکہ کارخانہ دار ایک جیسی اون زیادہ پسند کرتے ہیں۔

حسب ذیل نکات انتخاب میں مدنظر رکھیں

۱۔ اون کا سفید رنگ

۲۔ اون کے ریشہ کی لمبائی

۳۔ اون کے ریشہ کی مضبوطی

۴۔ اون کا جسم پر گاڑھاپن

۵۔ اون میں یکسانیت

۶۔ اون مردہ ریشوں سے پاک یا ان کی تعداد ۸ فی صد سے ہرگز زیادہ نہ ہو۔

مینڈھے کا انتخاب

مینڈھے کے انتخاب میں جو اہمیت خصیوں کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں۔ اگر مینڈھا بظاہر خوبصورت اور دیگر تمام خصوصیات کا حامل ہو اور اس کے خصیئے بیماری میں مبتلا ہوں تو ان کا تخم تندرست نہیں۔ اگر خصیہ کے کسی حصہ میں ورم، سوزش یا چھونے سے درد محسوس ہوتا ہو یا سخت یا بہت چھوٹا ہو تو ملاپ کے قابل نہیں۔ ایک اچھے اور عمدہ مینڈھے میں جملہ خصائل

Marfat.com

اون ، وزن ، اور رنگ کے علاوہ اس کے خصیے نرم ، ملائم ، جلبے ہموار اور بہت بڑے ہونے چاہئیں اور ایسا مینڈھا ہی انتخاب کریں۔

بھیڑ کا انتخاب

بھیڑوں کے تھنوں اور حیوانہ کا اچھی طرح معائنہ کیا جائے ۔ حیوانہ سخت اور گلٹی دار نہیں ہونا چاہیئے ۔ ایسا حیوانہ دودھ پیدا کرنے کا اہل نہیں ہوتا ۔ بعض اوقات اون کترتے وقت بھیڑوں کے تھن بھی کٹ جاتے ہیں ۔ ایسی بھیڑیں نسل کشی کے لئے موزوں نہیں ہوتیں کیونکہ یہ اپنے بچے کو دودھ نہیں پلا سکتیں ۔ نسل کشی کے لئے بھیڑیں چنتے وقت نسل کی جملہ صفات کے ساتھ ساتھ اس کا حیوانہ نرم ، ملائم اور بغیر گلٹیوں کے ہونا چاہیئے ۔

چھانٹی

ریوڑ میں چھانٹی ایک نہایت مفید عمل ہے اس سے ایک تو ناکارہ اور فرسودہ بھیڑوں سے نجات حاصل ہوتی ہے اور دوسرے ان کو وقت پر بیچ کر مناسب دام مل جاتے ہیں ۔
اگر کسی بھیڑ یا مینڈھے کا اوسط وزن اور قد اس نسل کے اوسط وزن اور قد سے نمایاں چھوٹا ہو یا اس کی اون رنگدار ہو اور مردہ ریشوں کی مقدار بہت زیادہ ہو اون کا ریشہ مناسب لمبا ، لچکدار ، ملائم مضبوط اور نشوونما میں یکسانیت نہ رکھتا ہو تو ایسے جانوروں کو فروخت کر دینا چاہیئے ۔

بچوں کی حفاظت :-

بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد اس کے ناک اور منہ کو جھلی وغیرہ سے صاف کر دیں ۔ اگر موسم سرد ہے تو بچے کو فوراً خون آلود مادہ سے خشک کریں اور سانس لینے میں مدد دیں ۔ اس کے بعد اس کے نیول یا ناف کو کسی جراثیم کش دوا ٹنکچر آف آیوڈین یا ڈیٹول سے صاف کر دیں ۔ پیدا ہونے کے چند منٹ بعد بچہ کو دودھ پینا چاہیے ۔ اگر پیدا ہونے کے پندرہ منٹ بعد تک دودھ نہیں پیتا تو اسے اٹھا کر بھیڑ کو زمین پر لٹا کر دودھ پلائیں ۔ دودھ پلانے سے پہلے بھیڑ کے تھن اور حیوانہ کو صاف کریں اور اگر تھنوں میں خشک مادہ جمع ہو تو چند دھاریں نکال کر صاف کر لیں اور اگر اس پر دوسری غلاظت جمع ہو تو اسے بھی صاف کر ڈالیں ۔ بچہ پیدا ہونے سے پہلے بھیڑ کی پچھلی ٹانگوں کے اندر کی طرف اور حیوانہ کے گرد و نواح سے اون کو اچھی

Marfat.com

طرح سے کاٹ کر صاف کر دیں۔ ورنہ خون آلود مواد اور غلاظت مل کر اسے بیماریوں میں مبتلا کر دیں گے۔ دس روز کے بعد بچوں کے لئے ایک مصنوعی باڑہ میں کچھ دانہ اور گھاس رکھیں۔ باڑے کی دیواریں اس ساخت کی ہوں اور ان میں صرف اتنے بڑے سوراخ ہوں کہ اس میں گھس کر بچے تو اندر جا سکے مگر بڑا کوئی جانور اندر نہ جا سکے۔ باڑہ کے اوپر چھپر یا چھت بھی ہو تاکہ دانہ اور بچے گرمی اور بارش سے محفوظ رہیں۔ ماسوائے ایسے نر بچوں کے جو آئندہ افزائش نسل کے لئے درکار ہوں تمام نر بچے ایک ماہ سے ۲ ماہ تک آختہ کر دیں۔ آختہ کرنا نہایت آسان عمل ہے اور اس کے لئے برڈیزو کاسٹریٹر (BURDIZZO CASTRATOR) (چھوٹا)، استعمال کرتے ہیں۔ دنبہ نسل کے علاوہ اگر کسی بچے کی دم کاٹنی ہو تو اسے بھی ایک ماہ کے بعد کاٹ دیا جائے۔ اس عمل کے لئے کئی ایک طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ مگر تیز چاقو سے جوڑ کی ہڈی کی جگہ سے کاٹ کر گرم لوہے سے داغ دینا بہتر تصور کیا جاتا ہے۔ ایک تو خون جلد بند ہو جاتا ہے۔ دوسرے زخم بھی جلد مندمل ہو جاتا ہے۔

انفرادی ریکارڈ

انفرادی ریکارڈ پرورش، انتخاب اور چھانٹی کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اس کے لئے ہر جانور کے کان یا نچلے ہونٹ یا پچھلی ٹانگ کے اندر کی طرف امتیازی نشان کئی ایک طریقوں سے لگایا جاتا ہے۔ آجکل پلاسٹک کے نمبر مختلف رنگوں میں بھی دستیاب ہو سکتے ہیں جو ہر جانور کے کان میں آویزاں کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہر جانور کا ریکارڈ۔ پرورش۔ بچوں کی پیدائش۔ جانور کا وزن اور اون کا وزن وغیرہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ بوقت چھانٹی اور خواص کو مدنظر رکھ کر فرسودہ جانوروں کو فروخت کیا جا سکے۔

اون کی کترائی

چونکہ اون کے ریشہ کی لمبائی اس کی قیمت تعین کرنے میں سب سے اہم ہے اس لئے اون کو جلد کے عین نزدیک سے کترنا چاہیئے۔ تمام ممالک میں صرف سال میں ایک دفعہ اپریل کے مہینہ میں کترائی کی جاتی ہے۔ رنگدار حصہ کی اون پیٹ کے نیچے کی اون اور ٹانگوں کی اون کو پشت اور سینہ کی اون سے علیحدہ رکھیں۔ ملانے سے اچھی اون میں ناقص اون مل کر تمام اون کو گھٹیا

Marfat.com

بنا دیتی ہے۔ چونکہ کارخانہ داروں کو مزدور لگا کر رنگدار اور ناقص ریشوں کو سفید اور عمدہ ریشوں سے علیحدہ کرنا پڑتا ہے جس پر ان کا کافی خرچ آتا ہے۔ اس لیئے وہ تمام اخراجات خریدتے وقت اون کی قیمت سے وضع کر لیتے ہیں۔ اس لیئے کم دام دیتے ہیں۔

اون کی فروخت

ہمارے ملک میں اون کی برآمد کئی ہاتھوں سے گذرتی ہے اور بیوپاری خاطر خواہ منافع حاصل کرتا ہے۔ اگر اون پیدا کرنے والے لوگ مل کر ایسی انجمنیں قائم کریں جو ان سے اون خرید کر کچھ رقم ان کو بطور پیشگی دے دیں اور ان کی اون کو کتر اور صاف کر کے برآمد کریں۔ تو انہیں بڑا فائدہ ہوگا۔ جو بعد ازاں وضع اخراجات بقایا رقم ممبروں میں حسب ذیل وزن اون تقسیم کی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں وہ تنظیم ان کو ادویات اور دیگر سامان بھی نہایت ارزاں نرخوں پر مہیا کرنے میں معاون ہو سکتی ہے۔

کارخانہ دار صرف خالص اون کی قیمت ادا کرے گا۔ اس میں جتنی گرد یا نباتاتی مادہ ہوگا۔ اتنی قیمت کم ملے گی۔ اس لیئے ان لوگوں کا مفاد اس میں ہے کہ وہ اون کو اچھی طرح دھو اور خشک کر کے برآمد کریں۔ بلکہ پشت، سینہ، پیٹ، رنگ دار حصوں اور ٹانگوں کی اون کی علیحدہ گانٹھیں باندھیں۔ اس طرح ان کو زیادہ دام وصول ہوں گے۔ بازار کے موجودہ بھاؤ کے مطابق، ایک من اون کی قیمت قریباً ۷۵ روپے وصول ہونی چاہیئے۔ لیکن اس کے برعکس بہت سے لوگ اون بحساب ۲ روپے فی بھیڑ فروخت کر کے قریباً معمول سے نصف دام حاصل کرتے ہیں۔

بھیڑوں کو پکڑنا

بھیڑوں کو پکڑنے کے لیئے ان کے پیچھے دوڑنا مناسب نہیں۔ اس سے ان کا وزن کم ہو جاتا ہے اور جانور خوفزدہ ہو کر سہم جاتا ہے۔ چونکہ سال میں کئی مرتبہ ان کو دیکھنا ضروری ہے۔ اس لیئے ان کو پکڑنے کے لیئے باڑہ کے ایک طرف کسی دیوار سے ۲ فٹ کے فاصلہ پر قریباً ۲۰ فٹ لمبی ایک دیوار لکڑی یا اینٹوں سے تیار کی جاتی ہے۔ جس میں انہیں آہستہ آہستہ گذار کر آسانی سے وزن کرنے یا دوا پلانے کے لیئے پکڑا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

دوغلی بھیڑیں

چونکہ ہمارے ملک میں دوغلہ نسل بھیڑوں کا اکثر نام آتا ہے - اس لئے ان کا مختصر ذکر بھی خالی از دلچسپی نہیں۔ دوغلہ نسل صرف دو وجوہ کے باعث پیدا ہوتی ہے۔

۱ - دوغلہ نسل دو مختلف نسلوں کے امتزاج سے پیدا کی جاتی ہے۔ تاکہ اس میں دوغلہ قوت نمایاں ہو۔ مگر یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ملاپ کرنے والی دو نسلوں کو کئی برس علیحدہ علیحدہ پالا جائے۔ ان سے پیدا شدہ دوغلہ نسل کے بچوں کو پالنا بہت نفع بخش ہے اور انہیں جلدی فروخت کر کے کافی آمدنی ہوسکتی ہے۔ بشرطیکہ ہر دو نسل کے ریوڑ علیحدہ علیحدہ رکھے جائیں اور ہر سال ان کو ملا کر ان سے نئے دوغلہ بچے پیدا ہوں۔

۲ - ایک نئی نسل تیار کرنے کے لئے امریکہ اور آسٹریلیا میں کارروڈیل، کولمبیا، اور ٹارگی کی دوغلی نسلیں بہتر ہیں۔ ایسی نسل کو معرض وجود میں لانے کے لئے وقت، سرمایہ اور صبر کے علاوہ ہر دو نسلوں کا جنسیاتی علم بھی ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں اسے سرکاری طور پر ہی اچھی طرح آزمایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اپنے تخیلات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی بہت سا روپیہ اور وقت درکار ہوتا ہے۔

Marfat.com

جانوروں کی خوراک

خوراک کے کیمیائی اجزا

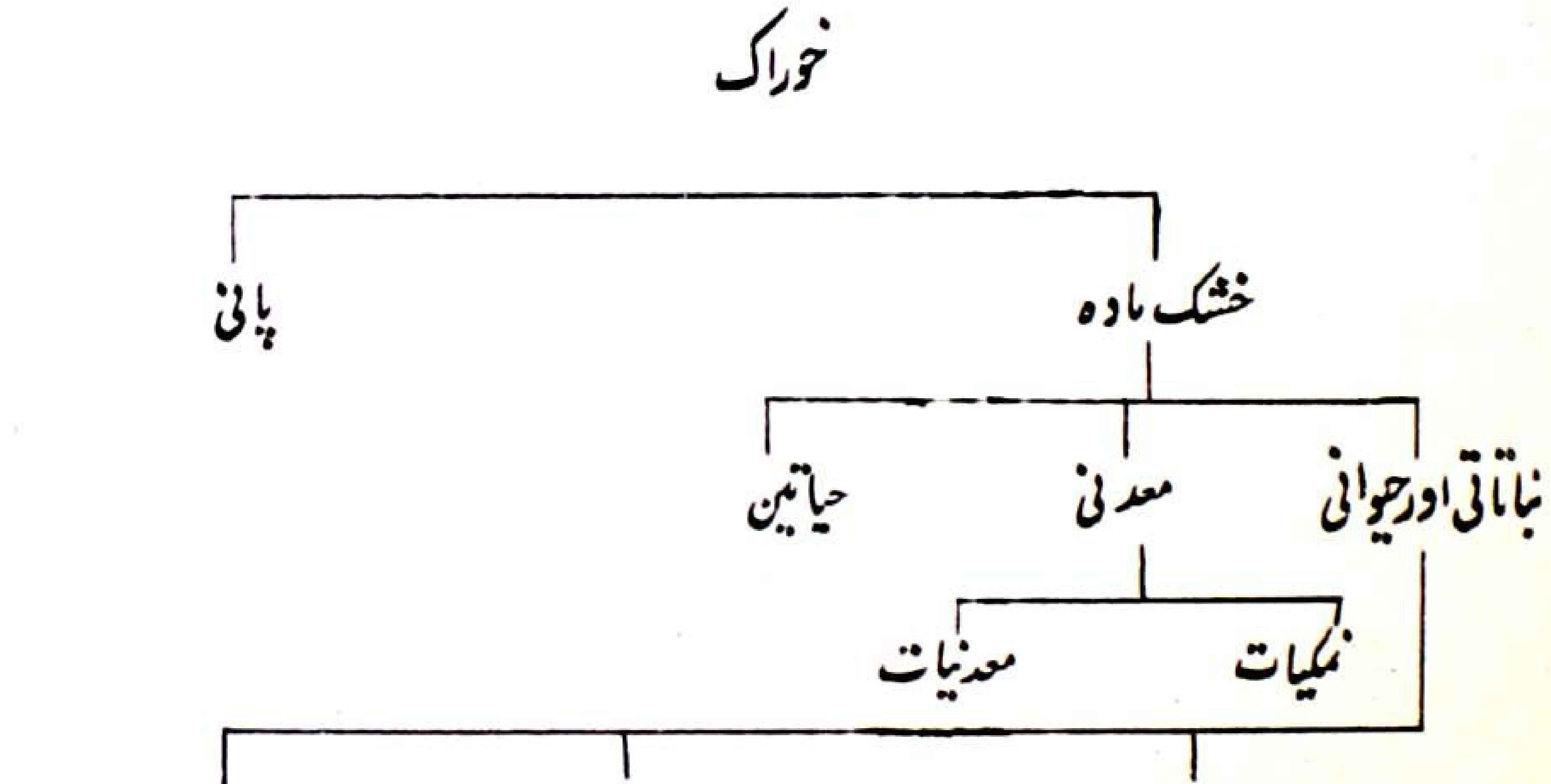

پانی

یہ دو حصے ہائیڈروجن اور ایک حصہ آکسیجن کے ملنے سے بنتا ہے۔ پانی حیوانی اور نباتاتی

Marfat.com

زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے ۔ یہ جانداروں کی خوراک اور ان کے جسم کا ایک اہم حصہ ہے ۔ پانی خوراک کو نرم کرنے کے علاوہ نظام ہاضمہ میں خوراک پر مختلف کیمیائی عملوں میں مدد دیتا ہے ۔ پانی خون کا ایک اہم جزو بھی ہے ۔ اس لئے پانی ہضم شدہ غذا کو جسم کے مختلف حصوں میں تقسیم کرتا ہے ۔ خوراک کے بیکار اور مضر اجزاء جسم سے پانی کے ہمراہ پیشاب اور پسینے کی صورت میں خارج ہوتے ہیں ۔ پانی جسمانی درجۂ حرارت کو قابو میں رکھتا ہے ۔ یہ جوڑوں پٹھوں اور جسم کے دیگر رگ و ریشہ میں چکناہٹ ، نمی اور لچک قائم رکھتا ہے ۔

کاربوہائیڈریٹس

ان کی ساخت میں کاربن ۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن شامل ہیں ۔ پودے اپنے اندر موجود پانی ۔ ہوا کی کاربن ڈائی اکسائڈ اور سورج سے حاصل کردہ توانائی سے اپنے اندر کاربوہائیڈریٹس تیار کرتے ہیں ۔ یہ جانداروں کے جسم میں حرارت ۔ قوت اور توانائی پیدا کرتے ہیں ۔ جسم میں ان کی ضرورت سے زائد مقدار روغنیات میں تبدیل ہو کر ذخیرہ ہو جاتی ہے ۔ مویشیوں کی خوراک میں کاربوہائیڈریٹس کی کافی مقدار ہونی چاہیئے ۔ مختلف اجناس جن میں نشاستہ خاطر خواہ مقدار میں ہوتا ہے ، کاربوہائیڈریٹس کے اچھے ماخذ ہیں ۔

روغنیات یا فیٹس

ان کی ساخت میں بھی کاربن ۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن شامل ہوتے ہیں لیکن یہاں ان کا آپس میں تناسب کاربوہائیڈریٹس سے مختلف ہوتا ہے ۔ یہ بھی جسم میں حرارت اور قوت پیدا کرتے ہیں ۔ لیکن روغنیات کاربوہائیڈریٹ کے مقابلہ میں ۲ ½ گنا زیادہ حرارت اور قوت پیدا کرتے ہیں ۔ بہت سی حیاتین ایسی ہیں جو صرف روغنوں میں ہی حل ہوتے ہیں ۔ جانوروں کی خوراک میں روغنیات کی نمائندگی توریہ ، السی ، تل رائی ۔ بنولے وغیرہ کے ذریعے سے ہوتی ہے ۔

لحمیات یا پروٹین

ان کی کیمیائی ساخت میں کاربن ۔ ہائیڈروجن ۔ آکسیجن اور نائٹروجن شامل ہیں ۔ بعض لحمیات میں فولاد ۔ فاسفورس اور گندھک بھی شامل ہوتی ہیں ۔ " لحمیات کے تیزاب " یا " امائنو ایسڈ " لحمیات کے جوہر ہوتے ہیں ۔ بہت سے امائنو ایسڈ مل کر لحم بناتے ہیں ۔ خوراک

Marfat.com

کا لحمیاتی حصہ نظام ہاضمہ میں مختلف عروق کے زیرِ اثر اپنے جوہر اماٹنو ایسڈز میں تبدیل ہو جاتا ہے حیوانی خوراک کی لحمیات نباتاتی خوراک کی لحمیات سے افضل خیال کی جاتی ہیں ۔ چند اماٹنو ایسڈز جسم کی نشو و نما کے لئے اشد ضروری ہوتے ہیں ۔ حیوانی لحمیات میں ان امائنو ایسڈز کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جسم کے رگ و ریشہ ۔ پٹھوں ۔ اعصاب اور ہڈیوں کی نشو و نما کے لئے لحمیات ضروری ہیں ۔ دودھ ، گوشت ۔ مچھلی کا چورا ۔ خشک خون ۔ ہڈیوں کا چورا ۔ حیوانی لحمیات کے ماخذ ہیں ۔ لوبیا ۔ چنے ماش اور دیگر مختلف قسم کی کھل وغیرہ نباتاتی لحمیات کے ماخذ ہیں ۔

معدنیات او[illegible]ن غذا تیار کرنے

معدنیات ہڈیوں اور رگ و ریشہ کی نشو و نما میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں ۔ کیلسیم یا چونا اور فاسفورس ہڈیوں کی پرورش میں مدد دیتے ہیں ۔ لوہے کے مرکبات خون کو سرخ رنگت دیتے ہیں ۔ مویشیوں کی خوراک میں نمک ضروری ہے ۔

حیاتین یا وٹامن

اگرچہ ان کے دائرہ عمل کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ خوراک میں ان کی قلت یا فقدان خطرناک نتائج پیدا کرتی ہے ۔ خوراک کے بعض اجزا بعض مخصوص حیاتین کی غیر موجودگی میں جسم میں جذب ہی نہیں ہوتے ۔ مثلاً کیلسیم ۔ وٹامن ڈی کی عدم موجودگی میں جذب نہیں ہو سکتا ۔

متوازن خوراک

متوازن خوراک سے مراد وہ خوراک ہے جس میں جانور کی بقائے حیات وصحت ، گوشت ، اون ، دودھ کی پیداوار اور کام کرنے کے لئے کاربوہائیڈریٹ ۔ لحمیات ، روغنیات ۔ نمکیات ، معدنیات اور حیاتین جسمانی ضرورت کے مطابق موزوں مقدار اور موزوں تناسب میں موجود ہوں ۔ ایسی خوراک میں غذائیت بخش اجزا کا تناسب جسم کی ضرورت کے مطابق ہوتا ہے تاکہ نہ تو جانور کو کم خوراک دی جائے جس سے اس کی صحت پر برا اثر پڑے اور نہ ہی جسمانی ضرورت سے زائد خوراک کھلا کر ضائع کی جائے ۔

جانور کو بقائے حیات وصحت کے لئے جو خوراک دی جاتی ہے ۔ مین ٹی ننس

Marfat.com

(MAINTENANCE) راشن کہلاتی ہے۔ اس کا جانور کے کام یا پیداوار سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ خوراک جانور کے زندہ رہنے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ جانور کی پیداوار یا کام کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے مین ٹی ننس راشن میں جو اضافی خوراک شامل کی جاتی ہے وہ "پروڈکشن راشن (PRODUCTION RATION) کہلاتی ہے۔ پروڈکشن راشن کی مقدار کا انحصار جانور کے کام کی نوعیت اور پیداوار کی مقدار پر ہوتا ہے۔

مویشیوں کی خوراک

مویشیوں کی خوراک دو اہم اجزا۔ چارہ اور اناج پر مشتمل ہوتی ہے۔

چارہ

چارہ سبز اور خشک دونوں صورتوں میں کھایا جاتا ہے۔

سبز چارہ

مغربی پاکستان میں موسم سرما میں برسیم۔ شفتل۔ لوسرن۔ سبز جئی۔ سبز جو۔ شلغم۔ تارا میرا۔ اور سینجی، سبز چارہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ موسم گرما میں سبز چری۔ سبز باجرہ۔ گوارا۔ مک چری۔ موٹھ اور مختلف قسم کے گھاس چارہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

خشک چارہ

بھوسہ، پرالی اور خشک گھاس سال بھر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ خشک چری یا مکی کے ٹانڈے بھی کتر کر مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں۔ کوئی بھی سبز چارہ خشک کر کے قلت کے دوران مویشیوں کو کھلایا جا سکتا ہے۔

اناج یا دانہ

مویشیوں کی خوراک کا یہ حصہ مختلف اجناس اور کھلی پر مشتمل ہوتا ہے۔ عام طور پر دو یا تین اقسام کے اناج کو ملا کر متوازن خوراک بنالی جاتی ہے۔ اناج یا دانہ تجارتی اداروں کی طرف سے تیار کردہ راشن (بھینسونا یور براذرز۔ رحیم یار خان) کی صورت میں بھی دیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

کھلی - بنولے - توڈیہ - سرسوں - تارامیرا اور تل کی کھلی عام طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔

دانہ یا اناج :- جو - چنے - جوار - مکئی - باجرہ - جئی اور دالیں وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں۔

راب

راب مویشیوں کی خوراک میں سب سے سستی پڑتی ہے - مویشیوں کی خوراک میں اجناس کا ۲۰ فیصد حصہ راب کی صورت میں دوسری اجناس کے ساتھ ملا کر دیا جا سکتا ہے لیکن ایک مویشی کو ڈیڑھ یا ۲ سیر سے زاید راب نہیں دینی چاہیئے۔

ایک متوازن غذا تیار کرنے کے لئے مذکورہ بالا اجناس کو خاص تناسب سے ملایا جاتا ہے

(ا) کوئی سا اناج - ایک حصہ - کوئی سی کھلی ا حصہ - بھوسی ایک حصہ۔

(ب) کھلی دو حصے - بھوسی ایک حصہ۔

(ج) اناج ۲ حصے - بھوسی ایک حصہ

اجناس کا ملاپ

اجناس ملانے کے لئے ایک معیاری تناسب درج کیا جا چکا ہے - اس تناسب سے تمام اجناس کو باہم ملایا جا سکتا ہے تاہم چند آمیزوں کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۱-	جو ایک حصہ	کھلی ایک حصہ	بھوسی ایک حصہ۔
۲-	مکئی "	"	"
۳-	کھلی دو حصہ ..	بھوسی ایک حصہ	
۴-	جوار ایک حصہ	چنے ایک حصہ	بھوسی ایک حصہ
۵-	باجرہ ایک حصہ ...	کھل ایک حصہ	
۶-	جو ایک حصہ ...	چنے ایک حصہ	بھوسی ایک حصہ
۷-	چنے دو حصے		بھوسی ایک حصہ
۸	جوار دو حصے		"
۹	مکئی ایک حصہ	کھل دو حصے	

Marfat.com

ضروری ہدایات

تمام اجناس کو موٹا موٹا دل لینا چاہیئے اور کھلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لینا چاہئیں۔ اناج کا آمیزہ مویشیوں کو دن میں دو دفعہ دودھ دوہنے کے وقت کھلانا چاہیئے۔ چارہ دن میں مناسب وقفوں کے بعد کھلانا چاہیئے۔

جب اناج کا کوئی موزوں اور متناسب آمیزہ دستیاب نہ ہو سکے تو کوئی سا اناج دیا جا سکتا ہے۔ مویشیوں کے لئے نمک بہت ضروری ہے۔ ان کی کھرلیوں میں نمک کے ڈلے رکھ دینے چاہئیں تاکہ وہ بوقتِ ضرورت چاٹ سکیں۔

پہاڑی علاقوں میں جہاں چارے میں آیوڈین کی کمی ہوتی ہے خوراک میں آیوڈین ملا نمک شامل کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں ہڈیوں کا چورا بھی مفید رہتا ہے۔

جو جانور بہت لاغر ہوں انہیں نصف سیر سے ایک سیر تک راشن کی زائد مقدار کھلائی جائے۔
گھاس چرنا مویشیوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اگر چراگاہ موجود ہو تو چارہ کی مقدار میں کمی کی جا سکتی ہے۔
مویشیوں کے لئے پینے کا پانی کافی مقدار میں موجود ہو۔ خاص طور پر گرمیوں میں دودھ دینے والے مویشیوں کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ضرورت کے مطابق پینے کا پانی ملتا رہے۔
ہر مویشی کو نصف سے ایک چھٹانک نمک روزانہ خوراک میں دیا جائے۔

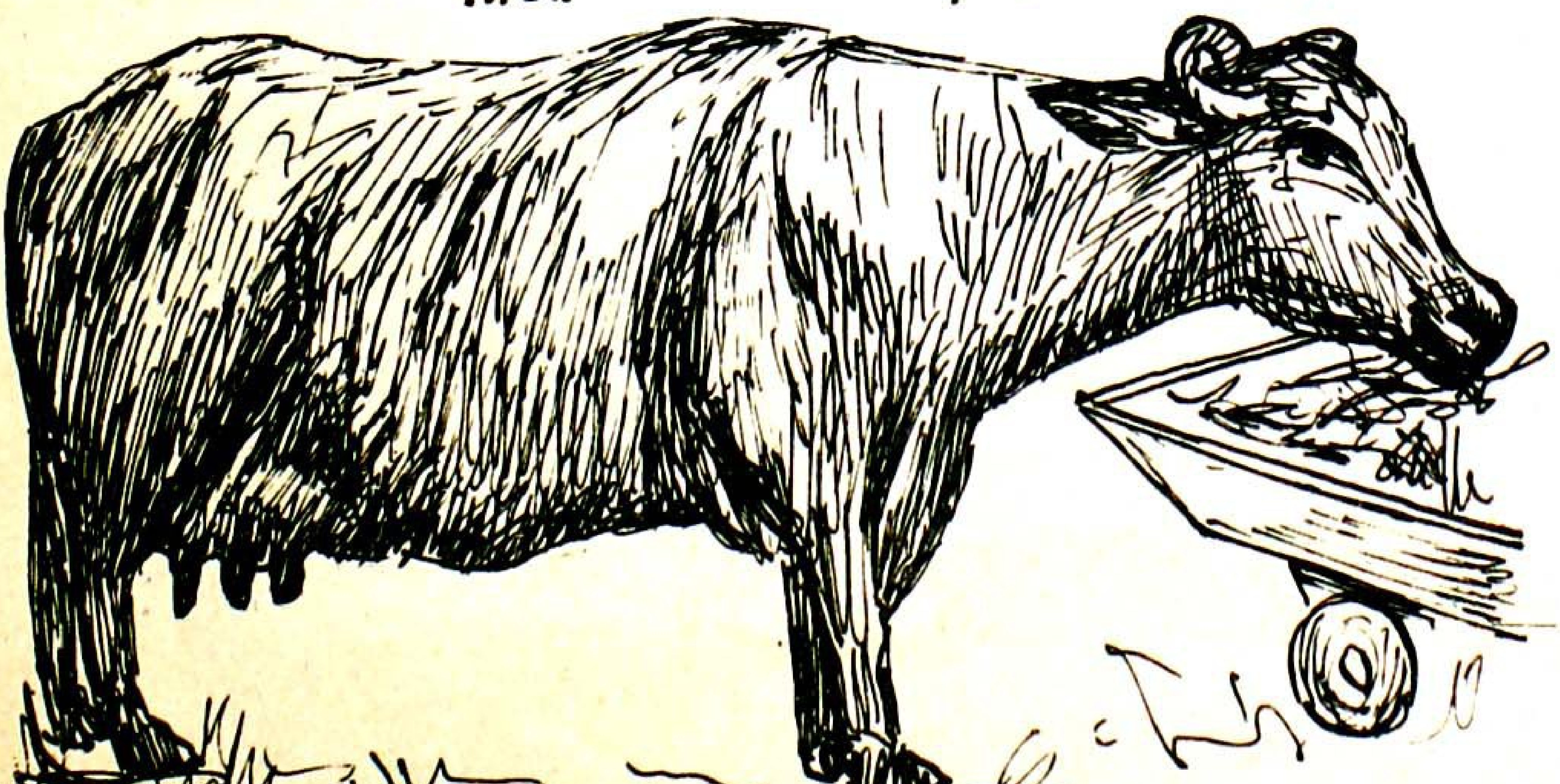

خوراک کی مقدار

مختلف جانوروں کے لئے خوراک کی روزانہ مقدار ذیل کے خاکہ میں دی گئی ہے۔

نمبر شمار	قسم جانور	سبز چارہ			خشک چارہ			دانہ یا اناج		
		۱	۲	۳	۱	۲	۳			
۱	۴ سیر سے کم دودھ دینے والی گائے اور بھینس	۴۰ - ۷۰ سیر وزن جانور کے مطابق	۴۰ ۵۰ سیر	×	۳ سیر	۳ - ۱۱ سیر	۸ - ۱۲ سیر	اگر سبز چارہ بہترین قسم کا نہ ہو تو ایک سیر	اناج یا دانہ کی مقدار میں ۱ سیر کا اضافہ کر دیا جائے۔	جب سبز چارہ ۱۵ سیر یا اس سے بھی کم ہو جائے تو
۲	۴ سیر سے زیادہ دودھ دینے والی گائے اور بھینس	۴۰ ۷۰ سیر	۴۰ ۵۰ سیر	×	۳ سیر	۳ - ۱۱ سیر	۸ سے ۱۲ سیر	۴ سیر سے زائد ہر تین سیر دودھ کیلئے ایک سیر دانہ		
۳	خشک اور ابتدائی حاملہ جانور	۴۰-۶۰ سیر	۴۰-۵۰ سیر	×	۳ سیر	۳ - ۸ سیر	۱۲ سیر	کوئی ضرورت نہیں		
۴	حمل کے آخری تین ماہ میں	۴۰-۶۰ سیر	۴۰-۵۰ سیر	×	۳ سیر	۴ سے ۸ سیر	۱۲ سیر	۱ سے ۲ سیر		
۵	بیل اور بھینسے	۱۵ سیر	×		۶ سیر	۱۰ سیر		۲ سے ۲½ سیر		

جوں جوں سبز چارہ کم یاب ہوتا جائے تو پہلے ۵ سیر سبز چارہ کی کمی پر ۲ سیر خشک چارہ اور اس کے بعد ہر ۵ سیر سبز چارہ کی کمی پر ایک سیر خشک چارہ بڑھا دیا جائے۔ مثال کے طور پر

Marfat.com

سبز چارہ		بھوسہ یا خشک چارہ
۴۰ سیر	....	۳ سیر
۳۵ سیر	....	۵ سیر
۳۰ سیر	....	۶ سیر
۲۵ سیر	....	۷ سیر
۲۰ سیر	....	۸ سیر
۱۵ سیر	....	۹ سیر
۱۰ سیر	....	۱۰ سیر
۵ سیر	....	۱۱ سیر

ایک ۱۴۰۰ پونڈ وزنی بھینس جو کہ تقریباً ۲۰ سیر روزانہ دودھ دیتی ہو اور جس کے دودھ میں چربی کی مقدار ۷ فیصد ہو۔ خوراک کے چند نسخے حسب ذیل ہیں۔

(ا) گرمیوں کے موسم میں

(۱)	سبز مکئی	۵۰	پونڈ
	سبز موٹھ	۵۰	"
	مقوی آمیزہ	۵	"
	گندم کا بھوسہ	۱۱	"
(۲)	سبز جوار	۶۰	پونڈ
	سبز گھاس چرنے کے لئے (راب ۔ انجن ۔ پلوان ۔ وغیرہ)	۳۰	"
	مقوی آمیزہ	۷	"

نسخہ برائے مقوی آمیزہ

دَلے ہوئے چنے	۱	حصہ
کھل بنولہ	۲	"

Marfat.com

کھل توریہ	۱	"
چوکر گندم	۱	"

(ب) سردیوں کے موسم میں

(۱) سبز برسیم	۸۰	پونڈ
مقوی آمیزہ	۷	پونڈ
(دلے ہوئے چنے	۱ حصہ	
کھل بنولہ	۱	"
چوکر	۱	"
دلی ہوئی مکئی	۱	"
بھوسا	۱۸	پونڈ
(۲) شلغم بمعہ سبز پتوں کے	۱۰۰	پونڈ
مقوی آمیزہ	۸	"
(چوکر ۱ حصہ - کھل بنولہ ۲ حصہ - دلے ہوئے چنے ۱ حصہ)		
گندم کا بھوسہ	۱۶	پونڈ

بچھڑوں کی پرورش

بچھڑوں کی پرورش حسب ذیل تین طریقوں سے کی جاتی ہے -

(۱) خالص دودھ سے (۲) خالص دودھ اور مکھن نکلے دودھ سے

(۳) خالص دودھ اور دلیے سے -

Marfat.com

خالص دودھ			مکھن نکلا اور خالص دودھ			خالص دودھ اور دلیا		
عمر	قسم خوراک	مقدار	عمر	خوراک	مقدار	عمر	خوراک	مقدار
۰ سے ۳ دن تک	باہولی ۳ - ۵ سیر تک	اسیرفی ۱۰ سیر وزن جانور کے حساب	۰ سے ۳ دن تک	بوہلا دودھ ۳ سے ۵ سیر تک	اسیرفی ۱۰ سیر وزن جانور کے حساب سے	۰ سے ۳ دن	بوہلا دودھ ۳ سے ۵ سیر تک	ا سیرفی ۱۰ سیر وزن جانور کے حساب
۴ دن سے ۳ یا ۶ ماہ تک	خالص دودھ ۳ سے ۵ سیر تک	اسیرفی ۱۰ سیر وزن جانور کے حساب اس سے زیادہ ہرگز نہ دیں	۴ سے ۲۸ دن تک	خالص دودھ ۳ سے ۶ سیر تک	ا سیرفی ۱۰ سیر وزن جانور کے حساب	۴ دن سے ۱½ ماہ	خالص دودھ ۳ سے ۵ سیر تک	اسیرفی ۱۰ سیر وزن جانور کے حساب
			۱ ماہ سے ۴ ماہ	مکھن نکلا دودھ ۳ سے ۶ سیر تک	عمر کے مطابق دیں	۷ دن سے ۴ ماہ	دلیا	۱ چھٹانک سے شروع کریں اور ۲½ سیر تک بڑھائیں
۱۴ دن کے بعد	خشک گھاس اور نمک	خشک گھاس جتنا کھا سکے چاٹنے کیلئے نمک کا ڈلا رکھیں یا ½ سے ۱ چھٹانک نمک خوراک میں دیں	۱۴ دن کے بعد	خشک گھاس اور نمک	جتنا کھا سکے نمک ½ سے ۱ چھٹانک روزانہ خوراک میں دیں	۱۴ دن بعد	خشک گھاس اور نمک	جتنا کھا سکے نمک ½ سے ۱ چھٹانک روزانہ خوراک میں دیں۔

Marfat.com

۱½ ماہ سے	پانی	حسب ضرورت پینے کو دیں	۱½ ماہ سے	پانی	حسب ضرورت	۱½ ماہ سے	پانی	حسب ضرورت
۲ یا تین ماہ بعد	گھاس چرنا	جب ممکن ہو	۲ یا تین ماہ بعد	گھاس چرنا	جب ممکن ہو	۲ یا تین ماہ بعد	گھاس چرنا	جب ممکن ہو
۱۴ دن سے ۶ ماہ تک	اناج کا آمیزہ	ایک پاؤ سے شروع کریں اور ۲ سیر تک بڑھائیں جب سبز چارہ بافراط ہو تو ایک سیر ہی دیں	۱۴ دن سے ۶ ماہ تک	اناج کا آمیزہ	ایک پاؤ سے شروع کریں اور ۲ سیر تک بڑھائیں جب سبز چارہ بافراط ہو تو ۲ سیر کی بجائے سیر ہی کریں	۹۰ دن (۳ ماہ) سے ۶ ماہ تک	اناج کا آمیزہ	۴ چھٹانک سے شروع کریں اور آہستہ آہستہ ۲ سیر تک بڑھائیں جب سبز چارہ بافراط ہو تو ۲ سیر کی بجائے ایک سیر ہی دیں۔

"بچھڑوں کے لئے دلیے کا آمیزہ"

اجناس	آمیزہ نمبر ۱	آمیزہ نمبر ۲
جو	۱ حصّہ	-
چنے	۱ حصّہ	۱ حصّہ
کھلی	۱ حصہ	۱ حصہ
گندم یا چاول کی بھوسی	۱ حصہ	۱ حصہ

اس آمیزے کو عام خوراک کی طرح کھلایا جا سکتا ہے۔ کم عمر بچھڑوں کے لئے گرم پانی کی مدد سے پتلا سا دلیا بنا لیا جاتا ہے۔ اس صورت میں دلیے کا درجہ حرارت، بچھڑے کے بدن کے درجہ حرارت

Marfat.com

سے کم یا زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ تمام اجناس کو موٹا موٹا پیس لینا یا دَل لینا چاہیئے۔ پاکستان میں عام طور پر بچھڑے کا دودھ اس وقت چھڑایا جاتا ہے جب وہ چھ ماہ کا ہو جاتا ہے۔

بچھڑوں کے خوراک کے برتن بالکل صاف ہونے چاہئیں۔ دودھ اور دلیے وغیرہ کا درجہ حرارت ان کے جسم کے درجہ حرارت کے مساوی ہونا چاہیئے۔

گھوڑوں کی خوراک

حسب ذیل اشیا گھوڑوں کے لئے خوراک کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

۱۔ سبز چارے :۔ گھاس ۔ لوسرن ، برسیم ، سبز گندم ، سبز جئی اور سبز جَو چارے کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔

۲۔ خشک کٹے ہوئے گھاس وغیرہ۔

۳۔ جئی کا بھوسہ :۔ یہ کُتر کر کھلایا جاتا ہے۔

۴۔ چوکر :۔ یہ قبض کشا ہوتا ہے۔ بہت سی معدنیات مثلاً کیلسیم، فاسفورس، فولاد اور تانبے وغیرہ کا ماخذ ہے۔

۵۔ جئی :۔ اس کو دل کر کھلایا جاتا ہے۔

۶ جو :۔ یہ دَل یا بھون کر کھلائے جاتے ہیں۔

۷۔ لوبیا :۔ نباتاتی لحمیات کا بہترین ماخذ ہے۔

۸۔ مکئی :۔ یہ خچروں اور مشقت کرنے والے گھوڑوں کے لئے مفید ہے۔ یہ دل کر دینی چاہیئے۔ اس کو کھلانے کے کم از کم ۲ گھنٹے بعد تک جانور کو پانی نہیں پلانا چاہیئے۔ یہ کاربوہائیڈریٹ یعنی حرارت و توانائی پیدا کرنے والے اجزا کا ماخذ ہے۔ اس میں لحمیات کی کمی ہوتی ہے۔ تیز رفتار سے کام کرنے والے گھوڑوں کے لئے مفید نہیں۔

۹۔ گاجر :۔ تازہ گاجریں گھوڑ دوڑ والے گھوڑوں اور کمزور گھوڑوں کے لئے بہت

Marfat.com

مفید ہیں۔ گاجر کو لمبائی کے رخ ۴ حصوں میں کاٹ کر گھوڑے کو کھلاتے ہیں۔ ۲ سے ۴ پونڈ فی گھوڑا گاجریں کھلانی چاہئیں۔

۱۰۔ **کھل السی**۔ بھی کھلائی جاتی ہے۔

۱۱۔ **چنے** :۔ ان کو دل کر دینا چاہیئے۔ نباتاتی لحمیات کا بہترین ماخذ ہیں۔

۱۲۔ **نمک** :۔ نمک کے ڈلے اصطبل موجود ہونے چاہئیں تاکہ بوقت ضرورت جانور ان کو چاٹ سکیں۔ بصورتِ دیگر ایک اونس نمک روزانہ گھوڑے کی خوراک میں ملایا جائے۔

۱۳۔ **پانی** :۔ گھوڑا ۱۰ سے ۱۲ گیلن پانی روزانہ پیتا ہے۔ سردیوں میں گھوڑے کو دن میں تین دفعہ اور گرمیوں میں ۳ سے ۵ دفعہ پانی پلانا چاہیئے۔ پانی خوراک کھلانے سے پیشتر یا کم ازکم خوراک کھلانے کے ایک گھنٹہ بعد پلانا چاہیئے۔ گھوڑے کو کام کے دوران پانی پلایا جا سکتا ہے لیکن کام ختم ہو جانے پر پسینہ وغیرہ خشک ہونے تک گھوڑے کو پانی نہیں پلانا چاہیئے۔

"گھوڑوں کو خوراک کھلانے کے متعلق ضروری ہدایات"

۱۔ چونکہ جانور کا معدہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لئے اُس کو تھوڑی مقدار میں اور دن میں زیادہ مرتبہ خوراک کھلانا بہتر ہے۔ تمام دن کے راشن کو ۴ حصوں میں تقسیم کر لیں۔ ایک حصہ صبح۔ ایک حصہ دوپہر اور دو حصے رات کو کھلانے کے لئے دیں۔

۲۔ گھوڑے کو اس کے کام کے مطابق خوراک دیں۔

۳۔ اگر خوراک کے اجزاء میں کوئی تبدیلی کرنا مقصود ہو تو یہ تبدیلی آہستہ آہستہ عمل میں لائیں۔ خوراک میں یک دم کوئی تبدیلی نہ کریں۔

۴۔ ہفتے کے آخر میں جو دن جانور کے آرام کا ہو اس دن اُسے دانہ نہ دیا جائے۔

۵۔ سخت مشقت کے فوراً پہلے یا فوراً بعد خوراک نہ دیں۔

۶۔ خوراک کھلانے میں پابندیٔ اوقات جانور کی صحت کی ضامن ہے۔

Marfat.com

۷۔ خوراک کھلانے سے پہلے جانور کو پانی پلائیں۔ خوراک کھلانے کے کم از کم ۲ گھنٹے بعد تک پانی نہ پلایا جائے۔

گھوڑوں کے لئے روزانہ خوراک کی مقدار

گھوڑے کی قسم	راشن کی مقدار بحساب فی ۱۰۰ پونڈ وزن جانور: خشک گھاس وغیرہ	راشن کی مقدار: دانہ	سبز چارہ	دانہ کے چند موزوں آمیزے ۱: نام اجناس	۱: وزن پونڈ	۲: نام اجناس	۲: وزن پونڈ	۳: نام اجناس	۳: وزن پونڈ
سانڈ گھوڑا	۰٫۷۵ سے ۱٫۲۵ پونڈ	۰٫۷۵ سے ۱٫۲۵ پونڈ	اگر سبز چارہ دستیاب ہو سکے تو ایک پونڈ سوکھے گھاس کی بجائے تین پونڈ سبز چارہ دیا جا سکتا ہے۔ جتنی مقدار سبز چارہ دیا جائے اس حساب سے سوکھا گھاس کم کر دیں	جئی یا چنے گندم چوکر السی	۵۵ ۲۰ ۲۰ ۵	مکئی چنے یا جئی گندم چوکر	۳۵ ۳۵ ۱۵ ۱۵	صرف جئی یا چنے السی	۹۵ پونڈ ۵ پونڈ
حاملہ گھوڑی	۰٫۷۵ سے ۱٫۵ پونڈ	۰٫۷۵ سے ۱٫۵ پونڈ		جئی یا چنے چوکر	۸۰ ۲۰	جو جئی یا چنے چوکر	۴۵ ۴۵ ۱۰	جئی یا چنے السی	۹۵ ۵
بچہ دودھ چھڑانے سے پیشتر	۰٫۵ سے ۰٫۷۵ پونڈ	۰٫۵ سے ۰٫۷۵ پونڈ		جئی یا چنے چوکر السی	۵۰ ۴۰ ۱۰	جئی یا چنے جو چوکر السی	۳۰ ۳۰ ۳۰ ۱۰	جئی یا چنے چوکر	۸۰ ۲۰
بچہ دودھ چھڑانے کے بعد	۱٫۵ سے ۲٫۰ پونڈ	۱٫۰ سے ۱٫۲۵ پونڈ		جئی یا چنے جو چوکر السی	۳۰ ۳۰ ۳۰ ۱۰	جئی یا چنے چوکر السی	۷۰ ۱۵ ۱۵	جئی یا چنے السی	۸۰ ۲۰

بچہ ۲ سے ۳ سال کی عمر تک		۱٫۰۰ سے ۱٫۱۵ پونڈ	۰٫۰۵ سے ۱٫۰۰ پونڈ		جئی یا چنے چوکر	۸۰ ۲۰	جو جئی یا چنے چوکر السی	۳۵ ۳۵ ۱۵ ۱۵	صرف جئی یا چنے	
	معمولی کام	۱٫۰۰ پونڈ	۰٫۰۴ سے ۰٫۰۷ پونڈ		جئی چنے چوکر	۴۰ ۴۰ ۲۰	چنے چوکر	۸۰ ۲۰	جئی چوکر	۸۰ ۲۰
گھوڑا	متوسط کام	۱٫۰۰ سے ۱٫۲۵ پونڈ	۰٫۰۷۵ سے ۱٫۰۰ پونڈ		″	″	″	″	″	″
	سخت کام	۱٫۰۰ سے ۱٫۲۵ پونڈ	۱٫۰۰ سے ۱٫۱۴ پونڈ		″	″	″	″	″	″

گھوڑوں کے چند راشن

گھوڑ دوڑ کے گھوڑے کیلئے راشن

جئی یا چنے (یا نصف جئی اور نصف چنے) = ۱۰ پونڈ

چوکر ۲

خشک گھاس ۱۰ ″

Marfat.com

نمک	=	۱	اونس

ہلکا کام کرنے والے گھوڑے کے لئے

جئی یا چنے	=	۱۰	پونڈ
چوکر	=	۲	پونڈ
خشک گھاس	=	۱۵	پونڈ
نمک	=	۱	اونس

تیز رفتار یا شکاری گھوڑے کیلئے

جئی یا چنے	=	۱۵	پونڈ
چوکر	=	۲	پونڈ
خشک گھاس	=	۱۰	پونڈ
نمک	=	۱	اونس

بے کار کھڑے رہنے والے گھوڑے کیلئے

جئی یا چنے	=	۲	پونڈ
چوکر	=	۳	پونڈ
خشک گھاس	=	۱۸	پونڈ
نمک	=	۱	اونس

ٹانگے کے گھوڑے یا متوسط کام کرنے والے گھوڑے کے لئے

جئی یا چنے	=	۱۴	پونڈ
چوکر	=	۲	پونڈ
خشک گھاس	=	۱۸	پونڈ
نمک	=	۱	اونس

Marfat.com

بھیڑوں کی خوراک

دیگر جانوروں کی طرح بھیڑوں کی بھی ایک معین خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ خوراک ان کی قوت و توانائی برقرار رکھنے، کام کرنے، دودھ، اون اور گوشت وغیرہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اگر جانور کو متوازن اور جسمانی تقاضوں کے مطابق خوراک نہ دی جائے تو وہ دبلا ہو جائے گا اور اس کے تمام اوصاف میں انحطاط یا کمی پیدا ہو جائے گی۔ جانور قوت برداشت اور قوت اعضاء کی کمزوری کی وجہ سے ہر بیماری کا شکار ہو جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایسے جانور جن کو متوازن خوراک ملتی ہے۔ ایک طرف تو وہ بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں اور دوسری طرف زیادہ اوصاف سے بنی نوع انسان کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ خشک موسم میں چراگاہوں میں چارہ کم ہو جاتا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جس وقت چارہ یا گھاس ضرورت سے زیادہ مقدار میں ہو۔ اس کا اگر ذخیرہ کر لیا جائے تو بوقت قلت ایسے خشک چارے بھیڑوں کی خوراک میں شامل کر کے قلت دور کی جا سکتی ہے۔ گھاس۔ لوسرن، برسیم مکئی۔ جوار یا باجرہ کو دھوپ میں صرف اتنے عرصے تک رکھ کر خشک کریں کہ اس میں سے نمی کی زائد مقدار خارج ہو جائے لیکن اس کی سبز رنگت زائل نہ ہو۔ پھر اس کو ایسی جگہ ذخیرہ کریں کہ بارش اور دھوپ سے محفوظ رہے۔ چارہ کو خشک کرنے کا بہترین وقت وہ ہے جب کھیت میں دس فیصدی پودوں میں پھول آ جائیں۔ سوکھایا ہوا چارہ ذخیرہ کرنے سے پہلے ایک مٹھی بھر چارے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر مروڑا جائے بالکل اسی طرح جس طرح کپڑا دھونے کے بعد نچوڑا جاتا ہے۔ اگر چارہ پر نمی نمودار نہ ہو تو یہ ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر ذخیرہ کرنے کے قابل نہیں۔ بھیڑوں کو خشک چارہ شام کے وقت چراگاہ سے واپسی پر دیں۔ تاکہ دن کے دوران وہ چراگاہ میں مصروف نظر آئیں۔ بھیڑوں کو ایسی خوراک کی ضرورت ہے جس میں تمام ضروری اجزا نشاستہ، وٹامن، لحمیات، روغنیات، معدنیات نمکیات اور حیاتین مناسب مقدار اور تناسب میں شامل ہوں معدنیات میں سب سے اہم کیلشیم اور فاسفورس ہیں۔ اس کے علاوہ نمک بھی بہت ضروری ہے اگر وہ طفیلی کرم کش ادویات کے ساتھ دیا جائے تو زیادہ موزوں ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک چارٹ تیار کی جاتی ہے جس کے مندرجہ ذیل اجزا ہوتے ہیں:۔

فینو تھایازین ۱ حصہ

Marfat.com

نمک خوردنی ۱۲ حصہ

اس چارٹ کو ایسی جگہ رکھیں کہ نہ صرف بارش اور دھوپ سے محفوظ رہے بلکہ زمین کے فضلات سے بھی آلودہ نہ ہو سکے۔ بھیڑوں کو ہر روز سبز چارہ بھی مہیا کرنا ضروری ہے۔ سبز چارہ سے ان کو حیاتین "الف" کا پیش رو یا نقیب کیروٹین ملتا ہے۔ کیروٹین حیاتین الف کی خام صورت ہے جو جانور کے جسم میں پہنچ کر ہیئت تبدیل کر کے حیاتین الف کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ زرد مکئی میں بھی کیروٹین موجود ہوتی ہے۔ خوراک کے علاوہ صاف ستھرے پانی کا انتظام بھی ضروری ہے۔

چراگاہیں

قدرتی چراگاہیں یا بارانی چراگاہیں

گھنی گھاس کے لئے گھنی مضبوط اور گہری جڑوں کا موجود ہونا ضروری ہے۔ جڑوں کی بہتر نشوونما کے لئے یہ ضروری ہے کہ پودہ کا زمین سے اوپر کا حصہ بھی موجود ہو کیونکہ غذا اسی حصہ میں تیار ہوتی ہے جو جڑوں کو بھی تقویت دیتی ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے چراگاہوں کو ہر سال جزوی طور پر استعمال کیا جاتا ہے یعنی چراگاہ کے کچھ حصہ میں ایک سال کے لئے بھیڑوں کو چرنے نہیں دیا جاتا۔ نتیجہ کے طور پر اس میں جڑیں بہت زیادہ اور مضبوط ہو جاتی ہیں گھنی گھاس پیدا ہوتی ہے۔ اگلے سال اس حصہ میں بھیڑیں چرائی جاتی ہیں اور کسی دوسرے حصہ کو بھیڑوں کی چرائی کے لئے بند کر دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے چراگاہوں کی پیداوار اچھی اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ چراگاہ کا رقبہ مقرر کرنے کے لئے اوسط سالانہ پیداوار کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر خشک چارہ کی اوسط پیداوار ۵۰ پونڈ فی ایکڑ سالانہ ہو تو ایسا رقبہ تقریباً ۲۵ ایکڑ سالانہ فی بھیڑ درکار ہے۔ اوسط پیداوار فی ایکڑ معلوم کرنے کے لئے ایک ایکڑ میں سے ۱۰۰ مختلف جگہوں سے ایک ایک مربع گز جگہ سے گھاس کاٹ کر خشک کریں اور پیداوار کا وزن جمع کر کے اوسط فی مربع گز پیداوار نکال لیں۔ اس کا گرام میں وزن کریں اور دس سے ضرب دیں۔ حاصل ضرب پیداوار فی ایکڑ پونڈوں میں ہو گی۔

چراگاہ کا جزوی استعمال

چراگاہ کے کل رقبہ کو ۳ حصوں میں تقسیم کریں۔ ایک حصہ پر تمام سال بھیڑیں نہ چرائی جائیں باقی ماند

Marfat.com

تین حصوں میں سے ہر حصہ میں بھیڑیں ۳ ماہ کے عرصہ تک کیلئے چرنے دیں۔ اس طرح ان چاروں حصوں میں سے ہر حصے کے پودوں کو نشوونما کے لئے وقت مل جاتا ہے۔ جب ایک دفعہ گھاس کی جڑیں اچھی طرح نشوونما پالیں تو پھر چراگاہ کے کسی حصہ کو ایک سال کے لئے بند رکھنا ضروری نہیں ایسی صورت میں چراگاہ کے چاروں حصوں کو تین تین ماہ کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نہری چراگاہیں

جہاں پانی کی فراوانی ہو وہاں نہری آبپاشی کے ذریعے چراگاہیں بنائی جاتی ہیں۔ ۵۰ بھیڑوں کے لئے ۵ ایکڑ زمین درکار ہوتی ہے۔ اس میں چار ایکڑ میں موسم گرما کا گھاس "کھبل" اور موسم سرما کا گھاس "گندم نما گھاس" بویا جائے تاکہ ہر موسم میں مناسب مقدار میں چارہ حاصل ہوتا رہے۔ اگر اس میں ½ ۱ سیر فی ایکڑ لوسرن کا بیج بھی ڈال دیا جائے تو چارہ غذائیت اور ذائقہ کے لحاظ سے بہتر ہو جائے گا۔

چراگاہ کو ۴ حصوں میں تقسیم کر لیا جائے ہر حصہ میں بھیڑوں کو دو ہفتے کے لئے چرنے دیا جائے۔ اس طرح ہر حصہ میں پودوں کو نشوونما کے لئے ۶ ہفتے کا وقت مل جائے گا۔ اس وقت چراگاہ کے ان حصوں کو پانی لگا دینا چاہیئے۔ اس عمل سے چارے کی بہتات ہو گی اور بھیڑیں تندرست و فربہ ہوں گی۔ پانچویں ایکڑ میں لوسرن، برسیم یا کسی ایسے مناسب چارہ کی کاشت کریں جسے خشک کر کے ذخیرہ کیا جا سکے۔ ایک ایکڑ سے ۱۰ ٹن خشک لوسرن حاصل ہوتا ہے جو خشک موسم میں یا چارہ کی قلت کے دوران کام آسکتا ہے۔ چارہ۔ پانی اور دانہ وغیرہ ایسے برتنوں میں رکھنا چاہیئے جہاں وہ صاف بارش اور دھوپ سے محفوظ رہ سکے۔ اور بھیڑیں بوقت ضرورت آسانی سے کھا سکیں۔

دانہ۔

جب چراگاہیں سرسبز و شاداب ہوں اور ان میں گھاس کی فراوانی ہو تو مزید دانہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب چارے کی قلت ہو تو ہر جانور کو قریباً ½ پونڈ سے ۲ پونڈ دانہ حسب ضرورت و بلحاظ عمر روزانہ ڈالیں۔ ذیل میں چھ راشنوں کے آمیزے تجویز کئے گئے ہیں۔ ان میں سے کوئی سا جو بآسانی دستیاب ہو سکے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

۱

شیرا یا راب	۳۰	فیصد
کھل بنولہ	۴۰	فیصد
بھوسہ گندم یا بھوسہ چاول یا پرالی	۳۰	فیصد
نمک	۰٫۲	فیصد

۲-

شیرہ گڑ یا راب	۳۰	فیصد
پھک	۱۰	فیصد
کھل بنولہ	۳۰	فیصد
بھوسہ گندم یا چاول یا پرالی	۳۰	فیصد
نمک خوردنی	۰٫۲	فیصد

۳

شیرہ گڑ یا راب	۳۰	فیصد
پھک یا گوارا کوفتہ	۱۰	فیصد
کھل توریہ یا سرسوں یا تِل	۱۰	فیصد
کھل بنولہ	۲۰	فیصد
بھوسہ گندم یا چاول یا پرالی	۳۰	فیصد
نمک	۰٫۲۰	فیصد

۴-

بھوسہ گندم یا چاول یا پرالی	۳۰	فیصد
شیرہ یا راب	۳۰	فیصد
پھک	۱۰	فیصد
کھل توریہ یا سرسوں یا تِل	۱۰	فیصد
کھل بنولہ	۱۰	فیصد

Marfat.com

گوارا کوفتہ	۱۰	فیصد
نمک	۰٫۲	فیصد

۵- شیرہ یا راب	۲۰	فیصد
خشک لوسرن، برسیم یا گھاس	۲۰	فیصد
بھوسہ یا پرالی	۲۰	فیصد
جَو یا چنے	۱۰	فیصد
کھل توریہ یا سرسوں	۲۰	فیصد
بھوسہ چنا	۱۰	فیصد

۶- کوئی بازاری ملا ہوا دانہ جس میں لحمیات ۱۹ فیصد ہوں	۴۰	فیصد
بھوسہ یا پرالی	۶۰	فیصد

مذکورہ بالا تمام دانوں کے ہمراہ ہر روز تقریباً ایک پاؤ سبز چارہ بھی دیں تاکہ بھیڑوں کو حیاتین الف اس سبز چارہ سے مل سکے۔ بصورت دیگر ان میں حیاتین الف کی کمی ہو جائے گی۔ جب بھیڑوں کو چراگاہ کی بجائے راشن پر پالنا ہو تو ابتدا میں ان کی جسمانی ضرورت سے نصف راشن دیا جائے پھر آہستہ آہستہ راشن بڑھایا جائے حتےٰ کہ تین یا چار ہفتے کے عرصہ میں راشن کی پوری مقدار دی جائے۔ یہ طریقہ کمزور جانوروں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔

چارے

مغربی پاکستان میں مال مویشی کے لئے بطور خوراک استعمال ہونے والے فصل ربیع اور فصل خریف کے مختلف چاروں کے بارہ میں اہم معلومات ذیل کے خاکوں میں درج کی گئی ہیں۔

Marfat.com

فصل ربیع کے چارے

نمبر شمار	نام فصل	بیج فی ایکڑ	وقت بجائی	وقت کٹائی	پیداوار فی ایکڑ	کیفیت
۱	برسیم	۸ تا ۱۰ سیر	۲۵ ستمبر سے اوائل اکتوبر	۲۰ نومبر سے جون۔ ۵ کٹائیاں	۱۰۰۰ من	یہ چارہ اچھا چارہ پیدا کرتا ہے۔ کھلانے سے پہلے تھوڑا خشک چارہ یعنی بھوسہ وغیرہ دیں۔
۲	شفتل	۵ تا ۶ سیر	اوائل اکتوبر	دسمبر کے اوائل میں	۵۰۰ سے ۱۰۰۰ من	یہ چارہ اچھا چارہ پیدا کرتا ہے۔
۳	لوسرن (الفا لفا)	۴ تا ۵ سیر	"	فروری (۶ تا ۸ کٹائیاں)	۱۰۰۰ من	یہ چارہ ایک دفعہ کاشت کرنے کے بعد بارہ سال تک فصل دے سکتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔
۴	سینجی	۲۰ تا ۲۵ سیر	ستمبر تا اکتوبر	فروری تا مارچ	۲۵۰ من	یہ اچھا چارہ پیدا کرتا ہے۔ بھوسہ ساتھ دیں۔
۵	جئی	۳۰ سیر	نومبر	مارچ اپریل	۶۰۰ من	اس کا HAY بنتا ہے۔ گھوڑوں اور مرغیوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔
۶	سرسوں	۴ سیر	ستمبر اکتوبر	جنوری فروری	۴۰۰ من	خشک چارہ میں ملا کر دیا جاتا ہے۔
۷	شلجم	۲½ تا ۳ سیر	ستمبر۔ اکتوبر	دسمبر سے فروری	۴۰۰ من	نہری علاقے میں کاشت کرتے ہیں
۸	چھوٹا مٹر	۸ تا ۱۰ سیر	نومبر	فروری مارچ	۳۰۰ من	دریاؤں کے کنارے اور سیلابی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

فصل خریف کے چارے

نمبر شمار	نام فصل	بیج فی ایکڑ	وقت بیجائی	وقت کٹائی	پیداوار فی ایکڑ	کیفیت
۱	چری (جوار)	۲۰ تا ۲۵ سیر	وسط مارچ تا وسط اگست	مئی تا نومبر	نہری ۶۰۰ من بارانی ۲۰۰ من	اس کا سائیلیج بھی بنتا ہے۔
۲	سوڈان گھاس	۸ تا ۱۰ سیر	وسط مارچ	آخر مئی تا وسط نومبر (۴ کٹائیاں)	۶۰۰ من	طاقتور چارہ ہے
۳	کماس چری	۱۵ سیر	وسط مارچ	آخر مئی تا اوائل دسمبر (۳ کٹائیاں)	۷۰۰ من	فائدہ مند غذا ہے
۴	باجرہ	۱۰ سیر	اپریل تا جولائی	جون تا اکتوبر	۵۰۰ من	فائدہ مند غذا ہے
۵	ہاتھی گھاس	۱۰۰ قلم فی ایکڑ	فروری تا مارچ	مئی تا نومبر	۱۲۰۰ من	مفید چارہ ہے۔
۶	مکئی	۱۲ تا ۲۴ سیر	مارچ تا ستمبر	مئی تا دسمبر	۴۵۰ من	طاقتور چارہ ہے
۷	لپچری	۱۵ تا ۲۰ سیر	آخر جولائی تا اوائل اگست	اکتوبر نومبر	۶۰۰ من	دودھ دینے والے جانوروں کے لئے اچھا چارہ ہے۔

Marfat.com

۸	گراس مکئی اور پکچری	۲۵ سیر	جولائی اگست	ستمبر تا اکتوبر	۶۵۰ من	ہر دفعہ پشت اوّل کا بیج بویا جائے۔
۹	کاؤ پیز	۱۵ تا ۲۰ سیر	وسط مارچ سے جولائی	جون تا ستمبر	۳۵۰ من	دودھیال جانوروں کے لئے بہت مفید چارہ ہے۔
۱۰	گوارہ	۱۵ تا ۲۰ سیر	اپریل تا جولائی	"	۴۰۰ من	جوار کے ساتھ ملاکر دیا جاتا ہے۔
۱۱	موٹھ	۸ تا ۱۰ سیر	اپریل تا جولائی	جولائی تا ستمبر	۳۵۰ من	بطور سبز چارہ کے دیا جاتا ہے۔

سبز چارہ کو محفوظ کرنا

(SILAGE)

کسی موزوں سبز چارے کو فراوانی کے دنوں میں قلت کے دنوں کے لئے محفوظ کر لینا سائیلیج بنانا کہلاتا ہے۔ سائیلیج بنانے یا سبز چارہ محفوظ کرنے کے دو اہم مقاصد ہیں۔

- سبز چارہ قلت کے ایام میں دستیاب ہو سکتا ہے۔
- نہری علاقوں میں گھنی فصل حاصل کر کے چارہ کی زائد مقدار محفوظ کر لی جاتی ہے تاکہ آئندہ فصل کے موقع پر تمام کی تمام زمین دیگر کارآمد فصلوں کے لئے استعمال کی جاسکے۔

مثال کے طور پر جوار، مارچ اور اپریل میں وسیع رقبہ پر کاشت کی جائے تو مئی اور جون میں اس کا سائیلیج بنایا جا سکتا ہے۔ پھر یہ تمام زمین گندم کی فصل کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے بعض اوقات جوار کی فصل دو دفعہ بوئی جاتی ہے اور چارہ کی تمام زائد مقدار کا سائیلیج بنا لیا جاتا ہے تاکہ فصل ربیع کے وقت یہ ذخیرہ شدہ چارہ کام آئے اور تمام زمین پر دیگر کارآمد اجناس کی کاشت ہو سکے۔

ذخیرہ کیلئے موزوں چارے

پاکستان میں سائیلیج بنانے کے لئے مکئی۔ جوار۔ باجرہ۔ پھلی دار اجناس۔ جئی۔ پکچری۔ جنگلی گھاس اور سوڈان گھاس استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ سرسوں اور شلغم میں چونکہ نمی کی

Marfat.com

بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ذخیرہ کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ یہ ذخیرہ کے دوران گل سڑ جاتے ہیں۔

سائیلو

جس گڑھے میں چارہ محفوظ کیا جاتا ہے یہ سائیلو کہلاتا ہے۔ سائیلو دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک زمین کی سطح کے اوپر اور دوسرے زمین دوز۔

سائیلو بنانے کے لئے زمین خشک ہونی چاہیئے۔ خیال رہے کہ سائیلو والی زمین اردگرد کی زمین سے اونچی سطح پر ہو۔ بصورتِ دیگر بارش کا پانی جمع ہو کر چارہ خراب کر دے گا۔ اگر زمین میں نمی ہو تو سائیلو کی دیواروں اور فرش پر پلستر کر لیا جائے جس سے نمی ختم ہو جائے گی۔

سطح زمین پر سائیلو

یہ زمین کے اوپر منشور نما کمروں کی صورت میں تعمیر کئے جاتے ہیں۔ ان کو "ٹاور سائیلو" بھی کہتے ہیں۔ قاعدہ پر ان کا قطر آٹھ فٹ ہوتا ہے۔ اوپر سے ان کا منہ ۴ فٹ ہوتا ہے۔ یہ عموماً لکڑی یا اینٹوں سے تیار کئے جاتے ہیں۔

سائیلو ٹاور کی تعمیر پر بہت لاگت آتی ہے۔ لہٰذا اس کی تعمیر پاکستان کے متوسط طبقہ کے کسان کی بساط سے باہر ہے۔ اسی لئے پاکستان میں ان کا رواج بہت کم ہے۔

زمین دوز سائیلو

زمین دوز سائیلو بنانے میں آسان ہوتے ہیں۔ ان پر کوئی لاگت خرچ نہیں آتی۔ زمیندار اپنے فالتو اوقات میں ان کو خود بنا سکتے ہیں۔ زمین دوز سائیلو کی دو اقسام ہیں۔

(ا) زمین دوز کھائیاں یا خندق۔

یہ خندق نما ہوتی ہیں۔ ان کی لمبائی چارہ کی مقدار پر منحصر ہے۔ یہ ۴ سے ۵ فٹ تک گہری ہوتی ہے۔

(ب) زمین دوز گڑھے

یہ گڑھے مستطیل یا گول ہوتے ہیں۔ گول گڑھے اچھے خیال کئے جاتے ہیں۔ گول گڑھوں میں کونوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے چارہ خوب ٹھونس کر بھرا جاتا ہے۔ عموماً گول گڑھے ۸ فٹ گہرے اور ۸ فٹ

Marfat.com

قطر کے ہوتے ہیں۔ ایسا ایک گڑھا ایک ایکڑ فصل چارہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ زیادہ گہرا گڑھا چارہ نکالتے وقت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔

سائیلج کی تیاری

چارے کی فصل کو کاٹ کر ۵ سے ۶ گھنٹے کے لئے کھیت میں ہی پڑا رہنے دیں۔ اس عرصہ میں نمی کی زائد مقدار بخارات بن کر اڑ جائے گی بعد ازاں چارہ کتر لیں۔ گڑھے کی تہہ پر سوکھا گھاس یا پرالی بچھا لیں تاکہ سبز چارہ مٹی سے آلودہ نہ ہو۔ اس کے اوپر کترا ہوا چارہ تہہ در تہہ بچھاتے جائیں۔ ہر تہہ کو پانچ چھ آدمی پاؤں سے اچھی طرح دبائیں تاکہ چارہ کی تہوں کے درمیان سے ہوا کی زیادہ سے زیادہ مقدار خارج ہو جائے۔ خیال رہے کہ گڑھے میں جتنی زیادہ ہوا کی مقدار ہو گی ذخیرہ کے دوران اتنا ہی چارہ کے خراب ہونے کا امکان ہے۔ گڑھے کی دیواروں کے ساتھ بھی تھوڑا تھوڑا خشک گھاس ڈال دیں۔ چارے کی تہہ گڑھے کی سطح سے ۲ فٹ اوپر تک بے جائیں۔ بعد ازاں اوپر تھوڑا سا خشک گھاس یا پرالی ڈال کر گڑھے سے نکلی ہوئی مٹی اوپر ڈال دیں۔ کچھ دنوں کے بعد چارے کی تہہ نیچے بیٹھنا شروع کر دے گی جس کے نتیجہ میں اوپر کی مٹی میں دراڑیں پیدا ہو جائیں گی ان کو بند کرتے رہنا چاہیئے تاکہ بارش وغیرہ کا پانی گڑھے میں داخل نہ ہو سکے۔ بعض اوقات گڑھا اپنے کناروں سے بھی نیچے تک بیٹھ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں گڑھے میں مزید مٹی بھر کر کناروں سے اوپر تک کر دیں۔

تین ماہ کے عرصہ میں سائیلج تیار ہو جاتا ہے۔ اس عرصہ کے بعد گڑھا ایک طرف سے کھول کر حسب ضرورت چارہ نکال لیا جاتا ہے۔ چارے کا جو حصہ گل سڑ گیا ہو یا بدبودار بنا ہو اسے نکال کر پھینک دیں۔ حسب ضرورت چارہ نکال کر گڑھے کو گھاس اور خشک مٹی سے پھر بند کر دینا چاہیئے تاکہ ہوا چارے کو خراب نہ کر دے۔ اچھے طریقے سے تیار کیا ہوا سائیلج ۱۵ سے ۱۸ سیر فی مکعب فٹ نکلتا ہے سائیلج کے وزن میں سبز چارہ کے وزن سے ۲۵ تا ۳۵ فیصد تک کمی ہو جاتی ہے۔

سائیلج کی مخصوص بو اور ترش ذائقہ کی وجہ سے شروع شروع میں جانور اس کو پسند نہیں کرتے لیکن ایک دفعہ عادی ہونے کے بعد بخوشی کھا لیتے ہیں۔ سائیلج کی مقدارِ خوراک ۱۵ سیر فی جانور ہے۔

Marfat.com

مختلف جانوروں کیلئے خوراک میں لحمیات کی شرح

۱۔ گوشت کیلئے پالے جانے والے مویشی اور بیکار گھوڑے	۷ سے ۹ فیصد
۲۔ دودھ دینے والے مویشی، بچے کو دودھ پلانے والی گھوڑی مشقت کرنے والے گھوڑے، سانڈ بیل، سانڈ خر اور سانڈ گھوڑے۔	۹ سے ۱۱ فیصد
۳۔ زیادہ دودھ دینے والے مویشی، بیلے، حاملہ اور دودھ دیتی بھیڑیں۔ نسل کشی والے مینڈھے	۱۱ سے ۱۳ فیصد
۴۔ دودھ چھڑانے کے بعد بچھڑے اور بچھڑیاں، گوشت کے لئے پالے جانے والے بچھڑے۔ بچھڑیاں	۱۳ سے ۱۵ فیصد
۵۔ ڈیری فارم کے بچھڑے۔ بچھڑیاں	
۴ سے ۸ ماہ کی عمر تک	۱۵ سے ۱۷ فیصد
۱ سے ۴ ماہ کی عمر تک	۱۷ سے ۱۹ فیصد
۶۔ مرغیاں :۔	
انڈے دیتی مرغیاں	۱۶ فیصد
پٹھے۔ پٹھیاں	۱۸ فیصد
برائلر چوزے	۲۰ سے ۲۲ فیصد

Marfat.com

Marfat.com

مرغبانی

مرغبانی مدت سے گھریلو صنعت کے طور پر ہمارے ملک میں رائج ہے تاریخ بتاتی ہے کہ چین کے بادشاہ خوسٹی نے جس کا زمانہ ۱۴۳۳ تا ۳۲۲۷ قبل مسیح تھا۔ سب سے پہلے اپنی رعایا کو مرغبانی کا درس دیا تھا۔ معمولی اور حقیر اجناس کو اعلیٰ قسم کی غذا میں جانوروں کی مدد سے تبدیل کرنے میں مرغی کے انڈے غذائی اعتبار سے دودھ کے مقابلہ پر دوسرے نمبر پر ہیں۔ مرغیاں اس لحاظ سے اعلیٰ قسم کی خوراک کا ذخیرہ مہیا کرنے اور غذا کو جلد تیار کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

مرغیاں پالنے کے دو مقاصد ہیں

۱ : انڈے پیدا کرنا۔

۲ : گوشت کا ذخیرہ مہیا کرنا۔

اگر صرف انڈوں کا ہی کاروبار کرنا مقصود ہو تو ایسی نسل کی مرغیوں کا انتخاب کیا جائے جو کثیر تعداد میں انڈے دے کر غذائی اور دیگر رکھ رکھاؤ کے اخراجات پورے کر کے معقول منافع کا باعث ہوں۔ اس سلسلے میں لیگ ہارن نسل کی سفید مرغیاں پالی جائیں۔ مگر ایسی نسل زیادہ سود مند رہتی ہے جو گوشت کا خاطر خواہ ذخیرہ کرنے کے علاوہ معقول تعداد میں انڈے بھی مہیا کرے۔ اس بارے میں روڈ آئی لینڈ

Marfat.com

ریڈنسل کی مرغیاں پالی جائیں۔

مرغیوں کی مشہور نسلیں

۱۔ ایشیائی جماعت
۲۔ بحیرہ روم کے خطہ کی جماعت
۳۔ امریکن جماعت
۴۔ انگریزی جماعت

ایشیائی جماعت

اس جماعت میں تین نسلیں ہیں۔ ا برہما ، کوچین اور لینگ شان مذکورہ بالا تین نسلیں دیگر ممالک کو براہِ راست چین سے پہنچیں۔ یہ نسلیں علی الترتیب دریائے برہم پتر کے آس پاس اور لینگ شان کے صوبہ میں پائی جاتی تھیں جہاں سے یہ دیگر ممالک میں پہنچیں۔ ان نسلوں میں مشترکہ خصوصیات حسب ذیل ہیں :۔

ان نسلوں کے پرندوں کے جسم مقابلتاً بھاری گرانڈیل ہوتے ہیں۔ مزاج کے سست اور ڈھیلے پنڈلیوں پر بال و پر، کان کی لوئیں سرخ ، مرغیوں میں کُڑک اختیار کرنے کا عام رجحان، دیر سے بلوغت کو پہنچنا، اور گہرے رنگ کے خول کے انڈے دینا۔

بحیرہ روم کے خطہ کی جماعت

اس جماعت میں چھ نسلیں ہیں مگر قابل ذکر صرف دو ہیں۔ لیگ ہارن۔ منارکا جیسا کہ جماعت کے نام سے ظاہر ہے۔ یہ بحیرہ روم کے ساحلی علاقہ میں پائی جاتی ہیں بلحاظ خد و خال عادات و خصائل اس جماعت کے پرندے ایشیائی جماعت کی ضد ہیں۔ ان کا جسم ہلکا، مزاج چلبلا۔ کان کی لوئیں سفید، جلدی پختگی اور بلوغت کو پہنچنے والی پنڈلیاں بال و پر سے صاف۔ انڈوں کے خول سفید اور حجم کافی بڑا۔ انڈوں کی پیداوار میں دنیا بھر میں لاثانی اور کڑک جیسی بری صفت سے حتی الوسع پاک ہیں۔

لیگ ہارن

اطالیہ کے ایک شہر لیگ ہارن سے منسوب ہیں۔ موجودہ وقت میں انڈے دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ یہاں تک کہ اس نسل کی بعض مرغیاں سال کے ۳۶۵ دنوں میں ۳۶۰ انڈے دیتی ہیں اور عالمی ریکارڈ قائم کر چکی ہیں۔ اس نسل کی مزید کئی قسمیں ہیں مگر سفید اور بھوری زیادہ پسندیدگی

Marfat.com

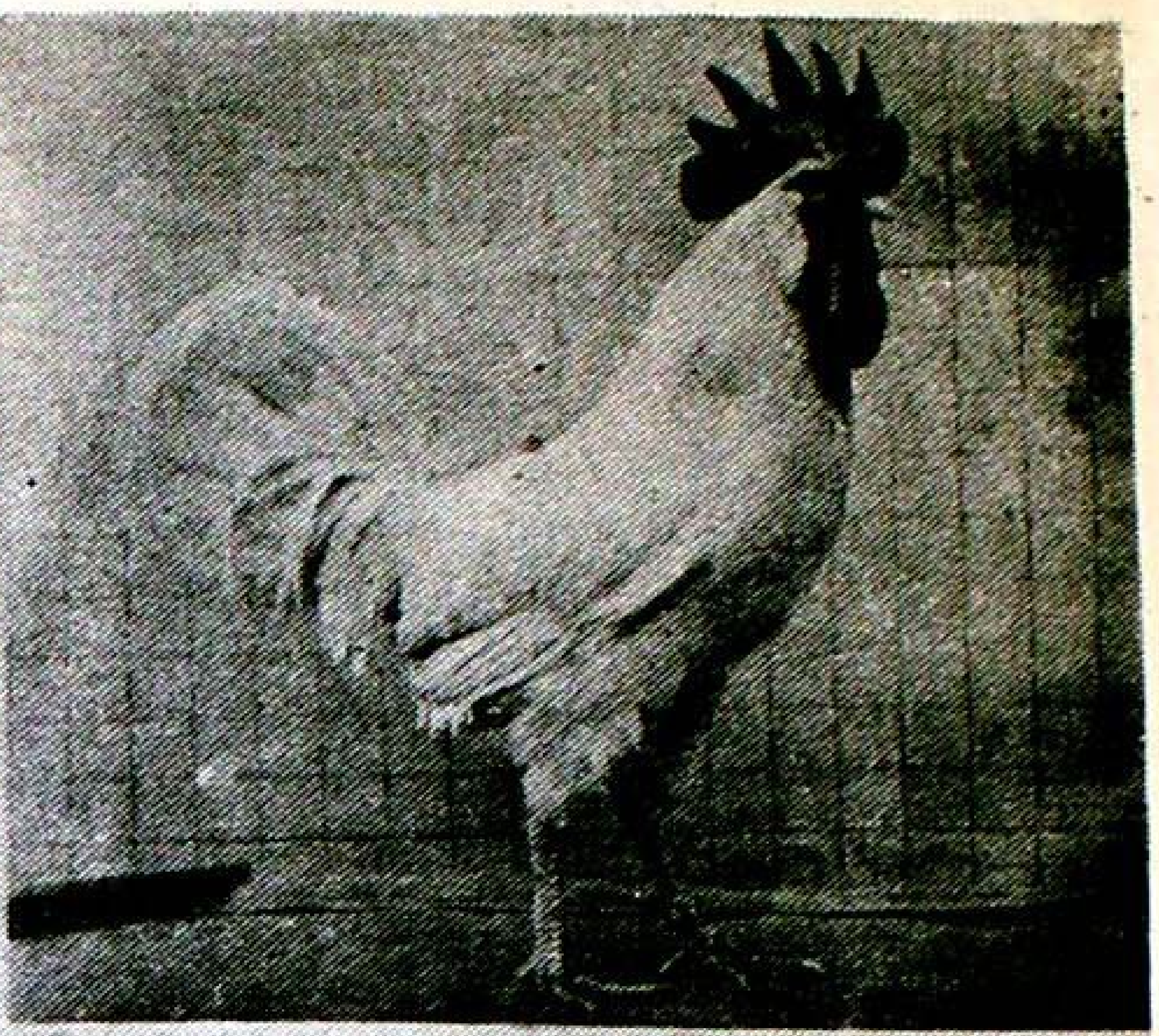

وائٹ لیگ ہارن مرغا

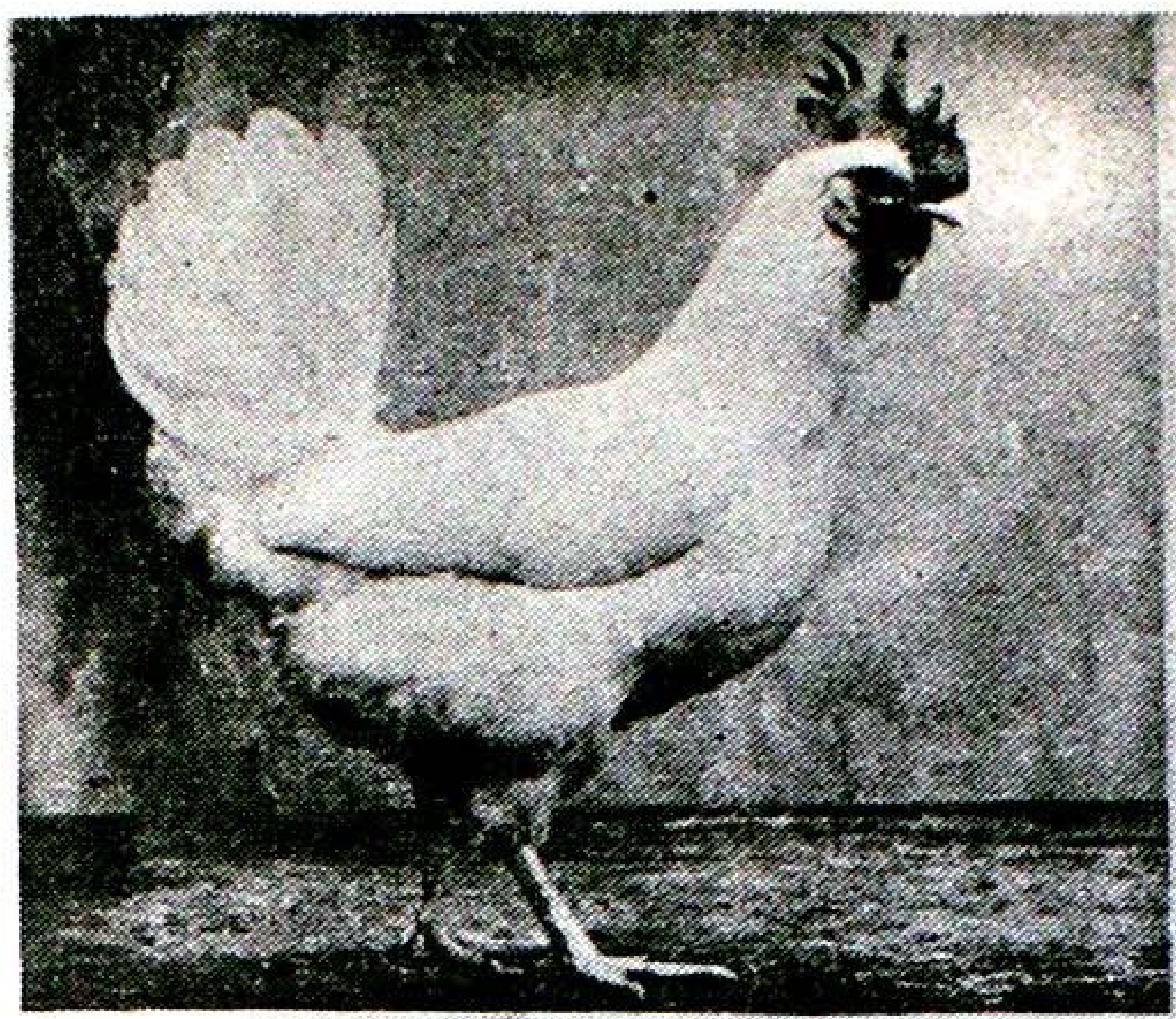

وائٹ لیگ ہارن مرغی

بارڈ پلائی موتھ راک مرغا

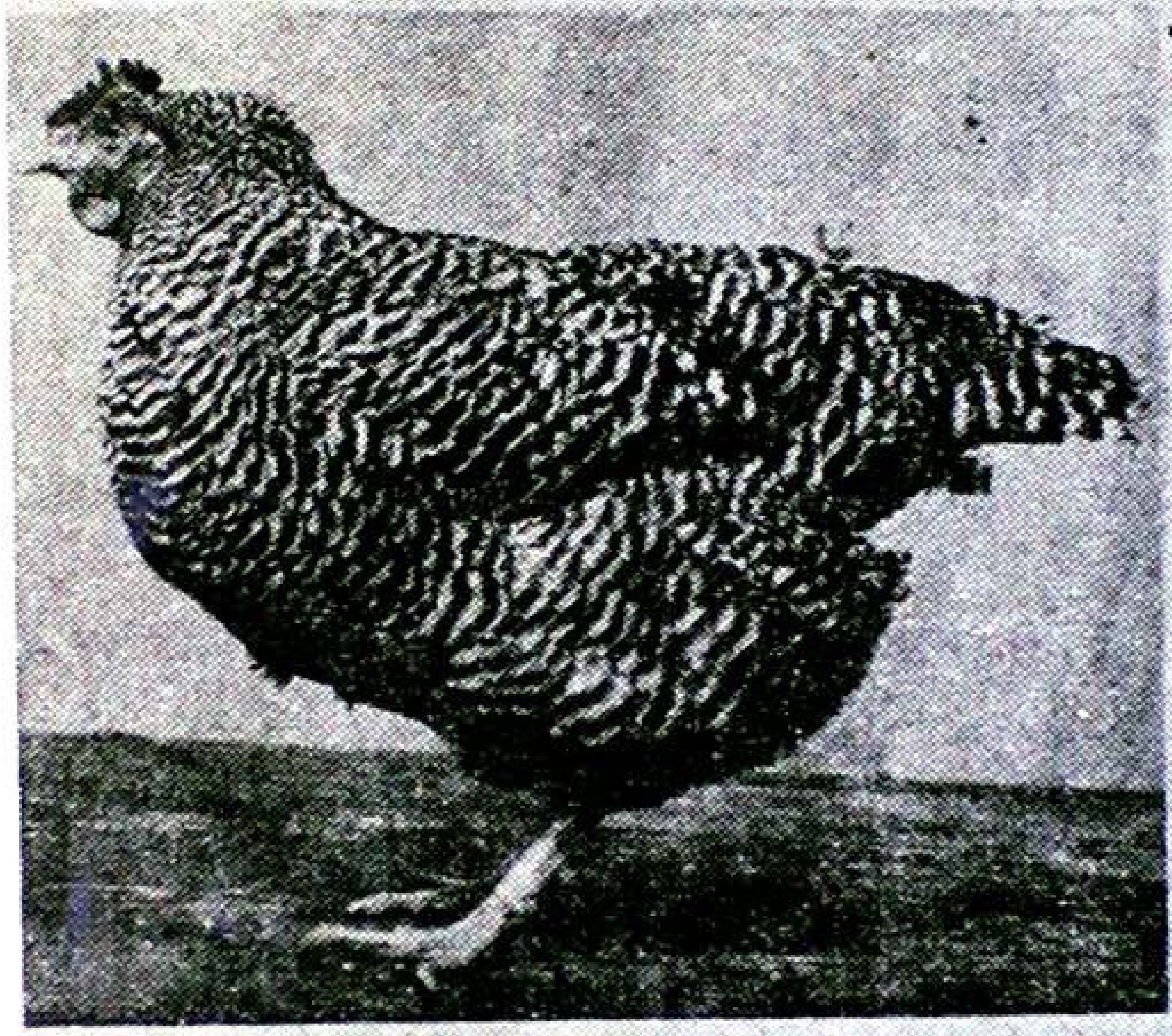

بارڈ پلائی موتھ راک مرغی

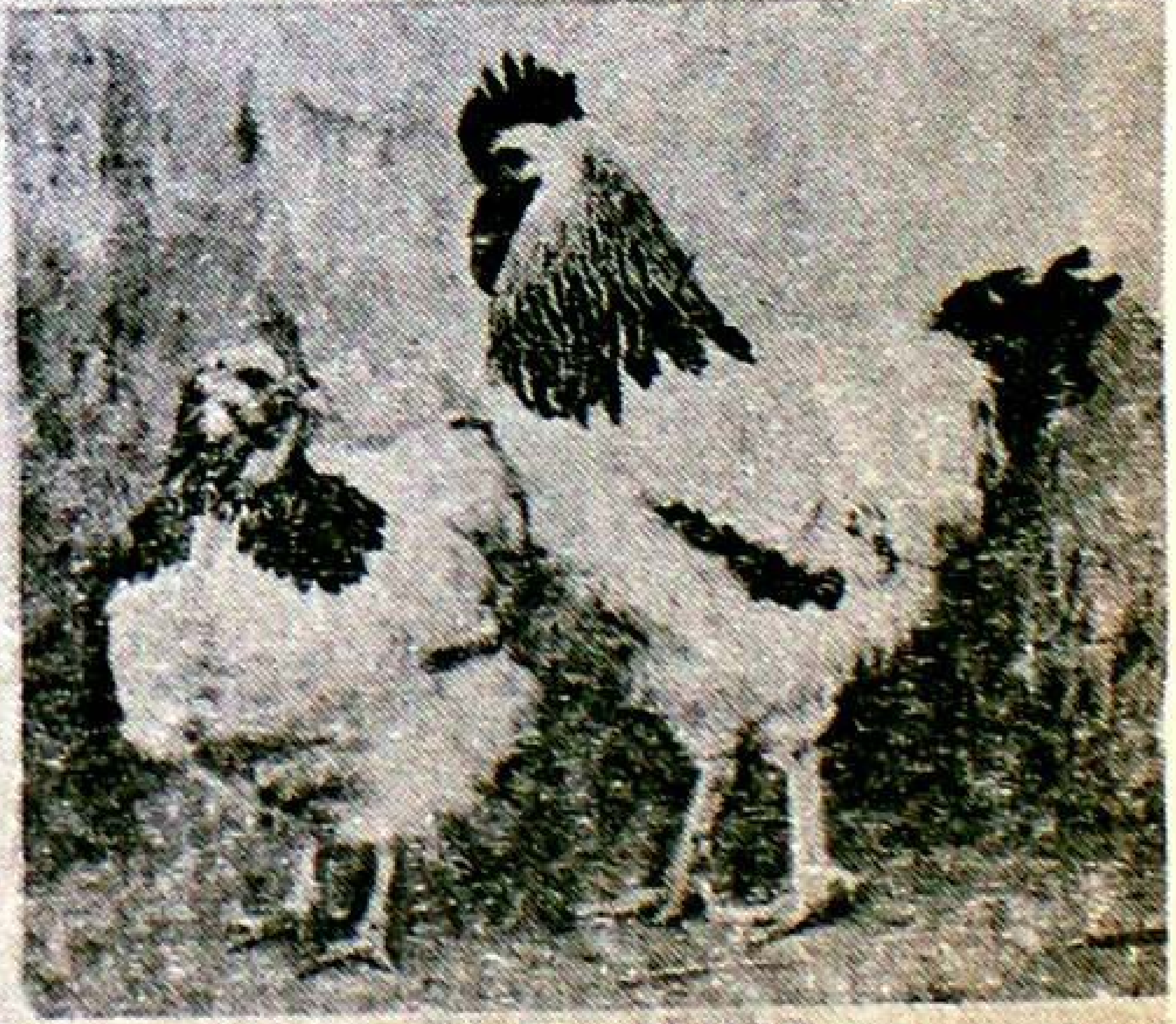

لائٹ سسکس مرغا اور مرغی

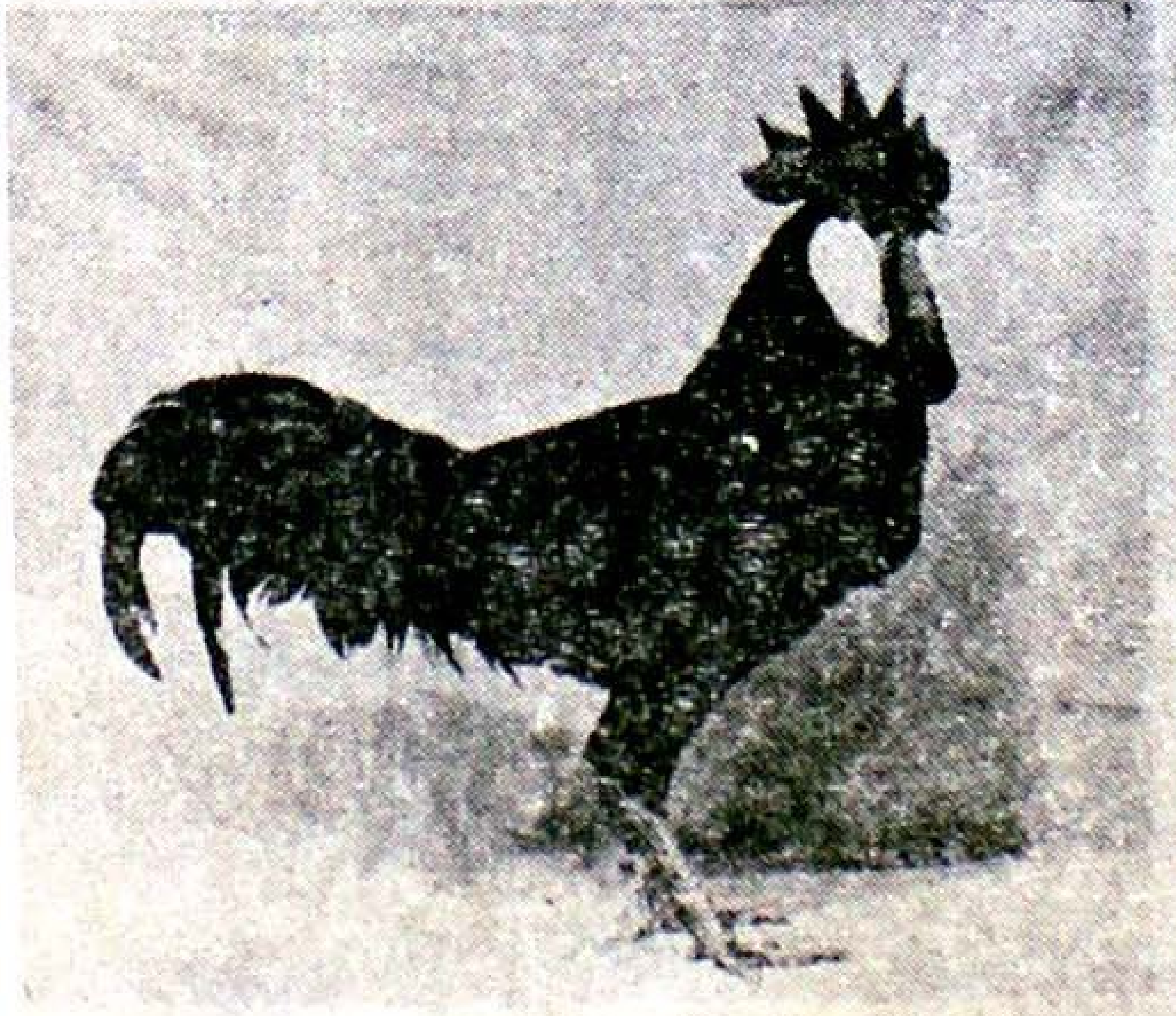

بلیک منارکا مرغا

Marfat.com

کے ساتھ پالی جاتی ہیں۔

حلیہ:۔ رنگ سفید۔ کانوں پر بڑے بڑے سفید داغ۔ کلغی بڑی اور کٹا ؤدار۔ مرغی کی کلغی بڑھ کر ایک آنکھ پر جھک جاتی ہے۔ ٹانگیں زرد۔ پوٹا بڑا۔ جانور خوبصورت خوشنما سب سے زیادہ انڈے اور گوشت کم۔

منارکا:۔ یہ لیگ ہارن نسل کی بہن ہے۔ سپین کے مشرقی ساحل کے ساتھ واقع جزیرہ بالیرک سے ابتدا میں لائی گئی تھیں۔ کالی رنگت کے پرندے سفید اور بھوری رنگت کے پرندوں سے زیادہ دل پسند ہیں۔ تمام صفات میں لیگ ہارن کو منارکا پر فوقیت حاصل ہے۔ البتہ منارکا کے انڈے کا حجم لیگ ہارن کے انڈے سے بڑا ہوتا ہے۔

امریکن جماعت

اس جماعت میں قریباً گیارہ کے قریب نسلیں پائی جاتی ہیں مگر ان میں قابل ذکر صرف پلائی ماؤتھ راک۔ روڈ آئی لینڈ ریڈ۔ نیو ہمپ شائر اور وائٹ ڈاٹ ہیں۔ کاروباری انداز کے مرغی خانہ میں مندرجہ بالا نسلیں کافی مقبول ہیں۔ یہ ہر آب و ہوا کو اپنا لیتی ہیں اور خوب بڑھتی پھولتی ہیں۔ انڈے بھی سال میں کافی تعداد میں دیتی ہیں اور ان کے مزاج میں اشتعال مطلقاً نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود یہ کافی چست و چالاک ہیں اور اگر خوراک کی تلاش کا انہیں موقع دیا جائے تو کئی ایکڑ زمین بھی گھوم آتی ہیں۔ اس کی نسبت لیگ ہارن قریباً شرمیلی نسل ہے اور عموماً مرغی خانہ کے قریب ہی رہنا پسند کرتی ہے۔

روڈ آئی لینڈ ریڈ

رنگ سرخ، سائز بڑا۔ ٹانگیں زرد۔ کلغی چھوٹی۔ انڈے بھی کافی اور گوشت بھی کافی۔ انڈے کا وزن قریباً ایک چھٹانک ہوتا ہے۔

انگریزی جماعت

اس جماعت کی چھ نسلیں ہیں۔ آرپنگٹن۔ سسیکس۔ آسٹرالارپ۔ کارنش۔ ڈارکنگ۔ ریڈکیپ، ان میں زیادہ مشہور آرپنگٹن۔ سسیکس۔ آسٹرالارپ اور کارنش ہیں۔

Marfat.com

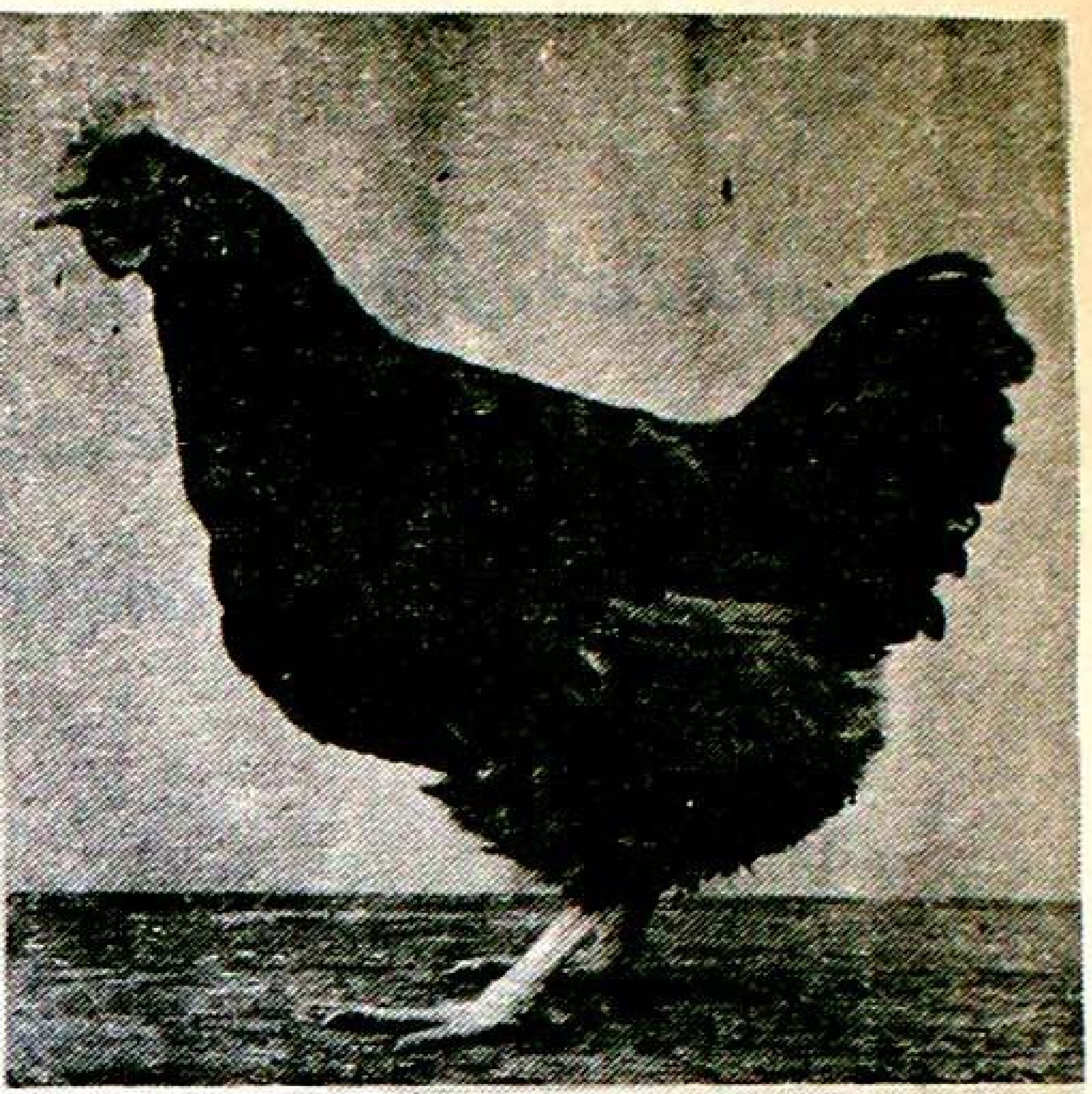

روڈآئی لینڈ ریڈ مرغی

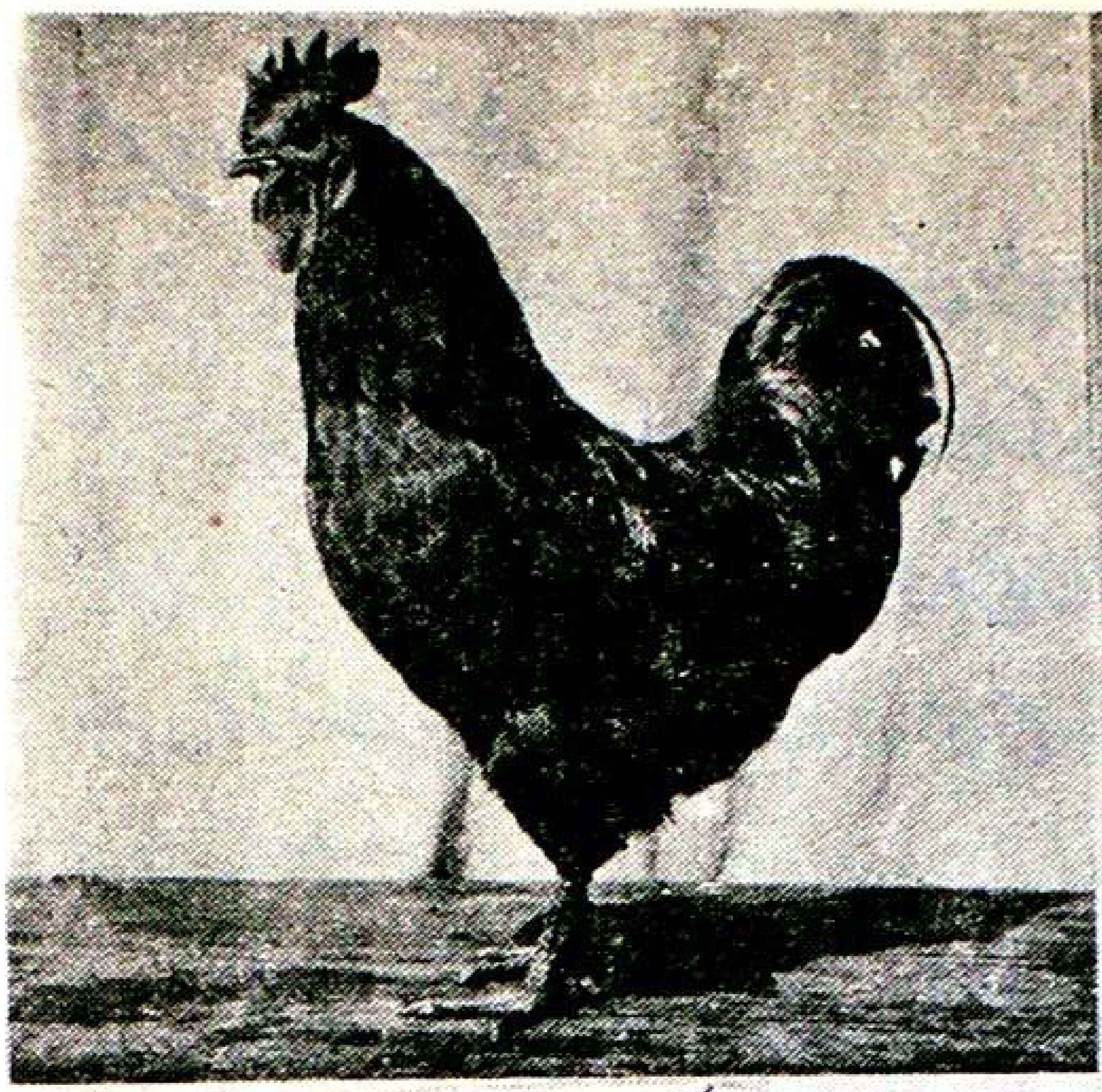

روڈآئی لینڈ ریڈ مرغا

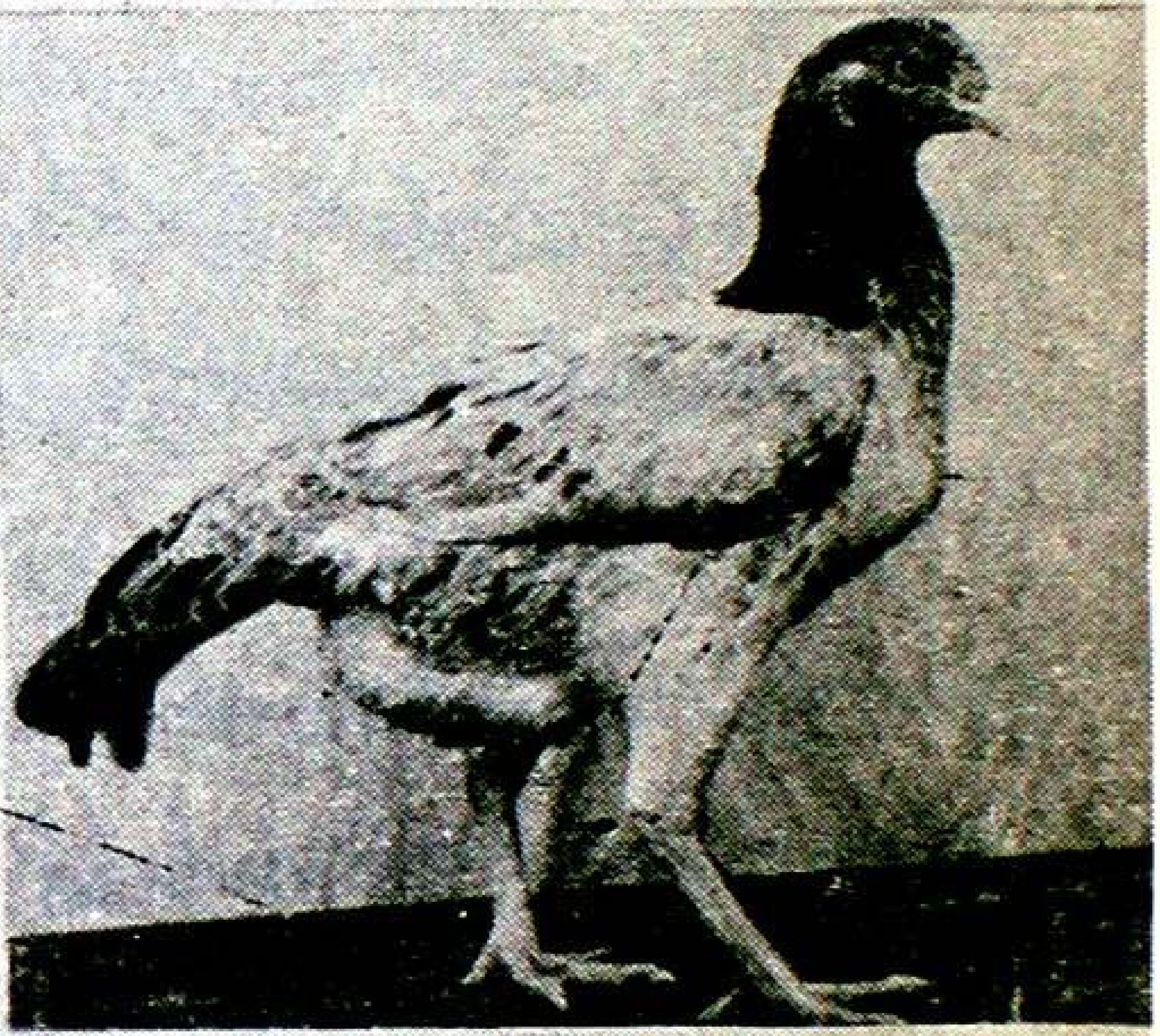

اصیل مرغی

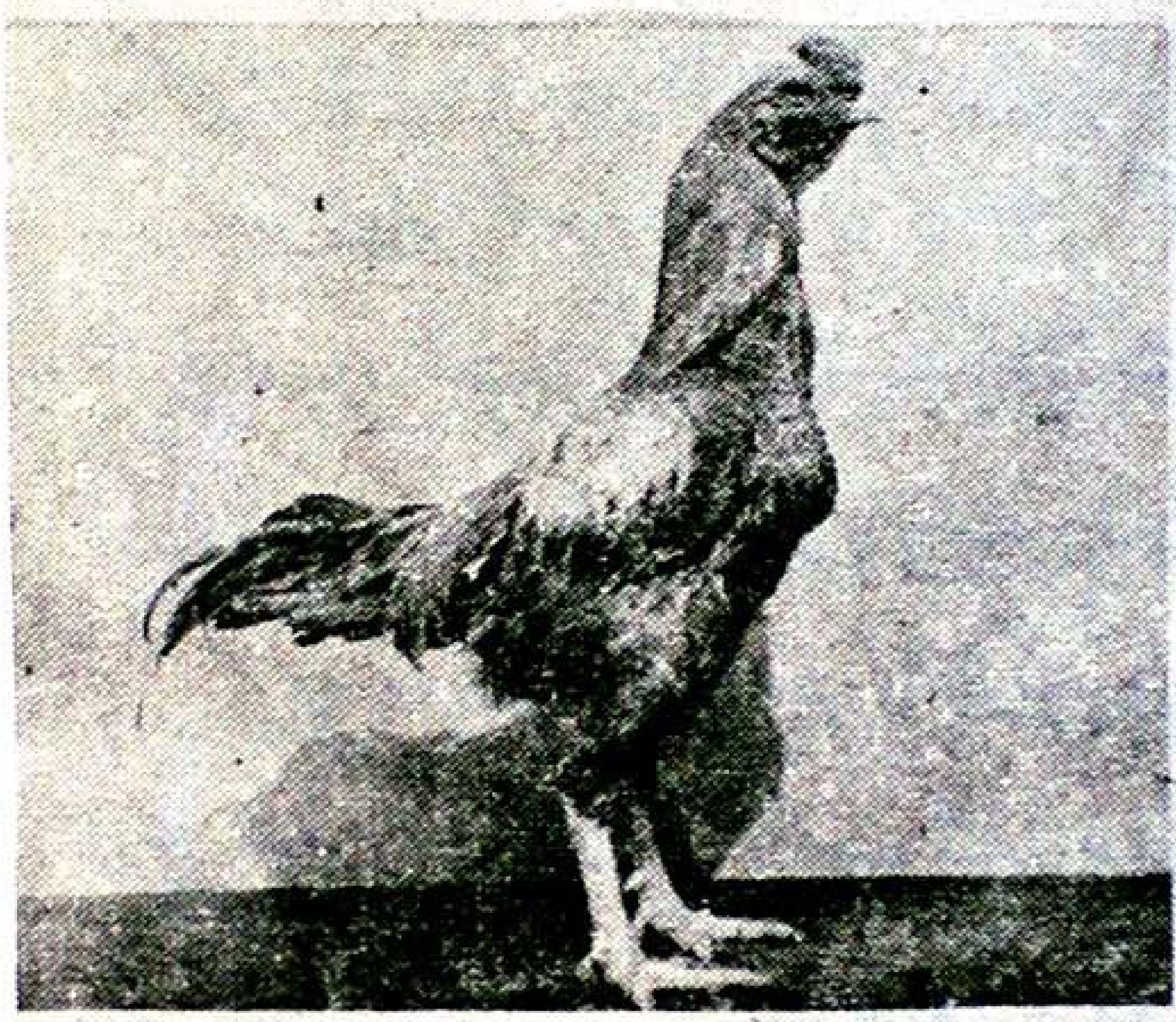

اصیل مرغا

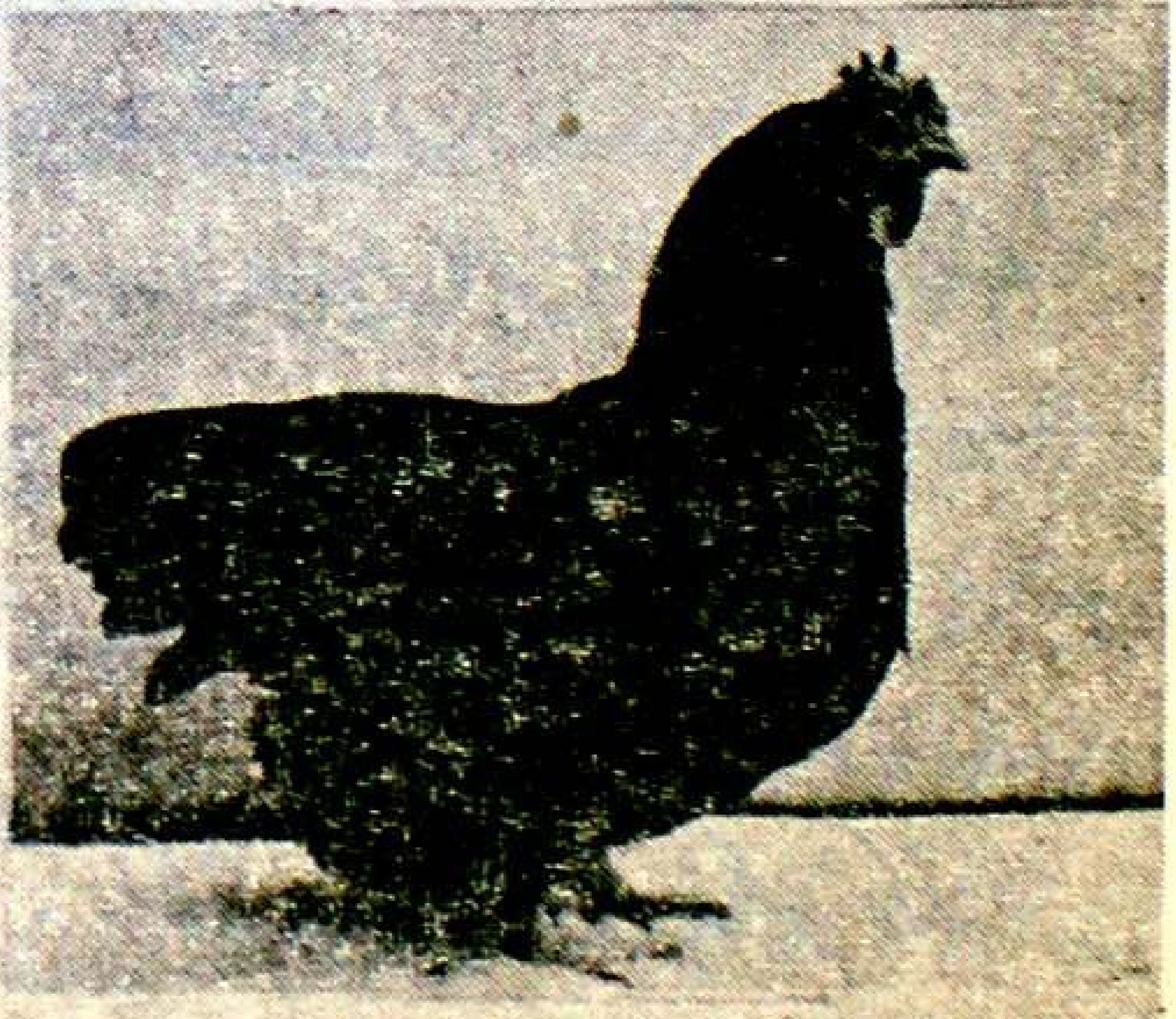

بلیک آسٹرالارپ مرغی

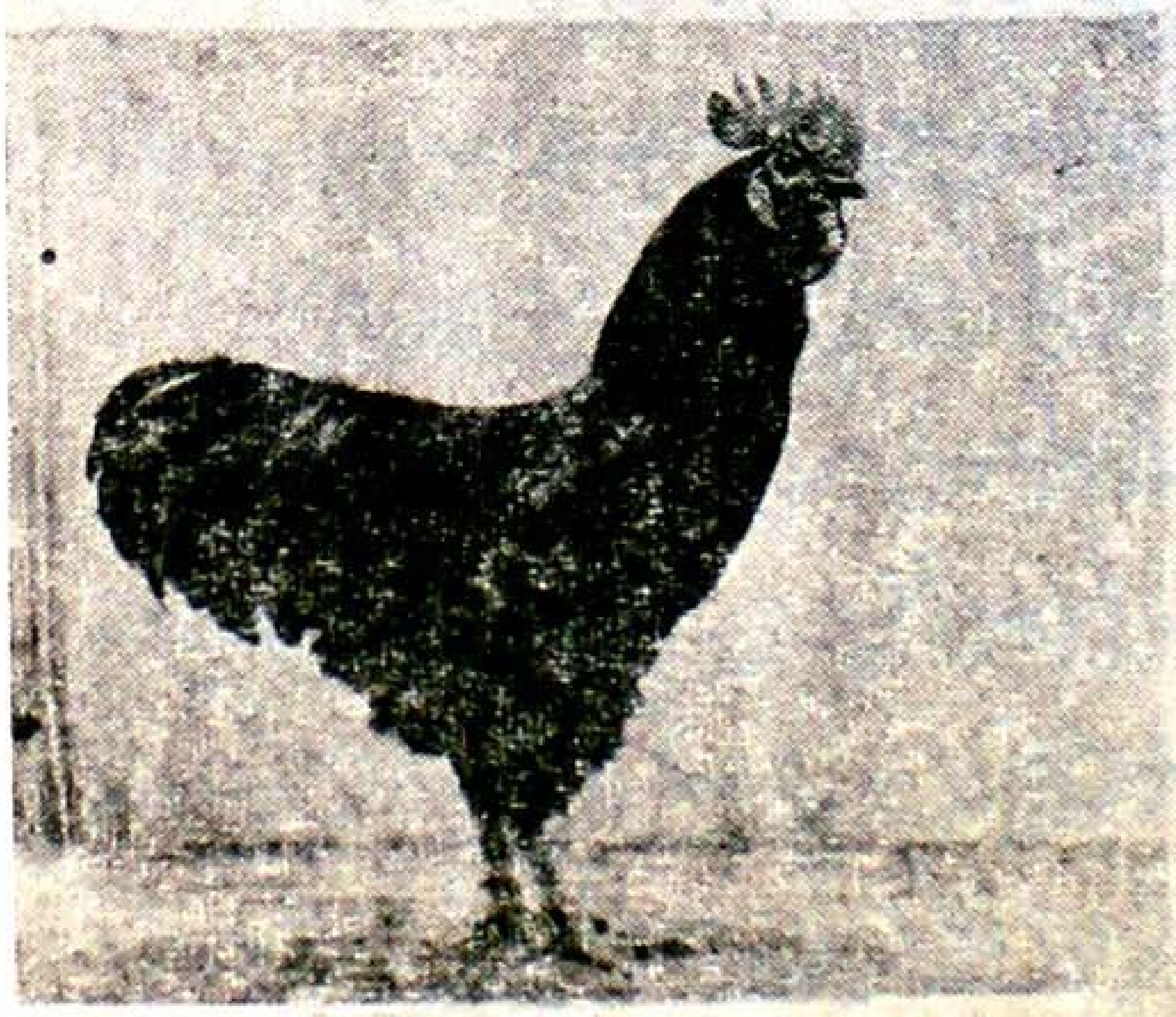

بلیک آسٹرالارپ مرغی

Marfat.com

بحیرہ روم کے خطے۔

ایشیائی نسل اور امریکن جماعت کی مرغیوں کی پنڈلیاں اور جلد کی رنگت زرد ہوتی ہے مگر انگریزی جماعت کی مرغیوں کی پنڈلیاں اور جلد کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ اقتصادی نقطۂ نظر سے انگریزی جماعت اور امریکن جماعت کی مرغیوں میں چنداں فرق نہیں ہے۔ انگریزی جماعت کی مرغیوں کا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے اور اعلیٰ بھی۔

لائٹ سسیکس

انگلینڈ سسیکس سے لائی گئی تھی۔ سائز بڑا۔ رنگ سفید۔ دم۔ بازو۔ گردن کے پروں پر سیاہ رنگت اس لئے باقی نسلوں سے پہچانی جاتی ہیں۔ انڈے سال میں دو سو کے قریب۔

آسٹرالارپ

یہ نسل غیر ممالک سے منگائی گئی ہے۔ کلغی و کنٹھ سرخ۔ کان کی لوئیں سرخ۔ آنکھ بڑی اور شوخ۔ سیاہ رنگت۔ بلیک منارکا سے آسانی سے تمیز ہوسکتی ہے۔ سائز بڑا اس لئے انڈے اور گوشت دونوں کے لئے پالی جاتی ہے۔

بحیرہ روم کے خطے کی جماعت کی نسل لیگ ہارن سب سے زیادہ مقبول ہے۔ اس کے بعد امریکن نسل روڈ آئی لینڈ ریڈ نیو ہمپ شائر۔ پلائی ماؤتھ راک اور منارکا علی الترتیب مشہور ہیں۔

دیسی نسل کی مرغیاں

یہ زیادہ تر جنگلی مرغ کی پالتو صورت ہے۔ اس لئے سخت جان رجفاکش اور شکاری جانوروں اور پرندوں سے نبرد آزما ہونے کی استطاعت رکھتی ہیں۔

موسمی تغیرات کو بخوبی برداشت کرتی ہیں۔ عام وبائی بیماریوں کا بدیسی نسل کی مرغیوں کے مقابلہ میں اچھی طرح مقابلہ کرتی ہیں۔ انڈے کم دیتی ہیں۔ کُڑک زیادہ اختیار کرتی ہیں اور انڈے سینے کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ مختلف رنگوں میں پائی جاتی ہیں جن میں زیادہ تر سرخ۔ سبز۔ زرد اور سلیٹی۔ ابتدائی رنگ ہیں۔ باہمی آمیزش سے جہاں رنگوں میں کافی تنوع پیدا ہوگیا ہے وہاں پر کئی دیگر قسم کی نسلیں پیدا ہوگئی ہیں۔ جن میں چٹاگانگ۔ ننگی گردن۔ پٹھ کھمبی، کرگ ناتھ وغیرہ کافی حد تک مقبول ہیں۔

Marfat.com

اصیل نسل

جسم بھاری ہڈی مضبوط اور وزنی گوشت سے بھرپور، چھاتی پر بہت کم بال و پر آنکھیں چمکدار۔ شربتی چہرہ چھاتی اور سرخ رنگ کی چونچ کشادہ چھاتی۔ مرغیاں زیادہ انڈے پیدا نہیں کرتیں۔ مُر مرغبازی میں اَن تھک۔ شوقین مزاج مرغباز اس نسل کو زیادہ تر مرغ بازی کے لئے پالتے ہیں۔ گوشت کافی ہوتا ہے۔

کراس بریڈ

دوغلی نسل: تمام صوبہ بھر بلکہ ملک بھر میں دیسی اور ولائتی نسل کی مرغیوں اور مرغ کے باہمی اختلاط سے یہ نسل کافی فروغ پا گئی ہے۔ انڈوں کی تعداد کے ساتھ گوشت کا ذخیرہ بھی خاطرخواہ کرتی ہیں اور مقابلتاً سخت جان اور جفاکش بھی ہیں۔ وبائی امراض اور موسمی تغیرات کا مقابلہ بھی اچھی طرح کرتی ہیں۔

نمائشی پرندے: ان کا حسن ان کی نسل کی بقاء کا باعث ہے۔ جب تک ان کے قدردان دنیا میں موجود ہیں ایسے پرندوں کا وجود قائم رہے گا ورنہ یہ انتہائی درجہ تک غیر سود مند ہیں نہ ان میں گوشت کی مقدار ہے اور نہ انڈوں کی تعداد۔ مگر پھر بھی انسانی ذوق کا یہ معراج ہے کہ پولش نسل کے پرندوں کا جوڑا ۲۰۰۰۰ سے ۶۰۰ ۳۰۰ روپے قیمت پا رہا ہے۔ اور انڈے ۳۶۰۰ روپیہ فی درجن۔ پولش اور پست قامت نسلیں اس زمرہ میں آتی ہیں۔

نسل کشی۔ انڈوں کا انتخاب

چوزے نکلوانے کے لئے انڈوں کے انتخاب میں جو چیز سب سے اہم اور قابل غور ہے وہ انڈوں کا حسب نسب ہے دراصل یہ انتخاب صحیح معنوں میں ان مرغیوں کا ہے جنہوں نے انڈے پیدا کرنے ہوں۔ مرغیوں میں صحیح اوصاف کی نسل کشی ان کی صحت، قوت و توانائی اور وہ کس ساخت یا بناوٹ کے انڈے پیدا کرتی ہیں نظرانداز نہ کیا جائے بار آوری جو کہ ایک موروثی وصف ہے اقتصادی نقطہ نظر سے مرغبانی کی ریڑھ کی ہڈی تصور کی گئی ہے۔ اس لئے اس وصف کی موجودگی انڈے پیدا کرنے والی مرغیوں کے غول میں جتنی زیادہ ہوگی زیادہ تعداد میں انڈوں سے چوزے پیدا ہوں گے اور کاروبار کو زیادہ فروغ حاصل ہوگا۔

Marfat.com

زیادہ حجم کے اور کم حجم کے انڈوں کو نسل کشی میں حتی الوسع استعمال نہ کیا جائے۔
درمیانہ حجم کے انڈوں سے زیادہ تعداد میں چوزے نکلتے ہیں۔ ۲۳ سے ۲۵ اونس فی درجن وزن نہایت موزوں ہوتا ہے۔ شکل بیضوی ہو، زیادہ لمبوترے، زیادہ گول یا بے ترتیب ساخت کے انڈے چوزے نکلوانے کے لئے استعمال نہ کئے جائیں۔ انڈوں کا خول مضبوط ہو اور چمکدار ہو۔ ابتدا ہی سے کمزور کھردرے اور بے ترتیب ساخت کے خول خوراک میں چونے کی کمی اور بیضہ دانی کی غیر طبعی صورتیں ظاہر کرتے ہیں۔ جب چوزے نکل آئیں تو ان کی چھانٹ ضروری ہے۔ کمزور اور لاغر چوزے نکال دیئے جائیں اور چوزوں کی تاریخ پیدائش نوٹ کرلی جائے تاکہ ان کی نشوونما کی رفتار اور عمر سے کاروبار کا ہر قدم پر صحیح زائچہ لگایا جا سکے۔ جو چوزے نشوونما کے دوران اپنے ساتھیوں کے مقابلہ میں وزن اور قد میں چھوٹے نظر آئیں ان کو فروخت کر دیا جائے۔ مرغیوں میں پختگی کی عمر جتنی جلدی شروع ہو جائے کاروبار پر اتنا ہی اچھا اثر پڑتا ہے۔ چوزے نکلوانے کے لئے یہ ازحد ضروری ہے کہ انڈے تازہ ہوں۔ انڈے جتنے تازہ ہوں گے نتائج اتنے ہی حوصلہ افزا ہوں گے۔

انڈوں کا ذخیرہ کرنا:۔ تجارتی اور کاروباری چوزے پیدا کرنے والی جگہوں پر ہفتہ میں دو بار انڈوں کو سینے کے لئے رکھا جائے۔ اس صورت میں انڈوں کی عمر تین دن سے زائد نہ ہو چھوٹے پیمانہ پر کاروبار کی صورت میں انڈے آٹھ یوم سے زیادہ ذخیرہ نہ کئے جائیں۔ انڈوں کو ۵۰ ڈگری ف - ۵۵ ڈگری ف پر ذخیرہ کر کے رکھنے سے زیادہ شرح سے چوزے نکلتے ہیں انتہائی زیادہ یا انتہائی کم درجہ پر انڈے ذخیرہ کرنے سے بہت سے جنین ابتدائی مراحل ہی میں مرجاتے ہیں انڈے اگر کسی خاص حالات کے تحت آٹھ دن سے زیادہ عرصہ کے لئے ذخیرہ کرنا ہوں تو ان کے موٹے سرے کو اوپر کی طرف رکھا جائے۔

چوزے نکلوانے کا موسم:۔ پاکستان میں ہر قسم کی آب و ہوا کے خطے موجود ہیں۔ نقطہ انجماد پر برف سے ڈھکی چوٹیوں سے لے کر، جہنم نشان گرمی جیسے ریگ زار لیکن مرغبانی کیلئے سب سے موزوں معتدل موسم ہے۔ نہ زیادہ بلند پہاڑ اور نہ زیادہ جھلسا دینے والی لو کے صحرائی علاقے اس کاروبار کے لئے انتخاب کئے جائیں۔ چار ہزار فٹ سطح سمندر سے بلند علاقے اس صنعت

Marfat.com

کے لئے نہایت موزوں جگہیں ہیں۔ جہاں قدرتی ماحول کے تحت سال بھر میں انڈوں سے چوزے نکل سکتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں وسط ستمبر سے لے کر وسط اپریل تک چوزے نکالنے کا سازگار اور موزوں موسم ہے۔ نیم پہاڑی علاقے مثلاً تربیٹ۔ وادیٔ سون۔ ایبٹ آباد اور اس سے کم بلندی پر واقع نواحی علاقے اس صنعت کے پنپنے کیلئے نہایت صحت بخش مقامات ہیں۔ زیادہ گرمی اور زیادہ سردی چوزوں کی نشوو نما پر الٹا اثر ڈالتی ہے اور مصنوعی طریق سے سازگار حالات پیدا کرنا اقتصادی نقطۂ نظر سے قطعی غیر سودمند ثابت ہوتا ہے۔

انڈوں کی جانچ :- انڈوں کی پیداوار میں مرغ کو کوئی دخل نہیں ہے۔ چوزے صرف بارآور انڈوں ہی سے نکل سکتے ہیں۔ یہ وہ انڈے ہوتے ہیں جو مرغی اور مرغ کے باہمی اختلاط کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے چوزے نکلوانے کے لئے انڈوں کا بارآور ہونا ضروری ہے۔ انڈے کی عمر کا اندازہ اور اس میں بارآوری یا غیر بارآوری کی خصوصیت انڈوں کی جانچ کے آلہ کی مدد سے کی جاسکتی ہے۔

یہ ایک معمولی اور آسان ساخت کا چھوٹا سا بکس ہوتا ہے جس کے ایک سرا پر برقی لیمپ لگا ہوتا ہے اور دوسرے سرے پر ایک انڈے کے قطر کے مطابق گول سوراخ اور باقی تمام کا تمام بند ہوتا ہے۔ برقی لیمپ کی روشنی اس سوراخ کے راستہ باہر نکل سکتی ہے۔ اندھیرے کمرہ میں اس آلہ کا برقی لیمپ روشن کرکے انڈے کو مختلف پہلوؤں سے اس کے سامنے رکھ کر جانچ کیا جاتا ہے۔ انڈہ کے کشادہ سرا پر واقع ہوا کا خلا اکثر معمول سے بڑا ہوگا تو انڈا پرانا ہوگا اور پانچ یوم انڈوں کو انکیوبیٹر میں رکھنے کے بعد اگر جانچنے پر زردی بالکل شفاف نظر آئے گی تو انڈا غیر بارآور ہوگا اور اگر اس میں سیاہ دھبہ اور خون کی دھاریاں مکڑی کی مانند نظر آئیں گی تو وہ انڈا بارآور ہوگا۔

انڈوں سے چوزوں کا نکلوانا - یا - چوزوں کی پیدائش

انڈوں سے چوزے دو طریق سے نکلوائے جاتے ہیں :-

۱ : قدرتی طریق

۲ : مصنوعی طریق

Marfat.com

جب کاروبار محدود ہو تو قدرتی طریق یعنی کڑک مرغیوں کی مدد سے چوزے نکلوائے جائیں اور جب کاروبار وسیع پیمانہ پر ہو تو مصنوعی طریق استعمال کیا جائے۔

وسیع اور محدود کاروبار میں جو امتیازی لکیر تصور کی گئی ہے۔ وہ ایک صد انڈے پیدا کرنے والی مرغیوں کی تعداد ہے۔

قدرتی طریق

(۱) ایسی مرغی کا انتخاب کیا جائے جو اچھی کڑک تندرست اور توانا ہو۔

اگر یہ مرغی بازار سے خریدی جائے تو چار روز یا ایک ہفتہ تک اس کے نیچے انڈے نہ رکھے جائیں بلکہ اس کا ملاحظہ کیا جائے کہ بیمار تو نہیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ رانی کھیت ویکسین کا ٹیکہ لگوا لیا جائے تاکہ پانچ روز کے اندر یہ بیماری سے محفوظ ہو جائے یا بیمار ہو تو بیماری کا پتہ چل جائے

(۲) مرغی کی جسامت کے مطابق انڈوں کی تعداد مقرر کی جائے۔ چھوٹی جسامت والی مرغی کے نیچے ایک درجن سے زائد انڈے نہ رکھے جائیں۔

تمام کے تمام انڈے مرغی کے نیچے رکھنے سے پیشتر بہتر یہ ہے کہ دو تین انڈے آزمائش کے طور پر مرغی کے نیچے رکھ کر تسلی کر لی جائے کہ مرغی پختہ طور پر کڑک ہے۔

(۳) مرغی کے پروں کا بغور معائنہ کیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ ان میں اگر جوئیں خارش، کرم چیچڑ یا ان کے بچے موجود ہوں تو پہلے ان کو کرم کش دوا کی مدد سے تلف کر لیا جائے اور پھر پروں پر ان کرموں وغیرہ کو پرے رکھنے کے لئے کوئی دوا چھڑک لی جائے۔

(۴) گھاس پھوس بھوسہ یا پیال کا گھونسلہ بنا کر اس میں انڈوں کو رکھ دیا جائے۔

(۵) مرغی کو انڈوں پر بٹھانے کے لئے ایسی جگہ منتخب کی جائے جہاں قدرے تاریکی خاموشی اور ہوا کی آمد و رفت بخوبی ہو تاکہ مرغی اطمینان اور سکون سے انڈوں پر بیٹھ کر انہیں سی سکے۔ مرغی کو شام کے وقت انڈوں پر بٹھایا جائے اس وقت کیونکہ ایک تو مرغی کو آرام کی ضرورت ہوتی ہے اس کے ساتھ خاموشی اور سکون رات کو زیادہ حاصل ہوتے ہیں اور صبح تک مرغی انڈوں سے اچھی مانوس ہو جاتی ہے۔

(۶) مرغی کو ہر روز ایک دفعہ تھوڑے وقفہ کے لئے انڈوں سے اٹھا لیا جائے۔

Marfat.com

مصنوعی طریق سے چوزے نکالنا۔

جب کاروبار وسیع ہو تو قدرتی طریق سے چوزے نکلوانے ناممکن ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مصنوعی طریق اقتصادی نقطہ نگاہ سے اختیار کرنا پڑتے ہیں۔ ان کیوبیٹر یا چوزے نکلوانے والی مشین میں وہ تمام آسائشیں مہیا کی جاتی ہیں جو مرغی قدرتی طریق کے تحت انڈوں کو سینے میں بہم پہنچاتی ہیں مثلاً

۱۔ موزوں درجہ حرارت

۲۔ نسبتی نمی کی شرح فیصد

۳۔ انڈوں کی پوزیشن یا حالت کو متواتر بدلتے رہنا۔

۴۔ تازہ ہوا کی آمدورفت کا بندوبست۔

موزوں درجۂ حرارت :۔ ۹۹٫۵ سے لے کر ۱۰۰٫۰ درجہ حرارت فارن ہائٹ تسلیم شدہ درجۂ حرارت ہے۔ نسبتی نمی پہلے اٹھارہ یوم تک ساٹھ فیصدی اور آخری تین ایام میں ۷۰ فیصد انڈوں کو کم از کم دن میں آٹھ بار الٹا پلٹا جائے۔ ہوا میں آکسیجن کی تعداد ۲۱ فیصد سے کم نہ رہے اور کاربن ڈائی اکسائڈ ۰٫۵٪ سے زاید نہ ہو۔ موجودہ زمانہ کی ساخت کی مشینوں میں مندرجہ بالا سہولتیں خود بخود نظام کے تحت مہیا کی جاتی ہیں۔ ان کوبیٹر یا چوزے نکالنے والی مشین میں درجہ حرارت یا تو برقی رو کی مدد سے پہنچائی جاتی ہے یا دیگر حرارت پہنچانے والے ذرائع سے وہ انکیوبیٹرز جن میں ہر دو طریق سے حرارت پہنچانے کے بندوبست ہوتے ہیں وہ بہتر ہوتے ہیں کیونکہ کئی گھنٹوں برقی رو اگر معطل رہے تو تشویش کا باعث نہیں بنتی۔ چوزے نکلوانے والی مشین مختلف سائز کی ہوتی ہیں۔ ان کی جماعت بندی یوں کی ہے۔

۱۔ فارم انکیوبیٹر — FARM INCUBATOR

۲۔ فیل پیکر انکیوبیٹر — MAMOTH INCUBATOR

فارم انکیوبیٹرز جن کی گنجایش ۳۰۰ انڈے تک ہوتی ہے عموماً گھریلو ضروریات یا گھریلو صنعت کی صورت میں استعمال ہوتے ہیں۔

فیل پیکر انکوبیٹرز :۔ تجارتی اور کاروباری اداروں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان میں

Marfat.com

ہزار ہا انڈوں کی گنجائش ہوتی ہے ۔ گورنمنٹ پولٹری فارم ٹریپولی لاہور چھاؤنی میں ایک ایسی چوزے نکالنے والی مشین ہے جس میں ۴۵۰۰ انڈوں کی گنجائش ہے ۔ تمام کمپنیاں جو انکیوبیٹرز تعمیر کرتی ہیں۔ وہ ساتھ ہی ہدایات بھی جاری کرتے ہیں جن پر عمل کرنا چاہیئے ۔

مشین میں انڈے رکھنے سے قبل تمام ضروریات کی اچھی طرح پڑتال کی جائے اور جب ایک یا دو ایام تک وہ نہایت تسلی بخش طریق سے تمام تقاضے پورے کر رہا ہو تو انڈوں کو اس میں طریقہ کے مطابق رکھ دیا جائے ۔

انڈوں کی پہلی جانچ پانچویں دن کر کے تمام غیر بارآور انڈے نکال کر انہیں فروخت کر دیا جائے ۔ اور باقی بارآور انڈوں کو دوبارہ مشینوں میں قائم کر کے رکھ دیا جائے ۔ اٹھارویں دن پھر جانچ کی جائے اور زندہ جنین والے انڈے پہلی طشتوں سے چوزے نکلنے والی طشتوں میں منتقل کر دیئے جائیں ۔ جب تمام کے تمام چوزے نکل آئیں تو خول نکال دیئے جائیں اور جب وہ خشک ہو کر روئی کے گالوں کی مانند ہو جائیں تو انہیں مصنوعی پرورش گاہ میں منتقل کر دیا جائے جہاں درجہ حرارت ۹۵ ف سے ۱۰۰ ف ڈگری تک قائم کیا ہوا ہو ۔

چوزوں کی پرورش :- مصنوعی پرورش گاہ میں ایسا انتظام موجود ہو جس کی رو سے زیادہ سے زیادہ نوزائیدہ چوزے پرورش پا کر سودمندی دور میں آجائیں ۔ کاروبار کا دارومدار اور اس کی بقا صرف اس ایک عنصر کی رہین منت ہے ۔ جتنی بلند شرح سے چوزے پرورش پائیں گے ۔ کاروبار میں اتنا ہی زیادہ فروغ ہو گا ۔

مصنوعی پرورش گاہ کی حسب ذیل ضروریات ہیں ۔

۱- موزوں درجہ حرارت

۲- مناسب جگہ

۳- ہوا اور روشنی کا بندوبست

۴- مصنوعی پرورش گاہ میں صفائی کا بندوبست

۵- خوراک اور پانی کا معقول بندوبست

۶- شکاری پرندوں اور جانوروں سے بچاؤ کی تدابیر

Marfat.com

درجۂ حرارت:۔ پہلے ہفتہ درجۂ حرارت ۹۵ ف سے ۱۰۰ ف ڈگری تک ہو۔ اس کے بعد ہر ہفتہ کے اختتام پر ۵ درجہ حرارت کم کردیا جائے حتیٰ کہ چھ ہفتہ کے بعد درجہ حرارت ۷۰ ف ہو۔ چھ ہفتہ کے بعد معمولی موسمی تغیر و تبدل آسانی سے برداشت کرنے کی قوت چوزوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر غیر معمولی موسمی تغیر و تبدل واقع ہو جائے اور چوزے گوشوں میں انبار ہونا شروع ہو جائیں تو درجہ حرارت زیادہ کردیا جائے۔ چھ ہفتہ کے بعد عموماً مصنوعی حرارت کی ضرورت درپیش نہیں ہوتی۔

ہوا اور روشنی کا بندوبست:۔ تازہ ہوا کی آمدورفت کا معقول انتظام ہو تاکہ کافی مقدار میں آکسیجن کا ذخیرہ حاصل ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی کاربن ڈائی آکسائیڈ فاضل رطوبت اور کاربن مانو آکسائیڈ کا اخراج ہو سکے۔ زیادہ رطوبت یا نمی بیماری کے جراثیم کی نشو و نما میں سازگار حالات پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے اتنی رطوبت یا نمی جس سے بچھالی خشک رہے کافی رہتی ہے۔ بہت خشک ماحول میں پروں کی پیداوار سست ہو جاتی ہے۔

صفائی:۔ چوزوں کی پرورش میں پرورش گاہ کی صفائی ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے اگر صحت اور صفائی کا پروگرام مرتب کرکے ہر وقت ملحوظ رکھا جائے تو ان عظیم نقصانات کا تدارک ہو جاتا ہے جو بیماری پھیلنے اور اندرونی اور بیرونی طفیلی کرموں سے پیدا ہوتے ہیں اور صفائی کی بدولت یہ سب حاصل ہو جاتا ہے۔

مناسب جگہ:۔ زیادہ جمگھٹا سے چوزوں کی نشو و نما سست پڑ جاتی ہے اور اموات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایک چوزہ کو مصنوعی ماں کے نیچے جب کہ وہ برقی رو سے چل رہی ہو تو سات مربع انچ جگہ درکار ہوتی ہے اور دس مربع انچ جب کہ وہ تیل کی مدد سے چل رہی ہو۔ جہاں چوزے بالکل قید و بند حالت میں پرورش کئے جائیں تو اس صورت میں ایک چوزہ کے لئے پرورش گاہ میں جتنی جگہ درکار ہو گی وہ حسب ذیل ہے۔

ایک دن سے چھ ہفتہ کی عمر تک فی چوزہ	(½) مربع فٹ فی چوزہ
۷ ہفتہ سے ۱۲ ہفتہ کی عمر تک	(۱) مربع فٹ

Marfat.com

خوراک کیلئے جگہ:۔

۱۔ ایک دن سے ۲ ہفتہ کی عمر کے ۱۰۰ چوزوں کے لئے جگہ = ۱۰۰ انچ لمبی

۲۔ تین سے چھ ہفتہ کی عمر تک ۱۰۰ چوزوں کے لیئے جگہ = ۱۷۵ انچ لمبی

چھ ہفتہ سے اوپر اور ۱۲ ہفتے تک عمر کے ۱۰۰ چوزوں کے لئے = ۳۰۰" لمبی

موسم گرما میں موسم کی شدت کے مطابق اضافہ کیا جائے۔

پانی کیلئے جگہ:۔

ایک دن سے ۲ ہفتے کی عمر کے ۱۰۰ چوزوں کے لئے جگہ ۲۰ انچ لمبی یا دو ایک گیلن والے چشمہ نما برتن (۲ گیلن پانی)

تین ہفتہ سے ۱۲ ہفتہ تک عمر کے لئے ۱۰۰ چوزوں کے لئے جگہ ۴۰ انچ لمبی یا تین گیلن والے چشمہ نما برتن (۶ گیلن پانی)

موسم گرما میں موسم کی شدت کے مطابق اضافہ کر دیا جائے۔ ۸ ہفتہ کی عمر کو پہنچنے سے قبل چوزوں کو رانی کھیت فاؤل پاکس سپاپروکی ٹوسس جیسی بیماریوں سے بذریعہ محفوظ کر لیا جائے اس کے علاوہ کاکسیڈی اوسس یعنی خونی پیچش اور کورایزا سے بھی محفوظ کرنے کے لئے مخصوص ادویات کے دور مکمل کئے جائیں ٹیکے اور ادویات کے ادوار کی ترتیب حساب ذیل ہے۔

ایک یوم رانی کھیت ۱/۱۰ طاقت ویکسین کا ایک قطرہ آنکھ میں ڈالا جائے۔

تین ہفتہ۔ کاکسی ڈی اوسس۔ سلفا کوناکسلین (ایمبازین) ایک اونس تین گیلن پینے کے پانی میں متواتر ایک ہفتہ۔ اور رایوی سول ۲ اونس فی گیلن پینے کے پانی میں تین دن تک دی جائے۔ ایک ماہ عمر میں رانی کھیت ۱/۱۰ طاقت ویکسین کا زیر جلد ٹیکہ کیا جائے۔ چھ ہفتہ عمر میں فاؤل پاکس کا ٹیکہ بذریعہ خراش لگایا جائے۔ سات ہفتہ عمر میں کاکسیڈی اوسس کیلئے ایک اونس سلفا کوناکسلین تین گیلن پینے کے پانی میں ایک ہفتہ پلائیں۔ دو ماہ کی عمر میں سپائروکی ٹوسس ویکسین کا زیر جلد ٹیکہ کیا جائے۔ دو ماہ کی عمر میں نر اور مادہ علیحدہ علیحدہ کر دیئے جائیں۔

۲ ماہ سے پانچ ماہ کی عمر تک مرغیوں کا ایک اہم دور ہوتا ہے۔ یہ وقفہ جتنا مختصر ہو کاروباری لحاظ سے اتنا ہی سود مند ہوتا ہے۔ اس عرصہ کے لئے اگر چوزوں کو چراگاہوں میں رکھا جائے

Marfat.com

تو پرورش بہتر ہوتی ہے کیونکہ چراگاہوں میں اگی ہوئی سبزیوں میں وہ امرت ہوتا ہے جو کسی دیگر کیمیاوی طریق سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ چراگاہ میں چوزوں کے لئے تمام حفاظتی تدابیر کو مدِنظر رکھا جائے۔ مثلاً بھچالی کھانے پینے کے برتن۔ شب باشی کے لئے قیام گاہیں، موسمی اثرات سے بچاؤ اور جنگلی پرندوں اور جانوروں سے بچاؤ وغیرہ وغیرہ۔ ہر پرندہ کو اس عمر میں ۲ مربع فٹ جگہ درکار ہوتی ہے۔ ہلکی نسل کی مرغیوں کو ۴ ماہ کی عمر میں اور بھاری نسل کی مرغیوں کو ۵ ماہ کی عمر میں انڈے دینے والے گھروں میں منتقل کر دیا جائے۔ انڈے دینے والے گھروں میں حسب ذیل سامان درکار ہوتا ہے۔

ہلکی نسل کی مرغیوں کے لئے فرشی جگہ = ۳ مربع فٹ

بھاری نسل کی مرغیوں کے لئے فرشی جگہ = ۴ مربع فٹ

شب باشی کے لئے جگہ ۸ انچ۔ چوب کی چوڑائی ۱½″، موٹائی ۱½″ اور کنارے گول اور دو چوبوں کا درمیانی اور دیوار سے فاصلہ ۱۴″، چوب کی بلندی سطح زمین سے بھاری نسل کے لئے ۱½ فٹ اور ہلکی نسل کے لئے ۲½ فٹ۔ خوراک کے لئے جگہ ۳″ فی مرغی۔

پانی کی مقدار تین سے ۴ گیلن ۱۰۰ مرغیوں کے لئے۔ انڈوں کے لئے گھونسلے، ہر پانچ مرغیوں کے لئے ایک گھونسلا ۱۲ انچ لمبائی ۱۲″ چوڑائی ۱۴″ بلندی اور گہرائی ۶″ اور داخل ہونے کا راستہ ۸″، قطر یا ۸″ چوڑا اور ۸″ انچ بلند۔

مرغیوں کیلئے جگہ کا چناؤ :- مرغی خانہ کے لئے نشیب کلر و سیم والی زمین کو انتخاب میں نہ لایا جائے اور ایسی جگہ جہاں پہلے مرغی خانہ ماضی بعید میں رہا ہو اس کو نظر انداز کر دیا جائے کیونکہ ایسی جگہ بیماری کے جراثیم کے لئے نہایت موزوں ہوتی ہے اور بیشتر بیماریوں کے جراثیم کی حامل ہوتی ہے۔

جگہ :- مرغی خانہ بلند جگہ پر واقع ہو، زمین میں مٹی اور ریت کی نسبت موزوں حد تک ہو۔ بہتر ہے کہ فرش سیمنٹ یا بجری سے بنایا گیا ہو۔ اس کی حالت ہمیشہ خشک رہنی چاہیئے۔ مکان کی ساخت ارزاں اور اس میں زیادہ روشنی اور ہوا کا بندوبست ہو۔ وہ آسانی سے صاف ہو سکتے ہوں اور ان میں ادویات کا سپرے یا فوارہ دار چھڑکاؤ آسانی سے ہو سکے۔ مکان کے دونوں طرف خروج راستے ہونے چاہئیں۔ جن پر شکاری جانور سے محفوظ رکھنے کے لئے جالی لگی ہو اور

Marfat.com

جالی کم از کم ایک فٹ زمین کے اندر دبی ہوئی ہو۔ فیکٹری نما یا چھپر نما سرکنڈے کی چھت موزوں ہوتی ہے۔ روشندان اور دریچوں کی ساخت ایسی ہونی چاہیئے جو موسمی تغیرات کے مطابق کھولے اور بند کیے جا سکتے ہوں۔

خوراک:۔ مرغبانی کی صنعت سے وابستہ اخراجات میں زیادہ حصہ خوراک کا ہے۔ اخراجات کا اندازہ کل اخراجات کے نصف سے زیادہ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے ان اخراجات کو جتنا کم کیا جائے کاروباری لحاظ سے اتنا ہی سودمند ہوتا ہے۔ گھٹیا قسم کے اناج اور مختلف صنعتوں سے حاصل شدہ ضمنی پیداوار سبزیاں، چوکر، مچھلی کا چورا۔ نشاستہ نکالی مکئی کا چورا۔ خون مردار گوشت اور دیگر کئی ایسی اشیا جو بظاہر ضائع ہو رہی ہوں ان کو استعمال میں لاکر غذائی اخراجات کم کیے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیڑے مکوڑے بھی مرغیوں کے جسم سے گزر کر گوشت اور انڈے جیسی لذیذ غذا میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ انسان اور حیوان کے جسم کی ساخت میں چند یکساں قسم کے ایسے اجزا موجود ہیں جن کے مختلف فرائض ہیں جو یہ جسم میں سرانجام دیتے ہیں۔

۱ - پانی	۲ - پروٹین یا لحمیات	۳ - کاربوہائیڈریٹ
۴ - روغنیات	۵ - معدنیات	۶ - حیاتین یا وٹامن

ان اجزا کی جسم میں معین اور مطلوبہ مقدار مشقت اور جسمانی تقاضات کے پیش نظر متوازن خوراک کے ذریعہ قائم رکھی جا سکتی ہے۔

نباتات اور حیوانی ذریعہ سے حاصل ہونے والی ہر چیز اپنے کیمیائی تجزیہ میں متذکرہ بالا اجزا کے سوا اور کسی چیز کو ظاہر نہیں کرے گی اور ہر ایسی چیز میں ان کیمیاوی اجزا کی نسبت مختلف ہو گی۔ پروٹین یا لحمیات جسمانی رگ و ریشہ کی تعمیر اور جسمانی اندرونی بیرونی توڑ پھوڑ میں حصہ لیتے ہیں۔ کاربوہائیڈریٹ اور روغنیات جسم میں قوت اور توانائی اور حرارت پیدا کرتے ہیں۔ معدنیات ہڈیوں کی ساخت اور انڈوں کے خول کی ساخت میں استعمال ہوتے ہیں۔

مرغیوں کی خوراک کے قابل اجناس

نباتاتی پروٹین چنے۔ مٹر۔ لوبیہ۔ روانہہ۔ مونگ۔ ماش۔ کھلی بنولہ۔ کھل تل۔ السی کا چورہ۔ سبز گھاس۔ لوسرن وغیرہ۔

حیوانی پروٹین - دودھ - لسی - گوشت - خون - ادجڑی - کلیجی - مچھلی کا چورہ - ہڈی کا چورہ

معدنیات :- چونے کا پتھر - سیپ - گھونگے - نمک خوردنی -

کاربوھائیڈریٹ :- مکئی - جو - گندم - جوار - جئی - باجرہ - دھان - شیرہ راب - پھک - چوکر -

مرغی کے جسم کو اگر متوازن خوراک اُس کے جسمانی تقاضوں کے مطابق فراہم ہوتی رہے تو تمام جسمانی افعال اچھے طریقہ پر سرانجام پاجاتے ہیں اور مرغی کی نشوونما اور انڈوں کی پیداوار بخوبی ہوجاتی ہے اگر خوراک میں کمی یا بیشی ہوگی تو انڈوں کی پیداوار کم ہوجائے گی جس سے کاروبار میں خسارہ واقع ہوجائے گا۔ مرغی کی ساری زندگی میں غذائی لحاظ سے تین ادوار ہیں -

پہلا دور :- یہ دور پیدائش سے شروع ہوکر بارہ ہفتہ تک رہتا ہے۔ اس دور میں جسم کے رگ و ریشہ کی تعمیر ہو رہی ہوتی ہے - ہڈیوں کا حجم بڑھتا ہوتا ہے - اس لئے اس عرصہ میں لحمیات یا پروٹینز خوراک میں اچھی خاصی مقدار میں درکار ہوتے ہیں اور ساتھ ہی معدنیات کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے - نباتاتی حیوانات کے ساتھ حیوانی ذریعہ سے حاصل ہونے والے لحمیات بھی خوراک میں تقریباً کل لحمیات یا پروٹینز کا ایک چوتھائی حصہ شامل کیا جائے - لحمیات یا پروٹینز ۲ فیصد سے کم نہ ہوں

دوسرا دور :- یہ دور تین ماہ سے لے کر پانچ ماہ کی عمر تک رہتا ہے - بالیدگی کی رفتار پہلے دور کے مقابلہ میں نسبتاً کم ہوتی ہے - اس لئے لحمیات یا پروٹینز اتنی بھاری نسبت سے خوراک میں درکار نہیں ہوتے مگر اٹھارہ فیصد سے کسی صورت کم نہ ہوں -

تیسرا دور :- یہ دور پانچ ماہ کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور جب تک مرغی انڈے دیتی رہتی ہے جاری رہتا ہے - اس دور میں انڈوں کی پیداوار کے لئے کافی طاقت و توانائی کی ضرورت ہوتی ہے - انڈوں کے خول کی ساخت میں معدنیات کا کافی حصہ استعمال ہوتا ہے جس کا دارومدار مرغی کے انڈوں کی تعداد پر ہے - زیادہ مقدار میں انڈے پیدا کرنے والی مرغیاں معدنیات زیادہ مقدار میں طلب کرتی ہیں - طاقت، توانائی اور حرارت کو قائم رکھنے کے لئے توانائی پیدا کرنے والی خوراک زیادہ مقدار میں درکار ہوگی - اس لئے کاربوہائیڈریٹ کا مصرف بڑھ جائے گا - لحمیات

Marfat.com

یا پروٹینز کی مقدار خوراک میں ١٥ فیصد کے لگ بھگ رکھی جانی ۔

خوراک کا اندازہ

١٠٠ چوزے ایک دن کی عمر سے ایک ہفتہ عمر تک ہفتہ بھر میں ١٠ پونڈ خوراک کھا جاتے ہیں۔ ١٠ ہفتہ کی عمر تک ہر ہفتہ اس خوراک میں ١٠ پونڈ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ہر ہفتہ ٥ پونڈ کا اضافہ ہوتا جاتا ہے جو بیس ہفتہ کی عمر تک جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد خوراک کی کھپت میں یکسانیت آجاتی ہے یعنی روزانہ آدھ پاؤ فی مرغی ۔

مرغیوں کی خوراک کے چند نسخے

نمبر شمار	نام اجناس	٨ ہفتہ کی عمر تک کے چوزوں کے لئے (وزن)				٩ ہفتہ سے ٢٠ ہفتہ تک کی عمر کے چوزوں کے لئے (پونڈ)				٢٠ ہفتوں سے زائد عمر کے چوزوں کے لئے (میں)			
		١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢
١	مکئی۔ جوار۔ گندم	٥٠	٥٢	٤٨	٥٨	٦٣	٦٠	٥٠	٦٤	٥٠	٦٤	٦٨	
٢	برسیم کے پتوں کا چورا	٣	٣	٣	٣	٣	٤	٤	٥	٤	٥	٣	
٣	شیرہ راب	٧،٥	-	-	-	-	-	١٠	-	١٠	-	-	
٤	خشک گوشت کا چورا	٦	٢	٦	٦	٦	٣	٥	٥	٥	٥	٢	
٥	خشک خون کا چورا	٨	٢	٦	٨	٨	٣	-	-	-	-	٢	
٦	چھلکا اترے بنولہ کی کھل	٥،٥	١٦	٥	١٠	٥	٥	١٠	١٠	١٠	١٠	٥	
٧	تلوں کا چورا	٥	١٠	١٠	١٠	١٠	١٠	١٠	١٠	١٠	١٠	٩	

Marfat.com

٨	پھک چاول	١٠	١٠	-	۵	-	١٠	۵	-	۵	-	٣	
٩	ہڈیوں کا چورا	٣،۵	٣،۵	٣،۵	٣،۵	١،۵	١،۵	١،۵	١،۵	١	١	٢،۵	
١٠	چونے کا پتھر	-	-	-	-	٢	٢	٣،۵	٣،۵	٣،۵	٣،۵	٤	
١١	مچھلی کا تیل	١	١	١	١	١	١	١	١	١	١	١	
١٢	نمک	،۵	،۵	،۵	،۵	،۵	،۵	،۵	،۵	،۵	،۵	،۵	
١٣	مینگنیز سلفیٹ	۵ گرام	۵ گرام	۵ گرام	۵ گرام	۵ گرام	۵ گرام	۵ گرام	۵ گرام	۵ گرام	۵ گرام	۵ گرام	

برائلر پالنا —— ایک نفع بخش تجارت

یوں تو صنعت مرغبانی سے لاتعداد مسائل وابستہ ہیں لیکن ان میں دو مسائل یعنی گوشت اور انڈوں کے لئے مرغیوں کی پرورش خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔ گوشت کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لئے مرغیاں پالنا شد ضروری ہے۔

ہماری خوراک میں حیوانی لحمیات کی مقدار پہلے ہی ضرورت سے کم ہے اور اب گوشت کی قیمت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ خوراک کا یہ حیوانی حصہ جس میں جسم کو بالیدگی اور قوت بخشنے والے اجزاء یعنی امائینو ایسڈز شامل ہوتے ہیں۔ ایک صحت مند اور مضبوط قوم کے لئے ضروری ہیں۔ لیکن پاکستان میں گوشت اور انڈوں کا استعمال دیگر ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں قریباً نصف ہے۔ گوشت اور انڈوں کی تسلی بخش مقدار فراہم کرنے کے لئے ہمیں موجودہ پیداوار سے ٣٦ گنا زیادہ گوشت اور ٤٦ گنا زیادہ انڈے پیدا کرنے ہوں گے۔

حالات کا گہرا جائزہ لینے کے بعد حکومت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ عوام میں "برائلر" پالنے کا شوق پیدا کیا جائے۔ اس طرح وہ نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کریں گے۔ بلکہ اپنی آمدنی میں بھی معقول اضافہ کر سکیں گے۔

برائلر مرغیوں کی ایک خاص نسل ہے جو سفید کارنش۔ سفید راک اور نیو ہمپ شائر ایسی نسلوں کی باہمی نسل کشی سے وجود میں آتی ہے۔ برائلر پرندہ ٩ ہفتے کی عمر میں ٣ سے ٤ پونڈ وزنی ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اس سے ظاہر ہے کہ برائلر نسل کے پرندے بڑی تیزی سے بڑھتے ہیں۔ امریکہ میں کئے گئے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ برائلر پرندے کے جسمانی وزن میں ۲ پونڈ خوراک کے عوض ایک پونڈ کا اضافہ ہوتا ہے۔

جیسے گھوڑ دوڑ کا گھوڑا عام گھوڑے سے مختلف ہوتا ہے اسی طرح برائلر عام مرغیوں سے مختلف ہوتا ہے۔ برائلر چونکہ بہت تیزی سے بڑھتے ہیں اس لئے انہیں عمدہ اور متوازن خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ برائلر کی اچھی متوازن خوراک میں لحمیات کی شرح ۲۰ سے ۲۱ فی صد تک ہونی چاہیئے۔ جس میں ۶ فی صد حیوانی لحمیات ہوں۔ اس خوراک میں ریشوں اور روغن کی مقدار ۳ فی صد سے زیادہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ خوراک میں خونی پیچش (کاکسیڈی اوسس) جیسی امراض کی روک تھام کے لئے موثر ادویہ اور رفتار بالیدگی بڑھانے والے اجزا بھی شامل ہونے چاہئیں۔

پاکستان میں اس وقت صرف ایک ہی ادارہ — یبور برادرز رحیم یار خاں۔ مرغیوں کی خوراک تیار کر رہا ہے۔ عوام کے سرمایہ سے ایسے مزید اداروں کے قیام کے لئے حکومت کوشش کر رہی ہے۔ ایک ادارہ تخت بھائی کے مقام پر کام شروع کر چکا ہے۔ یہ فی الحال مویشیوں کا راشن تیار کرتا ہے عنقریب یہاں مرغیوں کی خوراک بھی تیار ہونے لگے گی۔

جلد ہی چارسدہ۔ لاہور اور حیدر آباد میں بھی مرغیوں کی خوراک تیار کرنے والے ادارے قائم ہو جائیں گے۔

صنعت برائلر کی کامیابی کا انحصار عمدہ اور متوازن خوراک کے مناسب داموں دستیاب ہونے اچھی نسل کے چوزے ملنے۔ مرغی خانہ کا ساز و سامان سستے داموں ملنے۔ متعدی امراض سے بچاؤ کے قابل اعتماد اور موثر ٹیکے اور فروختگی کے لئے مناسب منڈی کی موجودگی پر ہے۔ صنعت کے فروغ کے لئے محکمہ امور حیوانات کے کارکن فنی مدد اور مشورے دے رہے ہیں محکمہ متعدی امراض کی روک تھام کے لئے موثر ٹیکے بھی تیار کرتا ہے۔

برائلر پالنے کی صنعت کراچی میں کافی مقبول ہوئی ہے۔ وہاں ۲۰ سے زیادہ یونٹ جن میں ۱۰۰۰ سے ۱۵۰۰۰ تک برائلر تیار ہوتے ہیں جو کام کر رہے ہیں، کراچی میں فی الحال پی۔ آئی۔ اے شیورز کے برائلر چوزے مہیا کر رہا ہے۔ جلد ہی کراچی میں —— کوبز (COBS) اور

اربوں (ARBOR) اور ایکرز (ACHORS) جیسی عالمی شہرت یافتہ فرمیں پاکستانی حصہ داروں کے اشتراک سے کام شروع کر دیں گی۔ یہ فرمیں اعلیٰ نسل کے برائلر چوزے صنعت سے وابستہ چھوٹے یونٹوں کو مہیا کریں گی۔ کراچی میں مرغیوں کی روزانہ کھپت ۶ ہزار کے قریب ہے۔ خیال ہے کہ ملک کے اس حصہ کی ضرورت مندرجہ بالا تین فرموں کے چھوٹے یونٹوں کو ایک دن کے چوزے مہیا کرنے پر پوری ہو جائے گی۔

لاہور میں محکمہ امور حیوانات کی زیر نگرانی پیکیجز لمیٹڈ (PACKAGES LTD) نے ایک برائلر فارم قائم کیا ہے۔ محکمہ امور حیوانات کی مدد سے اس فرم نے ٹیکساس کی ہائی لین انڈسٹری سے معاہدہ کیا ہے۔ یہ فارم چھوٹے یونٹوں کو مارچ ۱۹۶۵ء سے ایک دن کے چوزے مناسب داموں مہیا کرنے لگے گا۔

محکمہ امور حیوانات کے تعاون اور فنی امداد کی بدولت لاہور میں اس صنعت کے قیام کی ابتدا حوصلہ افزا ہے یہاں ۱۰۰۰ برائلر تیار کرنے والے قریباً ۶ یونٹ کام کر رہے ہیں کراچی اور لاہور کے موسم میں بہت فرق ہے۔ مسز مرزا آف کینال بنک کے پہلے کامیاب تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ لاہور میں برائلر جون، جولائی اور اگست کے سخت موسم میں بھی پرورش پا سکتے ہیں۔ درحقیقت لاہور میں اس صنعت کی طرف رجحان پیدا کرنے کا سہرا انہی محترمہ کے سر ہے۔

لاہور کے موسمی حالات کے پیش نظر یہاں پرندوں کی رہائشی عمارات کا محور مشرق اور مغرب کی جانب اور عمارت کا رخ شمالاً جنوباً ہونا چاہیئے۔

لاہور کے پچھلے ۱۰ سالہ موسمی حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ۱۰۰۰ برائلر چوزوں کی پرورش کے لیئے رہائش گاہ میں ۱۰۰۰ مربع فٹ فرشی رقبہ ہونا چاہیئے۔ اس مقصد کے لیئے ۵۰ فٹ لمبا اور ۲۰ فٹ چوڑا کمرہ موزوں رہے گا۔ کمرے کا فرش بجری سیمنٹ سے بنا ہو تاکہ یہ نمی سے محفوظ رہے۔ نمی جراثیم اور کرموں کی افزائش کے لیئے موزوں حالات پیدا کرتی ہے۔ اطراف پر دیواروں کی بلندی ۲ سے ۳ فٹ تک ہو اور ان میں فرش کے قریب روشندان بھی ہونے چاہئیں۔ دیوار سے اوپر ۷ یا ۸ فٹ کی بلندی تک نصف انچ سوراخ کی جالی لگائی جائے جالی کی بجائے سیمنٹ کے جالی دار چوکھٹے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ چھت دونوں طرف ڈھلوان یا

Marfat.com

ایک ہی طرف ڈھلوان (،) بنائی جائے۔ ایسبسٹاس کی چھت سستی اور بہتر رہتی ہے۔ چھت کی انتہائی بلندی ۱۱ فٹ اور اطراف پر بلندی ۸ فٹ رکھی جائے۔

برائلر ہاؤس کا نقشہ

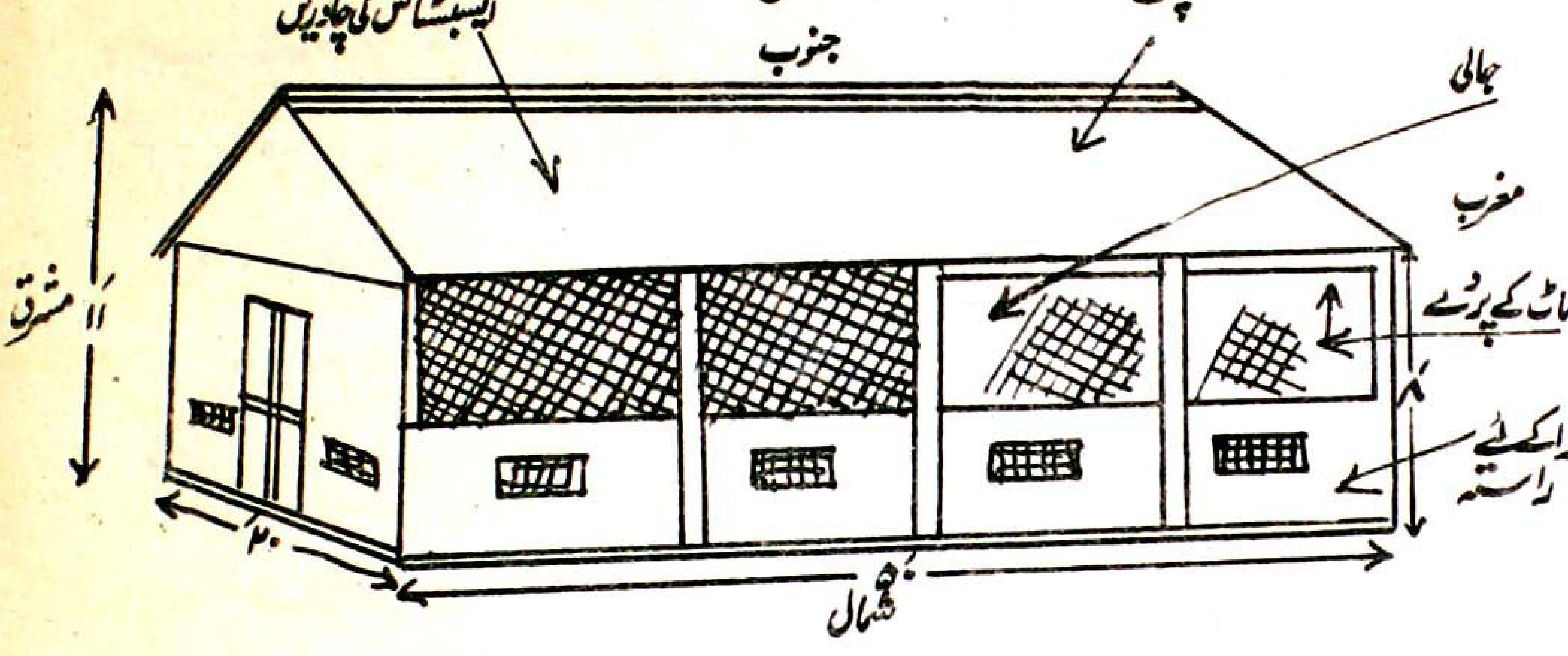

چھت کا کنارہ دیوار سے دو فٹ آگے تک بڑھا ہو تاکہ کمرہ بارش کی پھوار اور موسم گرما میں سورج کی شعاعوں سے محفوظ رہے۔ چھت کی اندرونی سطح پر سیاہ اور بیرونی سطح پر سفید رنگ کر دیا جائے۔

شدید گرم اور حبس کے دنوں میں ہوا کی آزادانہ آمد و رفت کے لئے دیوار کے روشندان استعمال کئے جاویں۔ کمرے کے مشرقی اور مغربی جانب بڑی بڑی کھڑکیاں اور ایک جانب صدر دروازہ ہونا چاہئے۔

عمارت کے مشرق اور مغرب کی جانب شہتوت اور دریک جیسے درخت لگائے جائیں۔ ان درختوں کے پتے موسم سرما میں گر جاتے ہیں۔ لیکن موسم گرما میں یہ درخت عمارت کو سورج کی شعاعوں سے بچاتے ہیں۔ دو رہائش گاہوں کے درمیان کم از کم ۵۰ فٹ کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔ شدید سرد موسم میں رہائش گاہ کا درجہ حرارت ۷۰ درجے فارن ہیٹ برقرار رکھنے کے لئے عمارت میں ہیٹر بھی لگا سکتے ہیں۔ نوزائیدہ چوزوں کو ۹۰° فارن ہیٹ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لئے فاسٹر مدر یا مصنوعی ماں کا استعمال کیا جائے۔ ۱۰۰۰ چوزوں کے لئے ۳۶" قطر کی چار فاسٹر مدر کافی ہیں۔ ہر فاسٹر مدر میں ۶۰ سے ۱۰۰ واٹ کے چار بلب لگے ہوتے ہیں

Marfat.com

اور ہر بلب کے لئے الگ سوئچ ہوتا ہے۔ پہلے ہفتہ کے دوران درجہ حرارت ۹۵ سے ۱۰۰ فارن ہیٹ رکھا جاتا ہے۔ بعدازاں ہر ہفتے ۵ درجے درجہ حرارت کم کرتے جائیں۔ جب ۷۰ درجے فارن ہیٹ پر پہنچ جائے تو فاسٹر مدر کا استعمال بند کر دیں۔ لیکن کمرے کا درجہ حرارت ۷۰ درجے فارن ہیٹ برقرار رہنا چاہیئے۔

یہ بیان کرنا غیر دلچسپ نہ ہوگا کہ مقامی مرغیوں میں قابل خوردنی گوشت مشکل سے زندہ وزن کا ۵۶ فی صد حاصل ہوتا ہے لیکن برائلر کا قابل خوردن گوشت زندہ وزن کے ۷۰ فی صد سے بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ برائلر کا گوشت نرم۔ بھرپور اور رس دار ہوتا ہے شوربہ بنانا ہو تو گوشت کو پہلے تل لینا بہتر ہے۔

لاہور مارکیٹ میں قریباً ۲۵۰۰ پرندے روزانہ فروخت ہوتے ہیں۔ لہذا صنعت سے وابستہ حضرات اپنا مال فروخت کرنے کے لئے اپنی ایک کمیٹی بنالیں تو لاہور میں ان کے مال کی کھپت کوئی مشکل نہیں۔

لاہور کے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ ایک برائلر پرندے کا ۲۶ء۲ سے ۲۸ء۲ پونڈ خوراک کے عوض ایک پونڈ جسمانی وزن بڑھتا ہے پس صنعت کی کامیابی کا انحصار عمدہ اور متوازن خوراک کا مناسب داموں دستیاب ہونے پر ہے۔ لاہور میں مرغیوں کے راشن کی قیمت ۲۰ روپے فی من سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ چوزوں میں شرح اموات ۴ فی صد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

اگر خوراک متوازن ہو۔ رہائش گاہ ہدایات کے مطابق تعمیر کی گئی ہو اور پرندوں کی اچھی نگہداشت کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ صنعت منافع بخش ثابت نہ ہو۔

اس وقت مرغی کا گوشت پانچ روپے سیر کے حساب فروخت ہوتا ہے۔ راشن سستا دستیاب ہونے لگا۔ تو اس کی قیمت ۴ روپے سیر تک ہونے کی امید ہے۔ لاہور میں زندہ برائلر ۵۰ء۱ سے ۷۵ء۱ روپے فی پونڈ کے حساب فروخت ہو رہے ہیں۔

۱۰۰۰ چوزوں کا برائلر ہاؤس بنانے کے لئے ۵۰۰۰ سے ۶۰۰۰ تک روپیہ درکار ہوتا ہے۔ اس برائلر ہاؤس میں ایک سال کے عرصہ میں ۵ فصلیں پالی جائیں گی۔ اس طرح

Marfat.com

کم از کم ۲۵۰۰ روپے سالانہ آمدنی ہوگی۔

حکومت کراچی میں برائلر پالنے کی صنعت کو قائم کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔

لاہور میں یہ صنعت تیزی سے جڑیں پکڑ رہی ہے۔ جلد ہی حکومت اس صنعت کو اسلام آباد اور راولپنڈی میں قائم کرے گی۔ اگر ملک عزیز کی خواتین اس صنعت میں دلچسپی لیں تو انشاءاللہ پاکستان میں مرغی کا گوشت سستے داموں دستیاب ہونے لگے گا۔

ایک ہزار برائلر کے لئے سامان

۱۔ بروڈر (چوزے پالنے کی مشین) جن کا قطر ۶ ۳" ہو۔	=	۴ عدد
۲۔ چھوٹے لمبے خوراک کے برتن (۳ فٹ لمبے ۴ انچ چوڑے ۱½ انچ اونچے)	=	۲۰ عدد
۳۔ ½ گیلن والے پانی کے برتن	=	۱۶ عدد
۴۔ ٹیوب نما دانہ کے برتن	=	۴۰ عدد
۵۔ ۲ گیلن والے پانی کے برتن	=	۲۰ عدد
۶۔ بروڈر تھرمامیٹر	=	۴ عدد
۷۔ مینیمم اور میکسیمم تھرمامیٹر	=	۱ عدد
۸۔ ۱۰۰ واٹ کے بجلی کے بلب	=	۱۴ عدد
۹۔ لکڑی کے بنے ہوئے سٹینڈ	=	۲۰ عدد
۱۰۔ خالی ڈرم	=	۲ عدد
۱۱۔ ترازو (مخصوص مرغی تولنے والا)	=	۱ عدد
۱۲۔ بجلی کے ہیٹر (HEATERS)	=	۲ عدد
(یا) انگیٹھیاں	=	۴ عدد

نوٹ:۔ یہ لکھنا بے جا نہ ہوگا کہ بہترین قسم کی چادر کا مذکورہ بالا سامان بنایا جائے تاکہ وہ

Marfat.com

کم از کم دس سال تک چل سکے ۔

چوزوں کی آمد سے پہلے مکان کی تیاری

براٹلر ہاؤس میں تمام برتنوں کو ہٹا دیں اور ان کو اچھی طرح کانڈی لوشن سے دھو کر بعد میں صاف پانی سے دھوئیں ۔ بہتر ہے کہ برتنوں کو کمرے میں لگانے سے پہلے سورج کی تیز روشنی میں رکھیں۔ اس کے بعد لکڑی کی چھال (WOOD SHAVING) فرش پر لگا دیں اور اس کے اوپر چوزے پالنے کی مشین نصب کریں ۔ یاد رہے کہ فرش پر لکڑی کی چھال کی تہہ تین سے چار انچ ہونی چاہیئے۔ چوزے آنے سے ایک دن پہلے بروڈر کا درجہ حرارت منعقد کر لینا ضروری ہے ۔ پہلے ہفتہ بروڈر کا ٹمپریچر ۹۵°F اور پھر ہر ہفتہ ۵ درجہ کم کرنا چاہیئے ۔ بروڈر کے آخری کنارے کے ساتھ فرش سے تقریباً دو انچ کی اونچائی پر بروڈر میں تھرمامیٹر لگانا چاہیئے ۔ کمرے کا درجہ حرارت ۷۰°F سے کم نہیں ہونا چاہیئے ۔

بروڈر کے ارد گرد کارڈ بورڈ جس کا قطر ۶ فٹ ہو اور اونچائی ۱۸ انچ ہو لگانی چاہیئے تاکہ پہلے چند دنوں تک وہ بروڈر میں گرمائش میں رہیں ۔ یہ چار دیواری فرش کے ساتھ منسلک ہونی چاہیئے نہ کہ برادہ کے ساتھ ۔ ۱۸ انچ اونچی چار دیواری جو کہ بالکل ہوا بند ہو وہ فرش کی ہوا کو جو ارد گرد سے آسکتی ہے روک سکتی ہو ۔ چار دیواری کو مضبوطی سے لگانا چاہیئے ۔ بہتر ہے کہ چھوٹے چھوٹے میخوں سے چار دیواری لگائی جائے ۔ اس چار دیواری کو چوزوں کی عمر کے حساب سے روزانہ تھوڑا تھوڑا کھلا کرتے رہنا چاہیئے ۔ حتیٰ کہ دو ہفتہ کے بعد بالکل ہٹا دیں ۔ یہ نصیحت آموز چیز ہے کہ چار دیواری کے اندر کا برادہ اخباری کاغذ سے ڈھانپ دینا چاہیئے اور تیسرے چوتھے روز کے بعد کاغذ کو بالکل نکال دیں ۔ دانہ اور پانی کے چھوٹے برتن اس چار دیواری میں بروڈر کے ارد گرد لگائیں ۔ یہی چیز چوزوں میں دانہ کھانے اور پانی پینے کی صلاحیت پیدا کرے گی ۔

بروڈر کے کمرے کے تمام کونے گول کر دیں تاکہ شرح اموات میں کمی ہو ۔

روزانہ کارگذاری — (DAILY ROUTINE)

مخصوص جگہ سے ایک دن عمر کے چوزوں کو حاصل کر کے اپنے فارم پر لانے کے لئے موٹر گاڑی استعمال کریں ۔ چوزوں کے بکسوں کو جیپ یا ٹرک میں نہایت آہستہ سے ترتیب وار رکھیں جب کہ

Marfat.com

آپ جیب کار کے ذریعے سردیوں میں اڈے سے چوزے اپنے فارم پر لا رہے ہوں۔ تو ان کو رستہ میں سردی اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے بچاؤ کے لئے انتظام کر لینا چاہیئے۔ چوزوں کے بکس فارم میں پہنچ جائیں تو مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

بکسوں کو ایک ایک کر کے کھولیں۔ چوزوں کا بغور معائنہ کریں۔ چوزوں کو نہایت آہستہ سے پکڑیں۔ اگر کوئی چوزہ بکسے میں مردہ ہو تو فوراً علیحدہ کریں۔ تندرست چوزہ اپنی ٹانگوں پر بخوبی کھڑا ہو سکتا ہے۔ چوزے کی چونچ وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ NAVEL خشک ہونا چاہیئے۔ تاکہ چھوت سے بچ سکیں۔ آنکھیں چمکدار، خوبصورت، یہی بہترین صحت مند چوزوں کی شناخت ہے۔

چوزے پالنے کی مشین (BROODER)

کمرہ جس میں کہ بروڈر نصب کیا گیا ہے اس کا درجہ حرارت ۷۰° F سے کم نہیں ہونا چاہیئے اور بروڈر کا درجہ حرارت ۹۵° F۔ صحیح درجہ حرارت مقرر کرنے سے چوزے مشین کے اندر اچھی طرح اطمینان سے پرورش پاتے رہیں گے۔ جب زیادہ درجہ حرارت سے چوزے بروڈر سے نکل کر چار دیواری کی طرف بھاگیں گے۔

اگر درجہ حرارت کم ہوگا تو چوزے سردی محسوس کریں گے اور بروڈر کے نیچے دبکے رہیں گے اور کھانا پینا کم کر دیں گے۔ جس سے شرح اموات بڑھے گی اور چوزوں کی نشو ونما پر برا اثر پڑے گا۔

دانا اور پانی FEEDING & WATERING

پہلے چار دن تک چوزوں کی خوراک گتے کے ٹکڑوں پر بکھیر دینی چاہیئے۔ تاکہ چوزے آہستہ آہستہ دانہ کھانا سیکھ جائیں اور ہر دو تین گھنٹہ کے وقفہ پر خوراک کو ان پر بکھیرتے رہیں۔ اس طریقہ سے چوزے تازہ خوراک حاصل کرتے رہیں گے اور بیٹھی ہی خوراک کھانے سے بچے رہیں گے۔

۱۶ چک بکس لڈ (دانے کے لئے) اور ۱۶ آدھے گیلن والے پانی کے برتن ایک ہزار چوزے کے لئے کافی ہیں۔

عام انتظامات (GENERAL MANAGEMENT)

چوزوں کا دروازہ نہایت احتیاط سے کھولیں۔ ورنہ اس کی آواز سے چوزے سہم جائیں گے

Marfat.com

اور ساتھ ہی زیادہ دیر کھلا رہنے سے ٹمپریچر کم ہو جائے گا اور چوزوں کی شرح اموات بڑھ جائے گی۔ اسی طرح ہر چار گھنٹے کے بعد چوزوں کا معائنہ کرتے رہیں۔ کمرے میں ایک چارٹ لٹکانا چاہیئے جس پر مندرجہ ذیل معلومات درج ہوں۔

۱۔ تعداد چوزے

۲۔ کمرے کا منیمم اور میکسیمم درجہ حرارت۔

۳۔ بروڈر کا ٹمپریچر

۴۔ اموات

۵۔ دوران ہفتہ کتنی خوراک خرچ ہوئی۔

دوسرا دن

برائلر ہاؤس میں داخل ہونے سے پہلے فینائل لوشن جو کہ دروازے سے آگے ڈپ بنا ہے جوتے یا پاؤں ڈبو کر یا چونے کے پوڈر پر رکھ کر داخل ہوں اور احتیاط اور سکون سے کھڑے ہو کر چوزوں کی نقل و حرکات کو نوٹ کریں۔ آیا وہ متواتر غذا کھا رہے ہیں یا نہیں۔ یا ان میں کون کون سی تبدیلی نمودار ہو رہی ہے۔ اور ان کی وجوہات نوٹ کر کے انسداد کریں یا محکمہ حیوانات سے مشورہ حاصل کریں۔

پہلے چھ دن تک چوزوں کا خیال نہایت احتیاط سے رکھیں۔ ان کے لئے خوراک۔ پانی۔ بروڈر کا ٹمپریچر کمرے کا ٹمپریچر اور دیگر مراعات بالکل مناسب ہونی چاہئیں۔ بُرادہ گیلا اگر ہو تو اسے اٹھا دیا جائے اور اگر کوئی چوزہ مردہ ہو تو اسے اٹھا کر گہرا گڑھا کھود کر دبا دیں۔ یا جلا دیں اور اسے چارٹ پر ریکارڈ کریں۔

تازہ ہوا آنے کی طرف مناسب رجحان ہونا چاہیئے۔ چوزے ہر قسم کی گندی ہوا سے بچے ہونے چاہئیں اور برائلر ہاؤس کا درجہ حرارت ۔ °۹ ء نصب کرنے کے لئے اردگرد پردے لگانے چاہئیں باقاعدگی کے ساتھ گتے کے ٹکڑوں پر خوراک بکھیرنی چاہیئے۔ روشنی ساری رات ہونی چاہیئے۔

تیسرا دن

چوزے

اگر کوئی چوزہ مردہ ہو تو اسے اٹھا کر جلا دیں یا گہرا دبا دیں اور ریکارڈ کریں۔

Marfat.com

بروڈر :-

بروڈر کے اردگرد چاردیواری کو ذرا تھوڑا سا بڑھادیں۔ تقریباً چاروں طرف ایک فٹ اور درجہ حرارت نوٹ کریں۔

دانہ پانی

۱۲ تین فٹ لمبے خوراک کے برتن ایک ہزار چوزے کے لئے لگائیں اور گتے کے ٹکڑوں پر تازہ خوراک بکھیر دیں اور کچھ گتے کے ٹکڑے نکال دیں۔

روشندان

تازہ ہوا آنے کے لئے روشندانوں کا انتظام ٹھیک کریں۔ تاکہ ٹمپریچر بھی صحیح کنٹرول ہو سکے۔

چوتھا یا چھٹا دن

چوزے :

مردہ چوزے اگر ہوں تو ان کو اٹھا کر جلا دیں یا دبا دیں۔ چارٹ پر نوٹ کریں۔ اور چار دیواری ایک فٹ تک روزانہ ڈیڑھ ہفتہ تک بڑھاتے جائیں۔

بروڈرز

بروڈر کا درجہ حرارت نوٹ کریں اور اسے صحیح کریں۔

دانہ پانی

دانہ پانی کے برتن چیک کریں اور کھانے کے برتن زیادہ کر دیں۔ جو کہ برابر فاصلے پہ ہوں تاکہ کھانے میں آسانی رہے۔ پانچویں دن ۴ خوراک کے برتن ایک ہزار چوزے کے لئے کر دیں اور گتے کے ٹکڑے اٹھا دیں۔ جن پر خوراک بکھیری جاتی تھی۔

ٹیکہ

یہ ایک بہت ضروری نصیحت ہے کہ اپنے برائلر کو رانی کھیت ویکسین کا ٹیکہ ضرور کرائیں۔ اس ضمن کے لئے محکمہ امور حیوانات کا تجربہ کار عملہ آپ کی ہر مشکلات کو دور کر سکتا ہے۔

Marfat.com

ساتویں سے چودھویں دن تک

چوزے

برو ڈروں کے اردگرد کی چار دیواری بارہ یا چودھویں دن ہٹا دیں، اور سارا حصہ فرش اُن کے لئے وقف کر دیں۔

بروڈرز

پانچ درجہ ٹمپریچر کم کر دیں اور ۹۰° F تک مقرر کر دیں۔ اگر بروڈر کا ٹمپریچر کم ہوگا تو چوزے بروڈر کے نیچے دبکے پڑے رہیں گے، اور وہ ایک دوسرے کے اوپر اکھٹے ہونے شروع ہو جائیں گے۔ جس سے زیادہ شرح اموات کا خطرہ ہے۔

دانہ پانی

دانہ کے آٹھ ٹیوب نما برتن لگائیں اور آٹھ گیلن والے پانی کے برتن رکھے جائیں اور ان برتنوں کو رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یکدم کوئی بھی برتن تبدیل نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے برتنوں کے ساتھ ساتھ یہ برتن بھی رکھ دیں اور اگلے یا دوسرے دن پہلے برتن ایک ایک کر کے اٹھاتے جائیں۔

روشندان

کمرے کا درجہ حرارت نوٹ کریں۔ پردوں کی ترتیب ایسے طریقہ سے لگائیں کہ تازہ ہوا نہ رُکے اور نہ ہی گندی ہوا رکنے پائے۔ پہلے چند ہفتوں میں زیادہ امراض ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے تازہ ہوا نہایت ضروری ہے۔

اس کا صحیح ہونا مختلف امراض کے اثر انداز ہونے کو خود بخود روک دیتا ہے۔ نہ کہ بعد میں بہت مہنگی ادویات استعمال میں لائی جائیں۔

پندرہ سے اکیس دن تک

چوزے

چوزوں کو فی چوزہ ¾ مربع فٹ فرش پر جگہ (FLOOR SPACE) چند دن تک

دیں۔ ۱۸ دن کے بعد تمام روکاوٹوں کو ہٹا دیں اور جانوروں کو سارے کمرے میں کھلا کر دیں اور اب انہیں ایک مربع فٹ کے حساب سے جگہ دیں۔

بروڈرز

بروڈرز کا درجہ حرارت ۵ درجہ کم کر دیں اور ۸۵ ف پر مقرر کر دیں اور چوزوں کی اونچائی کے مطابق بروڈروں کو اونچا کر دیں۔

دانہ پانی

چھوٹے دانہ پانی کے برتن ہٹا دیں، اور آہستہ آہستہ مکمل بڑے خوراک کے ٹیوب نما ۸۰ برتن ایک ہزار چوزے کے لیئے لگا دیں اور دو گیلن والے پانی کے بیس برتن مکمل کر دیں۔

روشندان

ہمیشہ گندی ہوا سے چوزوں کو بچائیں اور صاف ستھری ہوا دیں۔ رات دن درجہ حرارت بروڈر اور کمرے کا نوٹ کریں۔ رات ہو یا دن مناسب مقرر شدہ درجہ حرارت سے کم یا زیادہ نہیں ہونے دینا چاہیئے۔

عام انتظام

اگر پرندوں میں پر نوچنے کی شکایت ہو تو فوراً اس چیز کو روکنے کے لیئے سرخ بلب استعمال میں لائیں۔ یہ ایک بری عادت ہے جو ہمیشہ خوراک میں کیمیائی اجزاء کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ایک اچھی متوازن خوراک جس میں خوراک کے کیمیائی اجزاء مکمل طور پر ہوں، دینے سے یہ مرض نہیں ہو سکتی۔ کمرے میں چوزے جگہ کے لحاظ سے زیادہ نہ ہوں اور کھانے والے برتنوں میں کافی جگہ رکھنی چاہیئے۔ سورج کی شعاعیں اندر داخل نہ ہونے دیں۔ کمرہ میں ذرا اندھیرا کر دیں۔ یا جانوروں کی چونچیں کاٹ دیں۔

۲۲ سے ۲۸ دن تک

چوزے

چوزوں کے کمرے میں داخل ہو کر چوزوں کو خاموشی سے چیک کریں اور ہر ہفتہ کے آخر

Marfat.com

میں چوزوں کا وزن کریں اور چھوٹے اور کمزور چوزوں کو علیحدہ کر دیں۔

بروڈرز

درجہ حرارت بروڈر کا نوٹ کریں اور پانچ درجے کم کر دیں، اور ۸۰°F پر مقرر کر دیں اور بروڈر کا ایک بلب بند کر دیں۔

دانہ پانی

چوزوں کے حساب سے برتن اونچے کرتے جائیں اور صبح شام نیا دانہ پانی ڈالیں۔

عام انتظام

روشنی کا انتظام اچھا ہونا چاہیے۔ تاکہ چوزے دانہ پانی کھا پی سکیں۔ بعض اوقات یہ چیز دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض برتن غلط نصب ہونے کی وجہ سے چوزے استعمال میں نہیں لاتے۔ ایسے برتنوں کو صحیح طریقہ سے نصب کریں۔ کچھ وقفہ کے بعد خوراک کے برتنوں کو ذرا سی جنبش دیں تاکہ تازہ خوراک نیچے برتن میں آ جائے۔ اپنے پرندوں کو رانی کھیت کا ٹیکہ کرائیں۔ اس ضمن میں محکمہ امور حیوانات کا تجربہ کار اور تربیت یافتہ عملہ ہر قسم کی آپ کی امداد کر سکتا ہے۔

پانچواں اور چھٹا ہفتہ

چوزے

کمرے میں داخل ہو کر خاموشی سے چوزوں کی حرکات و سکنات کو نوٹ کریں۔ کہ آیا وہ خوراک و پانی کھا پی رہے ہیں۔ اگر کسی قسم کی تبدیلی ہو تو اس کی وجہ دریافت کریں اور اس کا انسداد بھی کریں۔ محکمہ امور حیوانات کا تجربہ کار تربیت یافتہ عملہ آپ کی ہر طرح سے امداد کرے گا۔

بروڈرز

بروڈرز کا درجہ حرارت پانچ درجہ گھٹا کر ۷۰° تک کر دیں۔ کمرے کا ٹمپریچر ۷۰° تک اب بروڈر کو صرف (SPACE HEATER) کے طور پر استعمال میں لا دیں وہ بھی اگر ضرورت محسوس ہو تو۔

Marfat.com

دانہ پانی

چوزوں کے قد کے مطابق برتن اونچے کرتے ہیں۔

عام انتظام

چوزوں کے نزدیک کسی قسم کا شور وغل نہیں ہونا چاہیئے اور ان کو بے آرام نہ کریں۔ اچانک اونچی آواز نہ دیں۔ جیسے بالٹی کے ہینڈل کے گرنے کی آواز۔ کھانسنا اور بار بار کمرہ میں داخل ہونے سے پرہیز کریں۔

۷ ہفتے سے مارکیٹ تک

پرندوں کو کبھی ہراساں کرنے کی کوشش نہ کریں۔ برائلر کی نشوونما کے لئے پانی کی فراوانی نہایت ضروری ہے۔ تازہ اور صاف پانی ہر وقت دستیاب ہونا چاہیئے۔ ٹیوب نما برتن دانہ سے ہر وقت بھرے ہونے چاہئیں۔ سیلابی نشانات وغیرہ کمرے میں نہیں ہونے چاہئیں۔ گندہ اور پانی سے گیلا برادہ فوراً تبدیل کر دیں۔ ان کو باقاعدہ صحیح ہوا اور روشنی کا انتظام بہم پہنچائیں۔ اگر ہوا کا انتظام ناقص ہے تو کمرے میں برادہ گیلا ہوگا اور بدبو پیدا ہوگی۔ اور بیٹوں کی بدبو سے کمرہ اٹا پڑا ہوگا اور ہر طرف نمی ہی نمی اور بدبو ہوگی اور یہ چیز بڑی حد تک چوزوں کی نشوونما پر اثر انداز ہوگی اور ان کے لئے مضر ثابت ہوگی۔ اس لئے ان کا انسداد ضروری ہے۔

مارکیٹ میں چوزوں کی ضرورت

چوزوں کی فروخت کے لئے مارکیٹ کے بیوپاریوں، ہوٹلوں کے مینجروں اور شادی پارٹی کے سربراہوں سے ملاقات ضروری ہے۔ جب تک جانور فروخت کرنے کی عمر تک پہنچیں۔ اس سے پہلے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ تاکہ وقت پر مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جب چوزے مارکیٹ کے لئے تیار ہو جائیں تو وقت مقرر کریں اور پکڑنے کی ٹیم تیار کریں۔ یہ بہت ہی بہتر ہوگا کہ چوزے رات کو نیلی روشنی میں پکڑے جائیں۔ اگر صبح کو پکڑنے ہوں تو تمام رات نیلی لائٹ جلائیں اور صبح کمرہ میں اندھیرا کرنے کے لئے پردے استعمال کریں۔ چوزوں کو ہانکیں نہیں، اور کسی قسم کا شور وغل نہیں ہونا چاہیئے۔ جالی لگا کر چوزوں

کو ایک طرف سے آرام سے پکڑتے رہیں بہترین طریقہ ہے۔

سکیم برائے ایک ہزار برائلر

عمارات اور دیگر سامان وغیرہ پر خرچ

عمارات برائے	پیمائش
ایک ہزار چوزہ	= ۵۰ × ۲۰ = ۱۰۰۰ مربع فٹ
قیمت برائلر ہاؤس	= ۵۰۰۰/- روپے

برتن وغیرہ

بروڈر (چوزے پالنے کی مشین)	= ۴ عدد	در	۳۰/-	فی عدد	=	۱۲۰/-
واٹر ۲ گیلن والے (پانی کے برتن)	= ۲۰ عدد	"	۱۵/-	"	=	۳۰۰/-
فیڈر ٹیوب نما (دانہ کے برتن)	= ۴۰ "	"	۱۵/-	"	=	۶۰۰/-
واٹر ½ گیلن والے (پانی کے برتن)	= ۱۶ "	"	۵/-	"	=	۸۰/-
فیڈر تین فٹ لمبے چھوٹے (دانہ والے برتن)	= ۲۰ "	"	۱۰/-	"	=	۲۰۰/-
تھرمامیٹر میکسیمم۔ مینمم	= ۱ "	"	۱۶/-	"	=	۱۶/-
بروڈر تھرمامیٹر	= ۴ "	"	۳/-	"	=	۱۲/-
واٹر سٹینڈ (لکڑی کے)	= ۲۰ عدد	در	۳/-	فی عدد	=	۶۰/-
بالٹیاں	= ۲ "	"	۵/-	"	=	۱۰/-
بلب ۱۰۰ واٹ	= ۱۸ "	"	—		=	۲۰/-
مرغیاں تولنے کا ترازو (وینگ سکیل)	= ۱ "	"	۳۰/-	"	=	۳۰/-
HEATER (ہیٹر)	= ۱ "		۲۰/-	"	=	۲۰/-

میزان ۱۴۶۸/- روپے

Marfat.com

چوزوں کی پرورش پر خرچ

چوزے ۱۰۰۰ در ۱۲/۱ فی چوزہ = ۱۱۲۰/-/- روپے

خوراک ۲۴۴۵ روپے
۲۴۴۵/-/- روپے

لٹر (برادہ) ۵۰/-/- روپے
= ۵۰/-/-

ملازمین کی تنخواہ ۸۵/-/- روپے ماہانہ ۲ ماہ کے لئے
= ۱۷۰/-/-

مندرجہ بالا عمارات کے خرچ پر سود
= ۸۰/-/-

دیگر اخراجات (بجلی پانی وغیرہ کا کرایہ
= ۱۳۵/-/-

کل میزان ۴۰۰۰/-/-

۲ فی صدی شرح اموات اور چھانٹی ۱۰۰۰ پرندوں پر علاوہ شرح اموات جو زیادہ وصول ہوں گے۔

آمدنی :-

بقایا چوزے = ۹۸۰

وزن فی چوزہ ۳ پونڈ در ۵۰/ روپے فی پونڈ زندہ وزن = ۲۹۴۰ پونڈ

قیمت وصول شدہ
= ۴۴۱۰/-/- روپے

خرچ
= ۴۰۰۰/-/- روپے

منافع
= ۴۱۰/-/- روپے

ایسی ہی پانچ فصلیں سال میں ایک برائلر ہاؤس سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

سالانہ منافع = ۲۰۵۰/-/- روپے

علمِ وضع حمل

مادہ کے اعضائے تولید وتناسل

بیرونی سوراخ فرج

(ولوا VULVA)

یہ مقعد کے نچلی طرف واقع ہے۔ اس کے دو لب اور اوپر نیچے کے دو کونے ہوتے ہیں۔ فرج کے نچلے کونے کے اندر کی طرف ایک گوشتی نما ابھار ہے۔ یہ ابھار کلائی ٹورس" کہلاتا ہے۔ جماع کے وقت یہ اور زیادہ ابھر جاتا ہے اور جماع میں لذت پیدا کرتا ہے۔ فرج کے اندر تقریباً ۴ انچ کے فاصلہ پر پیشاب کے لیے سوراخ ہے۔ اس سوراخ کے راستے پیشاب مثانہ میں سے نکلتا ہے۔ سوراخ سے قدرے آگے "پردہ بکارت" ہوتا ہے۔ یہ پردہ سے پہلی دفعہ جنسی اختلاط کے دوران پھٹ جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ خود بخود بھی پھٹ جاتا ہے۔

جماع کی نالی

(ویجائینا VAGINA)

یہ نالی فرج سے شروع ہو کر پیڑو کے خانہ میں سے ہوتی ہوئی رحم سے جاملتی ہے۔ اس نالی کی بالائی سطح پر بڑی آنت کا آخری حصہ اور نیچے مثانہ پڑا ہوتا ہے۔ گائے میں ویجائینا کی لمبائی ۷ سے ۱۰ انچ تک ہوتی ہے۔ گھوڑی میں یہ قدرے بڑی ہوتی ہے۔

Marfat.com

رحم یا بچہ دانی (یوٹرس UTERUS)

ویجائینا سے آگے رحم شروع ہوتا ہے۔ رحم میں ایام حمل کے دوران بچہ پرورش پاتا ہے رحم ذیل کے دو حصوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ رحم کا تنا یا جسم (باڈی آف دی یوٹرس (BODY OF THE UTERUS)

۲۔ رحم کی شاخیں (ہارنز آف دی یوٹرس (HORNS OF THE UTERUS)

گھوڑی میں رحم کی شاخیں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس لئے رحم کی شکل انگریزی کے لفظ وائی (Y) جیسی ہوتی ہے۔ رحم کا تنا ۵ سے ۸ انچ اور ہر شاخ ۹ سے ۱۰ انچ لمبی ہوتی ہے۔ ہر شاخ پتلی ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ فلوپین ٹیوب میں ختم ہو جاتی ہے۔ حاملہ گھوڑی میں بچے کا زیادہ حصہ باڈی آف دی یوٹرس میں ہی ہوتا ہے۔

گائے میں باڈی آف دی یوٹرس (BODY OF THE UTERUS) گھوڑی کی نسبت بہت چھوٹی ہوتی ہے اس کی لمبائی ۱½ انچ تک ہوتی ہے۔ رحم کی شاخیں (HORNS OF UTERUS) پھیلی ہوئی نہیں ہوتیں۔ بلکہ کافی فاصلہ تک ایک دوسرے کے متوازی پڑی ہوتی ہیں۔ ہر شاخ کی لمبائی ۶" سے ۱۲" انچ تک ہوتی ہے۔ حاملہ گائے میں بچے کا زیادہ حصہ ہارن آف دی یوٹرس میں ہی ہوتا ہے۔ رحم کے پٹھے بہت لچکدار ہوتے ہیں جس کی بدولت حاملہ مادہ میں رحم کی جسامت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

ویجائینا سے جو سوراخ رحم میں داخل ہوتا ہے وہ رحم کا منہ (آس یوٹرائی OS-UTERI) کہلاتا ہے۔

گھوڑی میں رحم کا ابتدائی ۲ سے ۳ انچ اور گائے میں ۲ سے ۴ انچ حصہ سخت پٹھوں سے بنا ہوتا ہے اس حصہ کو رحم کی گردن (سرویکس یوٹرائی (CERVIX-UTERI) کہتے ہیں۔ سرویکس یوٹرائی کو مقعد میں ہاتھ ڈال کر آسانی سے پکڑا جا سکتا ہے۔ رحم کا منہ عام حالات میں بند ہوتا ہے۔ جب مادہ ویگ میں ہو تو رحم کا منہ کھل جاتا ہے۔ بچہ کی ولادت کے وقت بھی رحم کا منہ کھل جاتا ہے۔ جبکہ حمل کے ایام میں یہ بند ہوتا ہے۔

ماں کے رحم میں بچہ تین باریک جھلیوں میں لپٹا ہوتا ہے۔

Marfat.com

گھوڑی کے اعضا تولید تناسل

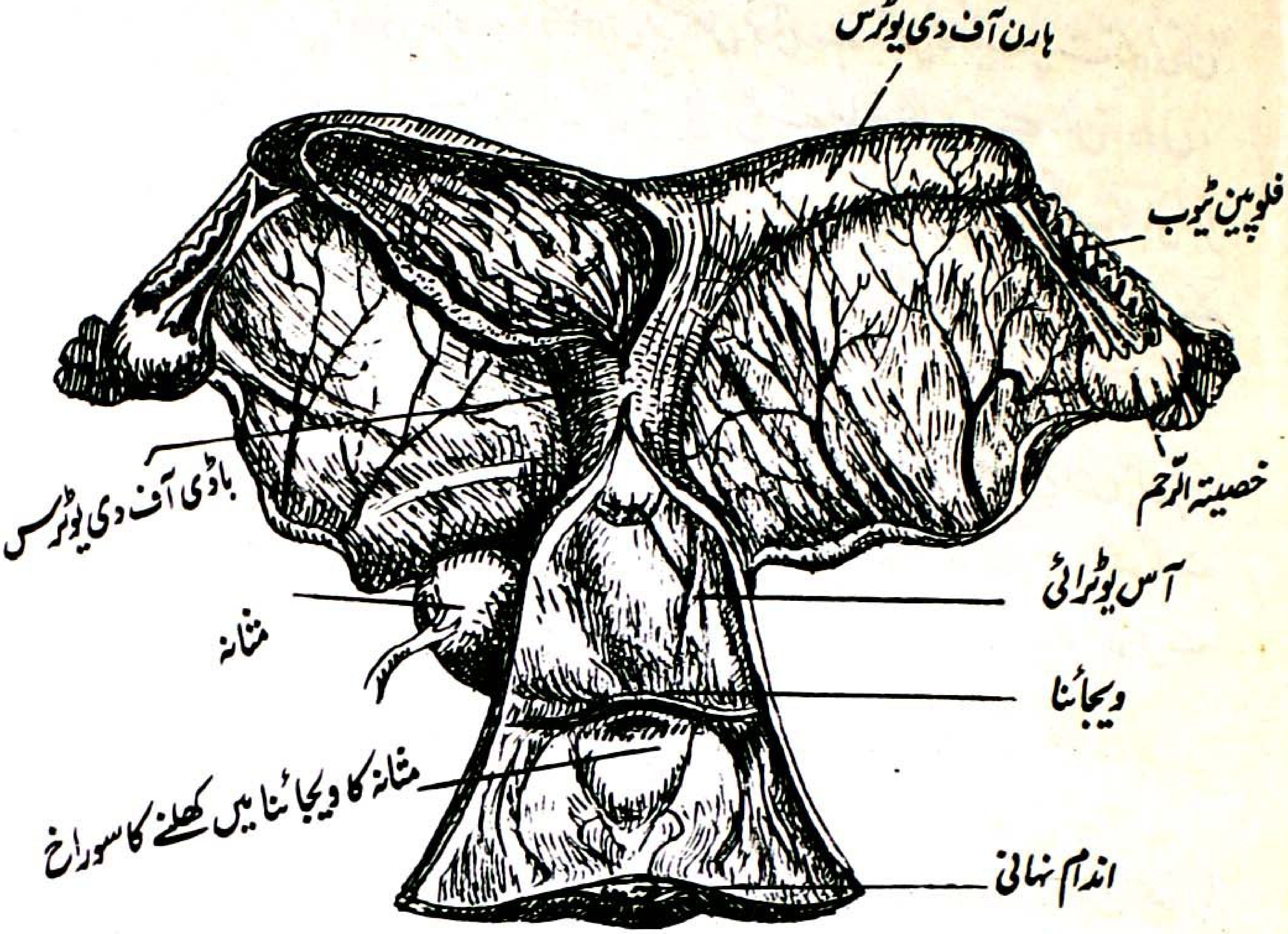

گائے کے اعضا تولید تناسل

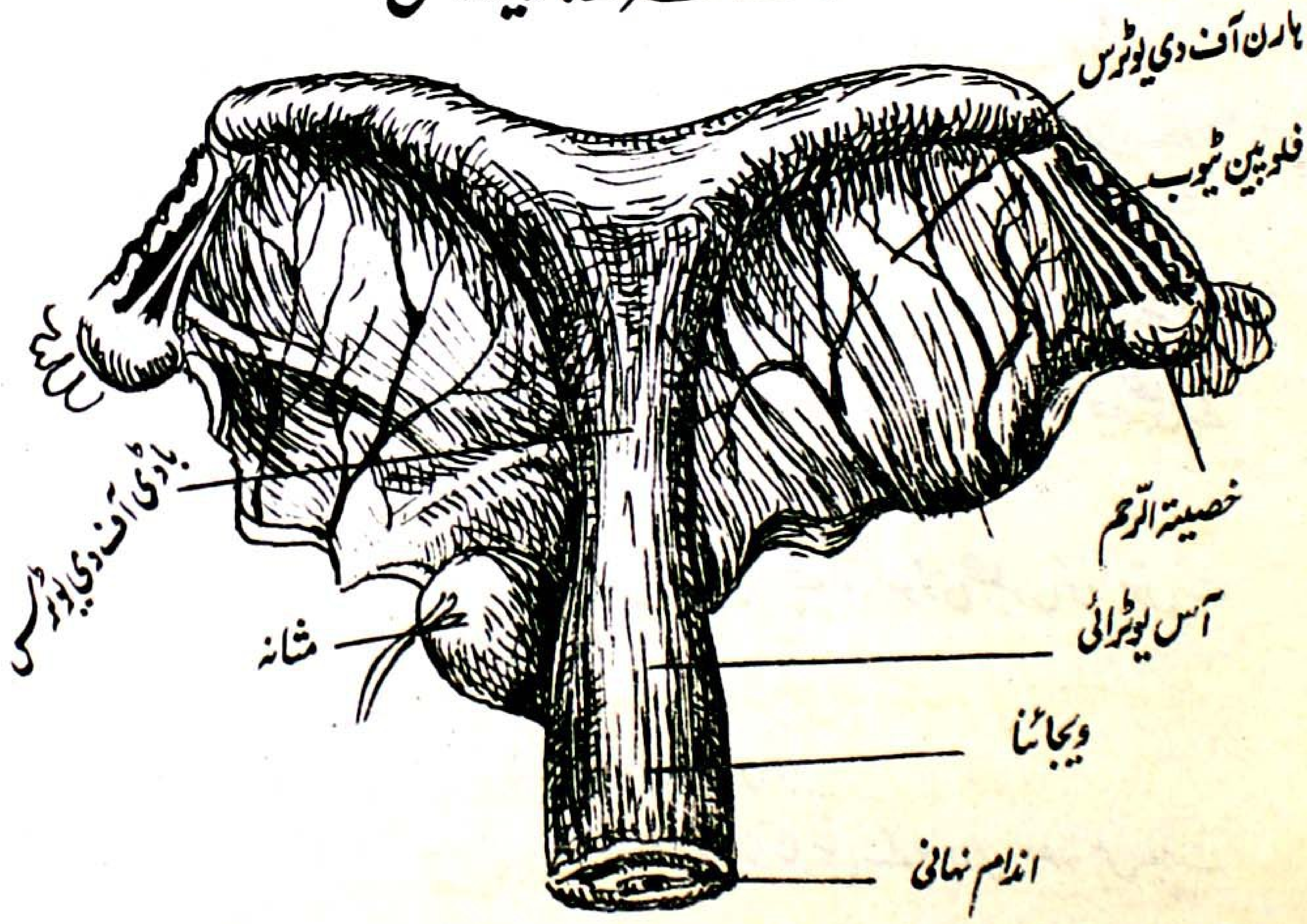

Marfat.com

سب سے بیرونی جھلی "کوری آن" (CHORION) کہلاتی ہے اور درمیانی ایلن ٹائس (ALLANTOIS) کہلاتی ہے۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جھلی کا ایک پرت "کوری آن" کی اندرونی سطح اور دوسرا پرت "ایمنی آن" کی بیرونی سطح کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔ ان دونوں پرتوں کے درمیان خلا ہوتا ہے جو ایلن ٹائیڈ کا خلا کہلاتا ہے۔ اس خلا میں زرد رنگ کا پانی بھرا ہوتا ہے۔ اس خلا کا تعلق بچے کے مثانہ سے بھی ہوتا ہے اور حمل کے آخری ایام میں بچے کے مثانہ کا پیشاب بھی یہاں جمع ہوتا ہے۔

سب سے اندرونی جھلی ایمنی آن (AMNION) کہلاتی ہے۔ بچہ اس میں لپٹا ہوتا ہے۔ اس جھلی میں پانی ہوتا ہے جو لائیکر امینی آئی (LIQUOR-AMNI) کہلاتا ہے۔

یہ تینوں جھلیاں مع ناف کی ڈوری کے پلاسنٹا (PLACENTA) یا جیر کہلاتی ہے۔ کوری آن جھلی کی بیرونی سطح اور رحم کی اندرونی سطح آپس میں کاٹی لیڈنز (COTYLEDONS) کے ذریعے جڑی ہوتی ہیں۔

گائے میں جھلی کی بیرونی سطح اور رحم کی اندرونی سطح پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ابھار یا گلٹیاں بنی ہوتی ہیں۔ یہ گلٹیاں کاٹی لیڈن کہلاتی ہیں۔ جھلی کی گلٹیوں کو فیٹل کاٹی لیڈنز (FOETAL-COTYLEDONS) اور رحم کی گلٹیوں کو میٹرنل کاٹی لیڈنز (MATERNAL-COTYLEDONS) کہتے ہیں۔ یہ دونوں کاٹی لیڈنز ایک دوسرے میں پیوست ہوئی ہوتی ہیں۔

گھوڑی میں کاٹی لیڈنز نہیں ہوتیں۔ بلکہ جھلی اور رحم کی سطح پر سلوٹیں پڑی ہوتی ہیں۔ یہ سلوٹیں ولائی (VILLI) کہلاتی ہیں۔ اس طرح جھلی کے ابھار رحم کے گہراؤ اور رحم کے ابھار جھلی کے گہراؤ میں پیوست ہوتے ہوتے ہیں۔

گھوڑی میں عموماً بچہ کی ولادت جھلیوں میں ہی ہوتی ہے اور گھوڑی جھلیوں کو دانتوں سے پھاڑ کر بچہ کو باہر نکالتی ہے۔

خصیۃ الرحم

(OVARIES)

خصیۃ الرحم تعداد میں ۲ ہوتے ہیں۔ یہ نظام تولید و تناسل کے ضروری اعضا ہیں یہ پیٹ

میں کمر کے ساتھ اور گردے کے قریب لگی ہوتی ہیں۔ گھوڑی میں ان کی شکل وشباہت لوبیے کے دانہ کی سی ہوتی ہے۔ گھوڑی میں بائیں طرف کا خصیۃ الرحم دائیں سے زیادہ کام کرتا ہے۔ جب خصیۃ اپنا طبعی فعل سرانجام نہ دے رہا ہو تو اس کی جسامت ۴×۴×۶ سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ گائے میں خصیۃ الرحم بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کا قطر ½ سے ۲" انچ تک ہو سکتا ہے۔ دائیں طرف کا خصیۃ الرحم بائیں سے قدرے بڑا اور زیادہ فعل سرانجام دیتا ہے۔

جب مادہ سن بلوغت کو پہنچتی ہے تو اس کے خصیۃ الرحم پر گول گول ابھار پیدا ہوتے ہیں۔ ان ابھاروں کو مقعد میں ہاتھ ڈال کر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ یہ ابھار "گریفین فولیکلز" (GRAFFIAN FOLLICLES) کہلاتے ہیں۔ مادہ کے ویگ میں آنے کے قریب ان میں سے ایک تیزی سے بڑھنے لگتا ہے حتیٰ کہ پوری جسامت کو پہنچ کر پھٹ جاتا ہے۔ اس کے پھٹنے سے رطوبت کے ہمراہ بیضہ یا مادہ تخم بیضہ نالی میں گر جاتا ہے۔ مادہ تخم بیضہ نالی میں ہوتا ہوا اپنی طرف کی رحم کی شاخ میں آجاتا ہے۔ اگر مادہ کا نر سے جنسی ملاپ ہو چکا ہو تو یہاں نر تخم یعنی مادہ تولید اور مادہ تخم یعنی بیضہ کے باہم ملنے سے حمل قرار پا جاتا ہے۔ اگر نر سے مادہ کی ملائی نہ ہوئی ہو تو یہ بیضہ ضائع ہو جاتا ہے اور ایک مخصوص عرصہ کے بعد مادہ دوبارہ ویگ میں آجاتی ہے۔

جب مادہ حاملہ ہو جائے تو خصیۃ الرحم میں گریفین فولیکلز کی پیدائش عرصہ حمل تک کے لئے رک جاتی ہے جہاں سے گریفین فولیکل پھٹا تھا وہاں گڑھا سا پڑ جاتا ہے۔ یہ "کارپس لیوٹیم" کہلاتا ہے۔ کارپس لیوٹیم کے درمیان سرخ خون کا لوتھڑا اور اردگرد زرد رنگ کا لیسدار مادہ ہوتا ہے۔ گائے میں گریفین فولیکل خصیۃ الرحم کی سطح پر کسی جگہ بھی پھٹ سکتا ہے۔ لیکن گھوڑی میں یہ ایک مخصوص جگہ جو بیضہ گرنے کا گڑھا کہلاتی ہے، پر ہی پھٹتا ہے۔

فلوپین ٹیوبز یا اووی ڈکٹس یا بیضہ نالیاں

(FALLOPIONTUBES OR OVI - DUCTS)

یہ دو چھوٹی چھوٹی خمدار نالیاں ہوتی ہیں۔ ہر نالی ہارنز آف دی یوٹرس سے شروع ہو کر اپنی طرف کے خصیۃ الرحم میں ختم ہو جاتی ہے۔ ہر نالی ۸ سے ۱۰ انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ ان کا حجم

Marfat.com

کی طرف کا حصّہ تنگ اور خصیۃ الرحم کی طرف کا حصہ کشادہ ہوتا ہے۔

سِن بلوغت

(PUBERTY)

یہ وہ عمر ہے جب جانور کے آلات تولید و تناسل اپنا طبعی فعل شروع کر دیتے ہیں خصیۃ الرحم میں بیضے اور خصیوں میں مادہ تولید کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔ مادہ میں اس کا آغاز نر سے جنسی اختلاط کی خواہش سے ہوتا ہے اور نر میں اس کا آغاز مادہ سے جنسی عمل کی خواہش سے ہوتا ہے۔

ویگ

جنسی تحریک

دماغ کے ایک غدود "پچوائیٹری گلینڈ" کے دو حصّے ہوتے ہیں۔ اس غدود کے اگلے حصہ سے ایک "ہارمون گونیڈو ٹروفک ہارمون" خارج ہوتا ہے۔ یہ ہارمون خصیۃ الرحم کے فعل کو تقویت دیتا ہے۔ یہ ہارمون دراصل ذیل کے دو ہارمونوں کا مجموعہ ہے۔

۱۔ ایف۔ ایس۔ ایچ (فولیکر سٹمولیٹنگ ہارمون)

اس ہارمون کے زیر اثر گریفین فولیکلز پیدا ہوتے اور نشوونما پاتے ہیں۔

۲۔ ایل۔ ایچ (لیوٹے نائزنگ ہارمون)

اس ہارمون کے زیر اثر گریفین فولیکل پھٹ کر کارپس لیوٹیم بنتا ہے۔

خصیۃ الرحم کے صحیح فعل کے لئے ان دونوں ہارمونوں کا توازن برقرار رہنا نہایت ضروری ہے خصیۃ الرحم پچوائیٹری گلینڈ کے ہارمونوں کے زیر اثر بذات خود ایک ہارمون ایسٹروجن (ویگ پیدا کرنے والا) پیدا کرتا ہے۔ یہ ہارمون جانور میں ویگ کی ظاہری علامات کا باعث ہے۔ کارپس لیوٹیم بھی ایک ہارمون "پروجیسٹرون" پیدا کرتا ہے۔ یہ ہارمون بچہ کی نشوونما میں مدد دیتا ہے۔ لیکن حمل کی عدم موجودگی میں یہ ایف۔ ایس۔ ایچ اور ایل۔ ایچ کے فعل کو ایک مخصوص عرصہ تک کے لئے بے اثر کر دیتا ہے۔ جس کے بعد جانور دوبارہ ویگ میں آجاتا ہے۔

خصیۃ الرحم میں گریفین فولیکل جب پختہ ہو کر پھٹتا ہے تو رطوبت کے ہمراہ بیضہ بھی بیضہ

نالی میں سے ہوتا ہوا رحم کی شاخ میں آجاتا ہے۔ اگر مادہ کا نر سے جنسی ملاپ ہو چکا ہو تو یہاں بیضہ اور مادہ تولید کے باہم ملنے سے حمل قرار پایا جاتا ہے حمل قرار نہ پانے کی صورت میں بیضہ ضائع ہو جاتا ہے اور کچھ عرصہ بعد ویگ میں آجاتی ہے۔ اس کو ویگ کا چکر۔ جنسی تحریک کا چکر۔ گرمی کا چکر یا ایسٹرس سائیکل (DESTROUS - CYCLE) کہتے ہیں۔

جنسی تحریک یا ایسٹرس سائیکل کے مختلف اوقات

پرو ایسٹرس (پیش از ویگ)

اس عرصہ میں ایف۔ ایس۔ ایچ ہارمون کے زیر اثر گریفین فولیکل بڑھتے ہیں۔ رحم قدرے پھیل جاتا ہے۔ رحم کی جھلی اجتماع خون کی وجہ سے سرخ ہو جاتی ہے۔ رحم کے غدود مادہ خارج کرنے لگتے ہیں۔

ایسٹرس (جنسی تحریک یا ویگ کا زمانہ)

اس زمانہ میں نر سے جفتی کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ یوٹرس اور ویجائینا کے غدودوں کی رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور رحم کی گردن ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ ویجائینا اور ولوا متورم ہوتی ہے۔ مادہ نر کو قبول کرنے کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔

میٹ ایسٹرس (بعد از ویگ)

اس عرصہ میں کارپس لیوٹیم تیزی سے بڑھتا ہے۔ یوٹرس اور ویجائینا کی رطوبت کم ہو جاتی ہے۔

ڈائی ایسٹرس (ویگ سے ویگ تک)

یہ جنسی تحریک کے ختم ہونے سے دوبارہ جنسی تحریک عود کر آنے تک کا زمانہ ہوتا ہے۔ یوٹرس اور ویجائینا کی جھلی زرد رنگ کی ہو جاتی ہے۔ غدود سکڑ جاتے ہیں اور اپنا فعل بند کر دیتے ہیں۔ گریفین فولیکلز آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں۔ رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ ویجائینا کی رطوبت کم گاڑھی اور لیسدار ہو جاتی ہے۔

این ایسٹرس (جنسی لاتعلقی)

بعض جانور مثلاً کتیا اور بلی ایک خاص موسم میں ویگ ظاہر کرتے ہیں۔ دوسرے موسم میں

Marfat.com

یہ جنسی لاتعلقی ظاہر کرتے ہیں۔ اس عرصہ میں جانور ویگ میں نہیں آتا۔ رحم سکڑا ہوا اور اس کا منہ بند ہوتا ہے۔ ویجائینا کی جھلی زرد پڑ جاتی ہے۔

بہت بوڑھے لاغر کمزور اور بیمار جانور بھی ایک طویل عرصے کے لیئے جنسی لاتعلقی کا زمانہ ظاہر کرتے ہیں۔

پولی ایسٹرس (POLY - OESTROUS)

بعض جانور مثلاً گائے جب تک حاملہ نہ ہوگی ایک مخصوص وقفے کے بعد دوبارہ ویگ میں آجائے گی جب تک گائے حاملہ نہ ہوگی ویگ میں آنے کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ایسے جانور پولی ایسٹرس کہلاتے ہیں۔

سیسزنل پولی ایسٹرس (SEASONAL POLY OESTROUS)

ایسے جانور جو کسی خاص موسم میں ہی ویگ میں آتے ہیں۔ سیزنل پولی ایسٹرس کہلاتے ہیں مثلاً بھیڑ صرف موسم خزاں اور بہار ہی میں ویگ میں آتی ہے۔ اس موسم کے دوران اگر اسے نر سے نہ ملا یا جائے تو یہ ایک مخصوص عرصے کے بعد دوبارہ ویگ میں آتی رہے گی۔ لیکن اس موسم کے گزر جانے پر یہ ویگ میں نہیں آتی۔

مونوایسٹرس (MONO — OESTROUS)

ایسے جانور جو سال میں صرف ایک ہی بار ویگ میں آتے ہیں۔ مونوایسٹرس کہلاتے ہیں۔ مثلاً بھیڑیا۔ گیدڑ وغیرہ۔

ویگ میں آئے ہوئے جانور کی علامات

بھینس اور گائے :۔

جانور بے چین ہوتا ہے۔ چارہ چھوڑ دیتی ہے۔ کبھی کبھی بولتی ہے۔ دودھ کم ہو جاتا ہے۔ دوسرے جانوروں کے اوپر چڑھتی ہے۔ بار بار پیشاب کرتی ہے۔ رحم سے سفید رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہے۔ کلائی ٹورس نمایاں ظاہر ہوتا ہے۔ اندام نہانی اور ویجائینا کی جھلی سرخ ہوتی ہے۔ مادہ جنسی خواہش کی تکمیل کے لیئے نر کے پاس خاموشی سے کھڑی ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

گھوڑی بے چین ہوتی ہے اور ہنہناتی ہے۔ بار بار پیشاب کرتی ہے۔ کلائی ٹورس کو بار بار حرکت دیتی ہے۔ پیشاب کے بعد اندام نہانی سے لیسدار مادہ تار کی صورت میں نکلتا ہے گھوڑا سامنے آئے تو کھڑی ہو جاتی ہے اور پیشاب کے لئے زور لگاتی ہے۔ ویجائینا کی جھلّی سُرخ ہوتی ہے۔

بھیڑ بکری

بے چین ہوتی ہیں۔ چارہ کم کھاتی ہیں۔ نر کے پاس جاتی ہیں۔ دوسری بکریوں کے اوپر چڑھتی ہیں۔

کتیا

کتیا بے چین ہوتی ہے۔ بار بار پیشاب کرتی ہے۔ بہت سے کتے اس کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ کئی دن تک گرم رہتی ہے۔

Marfat.com

قسم جانور	سن بلوغت	نسل کشی کیلئے موزوں عمر	ویگ کے چکر کی قسم	ویگ کے چکر کا عرصہ		جنسی تحریک کا عرصہ		ملائی کا موزوں وقت	بیضہ نالی میں گرنے کا وقت	مدت حمل		بچہ کی ولادت کے بعد پہلی جنسی تحریک	بچوں کی اوسط تعداد	مادہ میں تھنوں کی تعداد	ایک سال میں ایک نر سے جفتی مادہ ملائی جا سکیں
				اوسط	تغیرات	اوسط	تغیرات			اوسط	تغیرات				
گائے	۱½-۲ سال	۲½-۳ سال	پولی ایسٹرس جب تک حمل قرار نہ پائے مخصوص عرصہ بعد بار بار ویگ میں آتی رہے گی۔	۲۱ دن	۱۸ سے ۲۴ دن	۱۸ گھنٹے	۱۰ سے ۲۴ گھنٹے	ویگ ظاہر ہونے کے چھ گھنٹے بعد یا جب جنسی تحریک کا نصف وقت گزر جائے	ویگ ظاہر ہونے کے ۱۰ سے ۱۲ گھنٹے بعد	۲۸۰ دن (۹ ماہ کچھ دن)	۲۷۴ سے ۲۹۴ دن	۶۰ سے ۹۰ دن بعد	ایک یا دو	۴	۱۰۰ مادہ فی سال
بھینس										۳۰۰ دن (۱۰ ماہ کچھ دن)	۳۰۰ سے ۳۱۳ دن		ایک		
گھوڑی	۱½ سے ۲½ سال	۳ سال	سیزنل پولی ایسٹرس موسم بہار، موسم خزاں اور بچہ کی ولادت کے بعد	۲۲ دن	۱۴ سے ۲۰ دن	۶ دن	۲ سے ۱۱ دن	ویگ کے آخری دنوں میں	ویگ ختم ہونے سے ۱ یا ۲ دن پہلے	۳۴۰ دن (۱۱ ماہ کچھ دن)	۳۳۶ سے ۳۴۹ دن	۴ سے ۱۴ دن بعد	ایک یا دو	۲	۱۲۰ گھوڑیاں فی سال

بھیڑ بکری	۸ سے ۱۲ ماہ	ایک سال ینڈھا ۲ سال کا بہتر ہے	سیزنل پولی ایسٹرس مارچ ، اپریل اور ستمبر، اکتوبر	۱۶ دن	۱۴ سے ۱۹ دن	۳۰ سے ۳۶ گھنٹے	۲ سے ۳ دن	ویگ کا نصف عرصہ گزرنے کے بعد	ویگ کے ختم ہونے کے قریب	۱۵۰ دن (۵ ماہ)	۱۴۷ سے ۱۵۵ دن	اگلے موسم پر	۱، ۲ یا ۳ بعض اوقات ۴، ۵ یا ۶	۲	۵۰ بھیڑوں کے لئے ایک ینڈھا
کتیا	۷ سے ۱۰ ماہ	ایک سال	مونو ایسٹرس موسم بہار اور موسم خزاں سال میں ۲ دفعہ ویگ میں آتی ہے۔	ویگ کے ۷ سے ۱۰ دن پہلے رحم سے خون آمیز مادہ نکلتا ہے جھوٹا حمل ۶۰ سے ۷۰ دن تک۔		۹ دن	۵ سے ۱۲ دن	رحم سے خون آمیز مواد بند ہونے کے بعد یعنی گرمی کے آخر میں۔	ویگ ختم ہونے کے ۱ سے ۳ دن بعد	۶۳ دن (۲ ماہ)	۵۵ سے ۷۰ دن	اگلے موسم پر	۳ سے ۷	۱۰	

Marfat.com

مختلف جانوروں میں زمانہ حمل

جانور	عرصہ حمل	بچوں کی تعداد
گائے	۲۸۰ دن (۹ ماہ کچھ دن)	ایک یا دو
بھینس	۳۰۰ دن (۱۰ ماہ کچھ دن)	ایک
گھوڑی	۳۴۰ دن (۱۱ ماہ کچھ دن)	ایک یا دو
بھیڑ بکری	۱۵۰ دن (۵ ماہ)	۱، ۲ یا ۳ بعض اوقات ۴، ۵ یا ۶
کتیا	۶۳ دن ۵۵ دن (۲ ماہ) سے ۷۰ دن	۳ سے ۷ تک
بلی	۵۶ دن سے (۲ ماہ) ۶۵ دن	۴، ۵ یا ۶
گدھی	۳۶۵ - ۳۷۴ دن (ایک سال)	۱
اونٹنی	۳۱۵ - ۳۵۰ دن ۱۱ ماہ کچھ دن	۱
ہتھنی	۶۱۵ سے ۶۵۰ دن ۲۰ سے ۲۲ ماہ	۱
زیبرا	۱۳ ماہ	۱
شیر اور چیتا	۱۰۰ سے ۱۰۹ دن (۳½ ماہ)	۴
ریچھ	۲۰۰ سے ۲۱۰ دن (۷ ماہ)	
بندر	۵ سے ۶ ماہ	۱

مختلف پرندوں کے انڈوں سے چوزے نکلنے کا عرصہ

نام پرندہ	بچے نکلنے کے دن
مرغی	۲۱ دن
چھوٹی بطخ (DUCK)	۲۸ دن
بڑی بطخ (GOOSE)	۳۰ دن
فیل مرغ	۲۸ دن
پیرو	۲۸ دن
مور	۲۸ دن

Marfat.com

تشخیص حمل

مویشیوں میں تشخیص حمل

مویشیوں میں تشخیص حمل ذیل کے طریقوں سے ہو سکتا ہے۔

عام مشاہدات

۱۔ حاملہ مادہ ویگ میں نہیں آتی۔

۲۔ جوں جوں مدتِ حمل بڑھتی ہے۔ مادہ کا جسم فربہ۔ مزاج نرم اور طبیعت سست ہوتی جاتی ہے۔

۳۔ حاملہ مادہ کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

۴۔ حاملہ مادہ کے پیٹ کا گھیرا بڑھ جاتا ہے۔

۵۔ اگر وائیں طرف بند مٹھی سے پیٹ کو اوپر کی طرف دبایا جائے تو اردگرد کی نرم جگہ میں سخت بچہ محسوس ہوگا۔

۶۔ وائیں کوکھ سے، ماہ عرصۂ حمل کے بعد سٹیتھو سکوپ (STETHOSCOPE) سے بچے کے دل کی حرکات سنی جا سکتی ہیں۔

۷۔ پہلی دفعہ کی حاملہ مادہ میں حمل کے چوتھے یا پانچویں ماہ حیوانہ اور تھنوں کی جسامت بڑھنے لگتی ہے۔ معمر مویشیوں میں یہ علامت حمل کے آخری ماہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

۸۔ حمل کی بڑھتی ہوئی حالت میں پیڑو کے خانہ (PELVIC GAVITY) کے پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ سوراخ فرج بڑا ہو جاتا ہے اور حیوانہ کی پچھلی جانب اوپر کی طرف اور پیشاب گاہ سے قریباً ۵۔۶ انچ نیچے واقع غدود بڑھ جاتے ہیں۔

تشخیص حمل کے لئے معائنہ :۔

فرج کے راستے معائنہ :۔ سوراخ فرج کو صابن اور پانی سے دھویا جائے۔ پھر ہاتھ اور بازو پر جراثیم سے پاک تیل لگا کر دیا گیا تنا (VAGINA) میں داخل کر دیا جائے اور رحم کے منہ (OS — UTRI) کو محسوس کیا جائے۔ حمل قرار پانے کے ۶۰ساٹھ دن بعد سے رحم

Marfat.com

کا منہ ۔ ایک لیس دار مادہ سے بند ہو جاتا ہے۔اس کو یوٹرائن سیل میوکس سیل یا حمل کی سیل (UTERINE SEAL OR MUCOUS SEAL) کہتے ہیں۔ غیر تربیت یافتہ حضرات کو یہ طریقہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے اسقاطِ حمل یا رحم کی سوزش کے امراض پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

مقعد کے راستے معائنہ :۔

حمل کی ابتدائی ایام میں تشخیص حمل کے لئے یہ بہت موزوں اور تسلی بخش طریقہ ہے۔اس طریقہ میں مندرجہ ذیل اعضاء کا معائنہ کیا جاتا ہے۔

خصیۃ الرحم کا معائنہ :۔

مقعد میں ہاتھ ڈال کر سروکس یوٹرائی کو تلاش کیا جائے۔یہ سخت ہوجانے کی وجہ سے آسانی سے محسوس ہوجاتا ہے۔اس کو اپنا رہبر بنالیں۔اس کے اوپر سے ہاتھ رحم پر لے جاتے ہوئے دونوں ہارن دیکھیں۔جہاں پر دونوں ہارن ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔وہاں ایک گہری لکیر ہوتی ہے۔اگر وہ لکیر محسوس نہیں ہوتی تو مادہ کو حمل ہوگیا ہے۔حمل دائیں ہارن میں عام طور پر ہوتا ہے۔ پھر خصیۃ الرحم کو محسوس کیا جائے۔جنسی معائنہ کے آٹھویں۔اٹھارویں اکیسویں اور چالیسویں دن اس کا معائنہ کیا جائے۔اگر خصیۃ الرحم میں ، کارپس لیوٹیم موجود ہو تو مادہ حاملہ ہے۔

گریفین فولیکل جگر کی طرح سخت ہوتا ہے اور اس میں پانی یا رطوبت محسوس ہوتی ہے جوں جوں حمل کی مدت بڑھتی جاتی ہے۔رحم کی جسامت بھی بڑھتی جاتی ہے۔اس لئے جس کارپس لیوٹیم گریفین فولیکل سے سخت ہوتا ہے اور اس میں پانی یا رطوبت محسوس نہیں ہوتی طرف بچہ ہو اس طرف کی خصیۃ الرحم بھی دور ہوتی جاتی ہے۔حتیٰ کہ ۴ ماہ کی مدت حمل کے بعد خصیۃ الرحم کو محسوس نہیں کیا جاسکتا۔

رحم کا معائنہ :۔

۱۔غیر حاملہ مادہ میں رحم کا منہ ۲ سے ۳،۵ سنٹی میٹر ہوتا ہے۔لیکن حمل قرار پانے کے بعد اس کا قطر متواتر بڑھتا جاتا ہے۔رحم کے جس ہارن میں بچہ ہوگا اس کا قطر بھی دوسرے

Marfat.com

ہارن سے بڑا ہوگا۔ سروکس (CERVIX) کو رہبر بناتے ہوئے اگر ہاتھ رحم کے جسم (باڈی آف یوٹرس) اور ہارنز آف دی یوٹرس) رحم کی شاخوں پر پھیرا جائے تو خالی شاخ چھوٹی اور بچہ والی شاخ بڑی ہوگی۔ رحم کی شاخیں حمل قرار پانے کے بعد ۴ ماہ تک محسوس کی جاسکتی ہیں۔

۲۔ حاملہ مادہ کے رحم میں ۳½ ماہ مدت حمل سے بچہ کی ولادت تک کاٹی لیڈنز محسوس ہوتی ہیں۔

۳۔ حمل قرار پانے کے دو ماہ بعد اگر رحم پر چٹکی بھری جائے اور آہستہ آہستہ چھوڑی جائے تو ایک جھلی پہلے انگلیوں کی گرفت سے پھسلتی محسوس ہوگی جب کہ رحم بدستور گرفت میں ہوگا، اور بعد میں انگلیوں کے درمیان سے پھسلے گا۔ پہلے پھسلنے والی جھلی دراصل "پلے سنٹا" ہوتا ہے۔

۴۔ مدتِ حمل کے چوتھے ماہ کے بعد بچے کی بڑھتی ہوئی جسامت کی بدولت رحم پیڑو کے خانہ سے پیٹ میں منتقل ہونے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ پانچویں سے چھٹے ماہ کے دوران "ہارنز آف دی یوٹرس" محسوس نہیں کئے جاسکتے۔ رحم کے اگلے کنارے پر صرف سروکس یوٹرائی محسوس ہوتی ہے۔

۵۔ **یوٹرائن آرٹریز** (UTERINE ARTERIES) **یا رحم کی شرائن**

مدت حمل کے ساتھ مڈل یوٹرائن آرٹریز (MIDLLE UTERINE ARTERIES) بھی نمایاں ہوتی جاتی ہیں۔ حمل کے پانچویں ماہ یہ پنسل کے برابر موٹی ہوجاتی ہیں، اور ان میں نبض محسوس ہوتی ہے۔ پیڑو کی ہڈی کے حصہ الیم کے قریب یوٹرائن آرٹری کو محسوس کیا جاتا ہے۔

۶۔ حمل کے چھٹے اور ساتویں ماہ کے دوران بچہ کی جسامت خاصی بڑی ہوجاتی ہے۔ مقعد میں ہاتھ ڈال کر بچہ محسوس کیا جاسکتا ہے۔

۷۔ حمل کے آٹھویں اور نویں ماہ بچہ کے پاؤں اور سر پیڑو کے خانہ میں محسوس ہوجاتے ہیں۔

گھوڑی میں تشخیص حمل

عام مشاہدات گائے ہی کی طرح ہیں۔ گھوڑی میں حمل عموماً رحم کی بائیں شاخ میں قرار پاتا ہے۔ حمل قرار پانے کے ایک ماہ بعد فرج کی استری جھلی زرد اور خشک ہوجاتی ہے۔ فرج تنگ ہوجاتی ہے۔ میوکس سیل بھی ایک ماہ بعد ہی محسوس ہونے لگتی ہے۔

Marfat.com

مقعد کے راستے معائنہ

حمل کے ایک ماہ بعد متعلقہ رحم کی شاخ سخت اور جسامت میں بڑھ جاتی ہے پینتالیسویں دن بچہ کی جسامت مرغی کے انڈے کے برابر ہوتی ہے۔ ساٹھویں دن بچہ کی جسامت مالٹے کے برابر ہوتی ہے۔ نوے دن پر اس کی جسامت فٹ بال کے برابر ہو جاتی ہے۔ حمل قرار پانے کے تیسرے ماہ بعد رحم پیڑو کے خانہ سے پیٹ میں منتقل ہونے لگتا ہے۔ چوتھے ماہ سے ½ ۶ ماہ تک کی مدت حمل میں رحم پیٹ میں دور تک چلا جاتا ہے، اور اسے محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ پانچویں ماہ یوٹرائن آرٹری میں نبض محسوس ہونے لگتی ہے۔ ساڑھے چھ ماہ مدت حمل سے بچہ کی ولادت تک مقعد میں ہاتھ ڈال کر بچہ محسوس کیا جاسکتا ہے۔

بھیڑ اور بکری میں تشخیص حمل :۔

۱۔ عام مشاہدات گائے کی طرح ہی ہیں۔

۲۔ حاملہ مادہ کے پیٹ کو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی مدد سے نیچے سے اوپر کو دبایا جائے تو بچہ ہتھیلیوں میں محسوس ہو جاتا ہے۔

ولادتِ طبعی

جب بچہ ماں کے پیٹ میں مدتِ حمل کے دن پورے کر کے صحیح سلامت بغیر کسی رکاوٹ کے پیدا ہو جائے تو یہ "ولادتِ طبعی" کہلاتی ہے۔ جب مدت حمل کے دن پورے ہونے کو ہوتے ہیں تو جسم میں ایسٹروجن اور پروجیسٹرون کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ ایسٹروجن بڑھتا ہے اور پروجیسٹرون کم ہونے لگتا ہے۔ پچوٹری غدود کے پچھلے حصہ سے ایک ہارمون (OXYTOCIN) "آکسی ٹوسین" پیدا ہوتا ہے۔ ایسٹروجن رحم پر آکسی ٹوسین کے عمل کو تیز کرتا ہے۔ ان دونوں ہارمونوں کے زیر اثر رحم سکڑنے لگتا ہے۔ پیشاب گاہ ڈھیلی ہو جاتی ہے اور سلوٹ غائب ہو جاتے ہیں۔ پیڑو کا خانہ کشادہ اور پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ بچہ جننے کے قریب مادہ دوسرے جانوروں سے الگ ہو جاتی ہے، اور پیشاب گاہ متورم ہوتی ہے۔ بعض اوقات درم حیوانہ تک بڑھا ہوتا ہے۔ تھنوں سے بو ہلا دودھ نکلتا ہے۔ ولادت

Marfat.com

کا فعل ذیل کے تین مرحلوں میں مکمل ہوتا ہے۔

پہلا مرحلہ

رحم میں وقفوں کے بعد لہریہ نما سکڑاؤ پیدا ہوتا ہے۔ پہلے پہل وقفے زیادہ لمبے ہوتے ہیں۔ لیکن جوں جوں ولادت کا وقت قریب آتا ہے۔ وقفے کم ہوتے جاتے ہیں۔ مادہ بیچین ہوتی ہے۔ درد کی علامتیں ظاہر کرتی ہے یا مادہ کبھی بیٹھتی اور کبھی کھڑی ہوتی ہے۔ رحم کا منہ کھل جاتا ہے۔ بچہ کو ملفوف کرنے والی جھلیاں پانی کے تھیلے کی مانند ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ جھلیاں پھٹ جاتی ہیں اور ان میں موجود پانی بہہ نکلتا ہے۔

دوسرا مرحلہ

بچہ جننے والی مادہ زور لگاتی ہے یعنی اینٹھتی ہے۔ پیٹ کے پٹھے سکڑتے ہیں۔ پھر پیشاب گاہ سے بچہ کے اگلے سم ظاہر ہوتے ہیں۔ عموماً اس وقت جانور بیٹھ جاتا ہے اور زور لگاتا ہے۔ اس کے بعد سر کندھے جسم باہر نکل آتے ہیں اور مادہ ایک دم کھڑی ہو جاتی ہے اور باقی حصے اٹھتے وقت بوجھ سے باہر نکل آتے ہیں۔ ناف کی ڈوری بچے کی حرکت یا ماں کے کھڑے ہونے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

تیسرا مرحلہ

ولادت کا تیسرا اور آخری مرحلہ جیر کا خارج ہونا ہے۔ جیر رحم سے الگ ہو کر باہر نکل آتی ہے۔

ولادتِ طبعی میں بچّہ کی رحم میں حالت

طبعی یا نارمل حالت : نارمل پریزن ٹیشن (NORMAL PRESENTATIONS)

رحم میں بچہ کی صحیح حالتیں مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ سامنے والی صحیح حالت (انٹیریر نارمل پریزن ٹیشن)

(ANTERIOR NORMAL PRESENTATION)

اگلی جانب رخ کئے ہوئے بچہ کی طبعی حالت

اس حالت میں بچہ کی اگلی ٹانگیں اور ان کے اوپر جھکا ہوا سر پہلے بیرونی سوراخ فرج

Marfat.com

سے نکلتا ہے۔ بچہ کی کمر اوپر کی طرف اور پچھلی ٹانگیں پچھلی طرف پھیلی ہوتی ہیں۔ اگلی ٹانگوں اور سر کے بعد کندھے جسم اور پھر پچھلی ٹانگیں باہر نکلتی ہیں۔

۲۔ پچھلی صحیح حالت : پوسٹریئر نارمل پریزینٹیشن

پچھلی جانب سے رخ کئے ہوئے واقع بچہ کی طبعی حالت :

اس حالت میں دونوں پچھلی ٹانگیں پہلے باہر نکلتی ہیں پچھلی ٹانگوں کے بعد جسم، کندھے سر اور پھر اگلی ٹانگیں باہر نکلتی ہیں۔

بچہ کی نگہداشت

۱۔ بچہ کے نتھنوں اور تھوتھنی کو صاف کیا جائے تاکہ بچہ دم گھٹ کر نہ مر جائے۔

۲۔ صاف کرکے بچہ کو ماں کے سامنے رکھ دیں تاکہ وہ اسے چاٹ سکے۔

۳۔ ناف سے ۲ انچ کے فاصلے پر ناف کی ڈوری پر جراثیم پاک دھاگے سے گرہ لگائیں۔ گرہ کے اگلی طرف سے ڈوری کاٹ دیں۔ ایک بوتل میں ٹنکچر آیوڈین ڈال کر کچھ وقت کے لئے ناف کی ڈوری کا کٹا ہوا سرا اس میں ڈبو رکھیں۔

۴۔ بچہ خود بخود ماں کا دودھ پینے لگتا ہے۔ لیکن بچہ کمزور ہو یا ماں متورم حیوانہ کی وجہ سے بچہ کو دودھ نہ پینے دے تو بچہ کی مدد کریں۔ ماں کو قابو کریں اور بچے کو سہارا دے کر کھڑا کریں۔

۵۔ بچے کو بوہلا دودھ مناسب مقدار میں باافراط ضرور پلایا جائے۔ بچے کے لئے یہ ہلکے جلاب کا کام کرتا ہے۔ اس سے بچے کو پیٹ سے (می کونیم) (MECONIUM) یا ابتدائی فضلہ نکلنے میں مدد ملتی ہے۔ بوہلا دودھ میں حیاتین اے اور فولاد کی بہت مقدار ہوتی ہے۔ جو بچے کو تقویت دیتی ہے۔

۶۔ خیال رہے کہ بچے کے پیٹ کی ابتدائی غلاظت می کونیم یا مادرزاد فضلہ ضرور نکل جائے اگر یہ بوہلا دودھ کی مدد سے نہ نکلے تو بچہ کو کیسٹرائل یا لیکوائڈ پیرافین دی جائے۔

۷۔ تسلی کرلی جائے کہ بچے کے تمام قدرتی سوراخ موجود ہیں۔ بعض اوقات بچہ کی مقعد موجود نہیں ہوتی اگر مقعد نہ ہو تو ضروری علاج کیا جائے۔

Marfat.com

بچہ کی پیدائش کے بعد ماں کی نگہداشت

ماں کو اپنا بچہ چاٹنے دیا جائے بلکہ بچہ کے جسم پر تھوڑا سا نمک لگا دیا جائے تو اچھا ہے نمک لگانے سے ماں بچے کو اچھی طرح چاٹتی ہے جس سے جسم میں خون کی گردش تیز ہوتی ہے ماں کو مکمل آرام دیا جائے اس کے قریب شور وغل نہ کیا جائے۔

خوراک قبض کشا دی جائے۔ چوکر۔ جو اور السی کا چورا دینا بہتر ہے۔

"گائے کا مرض" دودھ کے بخار کے لئے خیال رکھا جائے۔ روزانہ ہلکی سی ورزش کرائی جائے۔ گھوڑیوں سے ۲ ہفتہ تک مشقت کا کام نہ لیا جائے۔ خیال رکھا جائے کہ مادہ جیر ضرور گرا دے۔ گائے میں ۸ سے ۱۲ گھنٹے تک اور گھوڑی میں ۳ سے ۶ گھنٹے بعد جیر اگر نہ نکلے تو رکی خیال کی جاتی ہے۔ اگر اتنے وقت جیر نہ نکلے تو مناسب علاج کرنا چاہیئے۔ اگر ماں کا دودھ نہ اترے تو "آکسی ٹوسین" کا ٹیکہ کیا جائے۔

ڈسٹوکیا

غیر طبعی ولادت (ABNORMAL PARTURITION)

جب کوئی ایسی رکاوٹ پیدا ہو جائے کہ بچہ ماں کی کوشش سے پیدا نہ ہو سکے تو یہ ڈسٹوکیا یا مشکل ولادت کہلاتی ہے۔ مشکل پیدائش کا حادثہ گھوڑی کی نسبت گائے میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر پیدائش میں بچہ کی جانب سے رکاوٹ پیدا ہو تو فیٹل ڈسٹوکیا (FOETAL-DYSTOKIA) کہلاتا ہے لیکن جب بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ ماں کے اعضاء کی ساخت یا فعل میں نقائص کے باعث ہو تو یہ میٹرنل ڈسٹوکیا (MATERNAL DYSTOKIA) کہلاتا ہے (ماں کی جانب سے کسی کوتاہی کی بدولت مشکل ولادت) گائے میں عموماً ڈسٹوکیا رحم کے بے حس ہو جانے سے ہوتا ہے۔ گھوڑی میں بچے کی گردن لمبی ہوتی ہے۔ اس لئے ڈسٹوکیا عموماً گردن کے خم کھا جانے سے ہوتا ہے۔

ڈسٹوکیا کی مختلف وجوہات اور حالتیں سامنے کے خاکہ سے واضح ہیں:۔

Marfat.com

ڈسٹوکیا DYSTOKIA مشکل ولادت۔

- میٹرنل (MATERNAL) (ماں کی بدولت) ماں کی کسی کوتاہی کی بدولت
  - رحم کے نقائص
  - پیٹرو کے خانہ کے نقائص
  - اندام نہانی اور ویجائنا کے نقائص
  - سروکس کے نقائص
  - ناف کی ڈوری
  - زنزرہ یا پردۂ شکم کا شگاف
- فیٹل (FOETAL) (بچے کی بدولت) بچہ کی کسی کوتاہی کی بدولت
  - بچہ کے امراض
    - بچے کا رحم میں مرجانا
    - عجیب الخلقت بچے
    - جڑواں بچے
    - جسم پر بہت زیادہ بال
    - بچے کا پھول جانا
    - سر، پیٹ یا چھاتی میں پانی بھر جانا
    - بچے کے جسم پر رسولیاں بن جانا
  - رحم میں بچہ کی غلط حالت
    - سامنے والی حالت میں (ANT. PRESENTATION) اگلی جانب سے رُخ کئے ہوئے واقع بچہ
      - ٹانگیں اوپر کی طرف
      - پچھلی ایک یا دونوں ٹانگیں پیٹ کے ساتھ ہی پیٹرو کے خانہ میں داخل ہو جاتی ہیں (جیسے کتا بیٹھتا ہے)
    - پچھلی حالت میں (POST. PRESENTATION) پچھلی جانب سے رُخ کئے ہوئے واقع بچہ
      - ٹانگیں اوپر کی طرف
      - اگلی ٹانگیں چھاتی کے ساتھ ہی پیٹرو کے خانہ میں داخل ہو جاتی ہیں۔
    - چوڑے رخ میں واقع بچہ (TRANSVERSE PRESENTATION)
      - ٹانگیں سامنے کی طرف
      - کمر سامنے کی طرف
    - رکاوٹیں جو ہر حالت میں موجود ہو سکتی ہیں۔ (CONDITIONS MET WITH IN EVERY PRESENTATION)
      - اگلی ٹانگوں کی غلط حالتیں
        - ایک یا دونوں ٹانگیں گردن کے اوپر
        - ٹانگوں کا گھٹنوں سے مڑے ہونا
        - دونوں ٹانگوں کا پیچھے رہ جانا
      - پچھلی ٹانگوں کی غلط حالتیں
        - ٹانگیں "ہاک" کے مقام سے مڑی ہونا
        - ایک یا دونوں ٹانگوں کا پیچھے رہ جانا
      - سر اور گردن کی غلط حالتیں
        - سر کا دائیں یا بائیں خم کھا جانا
        - سر کا پیچھے کو مڑ کر کمر کو چھونا
        - سر کا نیچے کو خم کھا کر ٹانگوں کے درمیان آجانا
      - سر اور ٹانگوں کی غلط حالتیں
        - سر کے ہمراہ ایک یا دونوں اگلی ٹانگیں رک جاتی ہیں
        - سر رک جاتا ہے اور ایک اگلی یا ایک پچھلی ٹانگ پیٹرو کے خانہ میں رک جاتی ہے۔

Marfat.com

میٹرنل ڈسٹوکیا

(۱) رحم کے نقائص

• رحم کا بے حس ہو جانا ۔ بچے کی حالت صحیح ہوتی ہے لیکن رحم بے حس ہو جاتا ہے ۔ اس میں سکڑنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے ۔ پچوٹرین یا سٹل بیسٹرول کا ٹیکہ کیا جائے ۔

• رحم کا بل کھا جانا ۔ اچھلنے کودنے ۔ گرنے یا زمین پر لیٹنے سے رحم بل کھا جاتا ہے حاملہ مادہ بہت زور لگاتی ہے ۔ لیکن باہر کوئی جھلی ظاہر نہیں ہوتی ۔ دیجائینا سکڑی ہوتی ہے مقعد کے راستے معائنہ کرنے سے رحم کے بل محسوس ہوتے ہیں ۔ مادہ کو گرا کر دونوں اگلی اور دونوں پچھلی ٹانگیں الگ الگ باندھ دی جائیں ۔ اب مقعد میں ہاتھ ڈال کر رحم کو بل کے مقام سے پکڑیں ۔ دوسرا آدمی مادہ کو بل کی مخالف سمت لڑھکاتا جائے تاکہ بل نکلتے جائیں ۔ یہ عمل اگر ڈھلوان زمین پر کیا جائے تو زیادہ آسان اور موثر ہے ۔ بل نکلنے پر بچہ آسانی سے پیدا ہو جائے گا ۔ اگر یہ عمل کامیاب نہ ہو تو پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے ۔

• رحم کا پھٹ جانا ۔ رحم پھٹ جاتا ہے ۔ رحم میں ہاتھ ڈالنے سے رحم پھٹنے کی تشخیص ہو جائے گی ۔ بچہ پیٹ میں گر جاتا ہے ۔ پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے ۔

• رحم کا ہرنیا ۔ رحم پیٹ میں گر جاتا ہے ۔ جانور کو پشت کے بل لٹا دیں ۔ بچہ پیدا ہو جائیگا ۔

(۲) پیڑو کے خانہ کے نقائص ۔ پیڑو کی ہڈیاں ٹوٹ جانے سے ریکٹ کے مرض یا خم کھا جانے سے پیڑو کے خانے میں رسولیوں کے بن جانے سے راستہ تنگ ہو جاتا ہے ۔ لہذا بچہ باہر نہیں نکل سکتا ۔ بچے کو کاٹ کر یا ماں کا پیٹ چاک کر کے نکالا جائے ۔

(۳) بیرونی سوراخ فرج ۔ زخموں کی وجہ سے تنگ اور سکڑ جاتی ہے ۔ اس کو آپریشن کے ذریعے کشادہ کیا جاتا ہے ۔

(۴) فرج ۔ فرج میں رسولیوں ۔ پانی کی تھیلیوں (CYSTS) مثانے کے الٹ کر فرج میں آجانے یا زخموں کے نتیجہ میں فرج کے تنگ ہو جانے سے بچہ باہر نہیں نکل سکتا ۔

(۵) سرویکس یا رحم کی گردن ۔ رحم کی گردن پھیلتی نہیں لہذا بچہ باہر نہیں نکل سکتا ۔ ویجائینا میں

Marfat.com

ہاتھ ڈال کر پہلے انگلی سے رحم کی گردن کو پھیلائیں۔ آہستہ آہستہ ایک ایک انگلی بڑھاتے جائیں اور اس کو پھیلاتے جائیں۔ اگر رحم میں بچہ کی حالت صحیح ہو اور صرف رحم کا منہ بند ہو یا سرونکس نہ پھیلی ہوئی ہو۔ تو سٹل بیسٹرول یا پچوٹرین کا ٹیکہ لگا دیا جائے۔ یاد رہے کہ اگر بچہ کی حالت غلط ہو تو ان ادویات کا ٹیکہ لگانا خطرناک ہے۔ کیونکہ جانور کے زور لگانے سے بھی بچہ نہ نکل سکے گا اور رحم پھٹ جائے گا۔

(۶) ناف کی ڈوری۔ بعض اوقات ناف کی ڈوری بچے کی گردن یا ٹانگ کے گرد لپٹ جاتی ہے۔ جس سے بچہ کی ولادت میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

(۷) اگر نرخرہ یا پردۂ شکم میں شگاف پڑ جائے تو جانور بچہ نکالنے کے لئے زور نہیں لگا سکتا۔

فیٹل ڈسٹوکیا

بچہ کی امراض

مردہ بچے۔ عجیب الخلقت بچے۔ جڑواں بچے۔ بچے کے پیٹ یا چھاتی میں پانی پڑ جانے۔ بچے کے جسم میں رسولیاں بن جانے سے ان کی جسامت بڑھ جاتی ہے، اور پیدائش رک جاتی ہے۔ ٹروکار سے پیٹ چھاتی۔ سر وغیرہ سے پانی نکال کر بچہ نکالنے کی کوشش کی جائے۔ عجیب الخلقت بچے کاٹ کر یا ماں کا پیٹ چاک کر کے نکالے جاتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ بچہ زندہ ہے یا مردہ، بچے کی حالت کے مطابق مقعد یا منہ میں انگلی ڈالیں۔ اگر بچہ زندہ ہو گا تو مقعد دبائے گا یا زبان ہلائے گا۔ مردہ بچے کی گاچیوں اور جبڑے یا آنکھ میں ہک کے ذریعے رسی ڈال کر باہر کھینچا جائے۔ اگر اس طرح باہر نہ نکلے تو کاٹ کر یا ماں کا پیٹ چاک کر کے نکالا جائے۔

رحم میں بچے کی غلط حالت :-

خاکہ میں درج کی گئی غلط حالتوں میں سے کوئی سی بھی حالت ہو تو بچہ کی پیدائش رک جاتی ہے۔ ایسی حالت میں جانور کو ایپی ڈیورل اینستھیزیا (EPIDURAL ANAESTHESIA) یا

دے کر اس کے پچھلے حصہ کو بے حس کر لیا جائے۔ پھر بچہ کی حالت کو صحیح کیا جائے۔ اعضاء کو اپنی صحیح حالت میں لانے کے لئے مادہ کا پچھلا حصہ اونچا کیا جاتا ہے اور بچہ کو اگلی جانب دھکیلا جاتا ہے۔ تاکہ پیڑو کے خانہ میں زیادہ سے زیادہ جگہ بن جائے اور غلط پڑے ہوئے اعضاء کو ٹھیک کیا جائے۔ گھوڑی میں ڈسٹوکیہ عموماً سر کی رکاوٹ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

سر کا نیچے کی طرف خم کھا جانا :-

ٹانگوں کی گانچیوں پر رسیوں کے پھندے لگا کر باہر رکھ لیں۔ جبڑے میں بھی ہک کے ذریعے پھندا لگا دیں۔ پھر چھاتی پر ہاتھ رکھ کر زور سے اندر کو دبائیں اور جبڑے والی رسی اوپر کو کھینچیں۔ تاکہ گردن سیدھی ہو جائے بعد میں ٹانگوں اور سر کی رسیوں کو کھینچ کر بچہ کو باہر نکال لیں۔

سر کا اوپر کی طرف خم کھا جانا :-

ٹانگوں کی گانچیوں پر رسی کا پھندا لگا لیں اور پھر چھاتی پر ہاتھ رکھ کر اندر کی طرف دبائیں۔ اس طرح مڑا ہوا سر سیدھا ہو جائے گا۔ پھر نچلے جبڑے پر ہک کے ذریعے پھندا لگا دیں اور تمام رسیوں کو کھینچ لیں۔ اگر مذکورہ بالا طریقوں میں کامیابی نہ ہو تو بچہ کاٹ کر یا ماں کا پیٹ چاک کر کے نکالا جائے۔

بچے کو کاٹ کر نکالنا (EMBRYOTOMY)

جب بچہ کو ماں کے پیٹ سے نکالنے کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں تو ایمبری آٹومی کا اپریشن کیا جاتا ہے۔ اس میں عمل جراحی کے ذریعے بچے کے اعضاء کاٹ کر نکالے جاتے ہیں۔

آلاتِ جراحی :-

"ایمبری آٹومی" یا بچے کو اعضاء کو کاٹنے کے لئے ذیل کے آلاتِ جراحی استعمال ہوتے ہیں۔

(ا) (GUARDED-EMBRYOTOMY KNIFE)

(ب) HIDDEN-BISTORY

Marfat.com

مذکورہ بالا دونوں آلات رحم میں بچہ کے اعضاء کاٹنے کے کام آتے ہیں۔ رحم میں لے جاتے وقت ان کی تیز دھار چھپی ہوتی ہے۔ اس لئے زخم پیدا نہیں کرتی۔ جہاں ضرورت پیش آئے۔ ایک طرف سے دبانے پر تیز دھار باہر نکل آتی ہے۔ کاٹنے کے بعد دوسری طرف سے دبانے پر تیز دھار پھر چھپ جاتی ہے۔

(۳) FINGER-EMBRYOTOMY KNIFE

یہ نشتر کی مخصوص اقسام ہیں۔ ان میں انگلی ڈالنے کے لئے سوراخ ہوتا ہے۔ رحم میں بچہ کے اعضاء کاٹنے کا کام دیتے ہیں۔

(۴) SPATULA

یہ آلات بچہ کی کھال اتارنے کے کام آتے ہیں۔ بچہ کے جسم کا جو حصہ جسم سے باہر ہو اس میں شگاف یا چیرا دے کر یہ آلہ شگاف میں داخل کرکے کھال علیٰحدہ کی جاتی ہے۔ جوڑوں پر سے کھال علیٰحدہ ہو جائے تو ان کا کاٹنا آسان ہوتا ہے۔

۵۔ (STEEL-WIRE OR CHAIN-SAW)

فولاد کی تار یا زنجیر نما آری بچے کے جوڑ کاٹنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ جو ٹانگ کاٹنی ہو اُسے جوڑ کے اوپر سے تار یا آری گذار کر دونوں سرے باہر نکال لیں اور دونوں سروں کو باری باری کھینچ کر جوڑ کاٹ لیا جائے۔

۶۔ OBSTETRIC CHISEL

یہ آلہ ہڈیاں کاٹنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۷۔ HOOKS

یہ بچہ کو باہر کھینچنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ہک کے پیچھے رسی باندھ کر اس کو بچے کے نچلے جبڑے یا آنکھ میں پھنسا دیا جاتا ہے اور رسی کو کھینچ کر بچے کو بیرونی سوراخ فرج کے قریب لایا جاتا ہے۔

۸۔ REPELLER

Marfat.com

یہ آلہ بچے کو رحم کے اندر دھکیلنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۹۔ رسیاں (CORDS)

ان سے بچے کے اعضاء کے گرد پھندے ڈال کر باہر کھینچے جاتے ہیں۔

عملِ جرّاحی :۔

سب سے پہلے مادہ کو ایپی ڈیلورل انیستھیزیا دے کر اس کا پچھلا حصہ بے حس کیا جائے، اس سے مادہ کو تکلیف نہیں ہوگی، اور عمل میں آسانی ہوگی۔

اپریشن کرنے والے کے ہاتھ اور تمام اوزار جراثیم پاک ہونے چاہئیں۔ اگلی جانب سے رُخ کئے ہوئے واقع پیدا ہونے والے بچہ کا سر اگر مادہ کے جسم سے باہر آگیا ہو اور بچہ مر چکا ہو تو سر کاٹ دیا جائے۔ اگر سر باہر نہ نکلا ہو اور پانی بڑھ جانے سے اس کی جسامت بڑھی ہوئی ہو تو ٹروکار سے سوراخ کر کے پانی نکال لیں۔ یا نچلا جبڑا کاٹ کر نکال لیں۔ اس عمل سے سر کی جسامت کم ہو جائے گی اور یہ آسانی سے باہر نکل آئے گا۔ اگلی ٹانگ کاٹنے سے پہلے اگر باہر نکالی جا سکتی ہو تو بہتر ہے۔ ٹانگ باہر نکال کر جلد پر شگاف دیں۔ شگاف میں SPATULA داخل کر کے کندھے کے جوڑ تک کھال جسم سے چھڑا دیں۔ پھر جوڑ سے کھال اتار کر نشتر یا تار یا زنجیر نما آری سے جوڑ کاٹ دیں۔ ٹانگ الگ ہو جائے گی۔ اس کو باہر نکال لیں۔ اگر پیٹ کی جسامت بڑھی ہوئی ہو تو شگاف دے کر پیٹ اور چھاتی کے اعضاء نکال لیں۔ شگاف سے پیٹ اور چھاتی کا پانی بھی نکل جائے گا۔ پچھلی جانب سے رُخ کئے ہوئے واقع پیدا ہونے والے بچے کو ران کے اوپر سے زنجیر نما آری یا تار گذار کر ٹانگیں الگ کر لی جائیں۔ اس کے بعد پیٹ میں شگاف دے کر پیٹ کے اعضاء نکال دئے جائیں۔ اس سے بچہ کی جسامت بہت کم ہو جائے گی اور باقی ماندہ حصے آسانی سے نکل آئیں گے۔

سی زیرین اپریشن (پیٹ چاک کر کے بچہ نکالنا)

جب بچہ کسی صورت رحم سے باہر نہ نکل سکے تو حاملہ کا پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جاتا ہے اپریشن سے پہلے مادہ کو ایپی ڈیورل انیستھیزیا دے کر پچھلا حصہ بے حس کر لیا جائے آلاتِ جرّاحی اور اپریشن کرنے والے کے ہاتھ جراثیم سے پاک ہونے چاہئیں۔

Marfat.com

گائے۔ بھیڑ اور بکری میں دائیں کوکھ اور گھوڑی میں بائیں کوکھ پر شگاف دیا جاتا ہے۔ جانور کو الٹی جانب گرایا جائے۔ اپریشن کی جگہ سے بال کاٹ دئے جائیں اور ٹنکچر آیوڈین لگائی جائے پوائنٹ آف دی الیم اور آخری پسلی کے درمیان کوکھ پر اوپر سے نیچے لمبا شگاف دیا جائے۔ گائے اور گھوڑی میں یہ شگاف یعنی چیرا بارہ سے چودہ انچ تک ہونا چاہیئے۔ پہلے کھال۔ پھر پیٹ کے پٹھوں (MUSCLES) میں شگاف دیا جائے۔ اس کے بعد پیٹ کی اندرونی جھلی یا (پیری ٹونیم) میں بیرونی چیرا کے مطابق چیرا دیا جائے۔ شگاف میں ہاتھ ڈال کر رحم کو محسوس کیا جائے۔ رحم میں بیرونی شگاف کے مطابق شگاف دیں۔ اور بچہ نکال لیں۔ بچہ نکالنے کے بعد جیر بھی نکال لیں اپریشن کے بعد رحم پیری ٹونیم پٹھوں اور کھال کو علیحدہ علیحدہ ٹانکے لگائے جائیں۔

اپی ڈیورل انستھیزیا (EPIDURAL ANAETHESIA)

یہ جانور کے پچھلے حصہ کو بے حس کرنے کے لئے ذیل کے دو طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔

پوسٹیریئر انیستھیزیا (POST-ANAESTHESIA)

یہ جانور کو زور لگانے سے روکنے رحم میں بچہ کی حالت صحیح کرنے۔ بچہ کو کاٹ کر نکالنے کے لئے یا باہر نکلے ہوئے رحم کو صحیح حالت میں کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے جانور کا پچھلا حصہ بے حس ہو جاتا ہے اور جانور کو تکلیف یا درد کا احساس نہیں ہوتا۔

اس مقصد کے لئے گائے اور گھوڑی کو پلینوکین (PLANOCAINE) (ایم۔اینڈ۔بی) (۲ فی صد پروکین ہائیڈروکلورائیڈ کا محلول) کے ۲ فی صد محلول کا ۵ سے ۲۰ سی سی کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ ٹیکہ پہلے اور دوسرے دُم کے مہرے کے درمیان سے مہروں کے خلا سے بنی ہوئی نالی میں لگایا جاتا ہے۔ ٹیکہ کی جگہ کے تعین کے لئے دم کو جڑ سے قریباً ۶" کے فاصلے سے پکڑ کر نلکے کی ہتھی کی مانند اوپر نیچے ہلائیں۔ اس سے دم کے پہلے مہرے اور سیکرم (SACRUM) کے جوڑ کا پتہ چل جائے گا۔ پہلے اور دوسرے دُم کے مہرے کے درمیان جو قدرے گہری جگہ ہوتی ہے اس جگہ ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ ٹیکہ کے لئے ۱۸ سائز یا گیج (GAUGE)

Marfat.com

کی ۶ سنٹی میٹر لمبی سوئی درکار ہوتی ہے۔

ٹیکہ کرنے کی جگہ سے بال کاٹ دئے جائیں اور الکوحل سے جراثیم پاک کیا جائے۔ جانور کے پیچھے کھڑے ہوکر سوئی کی نوک پہلے اور دوسرے دم کے مہرے کے درمیانی گہراؤ میں رکھیں۔ سوئی کو نیچے اور قدرے آگے کی طرف دھکیلیں۔ اگر سوئی ٹھیک جگہ پر ہے تو یہ ۲ سے ۳ سنٹی میٹر بلا کسی رکاوٹ کے داخل ہوکر نالی کے فرش سے ٹکرائے گی۔ ٹیکہ آہستہ آہستہ ۱۰ سے ۱۵ سیکنڈ میں مکمل کرنا چاہیئے۔ جانور کا پچھلا حصہ ٹیکہ کے ۱۵ منٹ بعد مکمل بے حس ہو جاتا ہے۔ یہ بے حسی ایک گھنٹے تک غالب رہتی ہے۔ اس کے بعد جانور دوبارہ حس میں آنے لگتا ہے اور دوسرے گھنٹے کے اختتام پر جانور مکمل حس میں آجاتا ہے۔

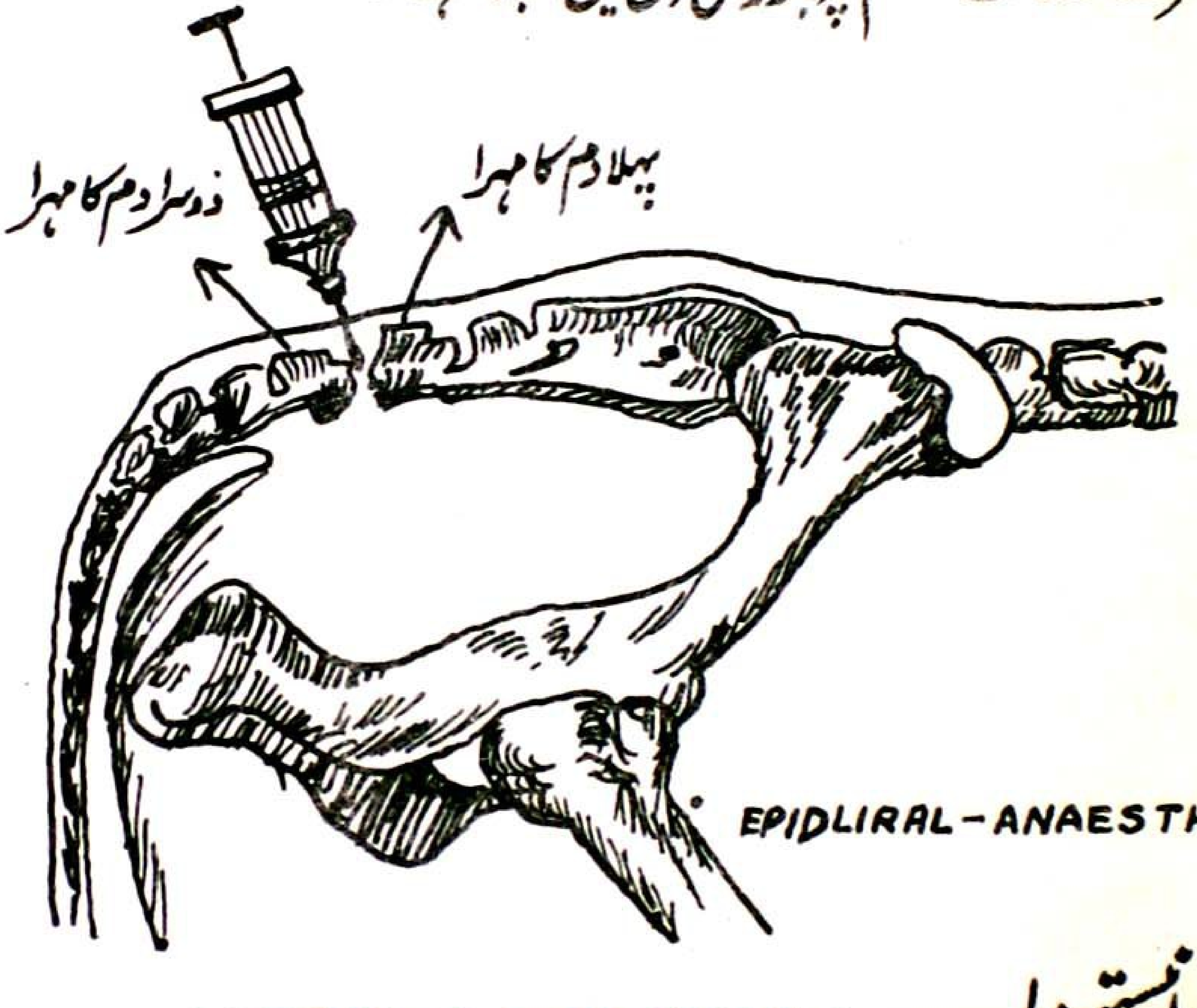

EPIDLIRAL – ANAESTHESIA

انٹیریر انستھیزیا ——— (ANTERIOR - ANAESTHESIA)

یہ طریقہ بچہ کو پیٹ چاک کر کے یا بچہ کو کاٹ کر نکالنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ٹیکہ آخری دو کمر کے مہروں کے درمیان میں سے مہروں کی نالی میں کیا جاتا ہے۔ ٹیکہ کرنے کا طریقہ اور سامان اوپر بیان کئے گئے طریقہ کے مطابق ہے۔ لیکن دوا کی مقدار ۱۰۰ سی سی تک استعمال کی جاسکتی ہے۔

بانجھ پن —— (STERILITY)

ایسی مادین جن میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہو بانجھ کہلاتی ہیں۔ بعض مادین میں جنسی لاپرواہی پائی جاتی ہے۔ وہ نر سے جفتی نہیں کرتیں۔ لیکن بعض بانجھ مادین میں جنسی عمل کی خواہش تو موجود ہوتی ہے لیکن باوجود نر سے جفتی کے حمل قرار نہیں پاتا۔ چنانچہ یہ بانجھ پن کا عارضی مستقل یا دائمی مرض ہو سکتا ہے۔ مرض کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں :۔

۱۔ خصیتہ الرحم :۔

ان کی جسامت معمول سے چھوٹی ہوتی ہے۔ اگر ایک ہی خصیتہ الرحم چھوٹا ہو تو مادہ مصنوعی تخم ریزی سے حاملہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر دونوں خصیتہ الرحم چھوٹے ہوں تو بانجھ پن دائمی ہوتا ہے۔ اس کا کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا۔

۲۔ رحم کے دو منہ :۔

معمول کے خلاف ایک کی بجائے رحم کے دو منہ ہوتے ہیں۔ مادہ تخم یا بیضہ رحم کی جس شاخ میں گرتا ہے مادہ تولیدکے تخم اس شاخ کی بجائے دوسرے میں داخل ہو جاتے ہیں اور حمل قرار نہیں پاتا۔

۳۔ فری مارٹن :۔ (FREE MARTIN)

اگر گائے دو بچے دے جن میں ایک بچھڑا ہو اور دوسری بچھڑی، تو بچھڑی ہمیشہ بانجھ ہوتی ہے۔ یہ بچھڑی جوان ہونے پہ دیگ میں نہیں آتی۔ لہٰذا حاملہ نہیں ہوتی، یہ مرض لاعلاج ہے۔

۴۔ ہرمیفروڈائٹ (HERMAPHRODITE)

ایسے جانوروں میں نر اور مادہ دونوں کے جنسی اعضاء موجود ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی نشوونما غیر مکمل ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ صحیح طبعی فعل انجام نہیں دے سکتے۔ بانجھ پن دائمی ہوتا ہے۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔

۵۔ خصیتہ الرحم میں رسولیوں کا بن جانا :۔

۶۔ خصیتہ الرحم بے احتیاطی سے معائنہ کرتے وقت زخمی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خصیتہ الرحم اردگرد

Marfat.com

کی جھلیوں سے چمٹ جاتی ہے ۔ اس کے طبعی فعل میں خلل پڑتا ہے ۔

۷۔ رحم کی گردن اور فرج زخمی ہو جائے تو زخم جس رگ وریشہ سے مرمت ہوتے ہیں وہ اصلی رگ وریشہ کے مقابلہ میں کم لچک دار ہوتے ہیں ۔

۸۔ مادہ کا ویگ میں نہ آنا :۔

جانور کے خصیتہ الرحم میں " گریفین فولیکل " پیدا نہیں ہوتے جس کے نتیجہ میں مادہ ویگ میں نہیں آتی ۔ خصیتہ الرحم جسامت میں معمول سے قدرے چھوٹے ہوتے ہیں ۔ چند دنوں کے وقفوں سے بار بار معائنہ کرنے پر ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ۔ یہ حالت کمزور ۔ لاغر ۔ مریض کم اور غیر متوازن خوراک کے کھانے والے ، سخت مشقت کرنے اور زیادہ دودھ دینے والے جانوروں میں ظاہر ہوتی ہے ۔

۹۔ خاموش ویگ (SILENTHEAT)

مادہ کی خصیتہ الرحم اپنا طبعی فعل انجام تو دیتی رہتی ہے لیکن مادہ میں ویگ کی ظاہری علامات نہیں ہوتیں ۔ اس لئے ویگ کا عرصہ خاموشی میں ہی گذر جاتا ہے ۔ اس لئے اس کو خاموش ویگ کہتے ہیں ۔ مادہ میں ویگ کے آنے کا پتہ نہیں چلتا ۔ اس لئے ملاپ نہیں ہو سکتی ۔

۱۰۔ خصیتہ الرحم میں پانی کی تھیلیوں (سسٹس) (CYSTS) کے پیدا ہو جانے سے مادہ ویگ میں نہیں آتی ۔

۱۱۔ نمفومینیا (NYMPHOMANIA)

خصیتہ الرحم میں چھوٹی چھوٹی " سسٹس " بن جاتی ہے ۔ مادہ ہر وقت ویگ میں رہتی ہے یا تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد ویگ میں آجاتی ہے ۔ مادہ نر سے جفتی کرتی ہے ۔ لیکن حمل قرار نہیں پاتا ۔ مادہ کی آواز نر جیسی ہو جاتی ہے ۔ رانوں اور گردن کے پٹھے نر کی مانند خوب موٹے ہو جاتے ہیں ۔

۱۲۔ بعض مادین میں خصیتہ الرحم سے بیضہ گرتا ہی نہیں ۔ یا دیر سے گرتا ہے ۔ جب بیضہ گرتا ہے اس وقت تک مادہ تولید کے تخم (سپرم (SPERM) مر چکے ہوتے ہیں اس لئے حمل قرار نہیں پاتا ۔

Marfat.com

۱۳۔ پردۂ بکارت (HYMEN)

کنواری مادہ میں فرج کے آخری حصہ میں ایک پردہ ہوتا ہے جو پردہ بکارت کہلاتا ہے۔ یہ پردہ پہلی دفعہ کے جماع کے دوران نر کے عضو مخصوص کے دخول سے پھٹ جاتا ہے بعض مادین میں یہ پردہ بہت مضبوط ہوتا ہے اور پھٹتا نہیں پردہ نہ پھٹنے سے مادہ تولید رحم میں داخل نہیں ہوتا اور حمل قرار نہیں پاتا۔

۱۴۔ کارپس لیوٹیم (CORPUS LUTEUM)

خصیتہ الرحم میں کارپس لیوٹیم کی موجودگی میں مادہ ویگ میں نہیں آتی۔ حاملہ مادہ میں کارپس لیوٹیم موجود ہوتا ہے بعض اوقات غیر حاملہ مادہ کے خصیتہ الرحم میں یہ موجود ہوتا ہے۔ اس لئے مادہ ویگ میں نہیں آتی۔

۱۵۔ سخت محنت کا کام لینے یا بہت عرصہ تک مادہ کو نہ ملانے سے جنسی اعضاء اپنا طبعی فعل چھوڑ دیتے ہیں۔ ناکارہ ہونے کی وجہ سے یہ سکڑ جاتے ہیں اور نسل کشی کے قابل نہیں رہتے۔

۱۶۔ بچہ کا رحم میں مر جانا

بعض اوقات بچہ رحم میں مر جاتا ہے۔ لیکن اسقاط حمل نہیں ہوتا بچے کا گوشت دوبارہ مادہ کے جسم میں جذب ہو جاتا ہے FOETAL MUMMIFICATION اور صرف کھال اور ہڈیاں رحم میں موجود ہوتی ہیں۔ بعض اوقات کھال بھی جذب ہو جاتی ہے۔ (FOETAL MACERATION) اور صرف ہڈیاں رحم میں رہ جاتی ہیں۔

چونکہ اسقاطِ حمل نہیں ہوا ہوتا اس لئے کارپس لیوٹیم خصیتہ الرحم میں موجود رہتا ہے جس کی بدولت مادہ ویگ میں نہیں آتی۔

۱۷۔ بعض مادین بالخصوص گھوڑیاں ملائی کے فوراً بعد پیشاب کر دیتی ہیں۔ جس کے ہمراہ مادہ تولید بھی خارج ہو جاتا ہے۔ اور گھوڑی حاملہ نہیں ہونے پاتی۔ ایسی گھوڑیوں کو ملائی کے فوراً بعد آہستہ آہستہ چلانا چاہئے تاکہ پیشاب نہ کر سکے۔

۱۸۔ ویبری فیٹس۔ ٹرائی کو موناس ــ بروسی لوسس (متعدی اسقاطِ حمل) ٹی۔ بی۔ سٹریپٹو کوکائی۔ کورائی بیکٹیریم پل برن ٹ ویز یزو بیکٹا سا اور رحم کی سوزش۔ ڈوریئن اور لیکوریا کی امراض میں مبتلا مادین میں بانجھ پن

کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج :۔

علاج کے لئے جانور کا مکمل معائنہ کیا جائے۔ بانجھ پن کا جو سبب ہو اس کے مطابق علاج کیا جائے۔

۱۔ نسل کشی میں استعمال ہونے والے جانوروں کو پوری اور متوازن خوراک دی جائے۔

۲۔ پردہ بکارت کو عمل جراحی یا ہاتھ کے ذریعہ پھاڑ دیا جائے۔

۳۔ اگر مادہ ویگ میں نہ آتی ہو تو دس سے بیس ملی گرام (۱ سے ۲ سی سی) سٹل بیسٹرول کا عضلاتی ٹیکہ لگائیں۔ ٹیکہ کے دوسرے تیسرے روز جانور ویگ میں آ جاتا ہے۔ ٹیکہ کے بعد پہلی ویگ مصنوعی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں خصیۃ الرحم سے بیضہ نہیں گرتا۔ اس لئے ملاپ آئندہ ویگ پہ کرانی چاہئے۔ ضرورت محسوس ہو تو ۷ دن بعد ٹیکہ دھرایا جا سکتا ہے۔

۴۔ پرسسٹنٹ کارپس لیوٹیم۔ میں مقعد میں ہاتھ ڈال کر خصیۃ الرحم پکڑ لیں۔ دباؤ کے ذریعے کارپس لیوٹیم نکال دیں۔ زیادہ دباؤ سے جریان خون اور موت کا اندیشہ ہوتا ہے مگر یہ عمل کارگر نہ ہو تو ۱۰ سے ۲۰ ملی گرام سٹل بیسٹرول کا عضلاتی ٹیکہ لگائیں۔

۵۔ سسٹک اووریز اور نمفومینیا۔ میں مقعد میں ہاتھ ڈال کر خصیۃ الرحم کو پکڑ لیں۔ آہستہ آہستہ دباؤ کے ذریعے سسٹس کو نکالنے کی کوشش کریں۔ اگر کامیاب نہ ہوں تو ۲۵۰۰ سے ۵۰۰۰ یونٹ ایل۔ ایچ ہارمون کا وریدی ٹیکہ کریں۔

۶۔ رحم سے مردہ بچے کو نکالنے کے لئے سٹل بیسٹرول ۲۵ سے ۳۰ ملی گرام کا عضلاتی ٹیکہ یا پچوٹرین ۵ سے ۱۰ سی سی کا عضلاتی، زیر جلد، یا وریدی ٹیکہ کریں۔

۷۔ اگر خصیۃ الرحم سے بیضہ دیر میں گرتا ہو تو ویگ ظاہر ہوتے ہی۔ اوکسیٹوسین —— (OXYTOCIN) ۵ یونٹ کا وریدی اور ۵۰ سے ۱۰۰ یونٹ کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔

سوزش رحم —— (METRITIS)

رحم کی سوزش کو انگریزی زبان میں میٹرائیٹس کہتے ہیں۔ تمام مادہ جانور رحم کی سوزش

Marfat.com

کے مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ مرض عموماً بچہ کی ولادت یا اسقاط حمل کے بعد ہوتا ہے۔ گائے میں رحم کی سوزش بچہ کی ولادت کے دوسرے تیسرے دن ہو جاتی ہے۔ گھوڑی میں یہ عموماً نسبتاً دیر سے ہوتی ہے۔

باعث مرض

مرض کا باعث بیکٹیریا کی بہت سی اقسام ہیں۔ یہ بیکٹیریا رحم میں داخل ہو کر سوزش کا باعث بنتے ہیں۔ مندرجہ ذیل وجوہ رحم میں بیکٹیریا کی افزائش کے لئے موزوں حالات پیدا کرتی ہیں۔ لہذا رحم کی سوزش کا باعث بنتی ہیں۔

جیر کا رک جانا

بعض اوقات بچہ کی ولادت کے بعد جیر رحم میں رک جاتی ہے۔ اس کا کچھ حصہ جسم سے باہر لٹکا ہوتا ہے۔ جیر کے رحم میں گل سڑ جانے سے بھی سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ جیر کو ہاتھ سے نکالتے وقت زخم ہو جاتے ہیں جس سے سوزش ہو جاتی ہے۔

بچہ کی تکلیف دہ پیدائش یا ڈسٹوکیا

بچہ کو رحم میں سے نکالتے وقت ہاتھوں اور آلاتِ جراحی سے جراثیم رحم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جس سے رحم میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔

بچے کا رحم میں مر جانا

مردہ بچے کے رحم میں گل سڑ جانے کی وجہ سے رحم میں سوزش ہو جاتی ہے۔

متعدی اسقاط حمل

متعدی اسقاطِ حمل کے بعد مرض کے مخصوص جراثیم اکثر اوقات رحم کی سوزش کا باعث بنتے ہیں۔

رحم کا معائنہ

تشخیص حمل یا کسی اور مقصد کے لئے رحم کا معائنہ کرتے وقت اگر ہاتھوں کو اچھی طرح جراثیم سے پاک نہ کیا جائے اور معائنہ کے دوران انتہائی احتیاط نہ برتی جائے تو اکثر جراثیم رحم میں داخل ہو کر رحم کی سوزش پیدا کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

علامات مرض

معمولی نوعیت کی مریضہ سست اور خوراک کم رغبت سے کھاتی ہے۔ مریضہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ مریضہ پیشاب اور گوبر کرتے وقت زور لگاتی ہے۔ جس سے سرخی مائل رنگت کا مادہ خارج ہوتا ہے۔

اگر مرض کا حملہ شدید ہو تو مریضہ جگالی بند کر دیتی ہے۔ درجہ حرارت ۱۰۴ف سے ۱۰۶ف تک ہو سکتا ہے۔ نبض اور تنفس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ مریضہ دانت پیستی ہے اور بے چین نظر آتی ہے۔ قولنج کی علامات ظاہر کرتی ہے۔ دُم کو بار بار ہلاتی ہے۔ پیشاب کے لئے بار بار زور لگاتی ہے۔ یعنی اینٹھتی ہے۔ مریضہ بیٹھنے سے گریز کرتی ہے۔ کیونکہ اس طرح رحم پر دباؤ سے درد زیادہ ہوتا ہے۔ مریضہ پچھلی ٹانگیں پھیلائے اور کمر کو خم دیئے ہوئے (BACK ARCHED) کھڑی رہتی ہے۔ سوراخ فرج سے شروع میں سرخی مائل رنگت کا مادہ بہتا ہے۔ بعد ازاں یہ مادہ گاڑھے اور سفید بھورے رنگ کا بدبودار ہوتا ہے۔ مقعد میں ہاتھ ڈال کر رحم کا معائنہ کیا جائے تو یہ معمول سے بڑا اور متورم محسوس ہوتا ہے۔ مرض کی بڑھتی ہوئی حالت میں مریضہ کمزور ہو کر زمین پر گر جاتی ہے۔

علاج

مرض کے علاج میں ہرگز سستی نہ برتی جائے۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی سی دوا استعمال کی جائے۔

۱۔ ذیل کے نسخہ جات میں سے کوئی روزانہ رحم میں داخل کر لیں۔

ا۔ مرکیورو کروم	۱ : ۱۰۰۰ کا محلول	۱۰ سی سی
گلیسرین	————	۹۰ ”
ب۔ لیوگالز سلیوشن	————	۱۰ سی سی
گلیسرین	————	۹۰ سی سی
ج۔ ایکری فلیوین	۱ : ۱۰۰۰ کا محلول ————	۱۰ ”
گلیسرین	————	۹۰ سی سی

Marfat.com

۲۔ ہبی ٹین (HIBITANE)

بڑے جانوروں میں ایک سے دو اور چھوٹے جانوروں میں ½ سے اپیسری دو تین دن کے وقفہ کے بعد رحم میں رکھیں۔

۳۔ ایگاون (AGAVIN) ایم۔بی

گھوڑی اور گائے میں ۲۰ سی سی اور بھیڑ بکری میں اسی سی کا رحم میں ٹیکہ کیا جائے۔ تین دن کے وقفہ کے بعد یہ عمل قریباً تین دفعہ دہرائیں۔

۴۔ پراپیمیڈین انٹرا یوٹرائن (PROPAMIDINE - INTRA UTEIRNE)

۶۰ سے ۱۲۰ سی سی کا تین دفعہ ہر ساتویں روز رحم میں ٹیکہ کریں۔ اگر مرض شدید ہو تو ٹیکہ ہر ۴۸ گھنٹے بعد دہرائیں۔

۵۔ کمپران (COMPRON) ایم اینڈ بی

بڑے جانوروں میں دو یا تین پیسریز (PESSARIES) اور چھوٹے جانوروں میں ایک پیسری رحم میں ہر تیسرے روز رکھیں۔

۶۔ سلفامیزاتھین سوڈیم سیلوشن ۳۳ ⅓٪ محلول (آئی سی آئی)

پہلے دن ۱۵ سے ۳۰ سی سی فی ۱۱۲ پونڈ وزن جانور (۷۵ سے ۸۵ سی سی) کے حساب وریدی ٹیکہ لگائیں۔ بعدازاں دوا کی نصف مقدار کا ہر روز ٹیکہ ۴ روز تک کریں۔

۷۔ پروکین پنسلین:

بڑے جانوروں میں ۳۰۰۰ سے ۵۰۰۰ یونٹ فی پونڈ جانور اور چھوٹے جانوروں میں ۱۰۰۰ سے ۱۵۰۰ یونٹ فی پونڈ وزن جانور کے حساب سے روزانہ عضلاتی ٹیکہ کریں۔

۸۔ کرسٹلائن پنسلین: ۱۰۰۰۰۰۰ یونٹ

ڈائی ہائیڈرو سٹریپٹومائی سین ۱ گرام

ڈسٹلڈ واٹر ۴۰ سی سی

جملہ ادویات ملا کر ہر تیسرے دن رحم میں ٹیکہ کریں۔

Marfat.com

۹۔ کرسٹلائن پنسلین ۱۰۰۰۰۰۰ یونٹ

سلفا میزاتھین سوڈیم ⅓ ۳۳٪ محلول ۴۰ سی سی ادویات کو ملا کر ہر تیسرے دن رحم میں ٹیکہ کریں۔

۱۰۔ سلفانو مائیڈ دو اونس

جراثیم سے پاک سمپل آئیل ۱ پونڈ

رحم میں۔ بذریعہ پچکاری داخل کریں۔

۱۱۔ سلفا میزاتھین

۵ گرام کی گولی ایک دو یا تین ہر تیسرے روز رحم میں رکھیں۔

جیر کا رک جانا (RETENTION OF PLACENTA)

بچہ ماں کے رحم کے اندر جب پرورش پا رہا ہوتا ہے تو وہ چند جھلیوں کے اندر لپٹا ہوتا ہے۔ پیدائش کے وقت یہ جھلیوں کو پھاڑ کر ماں کے رحم سے باہر آجاتا ہے۔ یہ جھلیاں جیر یا پلے سنٹا کہلاتی ہیں۔

بچہ کی ولادت کے بعد جیر کا رحم کے اندر رک جانا ری ٹینشن آف پلے سنٹا کہلاتا ہے دوسرے جانوروں کی نسبت یہ مرض گائے کو زیادہ ہوتا ہے۔ گائے میں بچے کی ولادت کے ۸ سے ۱۲ گھنٹے اور گھوڑی میں ۳ سے ۶ گھنٹے بعد اگر جیر نہ نکلے تو جیر رکی ہوئی خیال کی جاتی ہے۔ اگر اس عرصہ میں خود بخود نہ گرے تو توجہ ضروری ہے۔ کیونکہ لاپرواہی سے رحم کی سوزش اور بانجھ پن جیسے امراض ہو جانے کا خدشہ ہے۔

وجوہ :۔

۱۔ اسقاطِ حمل خواہ کسی متعدی مرض یا غیر متعدی مرض کے سبب یا دیگر حوادث کے باعث واقع ہو۔ جیر عموماً رک جاتی ہے۔

۲۔ معمر گائیوں میں خاص طور پر جب وہ زراعتی کاروبار میں استعمال کی گئی ہوں۔ جڑواں بچے پیدا ہونے کی صورت میں

Marfat.com

۳ - جب بچہ اور ماں کی جیر والی جھلیاں آپس میں غیر معمولی طور پر چمپٹ جائیں۔ یہ عموماً پیٹ پر بیرونی ضرب کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔

۴ - جب بچہ کی پیدائش میں غیر معمولی دیر واقع ہو جائے اور جانور زیادہ عرصے بیاہنے کی تکلیف میں مبتلا رہے اس میں رحم کی بے حسی اور رحم کی قوت سکڑاؤ میں کمی یا غیر حاضری وغیرہ شامل ہیں۔

۵ - بچہ کی پیدائش کے بعد رحم کا غیر معمولی طور پر سکڑاؤ رحم کے منہ کو بند کر دیتا ہے اور رحم سے علیٰحدہ ہوئی جیر عموماً رک جاتی ہے۔

علامات

جیر کی جھلیوں کا کچھ حصہ اور ناف کی ڈوری سوراخ فرج سے باہر لٹکے ہوتے ہیں۔ سوراخ فرج کے بیرونی کنارے متورم ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تمام کی تمام جیر رحم میں ہی رکی ہوتی ہے۔ بچہ کی ولادت کے تیسرے دن رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے اور رکی ہوئی جیر رحم میں گل سڑ کر سوزش پیدا کرتی ہے۔ اگر جیر کا کچھ حصہ رحم کے منہ سے باہر نکلا ہوا ہو تو رحم کا منہ بند نہیں ہوتا۔ جانور سست ہو جاتا ہے۔ خوراک رغبت سے نہیں کھاتا۔ درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے سوراخ فرج سے بدبو دار مواد خارج ہوتا ہے۔ جس کی شدت جیر کے عرصہ رکاؤ کے مطابق بڑھتی ہے۔

علاج :-

بالخصوص گائے کے متعلق متضاد رائے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ جیر جب رک جائے تو اس طرف خاص توجہ نہ دی جائے اور معاملہ قدرت پر چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اکثر صورتوں میں گائیں بغیر جسمانی تکلیف میں مبتلا ہوئے یکدم چھ سات یوم کے عرصہ کے بعد جیر خارج کر دیتی ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک سنگین غفلت ہے جس کے نتائج بھی اتنے ہی سنگین ہوتے ہیں۔ بہر کیف جیر کا بذاتِ خود دیر تک رکے رہنا مالک اور جانور ہر دو کے لئے کوفت کا باعث ہے۔ اس سے جتنا جلد چھٹکارا حاصل کیا جائے اتنا ہی بہتر ہے، اور خاص کر جب موسم گرم ہو۔ جانور زور لگا کر بے چینی کے علامات کے علاوہ جسمانی تکالیف وغیرہ بھی ظاہر کرتا

Marfat.com

ہو اور سوراخ فرج سے خارج ہونے والے مواد سے بدبو آرہی ہو۔ چہ جائیکہ بیاہنے کے لئے بعد کا عرصہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔

جب جیر کا کافی حصہ باہر لٹکا ہوا دکھائی دے رہا ہو تو اندازہ لگایا گیا ہے کہ جیر خود بخود باہر نکل آئے گی۔ بعض دفعہ پہلی مرتبہ بیاہی ہوئی گائیوں میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بچھڑا آسانی اور موافق طریق پر پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر وہ بے صبر اور تند مزاج ہوتی ہے۔ فرج اور سوراخ فرج میں جیر کی موجودگی ان کے مزاج کو اور برہم کر دیتی ہے رحم کا سکڑاؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ رحم کا منہ بند ہو کر جیر اس میں پھنس جاتی ہے۔ ایسی صورت میں مناسب حال یہی ہے کہ جیر کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے نکال دیا جائے بہتر ہے کہ اسی دن ورنہ اگلے دن۔

اگر بچھڑے کی پیدائش کے بعد سوراخ فرج میں کوئی جیر نظر نہ آئے تو اس صورت میں جیر مکمل رکی ہوئی ہوگی۔ ایسی صورت میں بھی جلدی نہ کی جائے۔ رحم کے منہ کے جلد بند ہو جانے سے جیر پھنس جاتی ہے۔ ایسی صورت میں رحم میں ہاتھ داخل کر کے اگر جیر قدرے علیحدہ ہو گئی تو اسے ہاتھ کی مدد سے نکال دیا جائے۔ اگر وہ سختی کے ساتھ رحم کے ساتھ چمٹی ہے تو اس کا کچھ حصہ علیحدہ کر کے رحم کے منہ سے باہر نکال کر فرج یا سوراخ فرج سے باہر کر دیا جائے۔ اس طرح رحم کا منہ بند ہونے سے رک جائے گا، اور لٹکی ہوئی جیر آسانی سے نکالی جا سکے گی۔

بعض محرک رحم قسم کی ادویہ مثلاً ارگٹ۔ ارگومٹین۔ کونین۔ سٹل بسٹرول پچوٹرین خارج کرنے میں سود مندی کا سہرا اپنے سر پر عرصہ دراز سے باندھے چلی آرہی ہیں۔ دستی کارروائی سے قبل ان کو ضرور آزمایا جائے۔ ان میں سے کچھ تو زمانہ قدیم کی یادگار ہیں اور باقی موجودہ زمانہ کی دریافت۔ جلاب اور محرک ادویہ رحم کی کے سکڑاؤ میں مدد دے کر جیر کو خارج کرنے میں مدد دیتی ہے۔

مذکورہ بالا ادویہ کے استعمال سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جانور کا مالک کچھ مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور ان ادویہ کے استعمال سے متوقع اثر ہونے میں جو وقفہ گذر جاتا ہے وہ عرصہ جیر کو خود بخود نکلنے کے لئے بعض اوقات کافی ثابت ہو کر جیر کو خارج کر دیتا ہے اور حسن کارکردگی ادویہ کے حصہ میں آجاتی ہے۔

Marfat.com

عرصہ دراز تک یہ ایک آزمودہ طریقہ مروج رہا ہے۔ کہ جب جیر کا کچھ حصہ سوراخ فرج سے باہر لٹک رہا ہو تو لٹکے ہوئے سرا کے اخیر میں تقریباً دو پونڈ کے قریب وزن باندھ دیا جاتا تھا۔ مگر کئی وجوہات کی بنا پر یہ طریقہ قابل اعتراض ہے۔

جب جیر کا کچھ حصہ فرج کے سوراخ سے باہر لٹک رہا ہو تو ہاتھ سے قدرے محتاط زور لگا کر اسے کھینچ کر باہر نکال دیا جائے۔ اسے ہاتھ یا پرال یا سوکھے اور صاف تولیہ سے پکڑ لیا جائے اور جب جانور زور لگائے تو آہستہ سے جیر کو باہر کھینچا جائے اور کھینچنے کے ساتھ ساتھ جیر کو آہستہ آہستہ بل بھی دیا جائے۔ حتےٰ کہ تمام کی تمام جیر رحم سے باہر کھینچا جائے

اس طریق سے گھوڑی اور کتیا میں رحم کے زیادہ زخمی ہونے کا خدشہ نہیں ہے اور یہ طریقہ جلدی کامیاب ثابت ہوتا ہے کیونکہ جیر رحم کے زیادہ حصّہ کے ساتھ چمٹی نہیں ہوتی ہے۔

مگر، گائے کے متعلق یہ اتنا سہل نہیں ہے کیونکہ ایک تو جیسر لاتعداد ابھاروں کے ساتھ سختی سے چمٹی ہوتی ہے اور دوسرے جیر کی ساخت اتنی مضبوط نہیں ہوتی اور زیادہ زور کے تحت یہ جلد ٹوٹ جاتی ہے۔ معمولی زور کے تحت اگر جیر ٹوٹ نہ سکے گی تو رحم کے ابھار زخمی ہونے سے رحم میں جلن پیدا ہو گی جس سے رحم کی شاخوں کا جزوی حصّہ یا دونوں شاخیں یا تمام کے تمام رحم الٹ کر باہر آجائے گا اور اگر اس طریق سے جیر ٹوٹ جائے گی تو باقی حصّہ کا جو رحم میں رہ گیا ہے، خارج کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ بعض اس طریقے کو بہتر تصور کرتے ہیں کہ اگر جیر کا کچھ حصہ باہر لٹک رہا ہو تو اس کے آزاد سرے کو دو لکڑی کے ٹکڑوں سے قابو کر لیا جائے اور جیر کو ان کے اردگرد لپیٹ لیا جائے۔ جب سوراخ فرج کے قریب آجائے تو معمولی خفیف دائرہ نما حرکت کی جائے جس کی مدد سے فرج کے اندر جیر کا حصّہ ایک عجیب قسم کی سنسناہٹ یا کپکپی پیدا کرے گا۔ جس کے تحت گائے اپنے جسم میں بعینہٖ اسی طرح جیسے وہ پیشاب کرنے کی حالت میں کھڑی ہوتی ہے تناؤ پیدا کرے گی جس سے جیر قدرے خارج ہو جائے گی جس کو اسی وقت لکڑی کے ٹکڑوں کی مدد سے لپیٹ لیا جائے۔ اس طریق کو بار بار دہرانے سے جیر خارج ہو جاتی ہے۔ اگر کسی مقام پہ زیادہ مزاحمت محسوس ہو یا جیر ٹوٹ رہی ہو تو

Marfat.com

اندازہ کرلیا جائے کہ جیر اپنے مقام سے علیحدہ نہیں ہوئی۔ تو اس صورت میں پٹیا بند کر دیا جائے اور ایک طرف سے دوسری طرف جھٹکے دار حرکات کی مدد سے رحم کی حالت کو مدنظر رکھ کر اس میں کم و بیش زور دار حرکات کا سلسلہ قائم کیا جائے۔

ان طریقوں سے بہتر اور افضل طریقہ وہ ہے جس کی رو سے رحم کے ابھاروں اور جیر کے حصہ کوری آن کے نیشیوں کو عمل جراحی کی مدد سے نہایت سائنٹیفک طریق سے ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے جیر کو باہر نکالا جاتا ہے۔ گائے کو اچھی طرح قابو کر لیا جائے۔ پھر ایک امدادی گائے کی دم کو پکڑ کر سوراخ فرج سے پرے رکھے۔ جیر کا اگر کچھ حصہ باہر لٹک رہا ہو تو اس کو بائیں ہاتھ سے پکڑا جائے۔ دائیں ہاتھ کو جراثیم سے پاک کر کے اور چکنا ہٹ لگا کر اس طرح اندر دھکیلیں کہ ہاتھ کی ہتھیلی جیر کے حصے کوری آن کی طرف ہو اور ہاتھ کی پشت گائے کے رحم کی دیوار سے چھوتی رہے۔ انگلیوں کی مدد سے رحم کے ابھاروں اور جیر کے حصہ کوری آن کے نشیبوں کو جدا کیا جائے۔ اور بائیں ہاتھ سے متواتر ہلکا ہلکا زور لگا کر علیحدہ ہونے والی جیر کو کھینچا جائے۔ حتیٰ کہ تمام ابھاروں سے جیر کی جھلی کوری آن علیحدہ ہو جائے اور بائیں ہاتھ کے مسلسل ہلکے ہلکے کھچاؤ کے تحت جیر باہر آ جائے۔

بعض اوقات تمام کی تمام جیر رحم میں مقید ہو جاتی ہے اور رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے اس صورت میں پہلے ایک انگلی رحم کے منہ میں پھر دوسری پھر تیسری اس کے بعد ہاتھ کو مخروطی شکل دے کر رحم کے منہ کے اندر دائرہ نما حرکت دے کر داخل کیا جائے اور جیر کو رحم کے منہ سے نکال اور پھر فرج اور سوراخ فرج سے باہر لا کر بائیں ہاتھ میں پکڑ کر دائیں ہاتھ کی مدد سے اوپر بیان کردہ طریق سے جیر کو باہر نکالا جائے جب جیر نکل جائے اور جیر کے نکالنے میں سوراخ فرج اور رحم کے منہ کو جتنا گزند پہنچا ہو اس کے مطابق اس کا علاج کیا جائے رحم کے الٹنے کے خدشہ کو روکنے کے لئے چھکا چڑھا دیا جائے۔

رحم کی سوزش کو روکنے کے لئے کامپران، ہبی ٹین، سلفا میزا تھین کی پیسریز رحم میں رکھی جائیں۔

سلفا نو مائیڈ ۲۔ اونس۔ سپیل آئل جراثیم سے پاک کو باہم یک جان کر کے رحم میں بذریعہ اری گیٹر

داخل کیا جائے۔ تین دن کے وقفے کے بعد اس عمل کو پھر دہرایا جائے۔

اس کے ساتھ پنسلین پروکین کا ۰۰۰،۰۰۰،۳ سے ۰۰۰،۰۰۰،۴ لاکھ یونٹ کا روزانہ ٹیکہ کیا جائے۔

پرولیپس یوٹرائی

رحم کا باہر نکل آنا

(INVERSION OF THE UTERUS)

رحم کے الٹ کر باہر نکل آنے کو پرولیپس یوٹرائی یا انورشن آف دی یوٹرس کہتے ہیں۔ رحم کا کچھ حصہ باہر نکلے تو یہ جزوی یا نامکمل پرولیپس یوٹرس کہلاتا ہے۔ اگر تمام کا تمام رحم باہر نکل آئے تو یہ مکمل پرولیپس یوٹرائی کہلاتا ہے۔ رحم الٹ کر رحم کے منہ فرج (ویجائنا) اور سوراخ فرج سے گزر کر جسم سے باہر لٹک جاتا ہے۔ یہ عارضہ عموماً بچہ کی ولادت کے بعد ہوتا ہے۔ گھوڑیوں کی نسبت گائیوں میں یہ مرض زیادہ ہے۔ بھیڑ اور بکری بھی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ کتیا بہت کم اس مرض میں مبتلا ہوتی ہے۔

وجوہ

بچہ کی پیدائش کے دو تین دن بعد مادین اس عارضہ میں مبتلا ہوتی ہیں۔ مرض کی مندرجہ ذیل وجوہ ہیں۔

۱۔ بچہ تکلیف سے پیدا ہونے کی صورت میں

۲۔ اسقاط حمل کے بعد

۳۔ جیر کے رک جانے پر

۴۔ رحم میں کسی وجہ سے خراش پیدا ہونے سے

۵۔ شدید اور دائمی قبض کی شکایت کی وجہ سے

۶۔ اصطبل کے فرش کا پچھلی طرف سے ڈھلوان ہونا۔ جانور کا قدرتی جسمانی رجحان۔

علامات

ابتدا میں مادہ بے چینی اور درد شکم کی شکایت جیسی علامات ظاہر کرتی ہے۔ مادہ پیشاب

Marfat.com

کرنے کی حالت بنا کر کھڑی ہو کر بہت زور لگاتی ہے۔ کچھ وقت گذرنے پر گول مینگن کی جسامت کے برابر ایک سرخ گولا بیرونی سوراخ فرج سے باہر نکلتا ہے۔ گائے کے بیٹھنے پر یہ گولا ظاہر ہو جاتا ہے اور کھڑے ہونے پر اکثر غائب ہو جاتا ہے۔ مادہ بدستور زور لگاتی ہے۔ جتنا وقت گذرتا ہے۔ مادہ کے زور لگانے، گولے کے وزن۔ اجتماع خون، زمین کے ساتھ رگڑ کھانے چوہوں اور کتوں کے کاٹنے سے اس کی جسامت بڑھتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ رحم لٹک کر پچھلے گھٹنوں تک آجاتا ہے۔ گھوڑی باہر لٹکے ہوئے رحم کو کاٹنے اور دولتی مارنے کی کوشش کرتی ہے۔ رحم کے باہر الٹ جانے سے مادہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ نبض اور تنفس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے زور لگانے اور لٹکے ہوئے رحم کے وزن سے نڈھال ہو کر مریضہ گر جاتی ہے۔

ثانوی پیچیدگیاں

فرج اپنے اصلی مقام سے ہٹ جاتی ہے۔ مثانہ اور بڑی آنت کا آخری حصہ (ریکٹم) رحم سے خالی ہونے والی جگہ پر منتقل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ان کے فعل میں خلل پڑ جاتا ہے۔ مثانہ کے منہ پر دباؤ کی وجہ سے پیشاب رک جاتا ہے۔ بعض اوقات بڑی آنت کا آخری حصہ بھی الٹ کر باہر آجاتا ہے۔ مثانہ بھی الٹ جاتا ہے۔ رحم کے زمین کے ساتھ رگڑ کھانے یا چوہوں اور کتوں کے کاٹنے سے زخم ہو جاتے ہیں۔ رحم کی سوزش ہو جاتی ہے۔ زخموں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ بعض حصے مردہ ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات رحم پھٹ جاتا ہے اور شگاف سے انتڑیاں باہر نکل آتی ہیں۔

مرض کے نتائج

بروقت علاج نہ کیا جائے تو موت یقینی امر ہے۔ گائے کی نسبت گھوڑی میں جلد موت واقع ہوتی ہے۔ تین سے پانچ دن کے اندر اندر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر بروقت تربیت یافتہ اور تجربہ کار آدمی سے علاج کروایا جائے تو گائیوں میں ۹۵ فی صد اور گھوڑیوں میں ۵۰ فی صد مریض صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

علاج

کوشش کی جائے کہ بیمار جانور کھڑا رہے۔ کیونکہ کھڑی حالت میں رحم کو اندر دھکیل کر اپنی

Marfat.com

جگہ پر قائم کرنا قدرے آسان ہوتا ہے۔ ڈھلوان زمین پر کھڑا کر کے پچھلا حصّہ اونچا کر لیا جائے۔ اگر مریضہ زمین پر گر چکی ہو تو اسے کمر کے بل لٹا کر پچھلا دھڑ بھوسہ بھری بوریوں کی مدد سے بلند کر لیا جائے۔ اس عمل سے پیٹ کے اعضاء کا دباؤ آگے کی طرف ہوگا۔ پیڑو کے خانہ میں کافی جگہ بن جائے گی لہذا رحم کو اندر داخل کرنے میں آسانی رہے گی۔ درد اور اینٹھنے کو روکنے کے لئے مریضہ کو ایپی ڈیورل اینستھیزیا (EPIDURAL ANESTHESIA) دیا جائے۔ اگر پیشاب رکا ہوا ہو تو پیشاب نکالا جائے۔ رحم پر اگر جیر کے ٹکڑے چپٹے ہوں تو انہیں الگ کر لیا جائے۔ زخموں کو صاف کیا جائے۔ مردہ گوشت کاٹ دیا جائے۔ رحم پھٹ گیا ہو تو ٹانکے لگائے جائیں۔

مندرجہ ذیل میں سے کسی طریقہ کے استعمال سے رحم کی جسامت کم کی جائے تاکہ اندر دھکیلنے میں آسانی رہے۔

۱۔ رحم کی اندرونی جھلی میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ایڈرینالین (ADRENALIN) کا ٹیکہ کیا جائے۔

۲۔ رحم کو ہم نی صد پھٹکڑی کے محلول سے دھویا جائے۔

۳۔ رحم پر برف کا ٹھنڈا پانی ڈالا جائے۔

۴۔ اس کے بعد رحم کو بند مٹھیوں سے بیرونی سوراخ فرج کے قریب سے اندر دھکیلنا شروع کریں۔ جب تمام رحم اندر داخل ہو جائے تو ہاتھ دور تک لے جا کر تسلی کر لیں کہ رحم اپنی اصلی حالت میں آگیا ہے۔ اس کے بعد رحم میں ہیپی ٹین۔ اگاون۔ سلفا میزا تھین کی ٹکیاں یا کپیران رکھی جائیں پروپا میڈین انٹرا یوٹرائن انجکشن ۲ سے ۴ اونس تک یا پروپا میڈین کریم رحم میں لگائی جائے خطرہ ہوتا ہے کہ مادہ دوبارہ زور لگا کر رحم باہر نہ نکال دے۔ رحم کو اپنی جگہ قائم رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مادہ کو ½ اونس سے ایک اونس تک کلورل ہائیڈریٹ ایک پونڈ تیل میں ملا کر پلائیں۔ اس سے مادہ زور لگانے سے رک جاتی ہے۔

چھکی چڑھانا یا ٹرس کا استعمال

اس مقصد کے لئے چمڑے کا ایک پٹہ اور ۵ اگز لمبی اور ½ انچ موٹی رسی درکار ہوتی ہے۔

Marfat.com

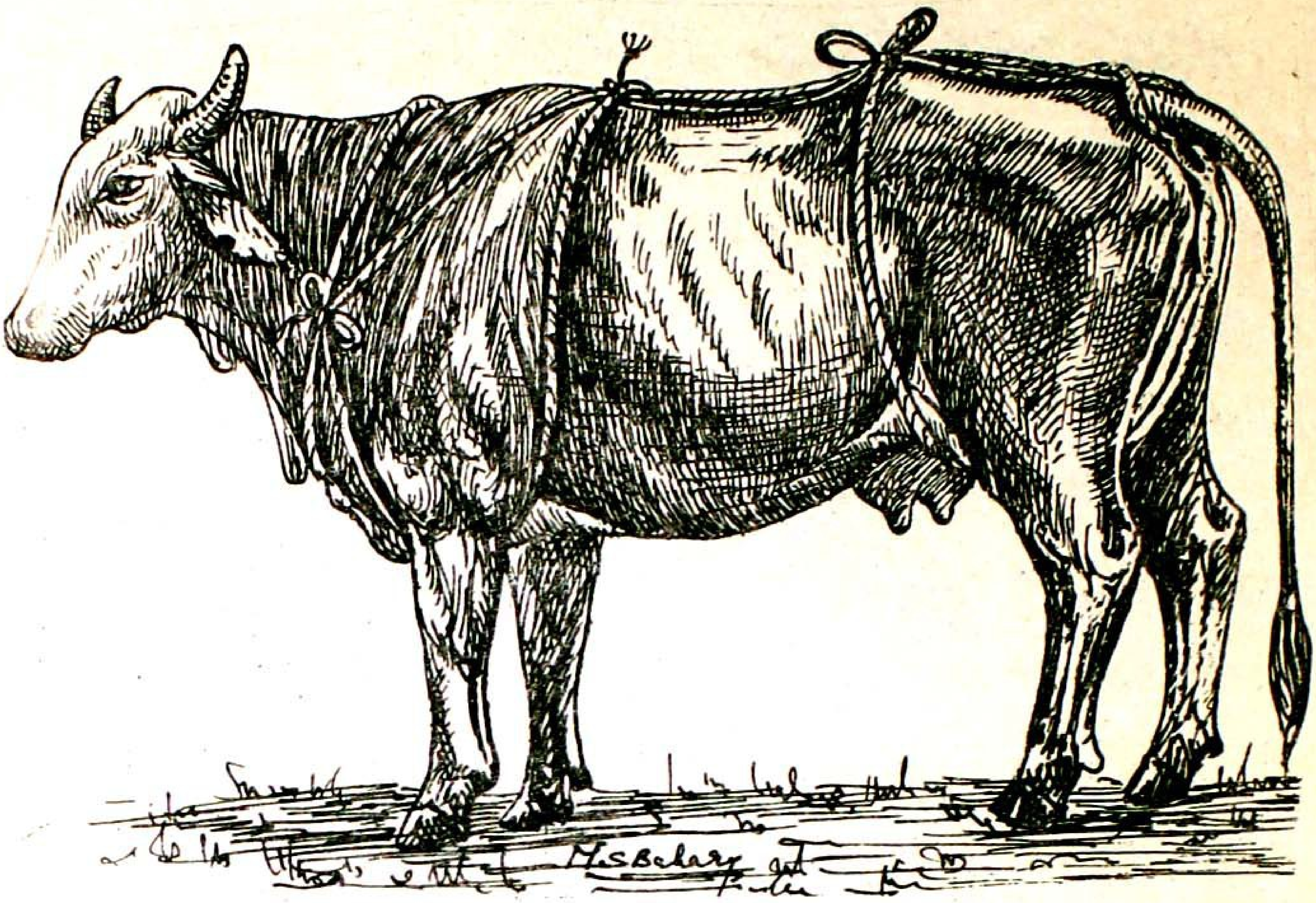

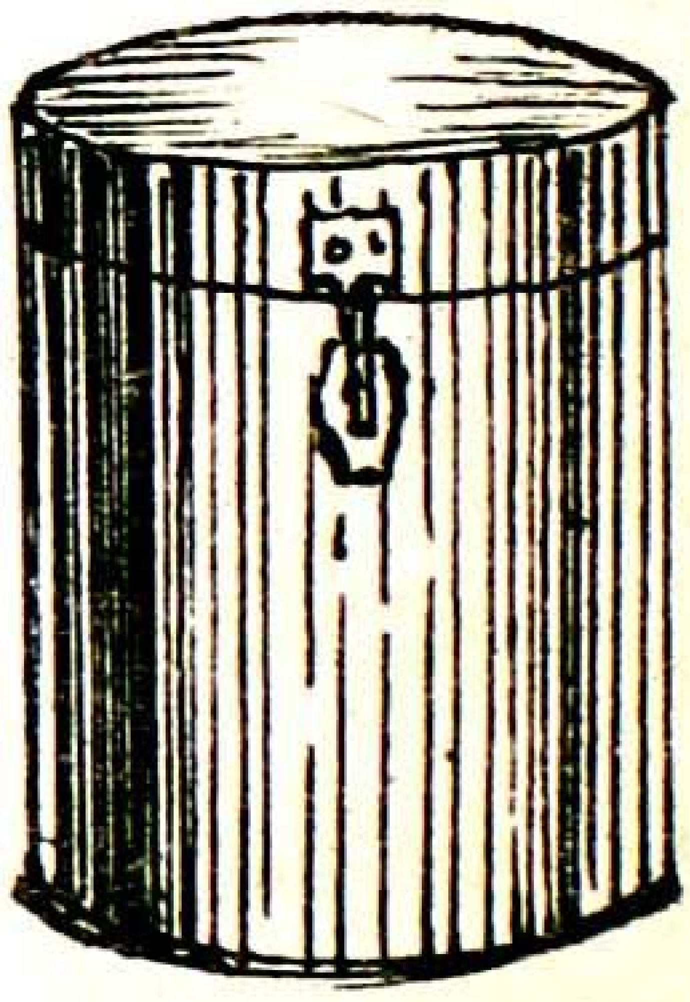

مشتاق پرولیپس ٹیوٹ کا بکس

مختلف سائز کے پرولیپس ٹیوٹز

Marfat.com

چمڑے کے پٹے کی جگہ رسی کا ایک ٹکڑا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ شکل کے مطابق رسی کا چھوٹا ٹکڑا یا چمڑے کا پٹہ گردن میں ڈال کر بکسوئے سے کس دیا جائے۔ رسی کو درمیان میں سے کندھوں کے پیچھے کمر پر اس طرح ڈالیں کہ دونوں طرف برابر لمبائی کی ہو۔ رسی کے دونوں آزاد سرے اگلی ٹانگوں کے درمیان میں سے اور دائیں طرف والی گردن کے دائیں طرف والے پٹے میں سے اور بائیں طرف والی رسی بائیں طرف والے گردن کے پٹے سے گزار لی جائے۔ ہر دو رسیوں کو کمر کے اوپر سے پچھلی طرف لایا جاتا ہے۔ کمر پر تھوڑے فاصلہ پر دونوں رسیوں کو آپس میں گرہ لگائی جاتی ہے۔ سوراخ فرج پر پہنچ کر دونوں رسیوں کو گرہ لگائی جاتی ہے۔ سوراخ فرج کے اختتام پیران کو پھر گرہ لگائی جاتی ہے۔ اس کے بعد دونوں آزاد سرے پچھلی ٹانگوں کے درمیان میں سے گزار کر کمر پر باندھ دئے جائیں۔

دیسٹ کلیمپ کا استعمال کیا جائے۔ اسے بیرونی سوراخ فرج کے کناروں پر لگا دیا جاتا ہے جس سے یہ سوراخ بند ہو جاتا ہے۔

مشتاق پرولیپس پوڑائی ٹیوب

یہ کھوکھلی ٹیوب مریضہ کی ویجائینا میں داخل کردی جاتی ہے۔ ٹیوب کے بیرونی سوراخ فرج کے کناروں کے ساتھ ٹانکوں کی مدد سے سی دئے جاتے ہیں۔

اگر کچھ بھی دستیاب نہ ہو تو بیرونی سوراخ فرج پر مضبوط دھاگے سے ٹانکے لگا کر بند کر دیا جاتا ہے۔ اگر مریضہ کو قبض ہو تو حقنہ کیا جائے۔ یا تیل کا جلاب دیا جائے۔

روزانہ پنسلین۔ ٹیرامائی سین۔ یا سلفامیزاتھین سوڈیم کا ٹیکہ کیا جائے۔

Marfat.com

مصنوعی تخم ریزی

نر کے مادہ تولید کے بغیر جماع یا جنسی فعل کے دوران مادہ کے اعضائے تولید و تناسل میں دخول "مصنوعی تخم ریزی" کہلاتا ہے۔ قدرتی طریقہ نسل کشی میں نر جانور جنسی عمل کے دوران اپنا مادہ تولید مادہ جانور کے رحم میں داخل کرتا ہے۔ لیکن اس طریقہ نسل کشی میں نر سے مادۂ تولید حاصل کر کے اس میں خاص مقدار میں دودھ یا انڈے کی زردی شامل کی جاتی ہے۔ دودھ یا انڈے کی زردی شامل کرنے سے مادہ تولید کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس مادہ تولید کا تھوڑا تھوڑا حصہ بذریعہ پچکاری ایک مادہ کی بجائے بہت سی مادین کے رحم میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ قدرتی طریقہ نسل کشی کے مقابلہ میں جہاں اس مادہ تولید سے صرف ایک مادہ حاملہ ہو سکتی ہے، بہت سی مادین حاملہ ہوتی ہیں۔ مصنوعی تخم ریزی کا عمل ہر جانور پہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں یہ طریقہ نسل کشی فی الحال صرف مویشیوں کے لئے ہی اپنایا گیا ہے۔ مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ سے نسل کشی کروانے کے بہت سے فوائد ہیں۔

فوائد :-

۱۔ صرف آزمودہ یا منتخب سانڈ ہی اس طریقہ نسل کشی میں استعمال کئے جائیں تو آئندہ نسل

Marfat.com

بہتر ہو گی۔

۲۔ ایک سانڈ قدرتی طریقہ نسل کشی سے ایک سال میں زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ مادین حاملہ کر سکتا ہے لیکن مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ نسل کشی سے ایک سانڈ سال میں ۵۰۰ سے ۱۰،۰۰۰ مادین بخوبی حاملہ کر سکتا ہے۔

۳۔ ایک اچھی نسل کے سانڈ کو ایک ہی علاقہ میں استعمال کرنے کی بجائے اس سے مادۂ تولید حاصل کر کے دور دراز علاقوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ بعض اوقات ایک اچھا سانڈ چوٹ وغیرہ لگ جانے سے قدرتی طریقہ جماع کے قابل نہیں رہتا۔ لیکن ایسے سانڈ کو مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ نسل کشی کے لئے بخوبی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ جنسی عمل کے دوران بعض اوقات حادثات ہو جاتے ہیں۔ اس طریقہ میں حادثات کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔

۶۔ بعض سانڈوں کے مادۂ تولید کے حیوانی کرم یا نر تخم (سپرمز SPERMS) مردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے سانڈ بچے پیدا کرنے کے اہل نہیں ہوتے۔ مالک ایسے سانڈوں سے اپنے جانور ملاتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ حاملہ نہیں ہوتے۔ اس طرح وقت اور روپیہ ضائع ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس مصنوعی تخم ریزی کرنے سے پیشتر مادہ تولید کا خوردبینی معائنہ کیا جاتا ہے۔ اگر اس میں نر تخم زندہ نہ ہو تو اس کو استعمال میں نہیں لایا جاتا۔

۷۔ بعض اوقات جنسی مریض مادین سے جفتی یا جماع کرتے وقت سانڈ کے عضوِ مخصوص کے ساتھ مرض کے جراثیم لگ جاتے ہیں۔ یہی سانڈ جب تندرست مادہ سے جنسی عمل یا جفتی کرتا ہے تو مرض کے جراثیم اس میں بھی منتقل کر دیتا ہے۔ لیکن مصنوعی تخم ریزی میں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس طریقہ سے جنسی امراض کا انسداد ہوتا ہے۔

۸۔ اس طریقہ نسل کشی سے مستفید ہونے والے مالک کو اپنے پاس سانڈ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ سانڈ کی بجائے وہ ایک یا دو اچھی نسل کی گائیاں رکھ سکتا ہے۔

۹۔ متوسط درجے کا زمیندار اچھی نسل کا سانڈ نہیں خرید سکتا اور نہ ہی اس کے اخراجات کا کفیل ہو سکتا ہے۔ مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ نسل کشی سے وہ ایک اچھا سانڈ اپنے مویشیوں کے لئے

Marfat.com

مفت استعمال کر سکتا ہے۔

۱۰۔ ایک شخص ہر نسل کے سانڈ نہیں پال سکتا۔ لیکن اس طریقہ نسل کشی میں وہ جس نسل کا بچہ چاہیئے اسی نسل کے مادۂ تولید سے تخم ریزی کروا سکتا ہے۔

۱۱۔ مصنوعی تخم ریزی سے "خاموش ویگ اور بانجھ پن" جیسی امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ اس طریقہ نسل کشی سے "متعدی اسقاطِ حمل" کی مرض پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

۱۳۔ ہمارے ملک میں قدرتی طریقہ نسل کشی کے لیئے سانڈوں کی تعداد ناکافی ہے۔ اکثر لوگ بچھڑوں اور کٹوں کی پرورش کو بوجھ خیال کرتے ہیں اور پیدائش کے کچھ عرصہ بعد ان کو ذبح کروا ڈالتے ہیں۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ اکثر دیہات میں ویگ میں آئی ہوئی مادین کے لیئے اعلیٰ تو کیا گھٹیا درجہ کا سانڈ بھی نہیں ملتا۔ اس مسئلہ کا بہترین اور موزوں حل مصنوعی تخم ریزی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

۱۴۔ مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ نسل کشی سے بہت کم عرصہ میں "آزمودہ سانڈوں" (اعلیٰ خواص کو اپنی آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے والے سانڈ) کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

آزمودہ سانڈ (PROVEN - BULL)

کسی نسل کا آزمودہ سانڈ تیار کرنے کے لیئے اسی نسل کی مختلف ماحول میں پرورش پانے والی ۱۰ مادین کا ایک "لیکٹیشن پیریڈ" کے دوران دودھ کا ریکارڈ رکھا جائے۔ ویگ میں آنے پر ان کی مطلوبہ سانڈ سے نسل کشی کرائی جائے۔ نتیجتہً ۱۰ بچے پیدا ہوں گے۔

جوان ہونے پر ان میں سے ۵ مادین کا پہلے لیکٹیشن پریڈ میں دودھ کا ریکارڈ رکھا جائے اگر ان پانچوں بیٹیوں کا دودھ اپنی ماؤں سے زیادہ ہو تو سانڈ آزمودہ کہلائے گا۔ بالفاظِ دیگر اس سانڈ میں اعلیٰ خواص کو اپنی آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے کی صلاحیت موجود ہو گی۔

(مادہ تولید حاصل کرنا)

نر سے مادہ تولید حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ برقی رو گزارنے سے۔ یہ طریقہ بعض بیرونی ممالک میں استعمال ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں

Marfat.com

یہ طریق رائج نہیں۔

۲۔ مصنوعی فرج کے ذریعے یہ طریقہ پاکستان میں رائج ہے۔ لہٰذا اسے تفصیل سے بیان کیا جائیگا۔

مصنوعی فرج

(ا) مصنوعی فرج کے مختلف حصے)

۱۔ سخت اور مضبوط ربڑ کا ایک پائپ یا سلنڈر۔

یہ مصنوعی تخم ریزی سے متعلقہ سامان کا کاروبار کرنے والے تجارتی اداروں سے ملتا ہے۔ ویسے ٹرک کا انجن ٹھنڈا کرنے والے حصہ کا پائپ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ بلکہ موزوں ہے۔ کیونکہ اسے آپ مطلوبہ لمبائی کے مطابق کاٹ سکتے ہیں۔ سانڈ کی نسل اور عمر کے مطابق سلنڈر کی لمبائی ۱۶" سے ۱۸" انچ تک رکھی جاتی ہے۔ سلنڈر کے ایک سرے سے ۳" کے فاصلے پر ½" قطر کا ایک سوراخ

نقشہ مصنوعی فرج

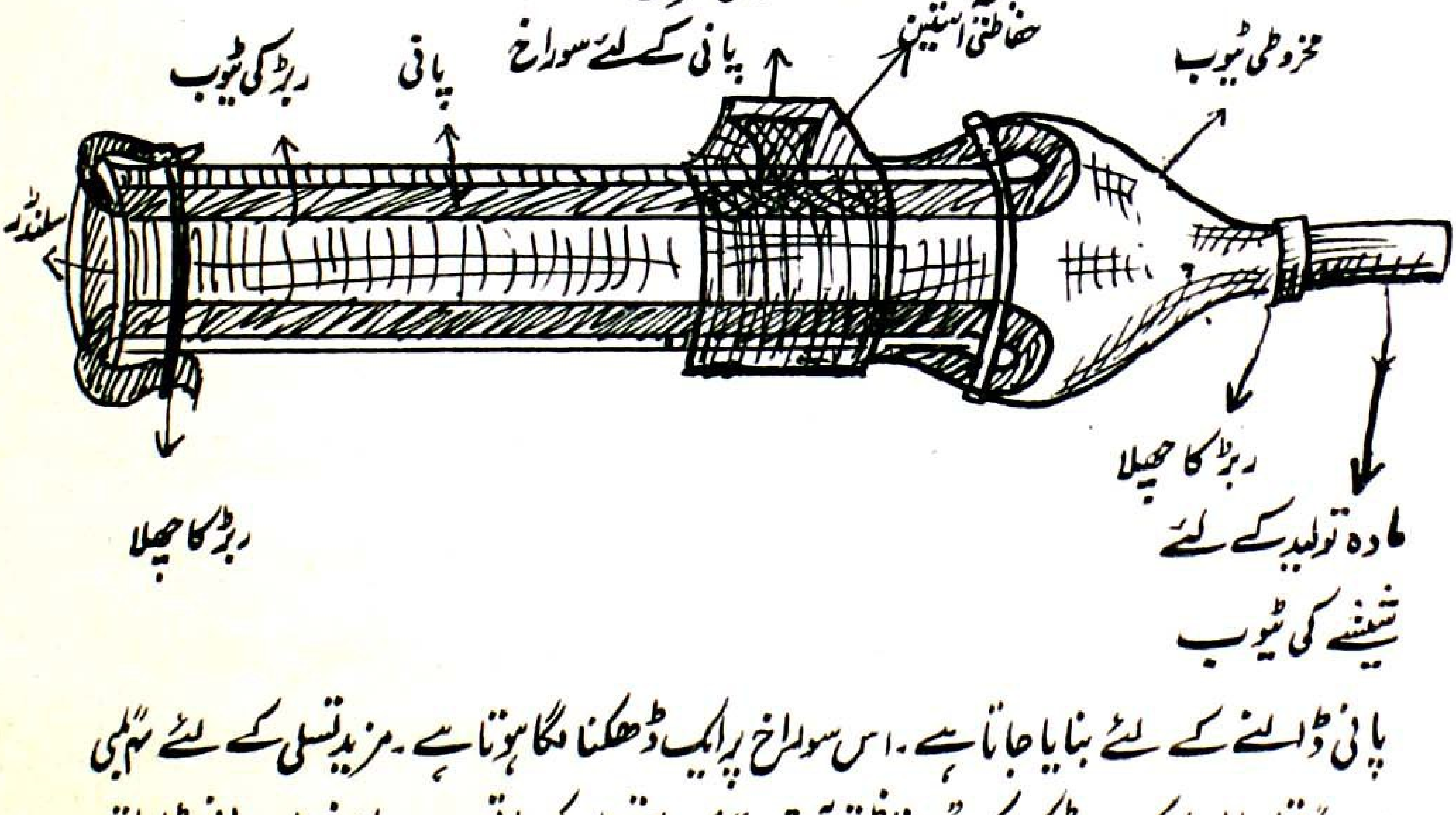

پانی ڈالنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ اس سوراخ پر ایک ڈھکنا لگا ہوتا ہے۔ مزید تسلی کے لئے ۴" لمبی اور ۳" قطر والی باریک ربڑ کی ایک "حفاظتی آستین" بھی استعمال کی جاتی ہے۔ سوراخ میں پانی ڈالتے وقت اسے سوراخ سے پرے کھسکا دیا جاتا ہے۔ پانی ڈالنے کے بعد اسے سوراخ کے اوپر لے آتے ہیں۔ اس کے استعمال سے پانی کے بہہ جانے کا خطرہ نہیں رہتا۔

۲۔ ملائم اور باریک ربڑ کی ایک ٹیوب۔

اس ٹیوب کا قطر ۲" تا ۲½ انچ قطر کے سلنڈر میں استعمال کے لئے ۳" اور ۲¾" قطر کے سلنڈر

ہیں استعمال کے لئے ۳ ۱/۲" ہونا چاہیئے۔ ٹیوب کی لمبائی سلنڈر کی لمبائی سے چھ سات انچ زیادہ ہونی چاہیئے۔ یہ ٹیوب مکمل مصنوعی فرج کا وہ حصہ ہے۔ جس میں نر اپنا عضوِ مخصوص داخل کرتا ہے۔ بعض سانڈھ ملائم سطح سے موزوں جنسی تحریک میں نہیں آتے۔ ایسے سانڈوں کے لئے اس ٹیوب کی اندرونی سطح پر مخصوص کھردرا پن پیدا کیا جاتا ہے۔

۳۔ ربڑ کی ایک مخروطی ٹیوب

۴۔ شیشے کی ٹیوب

۵۔ ۴/۳" چوڑے اور ۳" قطر والے ربڑ کے دو چھلّے یا حلقے

۶۔ مخروطی ربڑ کی ٹیوب اور شیشے کی ٹیوب کو ملحق کرنے کے لئے ربڑ کا چھلّا

مصنوعی فرج کی تیاری

سلنڈر کے اندر باریک ربڑ کی ٹیوب داخل کر دیں۔ بڑھے ہوئے کناروں کو پچھلی جانب الٹا کر سلنڈر کے اوپر چڑھا دیں۔ سلنڈر کے پانی والے سوراخ کے کنارے کی طرف مخروطی ٹیوب کا کشادہ سرا چڑھا دیں۔ سلنڈر کے دونوں سروں پر کنارے سے ۱/۲" جگہ چھوڑ کر ایک ایک ربڑ کا چھلّا چڑھا دیں تاکہ ٹیوبیں پھسل کر الگ نہ ہو جائیں۔

اب سلنڈر کے سوراخ میں پانی ڈالیں۔ مادہ تولید حاصل کرتے وقت پانی کا درجۂ حرارت ۱۰۵ سے ۱۱۰ درجے فارن ہیٹ تک ہونا چاہیئے۔ ابتدا میں پانی کی بہت سی حرارت سلنڈر کو گرم کرنے میں ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے پانی اس قدر گرم ڈالا جائے کہ نر کے عضوِ مخصوص کے دخول کے وقت مصنوعی فرج کا درجۂ حرارت ۱۰۵ سے ۱۱۰ درجے فارن ہائیٹ سے کم و بیش نہ ہونے پائے۔ پانی ڈالنے کے بعد سوراخ بند کر دیں اور اوپر سے حفاظتی آستین چڑھا دیں۔

مصنوعی فرج میں کوئی چکنی کریم رکھے وائی سیٹرائل کریم چپڑ دیں۔

مصنوعی فرج کا طریقہ استعمال

ایک گائے یا بھینس کو سٹال میں قابو کیا جائے۔ مادہ تولید حاصل کرنے والا شخص مصنوعی

Marfat.com

فرج اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے گائے کی دائیں طرف اس طرح کھڑا ہو کہ اس کا منہ گائے کی پچھلی طرف ہو۔ دوسرا آدمی سانڈ کو چھوڑ دیتا ہے۔ جب نر جنسی تحریک میں آ کر جفتی کے لئے مادہ کے اوپر چڑھے تو پاس کھڑا ہوا شخص بائیں ہاتھ سے موتنی (شیتھ) کو پکڑ کر عضو مخصوص مصنوعی فرج میں داخل کر دیتا ہے۔ اس وقت مصنوعی فرج ۶۰ درجے کے زاویے پر رکھی جاتی ہے۔ مصنوعی فرج میں نر کا انزال ہو جائے گا۔ انزال کے بعد سانڈ اوپر سے اترنے لگے تو مصنوعی فرج کو بھی ساتھ ہی زمین کے قریب لا کر الگ کر لیں۔ مادہ تولید متصل شیشے کی ٹیوب میں جمع ہو جاتا ہے۔

چند احتیاطیں

۱۔ چونکہ نر کے زیریں حصہ اعضائے تولید تناسل میں جراثیم ڈیرے ڈالے ہوتے ہیں۔ اس لئے جراثیموں سے مبرا مادہ تولید حاصل کرنا تو قریباً ناممکن ہے۔ لیکن اگر زیریں حصہ جسم کی صفائی اور موتری کے حصہ سے بال کاٹتے رہیں تو حاصل ہونے والے مادہ تولید میں جراثیموں کی تعداد خاطر خواہ حد تک کم ہو جاتی ہے۔

۲۔ مادہ تولید میں کسی بیرونی شے مثلاً پانی، فضلہ، پیشاب، گندگی، خون چکنا ہٹ پیدا کرنے والی کریم وغیرہ شامل ہونے سے نر تخموں کا عرصہ حیات کم ہو جاتا ہے۔ مصنوعی فرج میں کریم اچھی طرح چپڑ دیں۔ تاکہ اس کا کوئی حصہ مادہ تولید کے ساتھ شامل نہ ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے شیشے کی ایک سلاخ استعمال کی جائے۔ اس سلسلہ میں مصنوعی فرج کی لمبائی بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یعنی اگر فرج کی لمبائی بہت زیادہ ہو اور انزال فرج کے درمیانی حصہ میں ہو جائے تو مادہ تولید میں کریم کا نشان ہونا یقینی امر ہے۔ اس لئے مصنوعی فرج کی لمبائی اتنی ہونی چاہیے کہ انزال فرج کے کنارے پر مخروطی ٹیوب کے نزدیک ہو۔ جہاں سے مادۂ تولید بغیر کسی ملاوٹ کے شیشے کی ٹیوب میں بہہ جاتا ہے۔

۳۔ اگر سانڈ مکمل طور پر جنسی تحریک میں نہ آئے یا مصنوعی فرج میں سانڈ کے مزاج کے مطابق موزوں حرارت ملائمیت یا کھردرا پن موجود نہ ہو تو حاصل ہونے والا مادہ تولید معیاری نہیں ہوتا۔ ایسے مادہ تولید کا حجم۔ اس میں نر تخموں کی تعداد اور تخموں کے زندگی کے آثار معیار

Marfat.com

سے کم ہوتے ہیں۔ اس مادہ تولید کے استعمال سے حمل قرار پانے کی شرح بہت کم رہ جاتی ہے۔ ایسے سانڈوں سے مادہ تولید جنسی تحریک کو اچھی طرح ابھار کر مصنوعی فرج میں اس کے مزاج کے مطابق موزوں حالات پیدا کر کے حاصل کیا جائے۔

۴۔ مادۂ تولید کو صدمات مثلاً شدید جھٹکے۔ یکدم ٹھنڈا کرنے اور گرم سطح سے چھونے وغیرہ سے محفوظ رکھا جائے۔ کیونکہ اس قسم کے علامات سے نر تخم ہلاک ہو جاتے ہیں۔

مادہ تولید کی تیاری

مصنوعی فرج سے مادہ تولید کی ٹیوب اتار کر ۳۲ درجے سنٹی گریڈ درجہ حرارت پر پانی میں (واٹر باتھ) رکھ دیں۔ مادہ تولید کا ایک قطرہ سلائیڈ پر ڈال کر خوردبینی کا معائنہ کیا جائے۔ اس معائنہ سے معلوم ہوگا کہ اس میں معیار کے مطابق نر کرم زندہ ہیں یا نہیں۔ اب مادہ تولید کا حجم بڑھانا مقصود ہوتا ہے۔ حجم بڑھانے کے لئے دودھ یا انڈے کی زردی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں عموماً گائے کا یکساں طور پر ملا ہوا (ہوموجینائیزڈ۔ HOMOGENISED) دودھ استعمال ہوتا ہے۔ مادہ تولید میں ۱ : ۱۰۰ یا ۱ : ۲۰۰ کے تناسب سے دودھ شامل کیا جا سکتا ہے۔

لیکن ہمارے ملک میں چونکہ ایک جگہ پر ونگ میں آئی ہوئی انتی بائین کا ملنا دشوار ہے نیز مادہ تولید کا عرصہ دراز تک محفوظ رکھنے اور دور دراز علاقوں میں بھیجنے کا کوئی معقول انتظام نہیں اس لئے فی الحال ۱ : ۲۰ کے تناسب سے ہی دودھ ملایا جاتا ہے۔ مختلف نسلوں کے مادہ تولید کی شناخت کے لئے ان میں مختلف بکری کے رنگ استعمال کئے جاتے ہیں۔

ہمارے ملک میں مختلف نسلوں کے لئے ذیل کے رنگ استعمال کئے جاتے ہیں۔

سبز رنگ	بھینسے کے لئے
سرخ رنگ	ریڈ سندھی نسل کے لئے
ارغوانی سرخ رنگ	ساہیوال نسل کے لئے
براؤن رنگ	داجل نسل کے لئے
کوئی رنگ نہیں ڈالا جاتا	دھنی نسل کے لئے

Marfat.com

جراثیم کو ہلاک کرنے کے لئے دودھ میں اینٹی بائیوٹک ادویہ مثلاً پنسلین یا سٹرپٹومائی سین بھی شامل کی جاتی ہے۔ ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ ایونٹ پنسلین فی سی سی دودھ کے حساب یا ۱/۲ سے ملی گرام سٹرپٹومائی سین فی سی سی دودھ کے حساب شامل کی جاتی ہے۔

مادہ تولید میں دودھ شامل کرنا

عموماً ایک سانڈ سے ایک انزال میں ۵ سی سی۔ مادہ تولید حاصل ہوتا ہے۔ اسے ۱ : ۲۰ کے تناسب سے بڑھانے کے لئے ۱۰۰ سی سی دودھ درکار ہوگا۔ لیکن چونکہ دودھ میں ۱۰ فی صد گلیسرین بھی شامل کی جاتی ہے۔ اس لئے ۵ سی۔ سی مادہ تولید کے لئے ۹۰ سی سی دودھ اور ۱۰ سی سی گلیسرین درکار ہوگی۔ ۹۰ سی سی گائے کا دودھ ایک مخروطی صراحی میں ڈال کر اس کے منہ میں سوراخ وار کارک لگا دیں۔ کارک میں سے ایک تھرمامیٹر گذار دیں تھرمامیٹر کا بب دودھ میں ڈوبا ہونا چاہیے۔ اس صراحی کو ایک پانی بھرے برتن میں اس طرح ڈبو دیں کہ صرف صراحی کی گردن باہر رہے۔ اب پانی کو تیزی سے حرارت دے کر گرم کریں۔ پانی کے ساتھ دودھ کا درجہ حرارت بھی بڑھے گا۔ پانی گرم کرتے رہیں۔ حتےٰ کہ دودھ میں ڈوبے ہوئے تھرمامیٹر کا پارہ ۱۹۸ درجے فارن ہیٹ یا ۹۲ درجے سنٹی گریڈ تک پہنچ جائے۔ ایک منٹ کے لئے دودھ کو اسی درجۂ حرارت پر رہنے دیں۔ صراحی کو پانی میں سے اس طرح نکالیں کہ تھرمامیٹر ہلنے نہ پائے۔ اب صراحی کو تیزی سے ٹھنڈا کیا جائے۔ ٹھنڈا کرنے کے لئے صراحی کو ٹھنڈے پانی میں ڈبو دیا جائے۔

جب دودھ کا درجہ حرارت ۹۰ درجے فارن ہیٹ یا ۳۲ درجے سنٹی گریڈ رہ جائے تو تھرمامیٹر کو دودھ میں سے اس طرح نکالیں کہ دودھ کی سطح پر بنی ہوئی ملائی کی جھلی بھی اس کے ساتھ ہی لپٹ کر نکل آئے۔ اب اس دودھ کو مشین کے ذریعے "ہوموجے نائیز" کریں۔ اس دودھ میں ایک لاکھ یونٹ پنسلین شامل کر کے دو برابر حصوں میں بانٹ دیں۔ ایک ۵ لاکھ یونٹ پنسلین کی ٹیوب لیں۔ اس میں ۵ سی سی۔ آب مقطر شامل کر کے حل کریں۔ بذریعہ پچکاری ایک سی سی محلول یعنی ایک لاکھ یونٹ پنسلین نکال کر دودھ میں شامل کر دیں، اور باقی ماندہ ٹیوب ریفریجریٹر میں رکھ

Marfat.com

لیں جو آئندہ کام آئے گا ۔ پہلے حصہ دودھ میں رنگ شامل کیا جائے اور دوسرے حصہ دودھ میں کل دودھ کا ۱۰ فی صد یعنی ۱۰ سی سی گلیسرین شامل کر دی جائے ۔

رنگ ملا دودھ ۳۲ درجے سنٹی گریڈ یہ واٹر باتھ میں مادہ تولید کے ساتھ اور گلیسرین ملا دودھ ریفریجیریٹر میں ۵ درجے سنٹی گریڈ پر رکھ دیا جائے ۔

جب رنگ ملے دودھ اور مادہ تولید کا درجہ حرارت یکساں ہو جائے تو انہیں آپس میں ملا دیا جائے ۔ اگر درجہ حرارت یکساں نہ ہو تو صدمہ سے تخموں کی موت کا اندیشہ ہوتا ہے ۔

مادہ تولید آمیز رنگ دار دودھ کو اب ریفریجیریٹر میں گلیسرین ملے دودھ کے ساتھ ہی رکھ دیں ۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ان دونوں کا درجہ حرارت بھی یکساں ہو جائے گا ۔ اب گلیسرین ملا دودھ تھوڑا تھوڑا بیس منٹ کے وقفے کے بعد تین بار مادہ تولید آمیز رنگدار دودھ میں شامل کریں ۔ دودھ صراحی کے دیوار کے ساتھ نہایت احتیاط سے آہستہ آہستہ گرائیں تاکہ براہ راست جھٹکوں سے نر کرموں کو صدمہ نہ پہنچے ۔ مادہ تولید اب مکمل طور پر تیار ہے ۔ اسے آدھ گھنٹے کے لئے ریفریجریٹر میں ہی پڑا رہنے دیں ۔ اس کے بعد پھر ایک قطرے کا خوردبینی معائنہ کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ تخم یا نر کرم زندہ ہی ہیں اور کسی عمل کے دوران ان کو کوئی صدمہ تو نہیں پہنچا ۔ تسلی بخش صورت میں ایک ایک سی سی مادہ تولید پلاسٹک کے مخصوص ایمپولوں میں بند کر کے ۵ درجے سنٹی گریڈ پر ذخیرہ کر لیا جاتا ہے ۔ ایک سی سی مادہ تولید ایک گائے کو حاملہ کرنے کے لئے کافی ہے ۔ یہ مادہ تولید تین یا چار دن تک استعمال ہو سکتا ہے ۔ اگر مادہ تولید کو ۷۹° سنٹی گریڈ پر ذخیرہ کیا جائے تو یہ تین یا چار سال تک بھی قابل استعمال رہتا ہے ۔ اس ایک سی سی مادہ تولید میں قریباً ۱۰ ملین نر تخم ہوتے ہیں ۔ ان میں سے بیشتر رحم کے منہ اور فلوپین ٹیوب کے منہ کے قریب ہی رہ جاتے ہیں اور صرف ۱۰ سے ۲۰ ہزار کے قریب فلوپین ٹیوب میں داخل ہوتے ہیں ۔

مادہ تولید میں انڈے کی زردی اور بفر سلیوشن شامل کرنا

سٹریٹ بفر سلیوشن (CITRATE BUFFER SOLUTION)

سوڈیم سٹریٹ ۳ گرام

آب مقطر (۱۰۰ درجے سنٹی گریڈ تک گرم کیا ہوا) ۱۰۰ سی سی
ٹھنڈا کر کے اندھیرے میں رکھ چھوڑیں۔

فاسفیٹ بفر سلیوشن (PHOSPHATE BUFFER SOLUTION)

پوٹاشیم فاسفیٹ	(KH_2PO_4)	۰-۲ گرام
سوڈیم فاسفیٹ	$Na_2HPO_4\ (12H_2O)$	۲۰۰ گرام
آب مقطر ۱۰۰ درجے سنٹی گریڈ تک گرم کیا ہوا		۱۰۰ سی سی

ٹھنڈا کر کے اندھیرے میں رکھ چھوڑیں۔ جس روز مادہ تولید کی تیاری مقصود ہو اوپر بیان کیا گیا کوئی سا بفر سلیوشن اور تازہ انڈے کی بغیر جھلی زردی ہم مقدار لیں۔ اس میں ۱۰۰۰ یونٹ فی سی سی کے حساب پنسلین یا ایک ملی گرام فی سی سی کے حساب سٹریپٹو مائی سین شامل کریں۔ بفر سلیوشن اور انڈے کی زردی کو مادہ تولید کے ساتھ ملا دیا جائے۔

مثال کے طور پر اگر مذکورہ بالا طریق سے مادہ تولید کو ۱ : ۲۰ کے تناسب سے بڑھانا مقصود ہو تو ۵ سی سی مادہ تولید کے لئے ۱۰۰ سی سی محلول کی ضرورت ہو گی۔ پس ۵۰ سی سی کوئی سا بفر سلیوشن اور ۵۰ سی سی تازہ انڈے کی زردی مادہ تولید میں شامل کر دی جائے۔ ان میں پہلے بیان کی گئی مقدار میں کوئی اینٹی بائیوٹک بھی شامل کر لیں۔ باہم ملانے سے پیشتر مادہ تولید زردی اور اینٹی بائیوٹک ملے بفر سلیوشن کو ۳۲° سنٹی گریڈ واٹر باتھ میں رکھیں۔ تاکہ ان کا درجہ حرارت یکساں ہو جائے۔ پھر اسے ریفریجریٹر ۵° سنٹی گریڈ پر ذخیرہ کر لیا جائے۔

تخم ریزی کے لئے موزوں وقت

گائے اور بھینس میں تخم ریزی عرصہ جنسی تحریک یا ویگ کے آخری گھنٹوں میں کرنی چاہیے۔

تخم ریزی کا طریقہ :-

تخم ریزی کے لئے ویگ میں آئی ہوئی مادہ کو سٹال میں اچھی طرح قابو کر لیں۔ بیرونی سوراخ فرج سے غلاظت وغیرہ صاف کر لیں۔ ایک ربڑ کا لمبا دستانہ بائیں بازو اور ہاتھ پر چڑھا لیں۔ دستانے کو صابن سے چکنا کر لیں۔ بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو مخروطی شکل بنا کر آہستہ آہستہ مقعد میں داخل کرنے جائیں۔ جب پورا ہاتھ مقعد میں داخل ہو جائے تو انگلیاں کھول دیں۔ ہاتھ کو قدرے حرکت

Marfat.com

دینے سے جانور خود بخود گوبر کر دے گا۔ بصورت دیگر ہاتھ کو مقعد کے قریب لا کر گوبر کو باہر دھکیلتے جائیں۔ مقعد میں بار بار ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ اگر مادہ سٹرین کرنے لگے تو ہاتھ جس جگہ ہو وہیں ساکن کر دیں۔ کچھ دیر انتظار کریں جب مادہ زور لگانا بند کر دے تو ہاتھ آگے بڑھائیے۔ مقعد سے ۶" یا ۷" کے فاصلے پر سرویکس یوٹرائی (فم رحم) پکڑی ہوتی ہے۔ اس کو پکڑ لیں۔ اب تخم ریزی کرنے والی پلاسٹک کی نالی دائیں ہاتھ سے ویجائینا میں داخل کریں۔ ابتدا میں نالی کو شکل میں دکھائے گئے زاویہ پر داخل کریں۔ جب نالی کا کچھ حصہ داخل ہو جائے تو اسے زمین کے متوازی کر کے داخل کریں۔ ابتدا ہی سے نالی اگر زمین کے متوازی رکھ کر داخل کرنے کی کوشش کی جائے تو نالی داخل نہ ہو سکے گی۔ جب نالی سرویکس یوٹرائی کے قریب محسوس ہو تو مقعد والے بائیں ہاتھ کی مدد سے نالی "آس یوٹرائی" میں داخل کر دی جائے۔

بعض ماہرین نالی کو سرویکس کے ابتدائی حصے تک ہی رہنے دیتے ہیں۔ جب کہ بعض نالی کو سرویکس یوٹرائی کے آخری حصہ تک۔ باڈی آف دی یوٹرس بلکہ ہارن آف دی یوٹرس تک بھی لے جاتے ہیں۔ پہلی دفعہ بیاہی جانے والی اور تخم ریزی کے بعد دوبارہ ویگ میں آنے والی مادین میں نالی کو سرویکس یوٹرائی کے ابتدائی حصے تک ہی محدود رکھنا بہتر ہے۔ کیونکہ بعض مادین میں حمل قرار پا چکا ہوتا ہے۔ لیکن وہ پھر بھی ویگ میں آ جاتی ہیں۔ ایسی مادین میں دوبارہ تخم ریزی کے وقت نالی کو اگر باڈی آف دی یوٹرس تک لے جایا جائے تو اسقاط حمل ہو جائے گا۔ جب نالی ٹھیک مقام پر پہنچ جائے تو باہر والے سرے کے ساتھ ایک پچکاری جس میں ایک سی سی مادہ تولید بھرا ہوتا ہے۔ لگا کر ٹیکہ کر دیں۔

مشکلات

کوئی سمجھ بوجھ رکھنے والا شخص اس طریقہ نسل کشی کی افادیت سے انکار نہیں کر سکتا لیکن ہر ترقیاتی منصوبے کے ابتدائی مرحلہ پر کچھ دشواریاں پیش آنا قدرتی امر ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک جو دشواریاں پیش آئیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تربیت یافتہ اور تجربہ کار عملہ کی قلت

مصنوعی تخم ریزی تربیت یافتہ عملہ ہی کر سکتا ہے۔ خاموش ویگ اور بانجھ پن کا علاج اور

Marfat.com

متعدی اسقاطِ حمل کی روک تھام تجربہ کار شخص ہی کر سکتا ہے۔

غیر تربیت یافتہ شخص جنسی امراض پھیلانے کا باعث بن سکتا ہے اور اس طرح بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہو گا۔

۲۔ ملک بھر میں آزمودہ سانڈوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر سانڈ بیل اچھا نہ ہو تو مصنوعی تخم ریزی سے اس کی غیر پسندیدہ نسل بہت جلد پھیل جائے گی۔ اس سے ظاہر ہے کہ مصنوعی تخم ریزی میں استعمال ہونے والے سانڈ کا استعمال کس قدر اہمیت رکھتا ہے۔

۳۔ شدید موسمی اثرات۔ دیہاتوں میں بجلی کا نہ ہونا۔ سڑکوں کی کمی اور ان کی خستہ حالت۔ محدود اور مہنگے ذرائع آمد و رفت بھی راہ کی رکاوٹیں ہیں۔

۴۔ مادہ تولید کی نقل و حرکت اور ذخیرہ کا غیر تسلی بخش انتظام

ان مشکلات کے سدِ باب کے لئے ضروری ہے کہ ہر ضلع میں مصنوعی تخم ریزی کا ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ جہاں محکمہ امورِ حیوانات کے ڈاکٹر۔ کمپونڈر اور سٹاک اسسٹنٹ صاحبان کو اس سلسلہ میں عملی تربیت دی جائے۔ یہاں آزمودہ سانڈ بھی تیار کئے جائیں۔ ہر ادارہ میں ایک ڈیپ فریز مشین بھی ہونی چاہیے تاکہ اچھے آزمودہ سانڈوں کے مادہ تولید کو ذخیرہ کر کے عرصہ دراز تک استعمال کیا جا سکے۔

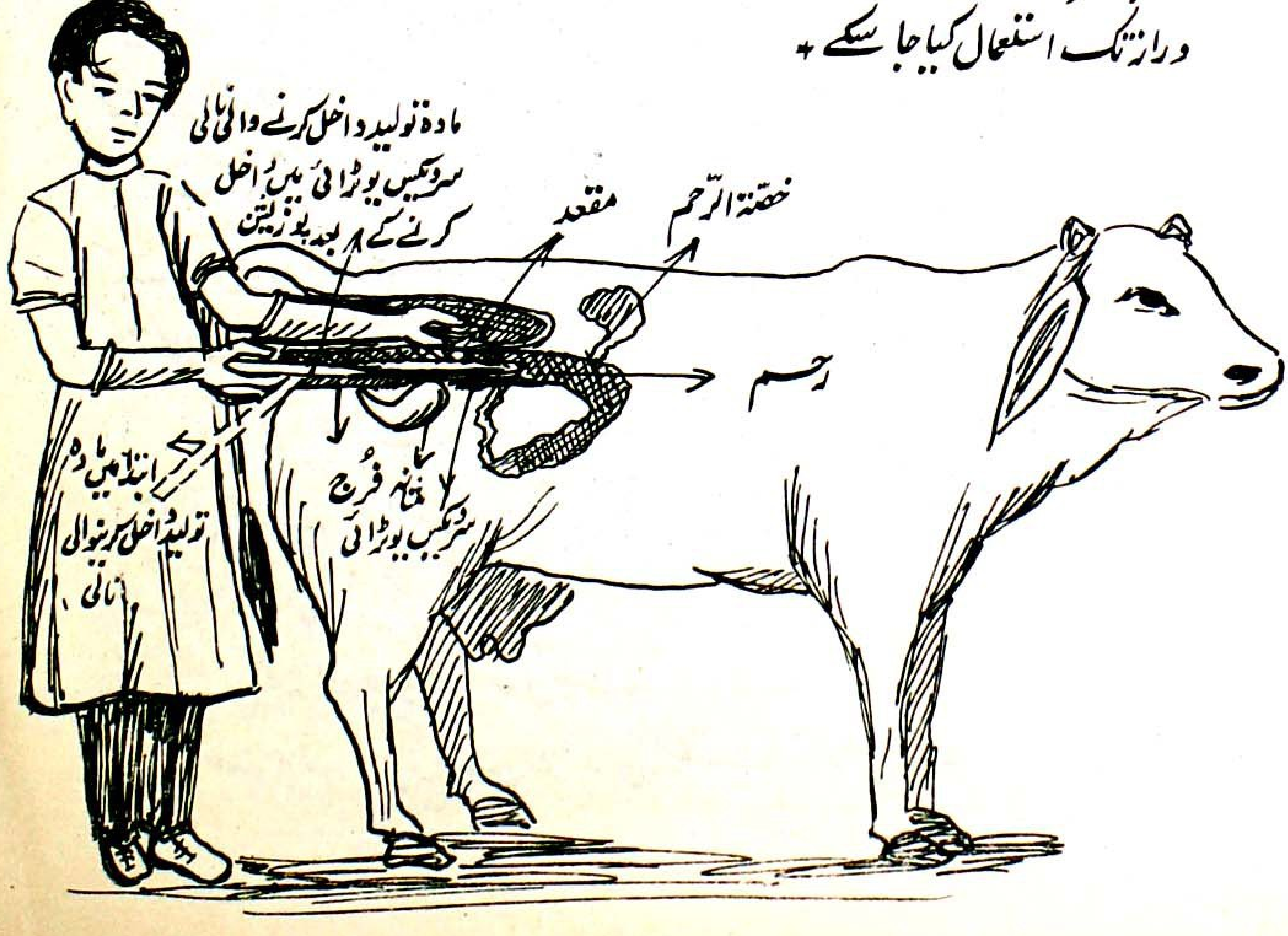

گوشت کا معائنہ

گوشت بلحاظ غذا افضل ترین غذا ہے۔ گوشت تمام غذاؤں کا یہ رئیس سمجھا گیا ہے — "اللحم رئیس الطعام" انسانی جسم کی نشوونما میں موزوں اور مناسب مقدار گوشت کو جو درجہ حاصل ہے وہ کسی اور غذا کو حاصل نہیں ہے۔ انسانی جسم کے رگ و ریشہ کی بالیدگی اور توڑ پھوڑ میں تعمیری سرگرمیوں کے سلسلہ میں جو جوئے شیر گوشت لا سکتا ہے وہ اور کسی غذا کے بس کی بات نہیں۔ کسی ملک کی خوشحالی کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں گوشت کس معیار کا دستیاب ہوتا ہے۔

انسان جب تہذیب سے روشناس نہیں ہوا تھا اور جنگلوں میں دیگر جنگلی جانوروں کی طرح رہائش پذیر تھا تو شکم پروری کے لئے اسے درختوں کے پھل حاصل تھے یا چرندوں پرندوں کا شکار کیا ہوا گوشت روزمرہ خوراک میں زیادہ نمائندگی گوشت کو ہی حاصل تھی۔ تہذیب سے روشناس ہوکر بھی گوشت اپنے مقام پر اسی مستعدی سے قائم ہے بلکہ انسانی ضروریات میں گوشت کا روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

مگر جہاں اعلٰے اور صحت مند گوشت کا درجہ اتنا بلند ہے اس کے برعکس ناقص اور

Marfat.com

بیمار گوشت کا پہلو اتنا ہی تاریک ہے۔ ایک طرف تو نفیس اعلیٰ اور صحت مند گوشت صحت اور تندرستی کا ضامن ہے اور دوسری طرف ناقص، گھٹیا اور بیمار گوشت لاتعداد اور اَن گنت دباؤں۔ بیماریوں اور متعدد قسم کی تکالیف کا پیش خیمہ ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک تندرست جانور سے گوشت بھی اعلیٰ اور صحت مند حالت میں حاصل ہو۔ جہاں انسانی جسم کی نشوونما میں گوشت پیش پیش ہے۔ وہاں مختلف بیماریوں کے جراثیم کی پرورش کے لئے بھی یہ پیش پیش ہے۔ اس لئے ایک تندرست اور صحت مند جانور کا گوشت معمولی کوتاہی سے انسانی زندگی کے لئے مضر اور مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ ذبح خانہ کے سپرنٹنڈنٹ صاحبان بعض فنی نکات مثلاً ذبح خانہ کی تعمیر۔ اس کی ضروریات آبادی کے لحاظ سے ذبح خانہ کی وسعت۔ موزوں جگہ کا انتخاب۔ ذبح سے قبل۔ دوران اور بعد معائنہ کے طریق سے بالکل نابلد ہوتے ہیں۔ چنانچہ بسا اوقات وہ اسی لاعلمی کی وجہ سے محکمانہ بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ جانوروں کی کھال اتارنے میں معمولی احتیاط اور معمولی لاپرواہی ملکی اقتصادیات میں نقصان کا باعث بنتی ہے۔ بعض جانوروں کی بیماریاں براہ راست انسان کو گوشت کے ذریعہ لگ جاتی ہیں۔ اس کا مؤثر تدارک اس ملک کے باشندگان کی صحت کا ضامن ہو سکتا ہے بہت حد تک ملک کی خوشحالی کا دارومدار جانوروں کے گوشت کی نوعیت پر ہے۔ جانوروں میں ریشہ دار گوشت کی بجائے رس دار گوشت ملکی خوشحالی کی علامت ہے۔ گوشت میں معمولی تدابیر سے کس طرح خستگی پیدا کیجا سکتی ہے اور لذت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان تمام باتوں کا ذکر اس کتابچہ میں بالتفصیل درج کیا گیا ہے۔

اس باب میں گوشت پیدا کرنے والے جانوروں۔ سے گوشت حاصل کرنے، گوشت کا ذخیرہ کرنے۔ اچھے اور برے گوشت میں تمیز کرنے کے تمام طریق بالتفصیل درج کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ معلومات فنی احباب کے لئے گوشت کے معائنہ کے سلسلے میں کافی مدد ثابت ہونگی اور دیگر احباب اس کے مطالعہ سے اتنے باشعور ہو جائیں گے کہ وہ گوشت کھانے سے قبل اسے پرکھ لیں۔ مصنف کی دلی آرزو ہے کہ عوام اعلیٰ اور صحت مند گوشت کھا کر صحت کے معیار کو بلند رکھ سکیں۔

Marfat.com

مذبح

سلاٹرھاؤس

انسانی خوراک میں لحمیات کو اہم مقام حاصل ہے۔ کیونکہ صحت اور جسم کی نشو ونما میں یہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ حیوانی لحمیات نباتاتی لحمیات کے مقابلہ میں زود ہضم اور افضل ہوتے ہیں۔ گوشت حیوانی لحمیات کا بہترین ماخذ ہے۔ گوشت انسانی خوراک کا اہم اور لازمی جزو ہے۔ جہاں گوشت انسانی زندگی کے لئے قوت بخش اجزا کی بنا پر بے حد فائدہ مند ہے وہاں یہ کہیں زیادہ نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ بیمار جانوروں کا اور گلا سڑا گوشت کھانے سے انسان بعض مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گوشت خوری کے اس تاریک پہلو کے تدارک کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام وہ جانور جو بطور انسانی خوراک استعمال ہوتے ہوں۔ ایک مخصوص جگہ پر کسی تربیت یافتہ ڈاکٹر کی زیر نگرانی ذبح ہوں تاکہ انسانی زندگی کے لئے مضر گوشت کو ضائع کر دیا جائے۔ یہ مخصوص جگہ "مذبح" یا "سلاٹر ہاؤس" کہلاتی ہے یہاں تندرست اور قابل خوردنی گوشت پر مہر لگا دی جاتی ہے جو اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ گوشت تمام امراض سے مبرّا اور انسانی زندگی کے لئے مضر نہیں۔

مذبح بنانے کیلئے جگہ کا انتخاب

مذبح بنانے کے لئے جگہ کا انتخاب کرتے وقت حسب ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

(۱) مذبح کی تعمیر کے لئے ایسی جگہ منتخب کی جائے جو گرد و نواح کی زمین سے قدرے بلند سطح پر واقع ہو تاکہ پانی کے نکاس کا خاطر خواہ بندوبست ہو سکے اور موسم برسات کے دوران گرد و نواح کی زمین کا پانی وہاں اکٹھا نہ ہو جائے۔

(۲) مذبح شہری آبادی سے دور مگر پکی سڑک کے کنارے ہونا چاہیئے تاکہ گوشت شہر تک لانے میں آسانی رہے اگر ممکن ہو سکے تو مذبح ریلوے اسٹیشن کے بھی قریب ہونا چاہیئے تاکہ تاجروں کو باہر

Marfat.com

جانور لانے میں آسانی رہے۔

(۳) مذبح ایسی جگہ اور ایسے رخ ہونا چاہیئے کہ ہوا کا رخ مذبح سے شہری آبادی کی طرف نہ ہو۔

(۴) مذبح کے لئے پانی کا خاطر خواہ بندوبست ہونا چاہیئے۔ اگر بجلی بھی مہیا ہو سکے تو بہتر ہے

(۵) پانی کے نکاس کے لئے نالیوں کا خاطر خواہ بندوبست ہونا چاہیئے۔

(۶) مذبح کے قریب چراگاہ ہونی چاہیئے۔

(۷) جو جگہ مذبح کے لئے منتخب کی جائے وہ سیم زدہ نہ ہو۔

مذبح

ایک جدید طرز کا مذبح مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

(ا) جانوروں کے لئے آرام گاہ

(ب) مذبح خاص

(ج) مذبح میں کام کرنے والوں کے لئے رہائشی کوارٹر

آرام گاہ

دور دراز کے علاقوں سے لائے گئے جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے کم از کم ۲۴ گھنٹے آرام دینا چاہیئے۔ اگر سفر کے تھکے ماندے جانوروں کو فوراً ذبح کر دیا جائے تو جسم سے خون کی مطلوبہ مقدار خارج نہیں ہوتی۔ متواتر سفر کے تحت جسم کے مختلف نظام پوری مستعدی سے اپنا فعل سرانجام نہیں دے سکتے اور بیشتر ایسے زہریلے مادے جو عام حالت میں جسم سے خارج ہو جاتے ہیں جسم میں رہ کر مضر اثر ڈالتے ہیں اور ذبح کے وقت خارج ہونے والے خون کے اخراج میں جو اعضاء اور اعصاب مدد دیتے ہیں ان کو فعل انجام دینے میں مخل ہوتے ہیں۔ ایسے گوشت کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ یہ گوشت زیادہ دیر تک ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس میں خون کی زیادہ مقدار ہوتی ہے اس لئے بہت جلد گل سڑ جاتا ہے۔ آرام گاہ میں اتنی جگہ ہونی چاہیئے کہ دو تین دن تک ذبح ہونے والے جانور سما سکیں۔ اس سے ایک تو جانوروں کو ذبح سے پہلے خاصا آرام مل جاتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی وجہ سے باہر کے جانور بروقت نہ پہنچ سکیں تو عوام کو گوشت سے محروم نہیں رہنا پڑتا اور بعض وبائی قسم

Marfat.com

کی بیماریاں مشاہدہ میں آجاتی ہیں ۔

بھیڑ، بکری اور مویشیوں کے لئے آرام گاہ الگ ہوتی ہے ۔ آرام گاہ میں خوراک، پانی، سایہ اور موسم سرما میں تیز و تند سرد ہواؤں سے بچنے کا انتظام ہونا چاہیئے ۔ ذبح کے ۸ سے ۱۲ گھنٹے قبل جانوروں کا انتخاب کر کے مذبح خاص میں ذبح کے منتظر جانوروں کے کمرہ میں بھیجدیا جاتا ہے یہاں ان کو بھوکا رکھا جاتا ہے ۔ موسم گرما میں پینے کے لئے پانی دیا جاتا ہے ۔ اس عمل سے ذبح کے وقت خون کی زیادہ سے زیادہ مقدار خارج ہوتی ہے ۔ نیز مادہ جانوروں کو بھوکا رکھنے سے تشخیص حمل میں بھی آسانی رہتی ہے ۔

مذبح خاص

مذبح خاص کی عمارت مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہونی چاہیئے ۔

۱۔ ذبح کے منتظر جانوروں کی جگہ
۲۔ ذبح کرنے کا کمرہ
۳۔ کھال اتار کر لٹکانے کا کمرہ
۴۔ انتڑیوں کے لئے کمرہ
۵۔ کھالوں کے لئے کمرہ
۶۔ ناکارہ گوشت جلانے کے لئے جگہ
۷۔ تجربہ گاہ ڈسپنسری اور دفتر
۸۔ سٹور

ذبح کے منتظر جانوروں کے لئے جگہ

ذبح کے ۸ سے ۱۲ گھنٹے پیشتر آرام گاہ سے ذبح ہونے والے جانور یہاں لائے جاتے ہیں ۔ یہاں ان کو بھوکا رکھا جاتا ہے تاکہ ذبح کے وقت خون کی زیادہ سے زیادہ مقدار خارج ہو سکے بھوکا رکھنے سے معدہ اور آنتوں کی صفائی میں بھی آسانی رہتی ہے ۔ موسم گرما میں یہاں پینے کے لئے پانی کا انتظام ہونا چاہیئے ۔ مذبح کا یہ حصہ ذبح کے کمرے کے ساتھ ایک برآمدے کے ذریعے ملحق ہوتا ہے ۔ ذبح سے پہلے معائنہ کرنے والا افسر برآمدے میں کھڑا ہو جاتا ہے اور

Marfat.com

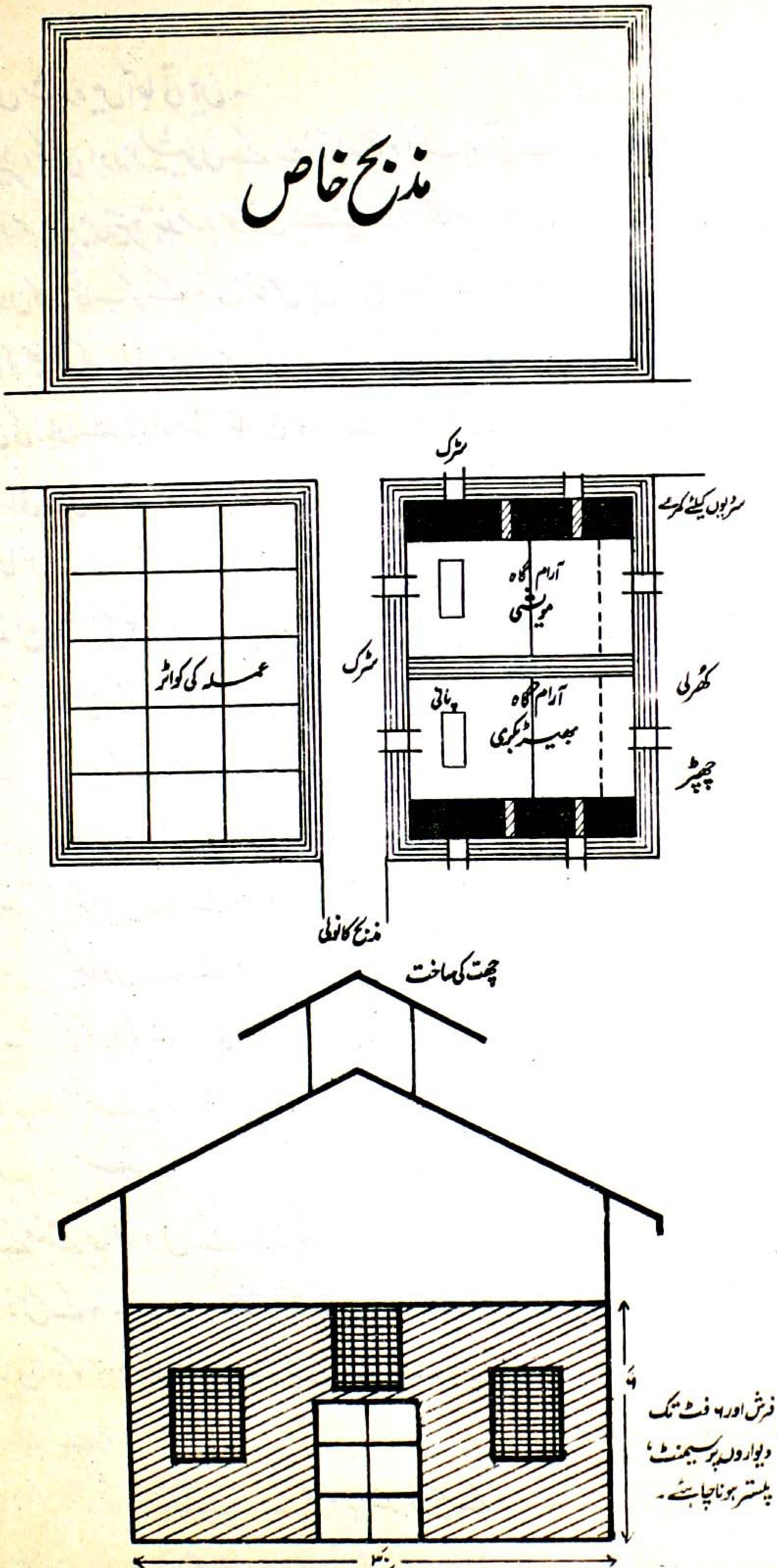

مذبح خاص کی چھت

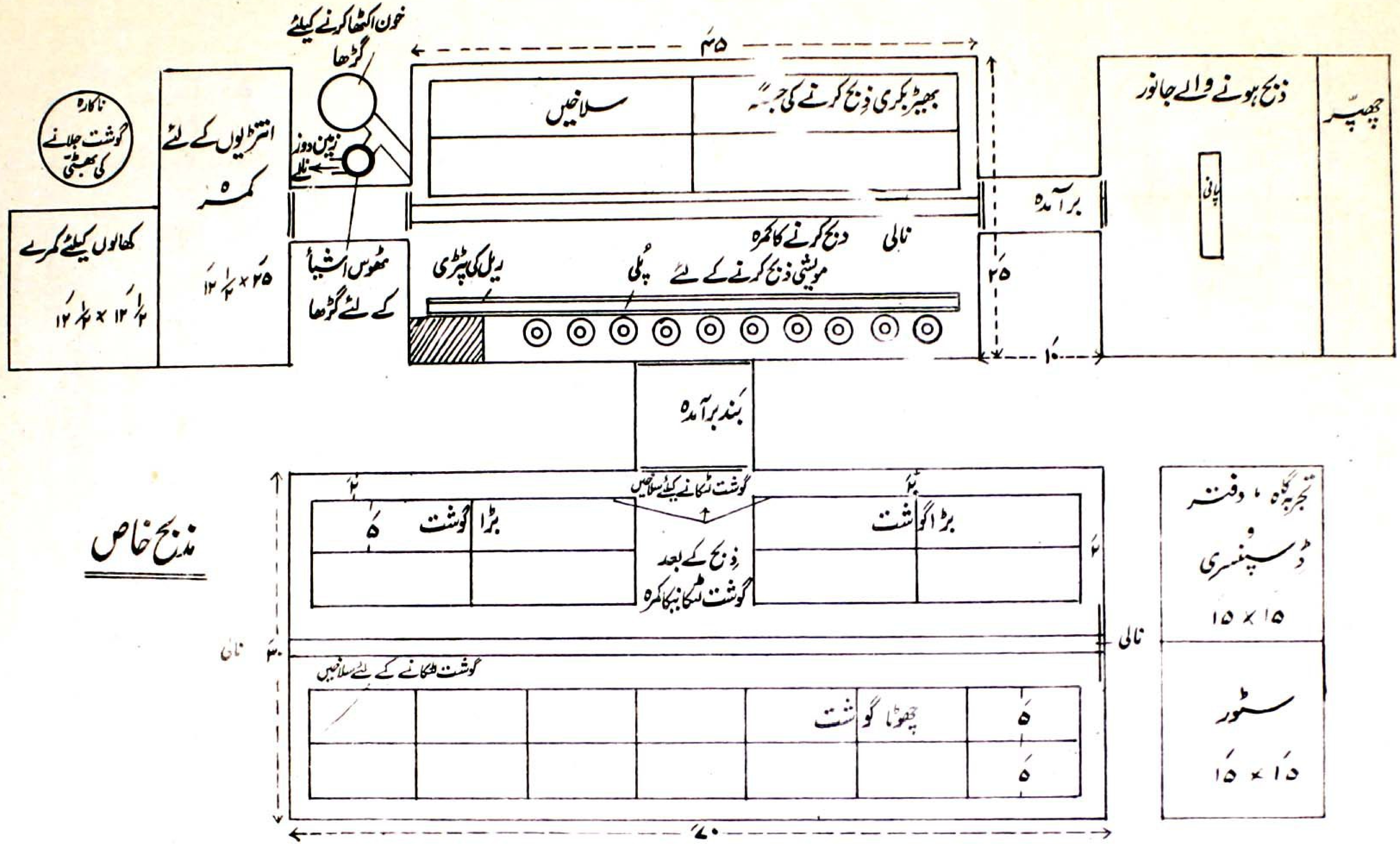

مذبح خاص

Marfat.com

ایک ایک جانور کا معائنہ کر کے ذبح کے کمرے میں داخل کرتا ہے۔

ذبح کرنے کا کمرہ

یہ ایک وسیع کمرہ ہوتا ہے۔ یہاں جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ بھیڑ بکری ٹکانے کے لئے سلاخیں اور مویشیوں کو لٹکانے کے لئے مضبوط ریل کی پٹڑی اور چرخیاں لگی ہوتی ہیں۔ سلاخوں کی فرش سے بلندی ۶ فٹ اور پٹڑی کی فرش سے بلندی ۱۰ فٹ ہوتی ہے۔ کمرے کے درمیان اور اطراف پر پانی اور خون کے نکاس کے لئے نالیاں ہوتی ہیں۔ کمرے میں ٹھنڈے اور گرم پانی کا خاطر خواہ انتظام ہونا چاہیئے۔ ذبح کے بعد گرم پانی سے چھریاں کلہاڑیاں وغیرہ دھوئی جاتی ہیں اور ٹھنڈے پانی سے فرش کی صفائی کی جاتی ہے۔ کمرے سے باہر ایک گڑھا ہوتا ہے جس میں خون جمع کیا جاتا ہے۔ گندے پانی کے نکاس کا ایسا بندوبست ہونا چاہیئے کہ مذبح کی ٹھوس غلاظت ایک گڑھے میں جمع ہو جائے اور صرف پانی زمین دوز نالے میں داخل ہو۔

گوشت لٹکانے کا کمرہ

کھال اتارنے اور معدہ، انتڑیاں وغیرہ نکالنے کے بعد بھیڑ بکری کی سالم نعش ذبح کے کمرے سے لا کر یہاں لٹکائی جاتی ہے۔ گائے بھینس کے جسم کے ٹکڑے کر کے یہاں لائے جاتے ہیں۔ گوشت لٹکانے کے لئے یہاں سلاخیں لگی ہوتی ہیں۔ سلاخ دیوار سے ۲ فٹ کے فاصلہ پر لگی ہوتی ہے ہر دو سلاخوں کے درمیان ۵ فٹ کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔ ان سلاخوں کی فرش سے بلندی ۶ فٹ ہوتی ہے۔ بھیڑ بکری کی نعش لٹکانے کے لئے ایک فٹ سلاخ اور گائے بھینس کی نعش کے ٹکڑے لٹکانے کے لئے ۴ فٹ جگہ درکار ہوتی ہے۔ بھیڑ بکری میں نرخرہ پھیپھڑے دل، جگر نعش سے الگ نہیں کئے جاتے۔ نعش لٹکا کر پھیپھڑے، دل اور جگر وغیرہ جسم سے باہر لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ اگر ان کو علیحدہ کر لیا جائے تو یہ لاش کے ساتھ ہی لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ نعش اور ان پر ایک ہی نمبر لگا دیا جائے تاکہ تمیز کرنے اور پہچاننے میں آسانی رہے۔ گائے بھینس میں چونکہ یہ اعضا کافی وزنی ہوتے ہیں اور ان کا اس طرح لٹکانا ناممکن ہوتا ہے اس لئے ان کو معائنہ کے لئے ایک میز پر رکھ دیا جاتا ہے۔ سلاخوں پر گوشت لٹکانے کے لئے اسی شکل کے کانٹے استعمال کئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

دُوسری طرز کا مذبح خاص

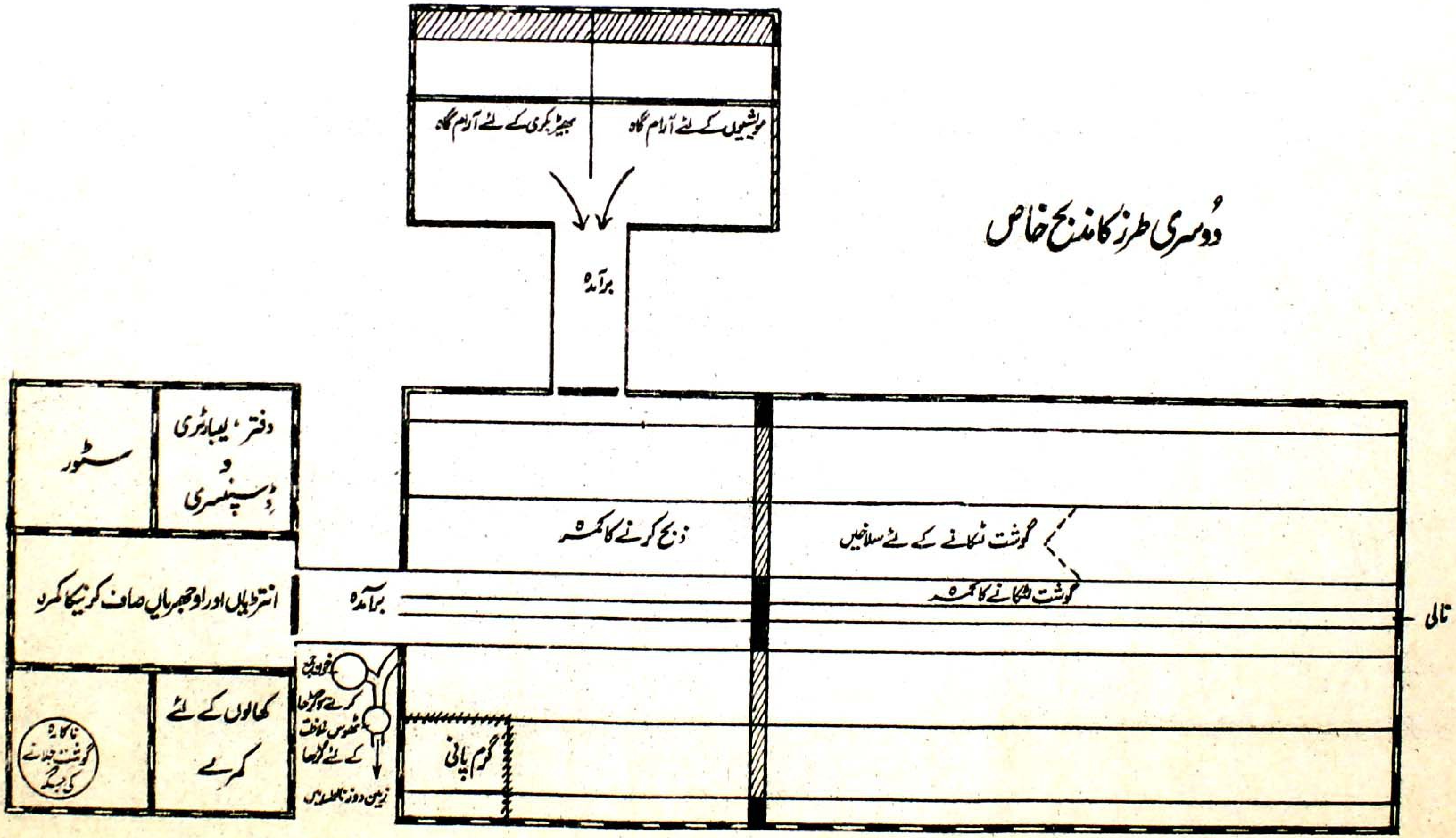

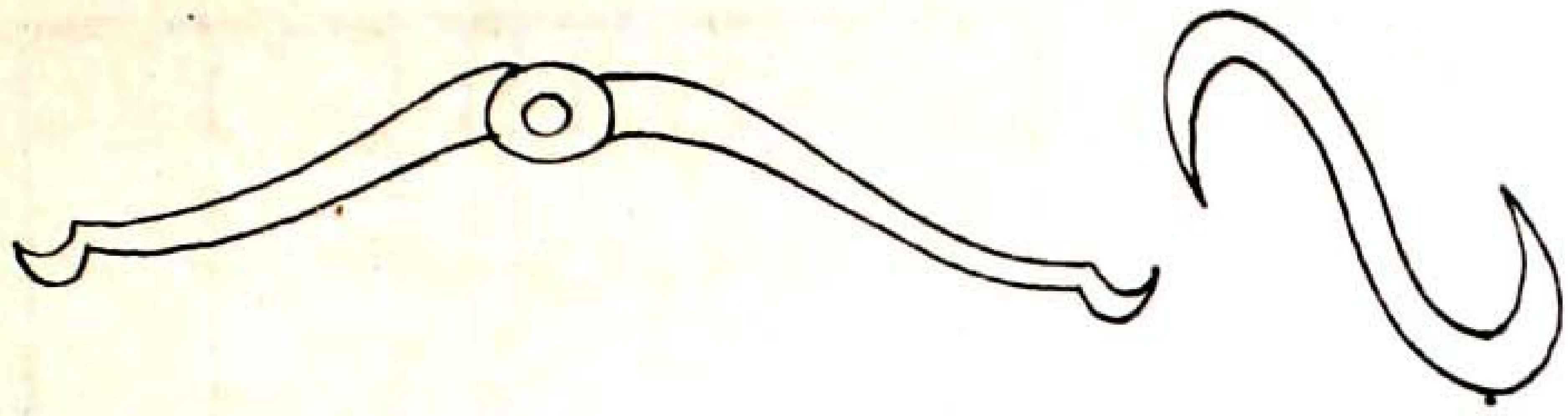

ذبح کرنے اور گوشت لٹکانے کے کمروں میں مندرجہ ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

(۱) کمروں کا فرش اور ۶ فٹ کی بلندی تک دیواریں سیمنٹ سے پلستر ہونی چاہئیں۔ خواہ وہ دیواروں کے ساتھ ہوں یا فرش کے ساتھ۔ فرش اور دیواروں کا مقام اتصال گول ہونا چاہیئے۔ بصورت دیگر کونوں میں گندگی جمع ہو جاتی ہے۔

(۲) دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگی ہونی چاہیئے تاکہ مکھیاں چیلیں اور کتے وغیرہ داخل نہ ہو سکیں۔

(۳) فرش کی ڈھلوان نالیوں کی طرف ہونی چاہیئے تاکہ صفائی میں آسانی رہے۔

(۴) ان کمروں میں گرم اور ٹھنڈے پانی کا انتظام ہونا چاہیئے۔ ذبح کے بعد چھریاں۔ کلہاڑیاں، اور سلاخیں وغیرہ گرم پانی سے دھوئی جاتی ہیں۔ ٹھنڈے پانی سے فرش اور دیواروں کی صفائی کی جاتی ہے۔ پانی کی سپلائی کے لئے اگر مذبح کا اپنا ٹیوب ویل ہو تو بہتر ہے۔

(۵) گندے پانی اور خون کے نکاس کا بندوبست ہونا چاہیئے۔ مذبح میں زمین دوز نالیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ کیونکہ ان کی صفائی اور صفائی کی جانچ میں دشواری ہوتی ہے۔ گندے پانی کے نکاس کا ایسا بندوبست ہونا چاہیئے کہ مذبح کی ٹھوس غلاظت ایک الگ گڑھے میں جمع ہو جائے اور صرف پانی زمین دوز نالیوں میں داخل ہو۔

(۶) گوشت لٹکانے والے کمرے میں پنکھوں کا انتظام ہونا چاہیئے تاکہ گوشت جلد ٹھنڈا ہو جائے۔

انتڑیوں کے لئے کمرہ

اس کمرہ میں انتڑیوں اور معدہ سے فضلہ وغیرہ صاف کیا جاتا ہے۔ جہاں روشنی پانی اور تازہ ہوا کا بندوبست ہونا چاہیئے۔

کھالوں کے لئے کمرہ

یہ ایک چھوٹا کمرہ ہوتا ہے کیوں کہ یہاں صرف کھالوں کو ٹھنڈا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ گرم گرم

Marfat.com

کھالوں کو اگر گانٹھوں میں باندھ دیا جائے تو ان کے سڑ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ کھالوں کی روانگی کے بعد اس کمرہ کی روزانہ صفائی ہونی چاہیئے۔

ناکارہ گوشت جلانے کی جگہ

نعشوں کے معائنہ بعد از مرگ کے وقت ناقابل خوردنی گوشت پر میتھالین بلیو چھڑک دی جاتی ہے۔ اس کے بعد تمام ناقابل خوردنی گوشت و دیگر حصص ایک جگہ جمع کر کے جلا دیئے جاتے ہیں حالانکہ ملکی معیشت کے پیش نظر یہ سودمند نہیں۔ اہال کر یہ مرغیوں کی خوراک بن سکتا ہے۔

تجربہ گاہ، دفتر اور ڈسپنسری

یہ معائنہ کرنے والے افسر کا کمرہ ہوتا ہے اس کمرہ میں چند ادویہ ہوتی ہیں تاکہ کسی حادثہ کی صورت میں ابتدائی طبی امداد دی جائے۔ مشکوک جانوروں کے خون کا معائنہ کرنے کے لئے اس کمرہ میں خوردبین بھی موجود ہوتی ہے۔

سٹور

اس میں مذبح کی ضروریات کی اشیا سٹور کی جاتی ہیں۔ اس میں چھریاں، کلہاڑیاں، ادویہ اور رسیاں رکھی جاتی ہیں۔

رہائشی کوارٹر

مذبح میں کام کرنے والوں کے لئے قریب ہی رہائشی کوارٹر ہونے چاہئیں۔ اس سے مذبح کا انتظام آسان اور بہتر ہو جاتا ہے۔

مذبح کی صفائی

روزانہ کام ختم ہونے پر فرش کو پانی سے دھو کر غلاظت وغیرہ سے صاف کیا جائے۔ چھریاں کلہاڑیاں۔ کمانٹے اور سلاخیں گرم پانی سے صاف کریں۔ چھ فٹ کی بلندی تک دیواریں پانی سے دھوئیں۔ تاکہ چربی اور خون کے دھبے صاف ہو جائیں۔ آنتوں اور معدہ سے نکلنے والی غلاظت دور کسی کھاد کے گڑھے میں ڈالی جائے۔ دیواروں پر ہفتہ میں ایک بار سفیدی کرائی جائے۔

Marfat.com

ذبح سے پہلے معائنہ

اینٹی مارٹم سے مراد زندہ جانوروں کا ذبح کرنے سے قبل معائنہ کرنا ہے۔ اس معائنہ سے ذیل کے مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ ذبح کے بعد معائنہ میں مدد ملتی ہے۔

۲۔ بعض ایسی امراض کی تشخیص ہو جاتی ہے جو ذبح کے بعد ممکن نہیں مثلاً خارش، دست، بخار وغیرہ۔

طریق کار

اینٹی مارٹم معائنہ کم از کم ۶ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ ۲۴ گھنٹے ذبح سے پہلے ہونا چاہیئے۔ پہلے تمام ذبح ہونے والے جانوروں پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں جو جانور سست نظر آئیں ان کا بغور تفصیلی معائنہ کیا جائے۔ پھر معائنہ کرنے والے افسر کو چاہیئے کہ دروازہ کے پاس کھڑا ہو جائے اور ایک ایک جانور کا معائنہ کرنے کے بعد مذبح خاص میں داخل کرنا جائے۔ اینٹی مارٹم معائنہ کے وقت ذیل کی امراض کے متعلق خیال رکھا جائے۔

مویشیوں میں

تپدق۔ ایکٹینو مائی کوسس۔ ایکٹینو بیسی لوسس۔ گل گھوٹو۔ بلیک لیگ۔ بخار۔ لاغر اور کمزور حالت۔ زنگ ورم۔ زنڈرپیسٹ۔ حوانہ کی سوزش۔ منہ کھر کی بیماری۔ چاندنی۔ اینتھریکس۔ باؤلاپن۔ چیچک۔ نمونیا۔ حاملہ جانور۔ یرقان۔ زکام اور رحم کی سوزش۔

بچھڑوں میں

بچھڑوں میں کم سنی۔ کاف ڈفتھیریا۔ چیچک۔ سفید اسہال اور ددّھر

بھیڑ بکری میں

لاغر اور کمزور حالت۔ چیچک۔ نمونیا۔ بخار۔ منہ کھر کا مرض۔ اینتھریکس۔ متورم غدود جن میں پنیر نما پیپ ہو وغیرہ قابل غور حالتیں ہیں۔ جو جانور ٹھیک ہوں ان پر P کا نشان داغ

Marfat.com

دیا جائے اور جو ٹھیک نہیں ہیں ان پر (R) کا نشان داغ دیا جائے۔ نشان سم پر لگایا جائے مشکوک جانوروں پر S کا نشان لگا دیا جائے۔ ان جانوروں کو یا تو الگ جگہ ذبح کیا جائے۔ یا دیگر جانوروں کے بعد اور ان کا نہایت احتیاط سے تفصیلی معائنہ کیا جائے۔

خطرناک امراض مثلاً بلیک لیگ - اینتھریکس - باؤلا پن - چاندنی - رنڈرپیسٹ وغیرہ میں مبتلا جانوروں کو ضائع کروا دینا چاہیئے۔ ان کو ہلاک کر کے جلا دیا جائے یا زمین میں گہرا دفن کر دیا جائے۔

ذبح سے پہلے جانور کو آرام دینے کی ضرورت

جانور کو ذبح کرنے سے پیشتر کم از کم ۲۴ گھنٹے آرام دینا ضروری ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو :-

(۱) جانور کے جسم سے خون کی تسلی بخش مقدار خارج نہ ہو گی۔

(۲) سفر کی صعوبتوں کے تحت جو جسمانی وزن میں عارضی کمی واقع ہو جاتی ہے وہ بحال نہ ہو گی۔

(۳) گوشت اپنی عمدگی کھو دے گا اور گوشت کی خاصیت بھی متاثر ہو گی۔

(۴) چونکہ جسم سے خون کی مطلوبہ مقدار نہیں نکلتی اس لئے گوشت زیادہ دیر تک رکھا نہیں جا سکتا اور ایسا گوشت جلد سڑنے لگتا ہے۔

(۵) جانور میں جراثیم کے خلاف قوت برداشت کم ہو جاتی ہے۔ معدہ اور انتڑیوں کے جراثیم اسکرشیا کولائی (ESCHERECHIA COLI) خون کے ذریعے گوشت میں جاتے ہیں۔ یہ صحت کے لئے مضر ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۶) گوشت میں موت کے بعد اکڑاؤ پیدا نہیں ہوتا جس سے گوشت میں خستگی پیدا نہیں ہوتی۔

سفر کے دوران جسمانی وزن میں عارضی کمی

ذبح کے لئے جانوروں کو دور دراز کے علاقوں سے بڑے بڑے شہروں میں لایا جاتا ہے۔ سفر کے دوران جانوروں کے وزن میں عارضی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ کمی کی شرح ۳ سے ۴ فیصد تک ہوتی ہے یہ کمی عارضی ہوتی ہے اور مناسب آرام کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

ذبح کے دوران معائنہ

ذبح کا طریقہ

ذبح کا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے جانور کو کم از کم تکلیف ہو اور جسم سے خون کی زیادہ سے زیادہ مقدار نکل آئے چونکہ پاکستان کی بیشتر آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے یہاں ذبح کا "محمدی" طریقہ رائج ہے۔ مذہبی خلوص اور عقیدت سے قطع نظر سائنسی خوبیوں کی بدولت ذبح کا یہ طریقہ موزوں ترین اور افضل تصور کیا گیا ہے۔ اس طریقہ میں جانور کو گردن کے شروع میں حلق کے قریب سے ذبح کیا جاتا ہے۔ یہاں خون کی بڑی بڑی شریانیں اور وریدیں ہوتی ہیں۔ جن کے کٹتے ہی دماغ سے خون اتر جاتا ہے اور درد کا خفیف سا احساس رہتا ہے۔ چونکہ دماغ۔ حرام مغز اور نسوں کا رابطہ قائم رہتا ہے اس لئے دل کا فعل کچھ وقت کے لئے جاری رہتا ہے جس کی بدولت جسم سے خون کی زیادہ سے زیادہ مقدار خارج ہو جاتی ہے۔

ذبح کے دوران درج ذیل امور کو مدِ نظر رکھنا چاہیئے۔

(۱) ذبح کے لئے چھری بہت تیز ہونی چاہیئے۔ کند چھری سے گلا یکدم نہیں کٹتا اس لئے جانور کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

(۲) مذبح کا فرش غلاظت سے پاک ہونا چاہیئے۔

(۳) ذبح کے وقت جانور کی گردن نالی کے قریب رکھی جائے تاکہ خون نالی میں بہہ جائے اور کھال کو خراب نہ کرے۔

(۴) جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہیئے کہ ایک جانور کے جسم کی رطوبتیں ساتھ والے جانور تک نہ پہنچیں۔ ورنہ اگر ایک جانور کسی مرض میں مبتلا ہو تو ساتھ والے جانور کا گوشت بھی ضائع کرنا پڑے گا۔

(۵) قصابوں اور بوچڑوں کو مخصوص عرصہ بعد چھوت دار امراض کا حفاظتی ٹیکہ لگایا جائے۔ کوئی بوچڑ کسی ایسی مرض میں مبتلا نہ ہو جو چھوت کے ذریعے پھیلتی ہو۔ بوچڑ کی جسمانی صفائی اور عام حفظانِ صحت کے اصولوں کا خیال رکھا جائے۔

Marfat.com

(۶) بوچڑ جانوروں کو ذبح کرنے کے بعد مذبح کو فرش پر گھسیٹتے ہیں اور دوسری جگہ لے جاکر کھال اتارتے ہیں۔ جس سے کھال پر خراشیں پڑ جاتی ہیں اور کھال گھٹیا درجہ کی ہو جاتی ہے اس کا انسداد کیا جائے۔

(۷) کھال اتارتے وقت بہت تیز چھری استعمال نہیں کرنی چاہیئے تاکہ کھال میں جگہ جگہ گہری خراشیں نہ پڑ جائیں۔

(۸) بوچڑ چھری منہ میں نہ پکڑیں کیونکہ اگر وہ از خود کسی مرض میں مبتلا ہوں تو گوشت کو جراثیم آلود بنا دیں گے۔ بوقت ضرورت چھری لٹکانے کے لئے کمر کے ساتھ چمڑے کی ایک پیٹی لگی ہونی چاہیئے۔

(۹) بوچڑ کھال اتارتے وقت کھال میں چھوٹا سا شگاف دے کر اس میں منہ سے ہوا بھرتے ہیں۔ اگرچہ اس طریقہ سے کھال اتارنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے لیکن یہ حفظان صحت کے اصولوں کے منافی ہے بوچڑ اگر چاہے تو ہوا بھرنے کے لئے پمپ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۱۰) خیال رکھا جائے کہ کوئی بوچڑ کسی جانور کے جسم کا بیماری سے متاثرہ حصہ چھپا نہ دے اور اس کی جگہ تندرست جانور کا وہی حصہ باہر سے لاکر نہ رکھ دے اور نہ ہی نعش کے کسی اعضا پیری ٹونیم اور پلیورا کو کاٹ کر کسی اور طریقہ سے کسی مرض کے نشانات مخدوش کرنے کی کوشش کرے۔

(۱۱) خون کے اخراج کے بعد کھال اتارنی شروع کر دینی چاہیئے۔ دبر سے کھال آسانی سے نہیں اترتی۔

ایمرجنسی سلاٹر (ہنگامی مذبح)

اگر جانور کو اچانک ایسی کوئی چوٹ یا بیماری (اپھارہ) ہو جائے جس سے فوری موت کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں گوشت ضائع ہونے سے بچانے کے لئے جانور کو ذبح کر لیا جاتا ہے۔ اس کو "ایمرجنسی سلاٹر" کہتے ہیں اگر ممکن ہو تو ذبح سے پہلے جانور کا درجہ حرارت دیکھا جائے اگر جانور بیمار ہو تو ضروری ہے کہ جس وقت تک مریض کی نوعیت علاج کی تفصیل اور خون کے معائنہ سے مرض کی تشخیص نہ ہو جائے گوشت کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔

Marfat.com

ذبح کے بعد نعش کا معائنہ

(POST-MORTEM)

ذبح کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو سکے معائنہ کر لینا چاہیئے کیونکہ گوشت میں جلد ہی ایک کیمیائی تبدیلی شروع ہو جاتی ہے۔ اس تبدیلی کے زیر اثر گوشت کی مٹھاس گلائی کوجن (GLYCOGEN) میں تبدیل ہو کر لیکٹک ایسڈ (LACTIC ACID) بن جاتا ہے۔ یہ ایسڈ گوشت کی لحمیات پر اثر انداز ہو کر ان کو منجمد کر دیتا ہے۔ ان تبدیلیوں سے گوشت سخت ہو جاتا ہے۔ لہذا ملحق گلینڈز کے معائنہ میں دشواری ہوتی ہے گوشت میں اس تبدیلی کو رائگر مارٹس (RIGOR-MORTIS) کہتے ہیں۔ گوشت میں یہ تبدیلی اچھی تصور کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے گوشت زیادہ خستہ اور لذیذ ہو جاتا ہے۔

بیمار اور تھکے ہوئے جانوروں میں یہ تبدیلی ظاہر نہیں ہوتی۔ موسم سرما میں یہ تبدیلی گرمیوں کی نسبت دیر سے ظاہر ہوتی ہے۔ ذبح کے بعد معائنہ ذیل کے طریقہ سے کیا جاتا ہے:-

تمام جسم کا سرسری معائنہ

اس معائنہ میں حسب ذیل حالتوں کی پڑتال کی جاتی ہے۔

۱- نعش کی عام کمزوری اور لاغر پن

۲- جسم پر کسی قسم کے زخم کا نشان

۳- جسم کے کسی حصہ کا متورم ہونا۔ خون سے رساؤ نکل کر اور اکٹھا ہونے سے متورم ہونا- (OEDEMA)

۴- چھاتی یا پیٹ میں پانی پڑ جانا۔

۵- جسم سے خون کے اخراج کی مقدار

۶- ڈھانچہ کی ساخت میں بے قاعدگی اور بچھڑوں کے جوڑوں کی سوزش والی بیماری کی موجودگی۔

Marfat.com

۷۔ جانور کی عمر

۸۔ جانور کی جنس

۹۔ مخصوص بو۔ گوشت کی مخصوص بو کے علاوہ کسی دیگر بو کا محسوس ہونا۔ غذا، ادویات مثلاً مچھلی کا تیل۔ تیل تارپین۔ ہینگ۔ تھوم یا لہسن پیاز کا ذبح کرنے سے قبل استعمال کاربالک ایسڈ۔ کلورل ہائیڈریٹ وغیرہ

۱۰۔ پردہ شکم کو اٹھا کر ٹی۔بی کی گلٹیوں کے لئے معائنہ کیا جائے۔

گوشت کا وزن مویشیوں میں زندہ وزن کا تقریباً ۵۳ فیصد اور بھیڑ بکری میں تقریباً ۵۰ فیصد تک ہوتا ہے۔

جسم کے مختلف اعضاء کا تفصیلی معائنہ

سر کا معائنہ:۔

جانور کی عمر اور جنس دیکھیں۔ مسوڑھوں، ہونٹوں اور زبان کا معائنہ، منہ کھر کی بیماری رنڈرپیسٹ۔ ایکٹینومائی کوسس۔ ایکٹینوبے سی لوسس کے لئے معائنہ کیا جائے۔ جبڑوں کے درمیان۔ ریٹروفیرنجیئل (RETROPHARYNGEAL) سب میگزلری (SUB-MAXILLARY) کان۔ زبان۔ حلق اور جبڑوں کے قریب جتنے غدود واقع ہیں ان کا بغور معائنہ کیا جائے۔

سب میگزلری (SUB-MAXILLARY) اور پیروٹڈ لمف گلینڈز کا ٹی۔بی کے لئے معائنہ کیا جائے۔ رخساروں پر نچلے جبڑے کے متوازی شگاف دے کر گوشت میں سسی سرکس بووس (SYSTICERSUS BOVIS) کی سسٹ تلاش کی جائے۔

پیٹ کے اعضا

معدہ اور انتڑیاں

ان کا انتڑیوں کی ٹی۔بی۔ ایکٹینوبے سی لوسس اور طفیلی کرموں کے لئے معائنہ کیا جائے۔ گیسٹروسپلینک اور میزنٹیرک (GASTROSPLENIC MESENTERIC) نظام جاذبہ کے غدود کا معائنہ کیا جائے۔

Marfat.com

تلی :- اس کا ٹی-بی اور انتھریکس کے لئے معائنہ کیا جائے۔

جگر :- جگر کی سوزش۔ ایکٹینوبے سی لوسس۔ ہائی ڈیٹڈ۔

سسٹ :- جگری پھوڑوں اور ٹی۔بی۔ گلٹیوں کے لئے معائنہ کیا جائے۔ صفرا کی نالی کو چیر کر جگری کرم (بورفلیوک) کے لئے دیکھا جائے۔

ہیپٹیک لمف گلینڈز (HEPATIC LYMPH GLANDS) کا بھی معائنہ کیا جائے۔

گردے :- گردے کے گرد کی چربی کا معائنہ کیا جائے۔ گردے کے اوپر کی جھلی اتار کر دیکھی جائے۔

تندرست جانور میں گردے کے گرد کی چربی ٹھوس اور جھلی آسانی سے اتر جاتی ہے۔ رینل لمف گلینڈز (RENAL LYMPH GLANDS) کا بھی معائنہ کیا جائے۔

مثانہ۔ رحم اور خصیے :- رحم کی سوزش۔ ٹی۔بی اور حمل کے لئے معائنہ کیا جائے۔ خصیوں کی سطح۔ ضرورت محسوس ہو تو کاٹ کر اندرونی معائنہ بھی کر لیا جائے۔ نزدیکی نظام جاذبہ کے غدودوں کا بھی معائنہ کیا جائے۔ مثانے کی بیرونی سطح اگر کوئی شک ہو تو کاٹ کر اندرونی سطح کا بھی معائنہ کیا جائے۔

چھاتی کے اعضاء

بھیڑ بکری میں پھیپھڑے۔ دل اور جگر نرخرہ کے ساتھ لٹکتے ہوتے ہیں۔ ان تمام اعضا کو پلک (PLHCK) کہتے ہیں۔ معائنہ کے لئے پلک کو ذبح جانور کے پیچھے لٹکا دیا جاتا ہے۔ بیل گائے میں یہ اعضا الگ الگ ہوتے ہیں اور ان کا معائنہ علیحدہ کرے میں کیا جاتا ہے۔

پھیپھڑے :- ان کا پلیورسی۔ نمونیا۔ ٹی۔بی۔ ہائی ڈیٹڈ سسٹ اور کرموں کے لئے معائنہ کیا جائے۔ برونکیل (BRONCHEAL) اور میڈیا سٹائل (MEDIASTINAL) لمف گلینڈز کا بھی معائنہ کیا جائے۔

دل :- دل کے غلاف ( ) کی سوزش (دل کی غلاف جھلی کی سوزش) ٹی۔بی کی گلٹیوں اور ہائی ڈیٹڈ سسٹ کے لئے معائنہ کیا جائے۔

Marfat.com

حوانہ :۔ حوانہ کو ٹٹول کر اور اگر ضرورت محسوس ہو تو کاٹ کر ٹی۔ بی اور تھنیلا کے لئے معائنہ کیا جائے۔ سپرا میمری لمف گلینڈز (SUPRA.MAMMARY LYMPH GLANDS) کا بھی معائنہ کیا جائے۔

پاؤں :۔ پاؤں کا معائنہ فٹ اینڈ ماؤتھ اور فٹ راٹ کے لئے کیا جائے۔

جھلیاں :۔ پیٹ کی اندرونی جھلی (پیری ٹونیم PERITONEEM) اور چھاتی کی اندرونی جھلی (پلورا PLEURA) کا ضرور معائنہ کیا جائے۔ بوچڑوں کو ہدایت ہونی چاہیئے کہ وہ اسے نقش سے بالکل الگ نہ کریں۔

مختلف اعضا کا اوسط وزن

جانور	جگر	پھیپھڑے	دل	گردے	تلی
گائے۔ بیل بھینس وغیرہ	۱۲ پونڈ	۵ سے ۷ پونڈ	۴ سے ۵ پونڈ	۲۰ سے ۲۴ اونس	۲ سے ۳ پونڈ
بھیڑ بکری	۱ سے ۱½ پونڈ	¾ سے ۲ پونڈ	۳ سے ۰ اونس	۴ سے ۶ اونس	۲ سے ۳ اونس

اگر حسب ذیل امراض میں سے کوئی سی بھی ہو تو تمام گوشت ضائع کر دیا جائے۔

۱۔ ایکٹینو مائی کوسس اور ایکٹینو بے سی لوسس (اگر جسم کے مختلف حصے مرض سے متاثر ہوں)

۲۔ جسم میں خون کی شدید قلت (ADVANCED ANAEMIA)

۳۔ انتھریکس

۴۔ بلیک لیگ

Marfat.com

۵۔ ضربات سے بھرپور جسم

۶۔ سیسٹی سرکس بووِس (CYSTECERCUS BOVIS) اگر سسٹ جسم کے مختلف اعضاء میں موجود ہوں۔

۷۔ سِسی سرکس اووِس (CYSTECERCUS OVIS) اگر سِسٹ جسم کے مختلف اعضاء میں موجود ہوں۔

۸۔ سڑا ہوا گوشت (DECOMPOSITION)

۹۔ مریض۔ دبلے۔ لاغر جانور کا گوشت (PATHOLOGICAL EMACIATION)

۱۰۔ گل گھوٹو

۱۱۔ منہ کھر کا مرض۔ مرض کی بڑھی ہوئی حالت جب کہ جانور بے حد کمزور اور لاغر ہوگیا ہو۔

۱۲۔ رنڈر پیسٹ

۱۳۔ غیر پیدا شدہ بچے یا اسقاط حمل سے گرائے ہوئے بچے کا گوشت۔

۱۴۔ پیدائش سے کچھ وقت بعد کا ذبح کیا ہوا گوشت

۱۵۔ یرقان

۱۶۔ ملگننٹ کٹارل فیور (MELIGNANT CATARRHAL FEVER)

۱۷۔ حوانہ کی شدید سوزش سے پیپ پڑ جائے۔ (ACUTE SEPTIC METRITIS)

۱۸۔ میلانوسس (MELANOSIS) گوشت میں سیاہ دھبے۔

۱۹۔ شدید رحم کی سوزش جس میں پیپ بھی پڑ جائے

۲۰۔ گوشت کی غیر قدرتی بو

۲۱۔ خون سے رساؤ نکل کر اکٹھا ہونے سے تمام جسم کا متورم ہونا (جنرالائیزڈ اڈیما) (GENERALIZED OEDEMA)

۲۲۔ دل کی غلاف جھلی کی سوزش جس میں پیپ پڑ جائے (ایکوٹ سیپٹک پیری کارڈائیٹس) (ACUTE SEPTIC PERICARDITIS)

۲۳۔ پیٹ کی اندرونی جھلی کی شدید سوزش جس میں پیپ بھی پڑ جائے

Marfat.com

۲۴۔ چھاتی کی اندرونی جھلی کی شدسوزش جس میں پیپ بھی پڑجائے۔
(ایکیوٹ سیپٹک پلورائٹس) (ACUTE SEPTIC PLEURITIS)

۲۵۔ شدید نمونیا جب کہ پھیپھڑوں میں پیپ بھی پڑجائے۔
(ایکیوٹ سیپٹک نمونیا) (ACUTE SEPTIC PNEUMONIA)

۲۶۔ تمام جسم میں پیپ پڑنا (پائیمیا) (PYAEMIA)

۲۷۔ بچھڑے کے جوڑوں میں پیپ پڑجانا (JOINT ILL) (جوآئنٹ اِل)

۲۸۔ تمام گوشت میں سارکوسسٹس کی موجودگی (GENERALIZED SARCOCYSTS)

۲۹۔ ٹیٹنس

۳۰۔ یوریمیا (URAEMIA)

۳۱۔ رسولیاں

۳۲۔ ٹی۔بی۔ جو تمام جسم میں پھیلی ہوئی ہو۔ (موتی نما ٹی بی) (MILIARY T.B.)

ذیل کے خاکہ میں چند امراض معہ مخصوص علامات اور گوشت کے بارہ میں فیصلہ کے بعد درج کی گئی ہیں۔

حالت یا مرض	علامات	فیصلہ
۱۔ بچے کا پیدائش سے کچھ وقفہ بعد ذبح کیا ہوا گوشت	گوشت پانی میں بھگویا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ہڈیوں کا گودا گہرا سرخ اور ناڑو پر تازہ زخم ہوتا ہے	انسانی خوراک کے لئے گوشت پاس نہ کیا جائے۔
۲۔ غیر پیدا شدہ یا اسقاطِ حمل سے گرائے ہوئے بچے کا گوشت۔	پھیپھڑے کا ٹکڑا اگر پانی میں ڈالا جائے تو ڈوب جائے۔ گوشت پانی میں بھگویا ہوا معلوم ہوتا ہے	چونکہ اسقاطِ حمل ٹی۔بی اور بروسی لوسس وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے گوشت پاس نہ کیا جائے۔

Marfat.com

۳-	کمزور اور لاغر جانور کا گوشت	گوشت میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ چربی کم۔ گردوں کی چربی غائب یا پتلی ہوتی ہے۔	اگر جانور مریض نہ ہو بلکہ قدرتی طور پر لاغر ہو تو گوشت گھٹیا درجہ کا قرار دیا جائے۔ اگر بیماری کی وجہ سے ہو تو گوشت پاس نہ کیا جائے۔
۴-	چربی کا غیر قدرتی رنگ یرقان	گائے کے علاوہ دیگر جانوروں کی چربی کا رنگ اگر زرد ہو تو یہ یرقان کی علامت ہوتی ہے۔	گوشت پاس نہ کیا جائے
۵-	گوشت کی غیر قدرتی بو	مویشیوں کو شلجم کھلانے سے یا بعض ادویہ (کلورل ہائیڈریٹ) دینے سے گوشت میں سے بو آنے لگتی ہے نر بکروں میں قدرتی طور پر خاص قسم کی بو موجود ہوتی ہے۔	گوشت پاس نہ کیا جائے۔ اگر یہ خوراک یا ادویات کیوجہ سے ہو تو گوشت گھٹیا درجہ کا قرار دیا جائے۔
۶-	حمل کی بڑھتی ہوئی حالت۔	ایسے جانور کو ذبح نہیں کرنا چاہیئے۔ بچہ ضائع ہو جاتا ہے جس سے ملک کی اقتصادی حالت پر برا اثر پڑتا ہے	حاملہ جانور کا گوشت کوئی نقصان نہیں دیتا لیکن ان جانوروں کو ذبح کرنا قانونی اور اخلاقی جرم ہے۔
۷-		بچہ جننے کے فوراً بعد جانور عموماً بیماری کی حالت میں ہی ذبح کیا جاتا ہے۔	اگر کوئی خطرناک مرض نہ ہو تو گوشت پاس کر دیا جائے
۸-	دیگ کے دوران ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت	پیشاب گاہ متورم اور پھیلی ہوگی۔	گوشت پاس کر دیا جائے۔ ویگ کا گوشت پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔
۹-	سوزش (INFLMATION)	یہ چوٹ ہڈی کے ٹوٹ جانے اور بہت سی امراض کے ہمراہ ہوسکتی ہے	چوٹ وغیرہ کی وجہ سے اگر زخم میں پیپ نہ پڑی ہو تو پاس کر دیں ورنہ

Marfat.com

	بعض اوقات تمام جسم متورم ہو جاتا ہے ۔	متاثرہ حصہ ضائع کر دیں اور باقی ماندہ پاس کر دیں ۔ اگر تمام جسم متورم ہو تو گوشت پاس نہ کیا جائے ۔
۱۰ ۔ بخار میں مبتلا جانور کا گوشت	جسم سے خون کی مطلوبہ مقدار نہیں نکلتی ۔ گوشت میں سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے ۔ گوشت میں غذائیت کم ہوتی ہے ۔ موت کے بعد اکڑاؤ پیدا نہیں ہوتا ۔	ایسے گوشت میں زہریلا مادہ "پٹومائینز" ہوتا ہے یہ پاس نہیں کرنا چاہیئے ۔
۱۱ ۔ ذبح کے وقت مطلوبہ مقدار سے کم خون نکلنا ۔	دل اور شریانوں میں خون موجود ہوتا ہے ۔ گوشت گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے ۔	ایسا گوشت زیادہ دیر نہیں رکھا جا سکتا ۔ بہت جلد سڑ جاتا ہے ۔ گوشت پاس کر دیا جائے ۔ گوشت گھٹیا درجہ کا قرار دیا جائے ۔
۱۲ ۔ غیر قدرتی بناوٹ	ہڈیوں کی غیر قدرتی بناوٹ جگر کا چھاتی میں پایا جانا ایک گردے کی عدم موجودگی وغیرہ ۔	ہڈیوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا گوشت پاس کر دیا جائے ۔
۱۳ ۔ غیر قدرتی رنگ میلانوسس (MELANOSIS)	بعض اوقات پھیپھڑے ۔ جگر ۔ گردے یا دماغ میں سیاہ رنگ یا بیاہ رنگ کے دھبے پائے جاتے ہیں ۔	متاثرہ حصہ کو نکال دیا جائے ۔ باقی ماندہ گوشت کر دیا جائے ۔ اگر دھبے تمام جسم میں ہوں تو تمام گوشت ضائع کر دیا جائے ۔
۱۴ ۔ ڈی جنریشن (عضلات ریشہ میں انحطاطی علامات)	یہ گردوں ۔ دل ۔ جگر وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہے ۔ متاثرہ حصہ معمول سے بڑا اور زرد اور بے چمک اور ابلا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔	متاثرہ حصہ نکال دیا جائے ۔

Marfat.com

۱۵	نیک روسس (مردہ گوشت)	کسی حصہ کا گوشت ۔ چوٹ ۔ خون ۔ رک جانے یا متواتر رگڑ کھانے سے مردہ ہو جاتا ہے ۔ ایسا گوشت سخت اور زرد رنگ کا ہوتا ہے ۔	متاثر گوشت نکال دیا جائے اور باقی پاس کر دیا جائے ۔
۱۶۔	دوران خون کا فتور	جسم کے کسی حصہ میں چوٹ وغیرہ سے کوئی شریان پھٹ جاتی ہے اور خون گرد کے گوشت میں پھیل جاتا ہے ۔ گوشت میں خون جما ہوا ہوتا ہے ۔	متاثر حصہ نکال دیں اور باقی گوشت پاس کر دیں ۔
۱۷۔	اٹیرافی اور ہائپر اٹرافی (اعضا کی جسامت میں غیر معمولی اضافہ یا کمی)	بعض اوقات گردہ ۔ جگر ۔ دل ۔ وغیرہ کی جسامت معمولی سے کم یا زیادہ ہوتی ہے ۔	گوشت پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔ گوشت پاس کر دیا جائے جسامت میں بڑے اعضا کو بھی پاس کر دیا جائے ۔ جسامت سے کم اعضا کو پاس نہ کیا جائے ۔
۱۸۔	ٹی ۔ بی	چھوت دار مرض ہے ۔ انسانوں کو بھی ہو جاتا ہے ۔ پھیپھڑوں ۔ انتڑیوں ۔ حیوانہ ۔ پردہ شکم ۔ جگر ۔ لمف گلینڈ میں ٹی ۔ بی کی گلٹیاں بنی ہوتی ہیں ۔ بعض اوقات پردہ شکم پیری ٹونیم اور پلورا پر چھوٹی چھوٹی گلٹیاں لگی ہوتی ہیں ۔ اسی کو "موتی نما ٹی ۔ بی کہتے ہیں ۔	اگر ٹی ۔ بی کی گلٹیاں صرف پھیپھڑوں یا جگر میں ہوں تو متاثر حصہ ضائع کر دیا جائے لیکن اگر (MILIARY T.B.) "موتی نما ٹی ۔ بی ہو تو تمام کا تمام گوشت ضائع کر دیا جائے ۔
۱۹۔	ایکٹینو بے سی لوسس اور	بیماری کا باعث بیکٹیریا اور رے فنگس ہے ۔ جبڑوں پر سوزش ۔ جبڑے کی	صرف سر ۔ معدہ اور جگر کو ہی ضائع کیا جائے باقی ماندہ گوشت پاس

Marfat.com

	ایکٹینو مائی کوسس	ہڈیوں کا بڑھ جانا۔ زبان لکڑی کی مانند سخت۔ بعض اوقات معدہ اور جگر پر بھی حملہ ہو جاتا ہے۔	کر دیا جائے۔ اگر تمام جسم متاثر ہو تو گوشت ضائع کر دیا جائے۔
۲۰-	اینتھریکس	مہلک مرض ہے۔ انسانوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ تیز بخار۔ قدرتی سوراخوں سے خون بہتا ہے۔ گوشت گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ قدرتی جسامت سے دو تین گنا تلی بڑھ جاتی ہے۔	گوشت ہرگز پاس نہ کیا جائے۔ لاش جلا دینی چاہیئے یا زمین میں دفن کر دینی چاہیئے۔
۲۱-	بلیک کوارٹر	مرض کا باعث بیکٹیریا ہے۔ گوشت کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ گوشت دبانے سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے۔ باسی مکھن کی بساند آتی ہے۔	مرض انسان کو نہیں ہوتا لیکن مویشیوں کی بہت مہلک مرض ہے۔ لاش کو جلا دینا چاہیئے یا گہرا زمین میں دفن کر دیا جائے۔
۲۲-	کیزیئس لمف ایڈے نائٹس	مرض کا باعث بیکٹیریا ہے۔ عموماً بھیڑوں میں نمودار ہوتا ہے جسم کے ایک یا تمام لمف گلینڈز پر سوزش اور ان میں پنیر نما پیپ پڑ جاتی ہے۔	اگر ایک غدود مرض میں مبتلا ہو تو اس غدود والا حصہ ضائع کر دیں اور باقی ماندہ گوشت پاس کر دیں اگر تمام جسم
۲۳-	فٹ اینڈ ماؤتھ (منہ کھر)	مرض کا باعث وائرس ہے مرض انسان کو بھی ہو جاتا ہے۔ کھر اور منہ میں چھالے ہوتے ہیں۔ جانور کو بخار ہوتا ہے۔	اگر بخار کی وجہ سے تمام گوشت خراب نہ ہو گیا ہو تو متاثرہ حصہ (سر اور کھر) ضائع کر دیں اور باقی ماندہ گوشت پاس کر دیں اگر جانور حد سے زیادہ کمزور ہو گیا ہو تو گوشت ضائع کر دیا جائے
۲۴-	یونیز ڈزیز	متواتر دست۔ بہت زیادہ کمزوری۔ ہڈیاں نکلی ہوئیں۔ انتڑیوں پر	بے حد کمزور ہو تو گوشت پاس نہ کیا جائے۔ بصورت دیگر انتڑیاں

Marfat.com

	DISEASE)	سوزش اور سلوٹیں پڑی ہوتی ہیں۔	جلادی جائیں اور گوشت پاس کر دیا جائے۔
۲۵-	باؤلا پن (RABIES)	مرض کا باعث وائرس ہے۔ جانور باؤلا ہو جاتا ہے۔ منہ سے لعاب بہتا ہے۔ انسان بھی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔	اگر پاگل کتنے کا کاٹا جانور جلد ہی ذبح کے لیے آجائے تو زخم والے حصے کا کافی گہرائی تک گوشت کاٹ کر ضائع کر دیا جائے اور باقی گوشت پاس کر دیں۔ اگر باؤلا پن کی علامات ظاہر ہو چکی ہوں تو گوشت کو ہرگز پاس نہ کریں۔
۲۶-	رنڈر پیسٹ (RINDERIEST)	مرض کا باعث وائرس ہے ہونٹوں کے اندر مسوڑھوں پر اور زبان کے نیچے کے سر کے برابر چھالے اور بعد میں زخم بن جاتے ہیں۔ خون آمیز دست آتے ہیں۔	گوشت ہرگز پاس نہ کیا جائے۔ جانور جلا دیا جائے یا گہرا زمین میں دفن کر دیا جائے۔
۲۷-	بھیڑوں میں چیچک	مرض کا باعث وائرس ہے۔ آنکھوں کے گرد۔ چہرے پر۔ دم کے نیچے چھالے اور بعد میں پپڑیاں بن جاتی ہیں۔ جانور کو بخار ہوتا ہے۔	بیماری کے دوران جانور گوشت کے لئے پاس نہ کیا جائے۔ ایسے جانور جن میں درجہ حرارت معمول پر آگیا ہو اور چیچک کے زخم ٹھیک ہوئے ہوں وہ پاس کر دیا جائے۔
۲۸-	ٹیٹ نس (چاندنی)	مرض کا باعث بیکٹیریا ہے۔ جانور کے جسم میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ روشنی اور آواز سے گھبراتا ہے۔ درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔	ذبح کے وقت خون کی مطلوبہ مقدار نہیں نکلتی۔ گوشت گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ گوشت ضائع کر دیا جائے۔

Marfat.com

٢٩ - ایسکیری ایسس (گول طفیلی کرم)	مرض عموماً بچھڑوں کو ہوتا ہے۔ اس کا باعث آنتوں کے گول کرم ہیں نشوونما کے دوران یہ جانور کے پھیپھڑوں میں سے گذرتے ہیں۔ کرم آنتوں کو زخمی کر دیتے ہیں۔ گوشت سے مخصوص بو آتی ہے۔	گوشت گھٹیا درجہ کا قرار دیا جائے انتڑیوں کو ضائع کر دیا جائے۔
٣٠ - پمپلی گٹ یا ناڈولر ورم (NODULAR WORM)	مرض کا باعث گول کرم ہیں۔ باجرے کے دانے سے چنے کے دانے کی جسامت کی گٹھلیاں انتڑیوں میں بنی ہوتی ہیں۔	گوشت پاس کر دیا جائے۔ انتڑیاں ضائع کر دی جائیں۔
٣١ - پھیپھڑوں کے کرم	پھیپھڑوں میں گول کرموں کی موجودگی اور برونکو نمونیا کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔	پھیپھڑے ضایع کر دیئے جاتے ہیں۔
٣٢ - کتوں کے فیتانما کرم	یہ کرم بالغ حالت میں کتوں کی انتڑیوں میں پائے جاتے ہیں۔ بیمار کتے کے فضلہ کے ساتھ ان کے انڈے خارج ہوتے ہیں۔ ان انڈوں کے کھانے سے مویشی، بھیڑ اور بکریوں کے جسم کے مختلف حصوں میں کرم کے لاروے کی سسٹ بن جاتی ہے۔ سسٹ والا گوشت کھانے سے تندرست کتے کی انتڑیوں میں کرم سسٹ سے نکل کر بالغ کرم بن	

Marfat.com

	جاتا ہے ۔	
ا۔ ٹینیا مارجی نیٹا (TAENIA MARGINATA)	کرم کی سسٹ سسٹی سرکس ٹینوکولس (CYSTICERCUS TENUCOLLIS) بھیڑ بکری اور مویشی کے جگر اور انتڑیوں میں موجود ہوتی ہیں ۔	سسٹ والا حصہ ضائع کر دیا جاتا ہے ۔
ب۔ ٹینیا اووِس (TAENIA OVIS)	کرم کی سسٹ سسٹی سرکس اووس (CYSTICERCUS OVIS) بھیڑ اور بکری میں دل پردہ شکم زبان جبڑے کے گوشت اور خوراک کی نالی میں موجود ہوتی ہے ۔	سسٹ والا حصہ ضائع کر دیا جائے اگر سسٹ تمام گوشت میں ہو تو گوشت ضائع کر دیا جائے ۔
ج۔ ٹینیا ملٹی سیپس	کرم کی آبی تھیلی (سسٹ ملٹی سیپس) ملٹی سیپس کہلاتی ہے ۔ آبی تھیلی اکثر اوقات بھیڑوں اور بعض اوقات مویشیوں اور انسان کے دماغ میں ہوتی ہے ۔ مریض کتے کے فضلہ کے ساتھ کرم کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے خارج ہوتے رہتے ہیں، یہ ٹکڑے جب پھر بھیڑ اور مویشی وغیرہ کھا لیتے ہیں تو ان کے دماغ میں کرم کی آبی تھیلی بن جاتی ہے، اس آبی تھیلی والا گوشت کھانے سے کتے کی انتڑیوں میں لاروا آبی تھیلی سے نکل کر بالغ کرم نکل جاتا ہے جس	سر ضائع کر دیا جائے ۔ اگر جانور بہت کمزور ہو گیا ہو تو تمام گوشت ضائع کر دیا جائے ۔

Marfat.com

	جانور کے دماغ میں آبی تھیلی ہو وہ گِڈ (چکر کاٹنے والی بیماری) کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔	
اکائی نوکوکس گرینولوسس	کرم کی سسٹ (HYDATED CYST) ہائیڈیٹڈ سسٹ کہلاتی ہے۔ ہائیڈیٹڈ سسٹ بھیڑ، مویشی اور بعض اوقات انسان کے جگر اور پھیپھڑوں وغیرہ میں ہوتی ہے۔	متاثرہ حصہ ضائع کر دیا جائے۔ اگر بہت زیادہ سسٹ ہوں تو تمام گوشت ضائع کر دیا جائے۔
۳۳۔ ٹینیا سیجی نیٹا	یہ انسان کا فیتہ نما کرم ہے۔ کرم کی سسٹ سیسٹی سرکس بووِس مویشیوں کے رخساروں کے گوشت میں دل، زبان اور گردن کے پٹھوں پردۂ شکم یا گوشت میں موجود ہوتی ہے سسٹ والا گوشت اچھی طرح نہ پکایا جائے تو اسے کھانے سے کرم انسان کی انتڑیوں میں سسٹ سے نکل کر پرورش پاجاتا ہے۔	گوشت ضائع کر دیا جائے۔
۳۴۔ جگری کرم (لیور فلیوک) (LIVERFLUKE)	یہ پتے کی طرح کا چپٹا کرم بھیڑ اور مویشی کے صفرا کی نالی میں موجود ہوتا ہے جگر معمول سے بڑا اور سخت ہوتا ہے کرم انسانوں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن کرم والا جگر کھانے سے انسان مریض نہیں ہوتے بلکہ این سسٹڈ سرکیریا	جگر کو ضائع کر دیا جائے اور باقی گوشت پاس کر دیا جائے۔

Marfat.com

	کھانے سے بیمار ہوتے ہیں ۔	
۳۵ - ایمفی سٹومز (AMPHISTOMES)	بھیڑوں میں یہ کرم مرض گلھڑ کا باعث بنتے ہیں ۔ چھوٹے چھوٹے سرخ کرم معدہ کے حصہ ریومن اور ریٹی کولم میں موجود ہوتے ہیں ۔	اگر کرم بہت زیادہ تعداد میں ہوں تو معدہ ضائع کر دیا جائے باقی گوشت پاس کر دیا جائے ۔
۳۶ - سارکو سپوریڈیا (SARCOSPORIDIA)	یہ کرم بھیڑ اور مویشی کے خوراک کی نالی اور پردۂ شکم میں موجود ہوتے ہیں ۔	متاثر حصہ ضائع کر دیا جائے ۔ اگر کرم سارے گوشت میں موجود ہوں تو گوشت ضائع کر دیا جائے ۔
۳۷ - رت مُونترا (پائیرو پلازموسس)	خوردبینی کرم خون میں موجود ہوتے ہیں ۔ جانور کو خون آمیز پیشاب آتا ہے	اگر جانور کی جسمانی حالت اچھی ہو تو گوشت پاس کر دیا جائے ۔
۳۸ - وار بل فلائز (WARBLE - FLIES)	کھال میں سوراخ ہوتے ہیں ۔ کھال اتارنے پر متاثر حصہ پر زرد رنگ کا لیسدار مادہ ہوتا ہے ۔	متاثر حصہ کھرچ کر صاف کر دیا جائے باقی گوشت پاس کر دیا جائے ۔

ذبح کے بعد معائنہ کے دوران احتیاط

۱ - معائنہ مصنوعی روشنی میں نہیں ہونا چاہیئے ۔ اگر مصنوعی روشنی میں معائنہ کیا جائے تو یرقان کے مرض میں مبتلا جانور کا گوشت ، بخار میں مبتلا جانور کا گوشت اور جانور کے جسم سے مطلوبہ مقدار سے کم نکلے ہوئے خون کی پہچان نہیں ہو سکے گی ۔

۲ - معائنہ جتنی جلد ممکن ہو سکے کر لینا چاہیئے کیونکہ موت کے بعد اکڑاؤ ظاہر ہونے پر لمف گلینڈز کا معائنہ دشوار ہو جاتا ہے ۔

۳ - ٹی - بی یا کسی اور مرض سے متاثر اعضاء یا نظام جاذبہ کا غدود کاٹ کر چھری کو فوراً جراثیم سے

پاک کر لیا جائے۔ بصورت دیگر اسی چھری سے کاٹا ہوا تندرست جانور کا گوشت بھی ضائع کرنا پڑے گا۔

۴۔ جبڑوں کے نیچے واقع نظام جاذبہ کے غدود (سب میگزلری)،
حلق کے پیچھے واقع غدود (ریٹرو فیرنجیل)
شانہ کے پیش واقع غدود (پری سکیپولر)
پھیپھڑوں میں واقع غدود (برونکیل)
جگر (پورٹل) اور انتڑیوں (میزن ٹیرک)
حوانہ کے بالائی حصہ میں واقع (سپرامیمری)
ران کے اندرونی حصہ میں واقع غدود (پاپلیٹیل)
نر میں آلات تولید و تناسل کے متصل واقع غدود (سپر فیشیل انگوائنل)
لمف گلینڈز کو کاٹ کر اچھی طرح معائنہ کیا جائے۔

۵۔ معائنہ مکمل کر کے پاس شدہ گوشت کے ہر حصہ پر مہر لگائیں۔ مہر ہمیشہ معائنہ کرنے والے افسر کے ذاتی قبضہ میں رہنی چاہیئے۔

۶۔ بوچڑ گوشت کے ٹکڑے کرتے وقت حفظان صحت کے اصولوں کو نظر انداز نہ کریں۔

۷۔ گوشت کو دھونا نہیں چاہیئے۔

۸۔ تمام ناکارہ گوشت پر میتھالین بلیو چھڑک دیں اور بعد میں اس کو جلا یا دفن کر دیں۔

عمدہ گوشت

عمدہ گوشت میں مندرجہ ذیل خصوصیات موجود ہونی چاہئیں۔

۱۔ اس کا رنگ زردی مائل سرخ یا گہرا سرخ نہ ہو۔ زردی مائل رنگ خون کی قلت ظاہر کرتا ہے۔ گہرا سرخ رنگ ظاہر کرتا ہے کہ جانور کے جسم سے ذبح کے وقت خون کی مطلوبہ مقدار خارج نہیں ہوئی۔ جانور بخار کی حالت میں ذبح کر دیا گیا۔ جانور کو ذبح سے پہلے آرام نہیں دیا گیا یا گوشت مردہ جانور کا ہے۔

Marfat.com

۲۔ عمدہ گوشت کا رنگ ہلکا سرخ (پیازی) ہوتا ہے جوان جانوروں میں یہ رنگ زیادہ چمکدار ہوتا ہے۔

۳۔ عمدہ گوشت قدرے سخت (اکڑا ہوا) ملائم اور لچکدار ہونا چاہیئے۔ اس میں اس قدر نمی ہونی چاہیئے کہ چھونے سے انگلی معمولی سی تر ہو۔ ہوا میں رکھنے سے اچھے گوشت کی بیرونی سطح خشک ہو جاتی ہے۔ گھٹیا درجہ کا گوشت پلپلا ڈھیلا اور نمی سے بھرا ہوتا ہے۔

۴۔ عمدہ گوشت میں چربی ٹھوس اور مساوی طور پر تمام جسم کے ریشوں کے درمیان منقسم ہوتی ہے۔ گھٹیا درجہ کے گوشت میں چربی پتلی ہوتی ہے۔

۵۔ عمدہ گوشت ہر قسم کی بدبو سے مبرا ہوتا ہے۔ ناقص گھٹیا اور بیمار جانوروں کے گوشت سے مخصوص بو آتی ہے۔

۶۔ اچھا گوشت اگر ٹھنڈا کیا جائے تو کم سے کم سکڑتا ہے۔

۷۔ اچھا گوشت اگر ایک آدھ دن پڑا رہے تو رطوبت نہیں چھوڑتا بلکہ اس کی بیرونی سطح خشک ہو جاتی ہے لیکن ناقص گوشت پڑا رہنے پر رطوبت چھوڑ دیتا ہے۔

۸۔ عمدہ گوشت میں ہڈیوں کی مقدار ۲۵ فیصد سے کم ہوتی ہے۔

۹۔ عمدہ گوشت کی ہڈیوں کے گودے کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔ ناقص۔ گھٹیا اور بیمار جانوروں کے گوشت میں ہڈیوں کے گودے کا رنگ گہرا سرخ یا سیاہی مائل ہوتا ہے۔

۱۰۔ عمدہ گوشت کو جب سو درجہ سنٹی گریڈ پر گرم کیا جائے تو وزن میں ۷۰ سے ۷۵ فیصد سے زیادہ کمی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر وزن میں ۸۰ فیصد کمی ہو جائے تو گوشت گھٹیا درجہ کا خیال کیا جاتا ہے۔

گوشت محفوظ کرنا

جن ممالک میں گوشت کی پیداوار با افراط ہے وہاں گوشت کو مختلف طریقوں سے

Marfat.com

محفوظ کر کے گوشت کی قلت والے علاقوں میں بھیجا جاتا ہے۔ چونکہ پاکستان فی الحال گوشت کی ضروریات کے سلسلہ میں خود کفیل نہیں لہٰذا یہاں گوشت محفوظ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ عیدالضحیٰ کے موقعہ پر گوشت کی زائد مقدار کو محفوظ کر کے ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔

جراثیم اور پھپھوندی کو اپنی افزائش اور پرورش کے لئے موزوں خوراک نمی اور حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ نمی اور خوراک گوشت میں موجود ہوتی ہے۔ عام درجۂ حرارت پر بالخصوص موسم گرما میں اگر گوشت رکھا جائے تو اس میں جراثیم کی نشو و نما کے لئے موزوں حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ گوشت کو محفوظ کرنے کے لئے انہی موزوں حالات کا سلسلہ منقطع کرنا ضروری ہے تاکہ جراثیم وغیرہ کی پرورش ہی نہ ہو سکے۔ اور گوشت محفوظ رہے۔ لہٰذا گوشت محفوظ کرنے کے لئے جو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں وہ تمام گوشت کی نمی دور کرنے یا اسے بہت کم درجۂ حرارت پر رکھنے کے اصول پر مبنی ہوتے ہیں۔ گوشت کو محفوظ کرنے کے حسب ذیل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۱) دھوپ میں خشک کرنا۔
(۲) خشک نمک یا نمک کے محلول میں محفوظ کرنا۔
(۳) سرد خانوں میں محفوظ کرنا
(۴) کیمیاوی طریقہ سے محفوظ کرنا۔
(۵) حرارت کے ذریعہ محفوظ کرنا۔

دھوپ میں خشک کرنا

ان علاقوں میں جہاں موسم گرم اور ہوا میں نمی کی مقدار نہایت محدود ہو۔ گوشت کو دھوپ میں رکھ کر محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ گوشت کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر اسی طرح یا خشک نمک لگا کر دھوپ میں رکھ دیا جاتا ہے۔ نمی خشک ہو جانے کی وجہ سے گوشت کے وزن میں نصف سے بھی زیادہ کمی واقع ہو جاتی ہے۔ گوشت محفوظ کرنے کا یہ طریقہ تجارتی سطح پر مفید نہیں۔ شکاری حضرات نے اپنے شکار کو اس طریقہ سے محفوظ کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

خشک نمک یا نمک کے محلول سے محفوظ کرنا

خشک نمک سے محفوظ کرنا :۔ گوشت کی سطح پر نمک ملا جاتا ہے۔ سطح کی نمی میں نمک حل ہو کر گاڑھا محلول بناتا ہے۔ گوشت کے اندر کا پانی چونکہ کم گاڑھا ہوتا ہے اس لئے یہ سطح کی طرف رسنے لگتا ہے تاکہ گاڑھے محلول کو پتلا کر سکے۔ اس طرح چند بار عمل دہرانے سے گوشت کا بیشتر پانی نکل جاتا ہے اور نمک گوشت کے ہر حصہ میں پہنچ جاتا ہے۔ گوشت کی بیرونی سطح پر نمک کی تہ جم جاتی ہے جو اپنی جراثیم کش خاصیت کی بنا پر جراثیم کے خلاف حفاظتی دیوار کا کام دیتی ہے۔

نمک کے محلول میں محفوظ کرنا :۔

گوشت کو نمک کے محلول میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس محلول سے نمک اور کچھ پانی گوشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ گوشت سے بھی کچھ پانی نکل کر محلول میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس پانی کے ہمراہ گوشت کی کچھ لحمیات۔ فاسفورس اور پوٹاشیم کے نمکیات بھی گوشت سے نکل کر محلول میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان اجزا کے نکلنے سے گوشت کی رنگت قدرے پھیکی پڑ جاتی ہے اور غذائیت کے اعتبار سے گھٹیا ہو جاتا ہے۔ نمک کے ہمراہ پوٹاشیم یا سوڈیم نائٹریٹ شامل کر لیا جائے تو گوشت اپنی رنگت قائم رکھتا ہے اور اگر قدرے شکر یا چینی بھی ملائی جائے تو گوشت نرم اور ملائم رہتا ہے۔

نمک کا محلول بنانے کے لئے مندرجہ اجزا کی مقدار حسب ذیل ہے :۔

نمک خوردنی	۵۰	پونڈ
شکر یا کھانڈ	۵۰	"
پوٹاشیم نائٹریٹ یا سوڈیم نائٹرایٹ	۲	پونڈ
پانی	۲۰	گیلن

پانی ملانے کے بعد محلول کو ابال کر نتھار لیا جائے تو بہتر ہے۔

محلول سے کچھ پانی گوشت میں داخل ہو جانے سے گوشت کے وزن میں اڑھائی سے ۷ فیصد تک اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ سے محفوظ کیا گیا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے لیکن

Marfat.com

اس کو زیادہ عرصہ تک ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر گوشت ۴ سے ۶ ہفتے کے اندر اندر استعمال کرنا ہو تو اس طریقہ سے محفوظ کیا جائے۔ زیادہ عرصہ تک محفوظ رکھنے کے لئے خشک نمک والا طریقہ بہتر ہے۔ غذائیت کے اعتبار سے خشک نمک یا نمک کے محلول سے محفوظ کیا ہوا گوشت تازہ گوشت سے گھٹیا ہوتا ہے۔

سردخانوں میں محفوظ کرنا

اس طریقہ سے گوشت سردخانوں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ ان سردخانوں کا درجہ حرارت اس حد تک کم رکھا جاتا ہے کہ جراثیم اور پھپھوندی پرورش نہ پا سکیں۔ اسی اصول پر گوشت کو برف میں لگا کر بھی محفوظ کیا جاتا تھا لیکن نمی کی موجودگی میں گوشت پر پھپھوندی پیدا ہو جاتی ہے۔ سردخانوں میں ذیل کے دو طریقوں پر گوشت محفوظ کیا جاتا ہے۔

(۱) ٹھنڈا کیا ہوا گوشت (چلڈ میٹ)

اس طریقہ میں سردخانے کا درجۂ حرارت نقطہ انجماد سے زیادہ رکھا جاتا ہے۔ گوشت ۲۹ء۵ درجہ فارن ہائیٹ پر منجمد ہو جاتا ہے۔ لہذا سردخانہ کا درجۂ حرارت ۳۰ درجہ فارن ہائیٹ رکھا جاتا ہے۔ اس قسم کے سردخانے میں گوشت ۴۰ دن تک ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر سردخانہ کی فضا میں ۱۰ فیصد کاربن ڈائی آکسائڈ گیس شامل کر دی جائے تو گوشت پہلے سے دوگنے عرصہ تک ذخیرہ ہو سکتا ہے کیونکہ کاربن ڈائی آکسائڈ گیس کی موجودگی میں پھپھوندی پرورش نہیں پاتی۔

(۲) منجمد کیا ہوا گوشت (فروزن میٹ)

اس طریقہ میں سردخانوں کا درجۂ حرارت ۱۴ سے ۱۸ درجہ فارن ہائیٹ پر رکھا جاتا ہے یہ درجۂ حرارت نقطہ انجماد سے بہت کم ہے۔ اس لئے گوشت میں موجود پانی جم کر برف کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ لہذا نمی کی عدم موجودگی میں جراثیم اور پھپھوندی پرورش نہیں پا سکتے۔ اس طریقہ سے گوشت کو بہت عرصہ تک ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔

کیمیائی طریقوں سے محفوظ کرنا

اس طریقہ سے جراثیم کش ادویہ مثلاً سلفر ڈائی آکسائڈ گیس ایسیٹک ایسڈ، سیلی سلک ایسڈ، بورک ایسڈ وغیرہ کا ۰ء۵ فیصد محلول گوشت پر چھڑکا جا سکتا ہے۔ یہ کیمیائی ادویہ انسانی صحت کے

Marfat.com

لئے مضر ہیں۔ لہٰذا ساؤں سے گوشت کو اس طریقہ سے محفوظ کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

حرارت کے ذریعہ گوشت محفوظ کرنا

گوشت کو نمک لگا کر ٹین کے ڈبوں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ان کا منہ بند کرنے سے پہلے مخراج الہوا پمپ کے ذریعے ڈبے کے اندر سے تمام ہوا خارج کی جاتی ہے۔ ہوا خارج کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ ڈبوں کے ڈھکنے تھوڑے سے کھلے رکھے جائیں اور ان کو ایک گرم کمرے میں رکھا جاتا ہے۔ ڈبے کے اندر کی ہوا گرم ہو کر پھیلتی ہے اور خارج ہو جاتی ہے پھر ان کا منہ مضبوطی سے بند کر دیا جاتا ہے۔ پھر ان ڈبوں کو ایک گرم کمرے میں رکھ کر ایک سے ۲ گھنٹے تک کے لئے ۲۲۰ درجہ فارن ہائیٹ تک گرم کیا جاتا ہے۔ اس عمل میں ڈبے میں موجود تمام جراثیم اور پھپھوندی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ڈبوں کو فوراً فواروں کے نیچے یا ٹھنڈے کمرے میں رکھ کر ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے محفوظ کیا ہوا گوشت سالہا سال تک ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔

قصابوں کیلئے ہدایات

مذبح خانہ کے ہر بوچڑ کو ذیل کی ہدایات سے آگاہ کر دیا جائے۔

(۱) ہر بوچڑ کے پاس لائسنس ہونا چاہیئے۔

(۲) کوئی بوچڑ نعش کے کسی حصے یا کسی اعضاد کو ضائع کرنے۔ چھپانے۔ کاٹ پھینکنے۔ مسل دینے، بدل دینے یا کسی اور طریقہ سے مرض کے نشانات کو مشکوک نہیں بنائیگا۔

(۳) کوئی بوچڑ معائنہ سے پیشتر خانہ شکم اور صدری خانہ کی اندرونی جھلیاں پیری ٹونیم اور پلورا ( ) نعش سے بالکل الگ نہیں کرے گا۔ ان جھلیوں کا کوئی نہ کوئی کنارہ نعش سے چپٹا رہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ چپٹا ہوا کنارہ اس امر کا یقینی ثبوت ہے۔ کہ جھلیاں اسی نعش سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۴) ہنگامی مذبح کے لئے بہتر یہی ہے کہ میٹ انسپکٹر سے جانور کا معائنہ کرا لیا جائے لیکن

Marfat.com

اگر یہ کسی صورت ممکن نہ ہو تو ذبح کے بعد نعش اس وقت تک پڑی رہے جب تک میٹ انسپکٹر اس کا معائنہ نہ کرے۔ اگر گوشت قابلِ خوردنی قرار دیا جائے تو اس پر مہر لگوائی جائے۔ غیر مہر شدہ گوشت ہرگز فروخت نہ کیا جائے۔

(۵) ایسی چھری جس سے کسی مہلک مرض میں مبتلا جانور کا گوشت یا اعضا کاٹا گیا ہو جراثیم سے پاک کئے بغیر دوسرے جانوروں پر استعمال نہ کی جائے۔ جراثیم سے پاک کرنے کے لئے اسے نصف گھنٹے تک ابلتے ہوئے پانی میں ڈالے رکھیں اگر اس پانی میں ۳ فی صد کے حساب کپڑے دھونے کا سوڈا بھی شامل کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

(۶) کوئی بوچڑ میٹ انسپکٹر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر مذبح خانہ سے باہر جانور ذبح کرنے کا مجاز نہیں۔ وہ ایسا گوشت فروخت کرنے کا مجاز نہیں جس پر میٹ انسپکٹر کی مہر نہ ہو۔

میٹ انسپکٹر کے فرائض

(۱) ذبح ہونے والے جانوروں کا ذبح سے پہلے معائنہ کرنا۔

(۲) ذبح کے وقت مذبح میں حاضر رہنا۔

(۳) ذبح کے بعد نعشوں کا پوسٹ مارٹم معائنہ کرنا۔ معائنے کے لئے میٹ انسپکٹر کے پاس اپنے اوزار ہونے چاہئیں۔

(۴) مذبح میں ذبح ہونے والے جانوروں کی قسم اور تعداد کا تاریخ وار ریکارڈ رکھنا۔

(۵) مختلف امراض میں مبتلا ہونے کی بنا پر ضائع ہونے والے گوشت کا ریکارڈ رکھنا۔ ریکارڈ میں یہ بات واضح ہونی چاہیئے کہ جانور کس مرض میں مبتلا تھا اور تمام نعش، کوئی حصہ یا اعضا ہی ضائع کیا گیا ہے۔

(۶) پاس شدہ قابلِ خوردنی گوشت پر کئی جگہ مہر لگائی جائے۔ مہر پر گوشت کی قسم، ذبح کی تاریخ اور میٹ انسپکٹر کے دستخط واضح ہونے چاہیئے۔ مہر میں انگریزی کا حرف G بکرے۔ S بھیڑ B بھینس C مویشی اور CM اونٹ کے گوشت کو ظاہر کرے گا۔

Marfat.com

(۷) ناقابل خوردنی گوشت کو اپنی موجودگی میں ضائع کرنا ۔ جلا دینا یا حیوانی خوراک تیار کرنے والے کسی ادارے کو روانہ کرادینا چاہیئے ۔

(۸) روزانہ کام کے اختتام پر مذبح کی صفائی کا معائنہ کرنا ۔

گوشت پر مہر لگانے کی سیاہی

گوشت پر مہر لگانے کے لیے سیاہی ذیل کے طریقوں سے بنائی جا سکتی ہے ۔

۱- نکشن ( ) کی مناسب مقدار تیزاب مرکہ ( ) میں حل کریں ۔ اب اس میں مطلوبہ مقدار میں گلیسرین ملائیں یعنی جتنی شوخ سیاہی درکار ہو اسی تناسب سے گلیسرین ملائیں ۔

۲- پانی ۱۶۳۶ سی سی

گرین - الکوہل ۱۳۶۳ سی سی

کین شوگر (گنے کی مٹھاس) ۴۵۰ گرام

میتھائل وائیلٹ ۳۵ گرام

مٹھاس کو پانی میں حل کرلیں ۔ پھر اس میں الکوہل ڈالیں ۔ اور آخر میں میتھائیل وائیلٹ ڈال دیں ۔ اچھی طرح ملا کر ۱۲ گھنٹے پڑا رہنے دیں ۔ بعد ازاں استعمال کریں ۔

مذبح اور متعلقہ سامان کو جراثیم سے پاک کرنا

مذبح کو جراثیم سے پاک کرنے کے لیے کیمیائی جراثیم کش ادویہ نم دار حرارت ۔ (بھاپ اور گرم پانی) اور خشک حرارت (بلو لیمپ کا استعمال اور جلا دینے کا عمل) کے ذرائع استعمال ہو سکتے ہیں ۔ ذیل کی جراثیم کش ادویہ استعمال ہو سکتی ہیں ۔

Marfat.com

طریقہ استعمال	ادویہ	نمبر شمار
تازہ بجھا کر فرش یا زمین پر بکھیر دیں۔	چونا	۱
۱: ۳ یا ۱: ۲۰ کے تناسب سے پانی میں ملا کر	بلیچنگ پوڈر	۲
۱: ۳ یا ۱: ۲۰ کے تناسب سے پانی میں ملا کر	چونے کا پانی	۳
اس میں تقریبًا ۷۰ فی صد عامل کلورین ہوتی ہے پانی میں ۵،۲ یا ۷ فیصد محلول بنا کر استعمال کی جائے۔	سبز شدہ کلورائیڈ آف ٹائم	۴
اس میں ۲۲ فیصد عامل کلورین ہوتی ہے۔ ۵،۲ یا ۷ فی صد پانی میں محلول	کلورامائین۔ٹی	۵
۵، ۲ فی صد محلول	کریسول	۶
ان کو پانی میں ملا کر ۳ فی صد محلول تیار کریں۔	کریسول۔۲ حصے گندھک کا تیزاب ایک حصہ	۷
پانی میں ۳ فی صد محلول	فینول	۸
ایک فی صد پانی میں محلول چونکہ زہریلا ہے۔ اس لئے استعمال کے چوبیس گھنٹے بعد پوٹاشیم سلفائیڈ (K_2S) کا ۰،۵ فی صد محلول ڈال کر اثر زائل کر دیں۔	مرکیورک کلورائیڈ	۹

Marfat.com

۱۰	فارمین	پانی کے ہمراہ ایک فی صد محلول

مذکورہ بالا جراثیم کش ادویہ کے حسن کارکردگی کا انحصار جراثیموں کی قسم پر ہے۔

اگر کسی مہلک مرض میں مبتلا جانور ذبح نہ ہوا ہو تو مذبح کا فرش اور چھریوں کلہاڑیوں وغیرہ کو آلودہ کرنے والے جراثیم معمولی نوعیت کے ہوتے ہیں ان کو بآسانی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ صفائی کے بعد دیواروں اور فرش کو ۱:۲۰ چونے کے پانی یا بلیچنگ پوڈر کے محلول سے دھلوانا ہی کافی ہے۔ چھریوں اور کلہاڑیوں کے لئے کریسول یا فینول کا محلول استعمال کیا جائے۔

بعض امراض مثلاً رینڈر پیسٹ۔ اینتھریکس۔ بلیک کوارٹر۔ چیچک۔ منہ کھر وغیرہ کے جراثیم بآسانی نہیں مرتے۔ ایسے جانوروں کے گوبر اور بچالی کو جلا دیا جائے یا چونے کے ساتھ ملا کر دفن کر دیں۔ فرش اور دیواروں کو صفائی کے بعد حاکیہ میں بیان کئے گئے کسی محلول سے دھو ڈالیں دھات کے اوزار کو اگر حرارت کے ذریعے جراثیم سے پاک کیا جائے تو زیادہ موزوں ہے۔ ورنہ کریسول یا فینول کا محلول بہتر رہیں گے۔

کریسول اور فینول کا محلول لکڑی اور ربڑ کی اشیاء کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

اوزار کو جراثیم سے پاک کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ان کو ۱۵ سے ۳۰ منٹ تک ابلتے پانی میں رکھا جائے۔ پانی میں اگر ۳ فی صد کپڑے دھونے کا سوڈا (سوڈیم کاربونیٹ) بھی شامل کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

ذونوسس

(ZOONOSIS)

ذونوسس سے مراد جانوروں کے وہ امراض ہیں جو بیمار جانوروں سے براہ راست چھوت، ان کا گوشت کھانے یا ان کا دودھ پینے سے انسانوں کو لاحق ہو جاتے ہیں۔ بیشتر ترقی یافتہ ممالک میں انسانی اور حیوانی طب کے ماہرین نے باہمی صلاح مشورے سے راہ عمل

Marfat.com

مرتب کر کے ان امراض پر قابل ذکر حد تک قابو پا لیا ہے۔

جانوروں کے مختلف امراض جو انسان کو بھی لاحق ہو جاتے ہیں حسب ذیل ہیں۔

(ا) بیمار جانوروں سے چھوت کے ذریعے انسانوں کو لاحق ہونے والے امراض۔

نام مرض	سبب	اثر قبول کرنے والے جانور	انسان میں مرض حاصل کرنے کا ذریعہ	کیفیت
۱۔ گلینڈرز	بکٹیریا بے سی لس میلائی	گدھے گھوڑے خچر	بیمار جانوروں کا معائنہ کرتے وقت ہاتھوں کو جراثیم آلود مواد لگ جاتا ہے۔ اگر ہاتھوں یا جلد پر معمولی سی خراش بھی ہو تو جراثیم اس راہ بدن میں داخل ہو کر مرض کا باعث بنتے ہیں۔	انسانوں میں مرض شدید مہلک ہے عموماً موت واقع ہو جاتی ہے۔
۲۔ ٹی۔ بی۔ (تپدق)	بکٹیریا مائیکو بیکٹیریم ٹیوبرکولوسس	تمام جانور زیادہ تر مویشی اور سؤر	بیمار جانور کی بلغم میں جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ یہ خشک ہو کر فضا میں پھیل جاتے ہیں اور سانس کے ہمراہ پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔	انسانوں کو ٹی بی دوسرے جانوروں کی نسبت عموماً مویشیوں سے لگتی ہے۔
۳۔ باؤلا پن	وائرس	کتا۔ لومڑ۔ بھیڑیا اور گیدڑ قدرتی طور پر اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں یہ جب باؤلے ہو جاتے ہیں تو ان کے لعاب دہن میں واقع	کتے کے لعاب دہن میں وائرس مرض کی علامات ظاہر ہونے کے ۲ سے ۱۴ دن پیشتر موجود ہوتا ہے۔ بیمار کتے کے کاٹنے سے لعاب دہن میں موجود وائرس انسان یا حیوان کو مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔	مرض مہلک اور لاعلاج ہے کتے کے کاٹے ہوئے جانور اور انسان کو فوراً ویکسین کا ٹیکہ کرایا جائے تاکہ مرض سے

Marfat.com

		وائرس یا بیماری کے جراثیم پیدا کردہ زخم کے راستہ انسان یا حیوان کے جسم میں داخل ہو کر بیماری پیدا کرتے ہیں۔		محفوظ رہیں۔
۴۔ اینتھریکس	بیکٹیریا بے سی لس اینتھریسیس	تمام جانور	انسانوں میں بیکٹیریا کسی زخم کے راستے جسم میں داخل ہو کر مرض کا باعث بنتا ہے۔ اون چھانٹی کرنے والوں میں بیکٹیریا کے سپورز سانس کے ہمراہ پھیپھڑوں میں داخل ہو کر اینتھریکس کی بیماری پیدا کر دیتے ہیں جسے عام اور رائج زبان میں وول سارٹرز ڈزیز کہتے ہیں یعنی اون کی چھانٹی سے پیدا ہونے والی بیماری۔	
۵۔ چیچک	وائرس	تمام جانور ماسوائے کتا اور بلی	مریض گائے کا دودھ دوہنے سے انسان کے ہاتھ اور انگلیوں پر چیچک کے آبلے ظاہر ہو جاتے ہیں۔	
۶۔ جگری کرم	لور فلیوک	مویشی اور بھیڑ بعض اوقات گھوڑا۔ سؤر	مریض جانور کے فضلہ کے ساتھ کرم کے انڈے خارج ہوتے ہیں انڈے نشو و نما کے مختلف مراحل طے	

Marfat.com

		اور خرگوش	کرنے کے دوران انسان کے جسم میں پانی یا آلودہ خوراک کے ہمراہ جاکر انسان کو مریض بنا دیتا ہے	
۷۔ رنگ ورم	پھپھوندی کی ایک قسم	مویشی۔ گھوڑا۔ کتا۔ بلی	جلد کا مرض ہے۔ چھوت کے ذریعے انسان بھی مرض میں مبتلا ہو سکتا ہے	
۸۔ خارش	بیرونی کرموں کی بہت سی اقسام	تمام جانور	جلدی مرض ہے۔ چھوت کے ذریعے انسان بھی مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔	
۹۔ بروسلوسس	بروسلا میلی ٹنس بروسلا ابارٹس بروسلا سوئس	بکری۔ بھیڑ مویشی۔ سور	بیمار بکری کا کچا دودھ استعمال کرنے سے۔ بروسلوسس کے مریض کی جیر نکالنے سے اگر نکالنے والے کے ہاتھ پہ زخم ہو۔ جراثیم اگر مٹی میں موجود ہوں مالش کے ذریعہ جسم میں داخل ہو کر مرض پیدا کر سکتے ہیں۔	انسانوں میں ایک میعادی قسم کا بخار ہو جاتا ہے۔
۱۰۔ کیو فیور	کوکسلا برنٹائی	مویشی۔ بھیڑ بکری	سانس کے ذریعہ جراثیم انسان کے جسم میں داخل ہو کر مرض پیدا کرتے ہیں مریض جانور کا دودھ بھی مرض کا موجب ہو سکتا ہے۔	انسان میں نمونیہ کی قسم کا عارضہ ہو جاتا ہے
۱۱۔ لسٹریوسس	لسٹریا مونوسائٹوجینز	مویشی۔ بھیڑ بکری	انسان میں مرض حاصل کرنے کے ذریعہ کا ٹھیک علم نہیں ہو سکا۔	انسان میں دماغی عارضہ پیدا ہونا

Marfat.com

۱۲۔ سٹاکوسس	سٹاکوسس۔ گرمینووا جراثیم	کبوتر۔ طوطا۔ بطخ	سانس کے ذریعہ جراثیم انسان کے اندر داخل ہوجاتے ہیں۔	نمونیا کی قسم کا پھیپھڑے کا عارضہ انسان کو ہوجاتا ہے۔

ناقص گوشت کھانے سے جو امراض انسانوں کو لاحق ہوتے ہیں

اینتھریکس ٹی۔بی ہائی ڈیٹڈ سسٹ۔ سسٹی سرکس بروسس۔ سارکوسپوریڈیا۔ غذائی سمیات۔

ناقص گوشت کو چھونے سے انسانوں کو لاحق ہونے والے امراض

اینتھریکس۔ بروسی لوسس (متعدی اسقاط حمل) منہ کھر باؤلاپن وغیرہ

دودھ سے انسانوں کو جو امراض لاحق ہوتے ہیں۔

دودھ سے انسانوں کو دو قسم کے امراض لاحق ہوتے ہیں۔ پہلی قسم میں وہ امراض شامل ہیں جو بیمار جانوروں کا دودھ پینے سے لاحق ہوتے ہیں۔ دوسری قسم میں وہ امراض ہیں جن کے جراثیم دودھ میں مریض انسانوں کے ہاتھوں جراثیم آلود پانی یا برتنوں کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ ایسا دودھ پینے سے تندرست انسان مریض ہوجاتے ہیں۔

ٹی۔بی

اگر حیوانہ ٹی۔بی کے مرض میں مبتلا ہو تو ایسے جانور کے دودھ میں ٹی۔بی کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ اس کے پینے سے انسان مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

بروسی لوسس

جن جانوروں نے حال ہی میں بچہ گرا دیا ہو ان کے دودھ میں جراثیم خارج ہوتے ہیں۔ انسانوں میں ایسا دودھ پینے سے ایک قسم کا بخار ان ڈولینٹ فیور (INDULENT FEVER) ہوجاتا ہے۔

منہ کھر کا مرض

وائرس بیمار جانور کے دودھ میں موجود ہوتا ہے۔ حیوانہ کے چھالے پھٹ کر مواد دودھ کو جراثیم آلود بنا دیتے ہیں۔

Marfat.com

غذائی سمیات

بعض اوقات سالمونیلا (SALMONELLA) قسم کے جراثیم بیمار جانور کے دودھ میں موجود ہوتے ہیں۔ مریض جانور کے گوبر سے آلودہ ہونے پر بھی جراثیم دودھ میں داخل ہو جاتے ہیں۔

چیچک

حیوانہ کے چھالے پھٹ کر دودھ کو جراثیم آلود بناتے ہیں۔

سکارلٹ فیور

ٹائیفائیڈ

پیچش

ڈفتھریا

ان امراض میں مبتلا انسانوں کے ہاتھوں۔ جراثیم آلود پانی یا جراثیم آلود برتنوں سے جراثیم دودھ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ایسا دودھ پینے سے تندرست انسان مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ڈائریا (بچوں کے دست)

مرض کا باعث بیکٹیریم کولائی ہے۔ جراثیم آلود پانی اور مکھیوں کے ذریعے جراثیم دودھ میں داخل ہوتے ہیں۔

ھیضہ

انسان کے ہاتھوں مکھیوں۔ جراثیم آلود پانی اور برتنوں سے دودھ جراثیم آلود ہو جاتا ہے ایسا دودھ پینے سے تندرست انسان مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

ضمیمہ

مویشیوں کا پیدائشی وزن اور رفتار بالیدگی

عمر	وزن پونڈ میں			
	ساہیوال نسل کے مویشی		بھینس	
	نر (بچھڑا)	مادہ (بچھڑی)	نر (کٹا)	مادہ (کٹی)
پیدائش کے وقت	۶۰	۴۵	۸۰	۷۰
۶ ماہ	۳۰۰	۲۳۰	۳۵۰	۳۲۵
۱۲ ماہ	۵۰۰	۴۵۰	۶۵۰	۵۰۰
۱۸ ماہ	۶۵۰	۶۰۰	۸۵۰	۷۵۰
۲۴ ماہ	۸۰۰	۷۰۰	۱۱۰۰	۹۰۰
۳۰ ماہ	۱۰۰۰	۸۰۰	۱۳۵۰	۱۰۰۰
جوان جانور کا اوسط وزن	۱۳۰۰	۹۵۰	۱۵۰۰	۱۲۰۰

Marfat.com

چوزوں کا پیدائشی وزن اور رفتار بالیدگی

نمبر شمار	عمر ہفتوں میں	ہلکی نسلیں				بھاری نسلیں			
		نر		مادہ		نر		مادہ	
		پونڈ	اونس	پونڈ	اونس	پونڈ	اونس	پونڈ	اونس
۱	ایک دن	-	۱٫۴	-	۱٫۴	-	۱٫۴	-	۱٫۴
۲	۲ ہفتے	-	۳٫۵	-	۳٫۱	-	۳٫۰	-	۲٫۹
۳	۴ "	-	۷٫۷	-	۶٫۲	-	۷٫۴	-	۶٫۸
۴	۶ "	-	۱۳٫۸	-	۱۰٫۸	-	۱۵٫۳	-	۱۳٫۳
۵	۸ "	۱	۵٫۳	-	۱٫۴	۱	۸٫۸	۱	۴٫۶
۶	۱۰ "	۱	۱۴٫۳	۱	۰٫۳	۲	۱٫۴	۲	۹٫۴
۷	۱۲ "	۲	۵٫۶	۱	۱۱٫۴	۲	۱۲٫۹	۲	۲٫۰
۸	۱۴ "	۲	۱۲٫۷	۲	۱٫۳	۳	۹٫۲	۲	۹٫۶
۹	۱۶ "	۳	۲٫۹	۲	۶٫۳	۴	۰٫۳	۳	۰٫۶
۱۰	۱۸ "	۳	۷٫۲	۲	۱۱٫۱	۴	۱۰٫۱	۳	۷٫۵
۱۱	۲۰ "	۳	۱۴٫۰	۲	۱۵٫۸	۵	۰٫۲	۳	۱۱٫۷
۱۲	۲۲ "	۳	۱۵٫۷	۳	۳٫۱	۵	۷٫۰	۳	۱۵٫۴
۱۳	۲۴ "	۴	۳٫۱	۳	۵٫۸	۵	۸٫۸	۴	۴٫۳

Marfat.com

وائیٹ لیگ ہارن کے مادہ چوزے میں رفتار بالیدگی کی شرح

چوزے کی عمر ہفتوں میں	وزن پونڈ	وزن اونس	ہفتہ وار بالیدگی کی شرح	ماہوار بالیدگی کی شرح
۰	-	۱٫۳۱	-	
۱	-	۱٫۹۸	۴۱٫۴	
۲	-	۳٫۱۴	۴۶٫۳	۴۰٫۴
۳	-	۴٫۸۷	۴۳٫۹	
۴	-	۶٫۵۶	۲۹٫۹	
۵	-	۸٫۸۲	۲۶٫۶	
۶	-	۱۱٫۱۸	۲۳٫۷	
۷	-	۱۳٫۴۸	۱۸٫۷	۲۲٫۹
۸	۱	۰٫۴	۱۹٫۷	
۹	۱	۳٫۴۴	۱۷٫۰	
۱۰	۱	۶٫۶۱	۱۵٫۱	
۱۱	۱	۹٫۷۹	۱۳٫۱	۱۳٫۹
۱۲	۱	۱۲٫۶۱	۱۰٫۴	

Marfat.com

۱۳	۱	۱۵٫۱۸	۸٫۶	
۱۴	۲	۱٫۲۶	۶٫۵	
۱۵	۲	۳٫۹۴	۷٫۸	۷٫۰
۱۶	۲	۵٫۸۱	۵٫۱	
۱۷	۲	۷٫۵۴	۴٫۵	
۱۸	۲	۹٫۹۸	۶٫۰	
۱۹	۲	۱۲٫۷۶	۶٫۴	۵٫۸
۲۰	۲	۱۵٫۵۹	۶٫۳	
۲۱	۳	۲٫۲۳	۵٫۲	
۲۲	۳	۳٫۴۶	۲٫۴	
۲۳	۳	۵٫۷۹	۴٫۴	۳٫۵
۲۴	۳	۶٫۵۳	۱٫۴	

گائے کے دُودھ اور بوہلا کے مختلف غذائی اجزا

نمبر شمار	اجزا	گائے کا دودھ	گائے کا بولا
۱	پانی	۸۷٫۲۷ فی صد	۷۵٫۰۷ فی صد
۲	لحمیات	۳٫۹	۱۷٫۱۵
۳	روغنیات	۳٫۶۸	۳٫۹۷
۴	مٹھاس	۴٫۹۴	۲٫۲۸
۵	نمکیات و معدنیات	۰٫۷۲	۱٫۵۳

Marfat.com

مختلف اشیا کے داغ دھبے دور کرنا

۱۔ کپڑے پر تیزاب کے دھبے

اگر داغ تازہ ہی ہو اور تیزاب کے اثر سے کپڑا یا رنگ کٹ نہ گیا ہو تو داغ پر امونیا کا محلول یا ۱۰ فیصد سوڈیم بائی کاربونیٹ کا محلول لگائیں۔ پھر کھلے پانی میں دھو ڈالیں۔

۲۔ پک ریک ایسڈ کے دھبے

کپڑے سے داغ دور کرنے کے لئے سوڈیم کاربونیٹ کا محلول استعمال کیا جائے یا میگنیشیم کاربونیٹ کی پانی میں لئی تیار کر کے دھبے پر ملنے سے یہ دور ہو جائیگا۔ جلد کے داغ دور کرنے کے لئے ان پر امونیا کا محلول لگانے کے بعد ہائیڈروجن پر اکسائیڈ کا محلول لگایا جائے۔

۳۔ کپڑے پر الکلیز کے دھبے

دھبے کی جگہ پہلے سادہ پانی سے گیلی کریں۔ بعد ازاں گندھک یا نمک کے تیزاب کا بہت ہی ہلکا محلول لگائیں۔ اگر کپڑا رنگدار ہو تو سٹ ریک ایسڈ کا ۱۰ فی صد محلول لگایا جائے۔ بعد ازاں کھلے پانی سے دھو ڈالیں۔

۴۔ کپڑے پر خون کے دھبے

قریباً نصف سیر پانی میں ایک چائے کا چمچ نمک ڈال کر حل کر لیں۔ اس محلول میں کپڑے کو ایک گھنٹہ تک بھگوئے رکھیں۔ بعد ازاں صابن سے دھو ڈالیں۔

۵۔ کپڑے پر کافی کے دھبے

قریباً ایک پاؤ نیم گرم پانی میں ½ اونس بوریکس (BORAX) حل کریں۔ اس محلول کو داغ پر لگائیں۔ بعد ازاں کھلے پانی سے دھو ڈالیں۔

۶۔ کپڑے پر انڈے کے دھبے

قریباً نصف سیر قدرے گرم پانی میں ایک چائے کا چمچ نمک حل کر لیں۔ اِس

Marfat.com

محلول سے دھونے پر انڈے کی سفیدی کے داغ اتر جاتے ہیں۔ زردی کے دھبے اس محلول سے دھوئیں۔ چکناہٹ کا ہلکا سا دھبہ باقی رہ جائے گا۔ اسے پٹرول سے صاف کریں۔

۷۔ کپڑے پر پھلوں کے رس کے داغ

قریباً ایک پاؤ نیم گرم پانی میں ½ اونس بوریکس حل کریں۔ پھلوں کے داغ کو اس محلول سے دھو ڈالیں۔

۸۔ کپڑے پر جنشن وائیلٹ کے دھبے

داغ پر گندھک کے تیزاب کا بہت ہلکا محلول لگایا جائے۔ اس کے بعد سوڈیم ہائپو کلورائیٹ کے محلول سے دھبے کو صاف کیا جائے۔ جلد سے جنشن وائیلٹ کے دھبے دور کرنے کے لئے سپرٹ استعمال کی جائے۔

۹۔ کپڑے پر گھاس کے دھبے

گھاس کے دھبے میتھیلیٹڈ سپرٹ یا یوکلپٹس آئل سے صاف کر دیں۔

۱۰۔ چکناہٹ کے داغ

داغ کے مقام پر کپڑے کے نیچے روئی رکھ لیں۔ پھر کچھ روئی پٹرول یا کاربن ٹیٹرا کلورائیڈ بھگو کر دھبے کے اوپر رگڑیں چکناہٹ پٹرول میں حل ہو کر نیچے رکھی ہوئی روئی میں جذب ہو جائیگی۔

۱۱۔ بال پوائنٹ قلم کی سیاہی کے دھبے

دھبے کو میتھیلیٹڈ سپرٹ سے صاف کر دیں۔

۱۲۔ نیلی سیاہی کے دھبے

نیلی سیاہی کا دھبا لگا کپڑا اگر دھویا جا سکتا ہو تو اسے فوراً دھو ڈالیں۔ کچھ سیاہی اتر جائیگی۔ باقی ماندہ دھبے کو ذیل کے طریقہ سے صاف کیا جائے۔

لینن اور سوتی کپڑے۔ کپڑے کا دھبے والا حصہ کسی تسلے پر پھیلا دیں۔ دھبے کے مقام پر تھوڑا سا اوگزیلک ایسڈ (OXALIC ACID) لگائیں اوپر سے ابلتا ہوا پانی ڈالیں۔

رنگ دار اور نفیس کپڑے ۔ قریباً پاؤ بھر پانی میں ½ چائے کا چمچ پوٹاشیم پرمینگنیٹ حل کر کے محلول بنالیں۔ یہ محلول دھبے پر لگائیں اور پھر پانی سے دھو ڈالیں۔ اب کپڑے پر براؤن رنگ

Marfat.com

کا دھبہ رہ جائے گا۔ اسے دور کرنے کے لئے ایک حصہ ہائیڈروجن پرآکسائیڈ میں ۵ حصے پانی ملائیں۔ پانی میں نصف چائے کا چمچ سرکہ بھی شامل کرلیا جائے۔ اس محلول سے دھبے کو دھوڈالیں۔

۱۳۔ جلد اور کپڑے پر آیوڈین کے داغ

دھبے کو امونیا کے محلول یا ۱۵ سے ۲۰ فیصد سوڈیم تھائیو سلفیٹ یا امونیا کے ہلکے محلول سے صاف کریں۔ جلد کے دھبے دور کرنے کے لئے سوڈیم تھائیو سلفیٹ یا امونیا کے ہلکے محلول سے دھوڈالیں۔

۱۴۔ میتھالین بلیو کے دھبے

کپڑے پر میتھالین بلیو کے داغ کو ہلکے گندھک کے تیزاب کے محلول سے دھوڈالیں اور اس کے بعد سوڈیم ہائپوکلورائیٹ کے محلول سے صاف کردیں۔ جلد سے میتھالین بلیو کے داغ میتھیلیٹیڈ سپرٹ یا الکوہل سے صاف ہوسکتے ہیں۔

۱۵۔ دودھ کے دھبے

پانی میں صابن کا نیم گرم محلول تیار کریں۔ اس محلول سے کپڑے کو دھوڈالیں۔ چکناہٹ کا معمولی دھبہ رہ جائے گا۔ اسے پٹرول سے صاف کرلیں۔

۱۶۔ ناخن پالش کے دھبے

جلد اور کپڑے سے ناخن پالش کے دھبے ایسی ٹون سے صاف کئے جائیں۔

۱۷۔ زنگ کے دھبے

زنگ کے دھبے کو جتنی جلد ممکن ہو ٹرپن ٹائن کے محلول سے صاف کیا جائے۔

۱۸۔ پوٹاشیم پرمینگنیٹ کے دھبے

کپڑے پر پوٹاشیم پرمینگنیٹ کے دھبوں کو ہلکے سلفیورس ایسڈ۔ ہلکا نمک کا تیزاب یا ہلکا اوکیزلک ایسڈ سے صاف کیا جائے۔

۱۹۔ سلور نائٹریٹ کے دھبے

کپڑے پر سلور نائٹریٹ کے دھبوں کو پوٹاشیم آیوڈائیڈ کے ۱۰ فی صد محلول سے دھویا جائے۔ کپڑے پر ایک زرد سا دھبہ رہ جائے گا اسے سوڈیم تھائیو سلفیٹ کے ۱۰ فی صد محلول سے صاف کریں۔

Marfat.com

بعدازاں کھلے پانی میں دھوڈالیں۔

۲۰۔ چائے کے داغ

چائے کے داغ دار کپڑے ایک تسلے پر پھیلا دیں۔ دھبے کی جگہ کو پانی سے گیلا کرکے اوپر بوریکس چھڑک دیں۔ اس کے بعد کیتلی سے دھبے پر گرم پانی ڈالیں۔ اس کے بعد کپڑے کو پانی ٹھنڈا ہونے تک محلول میں ہی پڑا رہنے دیں۔ پھر کھلے پانی میں دھوڈالیں۔ رنگ دار کپڑوں سے دھبے بوریکس اور پانی کے گرم محلول سے صاف کئے جائیں۔

۲۱۔ پیشاب کے دھبے

کپڑے پر پیشاب کے تازہ داغ امونیا کے ہلکے محلول سے صاف ہوسکتے ہیں۔ پرانے داغ مشکل سے ہی صاف ہوتے ہیں تاہم ان کو الکوحل سے دھویا جائے۔ پھر دھبے پر تھوڑا سا ہلکا نمک کے تیزاب کا محلول لگایا جائے۔ بعدازاں کھلے پانی میں دھوڈالیں۔

ادویات اور تیزابوں وغیرہ کے تیز محلول کے استعمال سے کپڑے ضائع ہوجانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے قیمتی کپڑوں پر ان کے استعمال سے پہلے انہیں کسی عام کپڑے پر آزما لینا نہایت ضروری ہے۔

Marfat.com

مطبوعہ پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور

Marfat.com

مطبوعہ پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور

Marfat.com